UNIVERSAL
LIBRARY

OU_226151

UNIVERSAL
LIBRARY

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

طالبین راہ حق کو مژدہ ہو کہ آئینہ جمال احمدیہ و مصدق رسالت محمدیہ رسالہ

بشارت محمدیہ

براہین احمدیہ فی اثبات الرسالۃ

معروف بہ

بشارت احمدیہ

مرقومہ یکتائے جناب مصنف مولانا مولوی رحیم الٰہی صاحب منگلوری عم فیضہ

مطبع لٹریری سوسائٹی بریلی میں طبع ہوا

بتعلیم علیم الدولہ خان بریلوی

دعوتِ اسلام

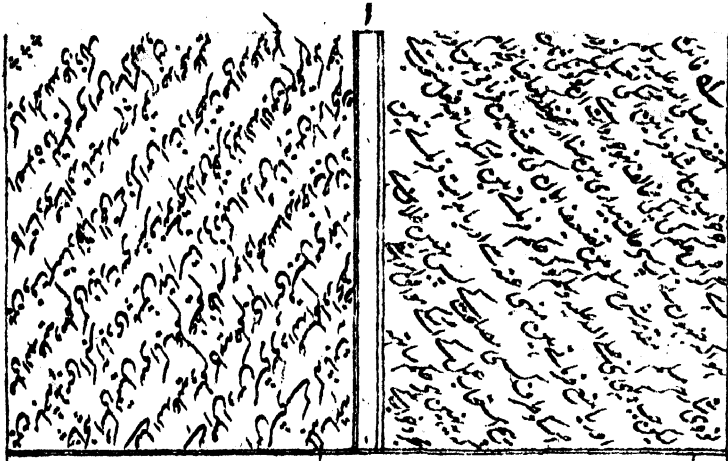
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمدللہ وسلامٌ علی عبادہ الذین اصطفٰے اما بعد تمام اہل کتاب کی خدمت مین التماس ہی کہ دنیا چند روزہ ہی آخر کار لقاء اللہ جلشانہ ہر شخص کو ضرور ہی پس اس دنیا کی کو مطلوب اقصی اپنا تصور کر کے عقبیٰ کو باتہہ سے ندین اور تقلید ناجائز و نارواہی اپنے آپکو آزاد کر کے راہ حق ڈہونڈین جو بعد بعثت خاتم النبیین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب باری مین مقبول ہی ضرور ہے بمصداق من جدّ وجد کی اس راہ کو پالین اور حق تک پہونچ جائین اور وہ راہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور رسالت شاہ دو عالم کی آپکے معجزات سے اخلاق سے احکام سے اقوال سے افعال سے ہر طرح سے ایسی روشن اور ثابت ہی جیسے کہ ٹھیک دوپہر مین آفتاب اور جو شخص کسی ایک طرف بھی اوپر مذکورہ سے توجہ کرے تو یقیناً معلوم کرے کہ یہہ بات بغیر وحی اور تائید الٰہی اور مقبولیت کے ممکن نہین ہی لیکن ایک طریقہ خاص بشارات رسل و انبیاء سابقین علیہم السلام سے آپکی رسالت کا اثبات کر کے جسکو آپ خوب سمجھہ سکتے ہین اور قرآن مجید اور احادیث شریف مین بھی اس طریقہ اثبات رسالت کا جابجا ذکر ہی آپ کے سامنے بطور تحفہ منونہ از خروارے بذریعہ اس رسالہ **حجت اللہ** کے پیش کیا جاتا ہے۔

اُمید ہے کہ آپ صاحب بحق کتب الٰہی و انبیاء علیہم السلام کے تعصب سے علحدہ ہو کر اس رسالہ کو دیکھین اور سچے موسوی اور مسیحی بجائین اور برنگ صبغۃ اللہ رنگین ہون اور نام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شاہ دو عالم سے زندگی ابدی حاصل کرین وما علینا الا البلاغ

رباعی

ما نصیحت بجائے خود کردیم — روزگارے درین سر بردیم
گر نیاید بگوش رغبت کس — بر رسولان بلاغ باشد و بس



بسم اللہ الرحمن الرحیم

احمد اللہ العلی العظیم الاعظم الذی لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولا شریک فی ملکہ ولم یکن لہ کفوا
احدا واصلی واسلم علی رسولہ وحبیبہ الذی بشر بہ فی التوراۃ والانجیل وعرفہ اہل العلم
بمعرفۃ الانبیاء بلاریب وتاویل اعنی شفیعنا ونبینا وسیدنا عبداللہ احمدہ المجتبی
محمد المصطفی صلے اللہ علیہ وسلم الی یوم الدین وعلی آلہ واصحابہ الذین اختارہم
اللہ لصحبۃ نبیہ الخلیل وبشر بہم ایضا فی کتب اصفیاء اللہ الجلیل اما بعد حمد وصلوۃ کے
واضح ہو کہ اس خاکسار ذرہ بیمقدار ناصر الدین ابوالامیر محمد رحم الٰہی بن سید
نثار علی بن سید بہادر علی بن سید غالب علی بن سید عباس خان عفی اللہ عنہ
وعنہم اجمعین ساکن قصبہ منگلور ضلع سہارنپور نے ایک وقت مین اپنے استاد سلمہ اللہ
سے سنا تھا کہ عالم رویا مین سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا
کہ میری بشارت کہلم کہلا تیرہوین آیت مین ہے مگر یہ ظالم مانتے نہین پس ایکروز مین نے
اس خواب کا تذکرہ حامی دین نبوی اخوی سید حافظ قائمنی محمد عنایت علی صاحب سے
کیا آپنے فرمایا ضرور آپکے ارشاد کا مصداق ببیل مین ہوگا اسے تلاش کرنا چاہیئے

پس موافق ارشاد جناب موصوف کے اس قصد سے مین نے مطالعہ بیبل کا شروع کیا
اور بمنہ وحسانہ الاتم بشارت ممدوحہ کا مع اور بشارات نبوی محمدی صلی اللہ علیہ وسلم کے
نشان پاکر یہہ رسالہ مسمّی بہ براہین حسینہ فی اثبات الرسالۃ المحمدیہ الملقب بحجۃ اللہ المعروف
یہ بشارات محمدی تالیف کیا اور مضمون آیت کریمہ الذین آتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون
ابنائھم محض اوسکے فضل اور تائید سے ثابت کرکے دکھلادیا مقدمہ مین تین فصل ہین

فصل اول اس بیان مین کہ واسطے ثبوت نبوت نبی اللہ اور رسول کے سرے سے
بشارت کی ضرورت نہین ہے اس لئے کہ معجزات اور اخلاق جو خارج قوت عامہ
بشری سے اُنکی ذات بابرکات مین پائیجاتے ہین وہی ثبوت نبوت اور
رسالت کے لئے کافی اور وافی ہین اور اگر بالفرض ضرور ہے تو فرمائیے کہ حضرت
نوح اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کی بشارت کونسی ہے حالانکہ باتفاق سبھی ہین
اور موسٰی علیہ السلام کی بھی بشارت نہین ملتی توریت سے پہلے کوئی کتاب ہے
بیبل مین نہین ہے پھر بشارت کہان ہوتی اور نیز درصورت ضرورت محذور
دور یا تسلسل لازم آئیگا اور چونکہ محذور مردود اور اس عبارت مین جو پیدائش کے
پندرہوین اور پچاسوین باب مین ہے اور اسکو شاید کوئی بشارت موسوی سمجھے
لازم آتا ہے پس وہ اس محذور کی وجہ سے بشارت موسوی نہین ہوسکتی اور
وہ عبارت یہہ ہے باب ۱۵ ورس ۱۲ جب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابرہام پر
بڑی نیند غالب آئی اور دیکھہ ایک ہولناک تاریکی اُس پر آئی ۱۳ اور اُس نے
ابرہام سے کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اُنکا نہین پردیسی
ہونگے اور وہان کے لوگونکے غلام بنین گے اور وے چارسو برس تک اُنہین
دکھہ دینگے ۱۴ لیکن مین اُس قوم کی بھی جسکے وے غلام ہونگے عدالت کرونگا
اور وے بعد اسکے بڑی دولت لیکے نکلینگے ۔ ایضاً باب ۵ ورس ۱۴ یوسف نے

قصد قرآن شریف کو بہم پہنچاتے ہین حسب بخل قبلہ کو اور اس رسالہ مین اسی ترتیب سے تین باتون مین یہ ارشاد تمام کیا واللہ اعلم

اپنے بھائیون سے کہا مین مرتا ہون اور خدا تمکو یقیناً یاد کریگا اور تمکو اوس سر زمین
مین سے جسکی بابت اُس نے ابرہام اور اضحاق اور یعقوب سے قسم کی ہی لیجائیگا
۲۵ اور یوسف نے بنی اسرائیل سے قسم لیکے کہا خدا یقیناً تمہین یاد کریگا۔ اور تم
میری ہڈیون کو یہان سے لیجائیو اور علاوہ دور کے اس عبارت مین رسالت کا ذکر
بھی نہین لیکن اگر تخصیص نجات کیوجہ سے بشارت کہین تو خیر اوہمین بھی مفید ہی اور
نیز اسمین پیشین گوئی کی اور فرمایا کہ چار سو برس تک وے مصر مین رہینگے
اور کتاب خروج مین ہی کہ وے مصر مین چار سو تیس ۴۳۰ برس تک رہے کتاب خروج باب ۱۲
درس ۴۰ اور بنی اسرائیل جو مصر کے باشندے تھے اُنکی بود باش چار سو تیس برس تک تھی
۴۱۔ اور چار سو تیس برس کے آخر مین یہ ہوا کہ ٹھیک اُسیدن خداوند کی ساری فوجین زمین
مصر سے نکل گئین پس یہ پیشین گوئی بھی صحیح ہوئی اور صحیح مورخین اور مفسرین بیبل کے
نزدیک مدت اقامت بنی اسرائیل کی مصر مین اڑہای سو برس ہی واللہ اعلم اور اگر کہو کہ گو
نبی کے لئے بشارت کا ہونا ضروری نہین مگر شفیع کے لئے ضروری ہی اور محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم تمہارے نزدیک شفیع ہین پس جواب اسکا یہہ ہی کہ دو حال سے
خالی نہین ہے کہ ضرورت بشارت نبی سابق کی یا نفس شفاعت کے لئی ہی اور بایں واسطے
عقیدہ شفاعت اُس شفیع کے شق اول ظاہر البطلان ہی اسواسطے کہ شفیع ہونا
کسیکا اُسکے کمال ذاتی پر موقوف ہوگا نہ بشارت نبی متقدم پر اُسکو اس سے کیا علاقہ
اور شق ثانی مین بھی ضرورت نہین ہی کہ اس صورت مین قول اُسی شفیع نبی کا
عقیدہ شفاعت اُس شفیع کے لئے کافی اور وافی ہوگا ہان اگر دعوی شفاعت کا کسی
ایسی ذات پاک کے لئے کیا چاہئے کہ قول اُنکا بوجہ کسی دعوی علی قولکم کے بموجب
فرمان الٰہی معتمد نرہے البتہ وہان ضرور دوسرے نبی کے قول سے اُس دعوی
کا ثابت کرنا پڑیگا والعاقل تکفیہ الاشارۃ اور مثال اسکی ہمارے مذہب کیموافق

یہ ہو کہ اطفال مومنین اپنے ماں باپ کی شفاعت کرائینگے لیکن یہ عقیدہ ان کے
قول سے نہین ہے بلکہ یہ بشارت سید الرسل محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے

دوسری فصل اس بیان مین کہ مسیح علیہ السلام خاتم النبیین نہین ہین بلکہ
سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین اور اس دعوی کے چند
شاہد ہین **شاہد اول** آپ کے نزدیک حواریون مسیح علیہ السلام کا رتبہ موسی علیہ السلام
سے بڑہ کر ہے اور وہ رسول ہین اور نیز عہد جدید مین بعد مسیح علیہ السلام کے انبیا
برحق کا ذکر ہو اگر نبوت ختم ہو چکی تہی تو وہ رسول اور یہ نبی کیسے ہوے اور وہ درس
جنمین ان انبیا کا ذکر ہے یہ ہین کتاب اعمال باب ۱۱ درس ۲۷ ان دنون کئی ایک
نبی یروسلم سے انطاکیہ مین آئے اور انمین سے ایک نے روح کی ہدایت سے ظاہر کیا
کہ تمام ملک مین کال پڑیگا جو فلودیوس قیصر کے وقت مین واقع ہوا **شاہد دوم**
انجیل یوحنا کے پہلے باب مین ہے درس ۱۹ اور یوحنا یعنے حضرت یحیٰ کی گواہی یہ تہی
کہ جب یہودیون نے یروسلم سے کاہنون اور لاویون کو بہیجا کہ اس سے پوچہین کہ تو
کون ہی اور اس نے اقرار کیا اور انکار نکیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون تب
انہون نے اس سے پوچہا کیا تو الیاس ہے اسنے کہا کہ مین نہین ہون پس آیا تو
وہ نبی ہی اسنے جواب دیا نہین ۲۲ تب انہون نے اس سے کہا کہ تو کون ہے تاکہ
ہم انکو جنہون نے ہمین بہیجا ہے کوئی جواب دین تو اپنے حق مین کیا کہتا ہے
۲۳ اوسنے کہا مین جیسا یسعیاہ نبی نے کہا بیابان مین ایک پکارنے والے کی
آواز ہون کہ تم خداوند کی راہ کو درست کرو ۲۴ مگر یہ فریسیون کی طرف سے
بہیجے گئے تھے اور انہون نے اس سے سوال کیا اور کہا کہ اگر تو نہ مسیح ہی نہ الیاس
نہ وہ نبی پس کیون بپتسمہ دیتا ہے ۲۵ یوحنا نے جواب مین کہا مین پانی سے بپتسمہ
دیتا ہون پر تمہارے درمیان ایک کہڑا ہی جسے تم نہین جانتے یہ وہ ہے جو میرے

پیچھے آنیوالا تھا اور مجھسے مقدم تھا جسکی جوتی کا تسمہ مین کھولنے کی لایق نہین ہون
ایسی ہی ساتوین باب مین اسی انجیل کی ہی ورس ۱۲ اور لوگون مین اسکی بابت بڑی تکرار
تھی بعضے کہتے تھے وہ نیک آدمی ہی اور کتنے کہتے تھے کہ نہین بلکہ وہ لوگونکو گمراہ
کرتا ہی ورس ۴۰ تب اُن لوگون مین سے بہتیرون نے سُن کر کہا کہ فی الحقیقت
یہہ وہ نبی ہی ۴۱ - اورون نے کہا مسیح ہی پر بعضون نے کہا کہ مسیح جلیل سے
آتا ہی کیا کتابون مین یہ بات نہین کہ مسیح داود کی نسل سے اور بیت لحم کی بستی سے
جہان داود تھا آتا ہی اور انہون کا اس شاہد کا یہ ہی کہ اگر مسیح علیہ السلام پر نبوت ختم
ہو چکی تھی تو پھر وہ نبی جس سے سوال ساتھہ کلمہ وہ نبی کو کیا گیا اور جواب دیا گیا کہ
مین وہ نہین ہون کہان سے آیا پس معلوم ہوا کہ بعثت ایک ایسے رسول عظیم کی باقی
تھی کہ وہ ایسین اتنے مشہور تھے کہ بجاے نام کے اشارہ ہی کافی تھا اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہین اور اب بھی واسطے موافقت محاورہ مذکور کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
بولتے ہین پس قبل بعثت آپکے نبوت کیسے ختم ہو جاتی البتہ آپ کی بعثت کے بعد قصر
نبوت طیار و مکمل ہو گیا اور نبوت ختم ہو گئی تنبیہہ ترجمہ ہندیہ مطبوعہ ۱۸۳۰ء مین ان
دونون عبارتون لفظ اشارہ وہ پر اٹھارہوین باب استثنا کی بشارت مثلیہ کیطرف
اشارہ کیا ہی اور یہ ترجمہ بڑی کوشش سے بہت سے امریکہ کے پادریون کی چھپا ہی
پس اُنکے اس اشارہ سے معلوم ہوا کہ وہ بشارت اُن کے نزدیک بھی عیسے علیہ السلام کی
نہین ہی بلکہ ایک اور نبی کی ہی **شاہد سوم** صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے اکتالیسوین
باب کے ۲۷ ورس مین ہی اور مین نے یروسلم کو ایک بشارت دینے والا بخشا اور اس
ورس مین بشارت عیسوی ہے اور یہ ورس ثابت کرتا ہی کہ حضرت مسیح علیہ السلام
کا وصف مبشر ابرسول یاتی من بعدی اسمہ احمد ہے اور یہ وصف منافی خاتمیت
کو ہی پس کیسے دونون منافی آپ کی ذات پاک مین جمع ہوئی **سوال** انجیل یوحنا کے

گیارہوین باب مین ہو درس ۱۵ پر تم جھوٹے نبیون سے خبردار رہو جو بھارے پاس
بھیڑونکے بھیس مین آتے پر باطن مین پھاڑنیوالے بھیڑیے ہین تم انہین اُنکے پھلون سے
پہچانوگے کیا کانٹون سے انگور یا اونٹکٹارون سے انجیر توڑتے ہین اسیطرح ہر ایک اچھا درخت
اچھا پھل لاتا اور برا درخت برا پھل لاتا اور ان درسون سے ختم نبوت مسیح علیہ السلام
پر مفہوم ہوتی ہے **جواب** ان درسون سے ختم نبوت نہین بلکہ بعثت رسول صادق کی خبر
نکلتی ہے اس لیے کہ تمیز اور پہچان کی ضرورت اُسیوقت ہے کہ جب بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے
سچے رسول بھی ہونیوالے ہون چنانچہ بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے سچے رسول آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم ہوئے اور جھوٹے رسول مثل مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کی ہوئی اور یہ جھوٹے
انہی پھلون اور اعمال سے پہچانے گئے اور موافق وعدہ الٰہی کے قتل ہوئے اور دار البوار مین
پہونچے ومن اصدق من اللہ قیلاً **تیسری فصل** بیان وقوع تحریف مین اس فصل مین چند
براہین ہین پہلی **برہان** مباحثہ مذہبی اکبرآباد دیکھو ہین بتائید اللہ ثبوت تحریف اور نسخ کا
علے رؤس الاشہاد ہوگیا اور پادری فنڈر اور اسکے معاونون نے اقرار وقوع تحریف کا کتب
انبیا سابقین مین کرلیا اور وہ مناظرہ زبانون مختلفہ مین چھپ کر اقطار زمین مین مشتہر ہوا
اور کسی پادری نے تسلیم پادری فنڈر پر اعتراض نکیا پس گویا کہ سب عیسائیون نے
اسکو مان لیا وہو المطلوب دوسری **برہان** مولوی آل حسن صاحب نے منجملہ اور بینات
ثبوت تحریف کے ایک اقرار خود مدعا علیہم یعنے علماے اہل کتاب کا پیش کیا ہے اور ایک مقدمہ
علماے اہل کتاب کا نقل کیا ہے اور اُس مین اقرار وقوع تحریف ہے وہو المقصود ومن شاء مطالعتہ
فلیطالع الاستفسار تیسری **برہان** سلاطین کی پہلی کتاب کے سترہوین باب مین ایک قصہ
مرد خدا اور بوڑھے نبی کا منقول ہے اور تصدیق اس قصہ سے دروغ قصدی تبلیغ رسالہ مین
ثابت ہوتا ہے اور بعد تسلیم جواز کذب فی التبلیغ اگر تحریف مابعدی نہ بھی ہو تو خود اُس ہی
سے احتمال تحریف کافی اور وافی ہوگا اور وہ قصہ یہ ہے کتاب سلاطین باب ۱۳۔

اور دیکھو کہ خداوند کے حکم سے ایک مرد خدا یہوداہ سے بیت ایل مین آیا اور یربعام مذبح کے آگے پاس کھڑا ہوا کہ بخور جلاوے ۲ اور خداوند کی سخن سے مذبح کی مخالفت مین چلایا اور کہا کہ اے مذبح خداوند یون فرماتا ہے کہ دیکھو داؤد کے گھرانے سے ایک لڑکا یوسیاہ نامی پیدا ہوگا سو وہ اونچے مکانونکے کاہنونکو جو تجھپر بخور جلاتے ہین تجھپر چڑھائے گا اور آدمیونکی ہڈیان تجھپر جلائی جائینگی ۳ اور اُس نے اوسیدن ایک نشان بتلایا اور کہا وہ علامت جو خداوند نے بتائی ہے یہ ہے کہ دیکھو مذبح پھٹ جائیگا اور راکھہ جو اُسپر ہے گر جائیگی ۴ اور ایسا ہوا کہ یربعام بادشاہ نے اُس مرد خدا کا کلام جو بیت ایل مین مذبح کے مخالفت مین چلایا تھا سُنا تو اُس نے مذبح پر سے اپنا ہاتھہ لمبا کیا اور کہا کہ اُسے پکڑلو سو اُسکا وہ ہاتھہ جو اُسنے اوسپر بڑھایا تھا خشک ہوگیا ایسا کہ وہ اُسے پھر اپنے پاس کھینچ نہ سکا ۵ اور مذبح بھی پھٹ گیا اور راکھہ مذبح پر سے گر گئی اُس نشانی کے مطابق جو اُس مرد خدا نے خداوند کی حکم سے ظاہر کی تھی ۶ تب بادشاہ نے اس مرد خدا سے مخاطب ہو کے کہا کہ اب خداوند اپنے خدا کو منا اور اُس سے میرے لیے منت کر تا کہ میرا ہاتھہ میرے لئے پھر بحال کیا جاوے تب اُس مرد خدا نے خداوند سے دعا مانگی اور بادشاہ کا ہاتھہ اُسکے لئے درست کیا گیا اور جیسا آگے تھا ویسا ہی ہوگیا ۷ اور بادشاہ نے اُس مرد خدا کو فرمایا کہ میرے ساتھہ گھر مین چل اور اپنا جی سنبھال کہ مین تجھے انعام دونگا ۸ پر اُس مرد خدا نے بادشاہ کو جواب دیا کہ اگر تو اپنا آدھا گھر مجھے دیوے تو بھی مین تیرے ساتھہ اندر نہ جاونگا اور نہ مین اِسجگہہ روٹی کھاؤنگا اور نہ پانی پیونگا ۹ کیونکہ خداوند کی کلام کے وسیلہ مجھے تاکید کی اور کہا کہ روٹی کھائیو اور نہ پانی پیجیو اور جس راہ سے ہو کے تو جاتا ہے اُس راہ سے نہ پھریو ۱۰ چنانچہ وہ دوسری راہ سے روانہ ہوا اور جس راہ سے ہو کے بیت ایل مین آیا تھا اُس راہ سے نہ پھرا ۱۱ اُسوقت بیت ایل مین ایک بوڑھا نبی رہتا تھا سو اُسکے بیٹون نے اُن سب کاموں سے جو مرد خدا نے اُس روز بیت ایل مین کئے اور سے خبر دی اُن باتونکو جو اُسنے بادشاہ سے کہی تھین

اُنہین بھی اپنے باپ کے آگے بیان کیا ۱۲ سو اُنکے باپ نے اُنسے کہا وہ کس راہ سے گیا اور
اُسکے بیٹون نے دیکھا تھا کہ وہ مرد خدا جو یہوداہ سے آیا تھا کس راہ سے پھر گیا ۱۳ پھر اُسنے اپنے
بیٹون سے کہا میرے لئے گدہے پر زین باندہو سو اُنہون نے اُسکے لئے گدہے پر زین باندہا
تب وہ اُسپر چڑہا ۱۴ اور اُس مرد خدا کے پیچھے چلا تو اُسے بلوط کے درخت تلے بیٹھا پایا تب
اُوسنے اُس سے کہا تو وہی مرد خدا ہی جو یہوداہ سے آیا تہا وہ بولا ہان ۱۵ تب اُسنے اُسسے
کہا میرے گہر چل اور روٹی کہا ۱۶ وہ بولا کہ مین تیرے ساتھہ چل پھر نہین سکتا ہون اور نہ
مین تیرے گہر کے اندر جا سکتا ہون اور نہ مین تیرے ساتھہ اُس جگہہ روٹی کہاؤنگا نہ پانی
پیونگا ۱۷ کیونکہ خداوند کا مجکو یون حکم ہوا کہ تو روٹی وہان نہ کہانا نہ پانی پینا اور جس راہ سے
تو جاتا ہی اُس راہ سے ہوکر نہ پھرنا ۱۸ تب اُسنے اُسسے کہا کہ جیسا تو نبی ہے مین بھی ایک
نبی ہون اور خداوند کے فرمان سے ایک فرشتہ نے مجھے کہا کہ اُسے اپنے ساتھہ اپنے گھر
مین پھرلانا کہ وہ روٹی کہاوے اور پانی پیوے پر اُس نے اُس سے جھوٹ کہا ۱۹ سو وہ اُسکے ساتھہ
پھر گیا اور اُسکے گہر مین روٹی کہائی اور پانی پیا اور جسوقت وے دونون دسترخوان پر
بیٹھے تھے اُسوقت ایسا ہوا کہ خداوند کا کلام اُس نبی پر جو اُسے پھرلایا تہا نازل ہوا ۲۰
اور اُس نے اُس مرد خدا کو جو یہوداہ سے آیا تہا چلاکے کہا خداوند یون فرماتا ہی اسلئے کہ
تو نے خداوند کے کلام سے نافرمانی کی اور اُس حکم پر جو خداوند تیرے خدا نے تجھے کہا تہا عمل نکیا
۲۱ بلکہ تو پھرآیا اور تو نے اُس جگہہ جہان خداوند نے تجھے فرمایا تہا کہ نہ روٹی کہانا نہ پانی
پینا روٹی بھی کہائی اور پانی بھی پیا سو تیری لاش تیرے باپ دادون کی قبر مین پہنچائی
نجائیگی ۲۲ اور ایسا ہوا کہ جو روٹی کہا چکا اُس نے اپنے گدہے پر اُس نبی کے لئے جسے وہ پھرا
لایا تہا زین باندہا اور جب وہ روانہ ہوا تو راہ مین اُسے ایک شیر ملا اور اُس نے اُسے مارڈالا
اور یہ بھی اُس قصہ سے معلوم ہوگیا کہ جو نبی خداوند کریم پر جھوٹ بولکر کسی نبی کو شیر سے
پھڑوادے تو اُسکا نام دفتر نبوت سے نہین کٹتا بلکہ اُسیوقت اور وحی آتی ہے کہ بہت کلمہ

تخرج من افواههم ان یقولوا الاکذبا اور بائیسوین باب مین اسی سلاطین کی پہلی کتاب
کے قصہ جھوٹ بولنے چار سو نبیون کا مذکور ہے اور اُسکا عذر بتاویل انبیاء کذابین یعنے
جھوٹے نبیونکے ساتھہ کرتے ہین مگر اول تو اسباب مین کوئی ایسا لفظ انکی نسبت صراحتہ مذکور
نہین کہ جس سے یہ معلوم ہو کہ انبیاء الٰہی نہ تھے بلکہ دجالین کذابین تھے اور جھوٹ بولنا کچھہ
دلیل جھوٹے نبی ہونیکی نہین اور دوم یہہ کہ استثنا کے اظہار ہوین باب مین ہی ورنہ لیکن
وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ خداوند کے نام سے کچھہ کہے جسکے کہنے کا مین نے اُسے حکم نہین دیا
یا اور معبودونکے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے اور یہ حال انبیاء الٰہی کا تو ہی نہین
اسواسطے کہ ابھی نیز ہوین پہلے سلاطین کی کتاب سے گذرا کہ اُن بوڑھے نبی نے جھوٹ بولا
اور قتل نہوئے بلکہ اُسیوقت اُن پاس وحی آئی تو اب حال جھوٹی نبیون کا ہوگا اور جب جھوٹے نبیونکا
یہ حال ہوا تو یہ بھی چار سو نبی اگر جھوٹے نبی ہوتے تو قتل ہوتے لیکن مقتول نہوے پس معلوم ہوا
کہ انبیاء الٰہی ہی تھے اور پھر جھوٹ بولا وہ المطلوب اور اسمجھہ یعنی اسی باب مین ایک اور
نبی کا بھی ذکر ہے اور اُنکو یہ بھی نبی برحق مانتے ہین حالانکہ اول مرتبہ انہون نے بھی
جھوٹ بولا گو دوبارہ صحیح صحیح بیان کیا حاصل یہ کہ انکی بیبل کیموافق نبی خدا جھوٹ بولا کرتے
تھے پس اب حاجت تحریف مابعد نرہی۔ چوتھی **برہان** موافق اقرار سبھیان یہود انبیاء ۱۹
کتابین الہامی اُڑادین اور معدوم کردین اور مسیحیون نے چوتھی صدی تک یا تو الہامی نہین اور انمین
نکال ڈالا یا جعلی بنا کر مشہور کردین اور بعد اس اقرار کے اور کسی اقرار کرانیکی حاجت
بحث تحریف مین نہین رہتی **پانچوین برہان** فقط عہد جدید مین علماء مسیحی ڈیڑھہ لاکھہ
یا چار لاکھہ ہزار یا تیس ہزار ایسی اختلاف عبارت کا اقرار کرتے ہین کہ انمین تمیز نہین
ہوسکتی کہ اصلی عبارت کونسی ہے اور اسیکا نام ہم لوگ تحریف رکھدیتے ہین۔
چھٹی برہان چوبیسوین باب مین یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب کے ۲۴ ورس ۵
سے زمین اُنکے پیچے ہوا سپرستے ہین نجس ہوئی کہ ہمون نے شریعتون کو عدول کیا قانون کو بدلا

عہد ابدی کو توڑا ۱۷ اس سبب سے لعنت نے سرزمین کو نگل لیا اور اُسکے باشندے مجرم
ٹھہرائے گئے اس زمین کے لوگ بھسم ہوئے اور تھوڑے رہ گئے یہ یہود کو خطاب ہے اور بخت نصر کی خرابی کا
ذکر ہے اور قانونوں یعنے احکام کو بدل ڈالنا ہم معنے تحریف کے ہے ۱۸ المطلوب
اور نیز صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے چوبیسویں باب میں سے ورس ۲۷ اور تیری تفسیر
کرنیوالوں نے میری مخالفت کی ہے اور خطاب بنی اسرائیل کو ہے اور چند ورسوں سے
مذمت بنی اسرائیل ہی چلی آتی ہے پس یہ فقرہ بھی مثبت تحریف وعادت تحریف مفسرین ہے
برہان ساتوین پانچ کتابیں عہد قدیم میں موسی علیہ السلام کی طرف نسبت
کرتی ہیں اور شاید ایوب کی کتاب کے مصنف بھی موسی علیہ السلام کو ہی بتلاتے ہیں
اور اب مدعی اس امر کے ہیں کہ تمام بیبل میں ایک حرف کم زیادہ کسی نے نہیں کیا
جیسے مصنف نے لکھا تھا ویسا ہی ہے اور حالانکہ اُنہیں کتابوں کی پانچویں کتاب
میں یعنے استثنا کے باب ۳۴ میں یہ عبارت ہے ورس ۵ سو خداوند کا بندہ موسے
خداوند کے حکم کے مطابق مواب کی سرزمین میں مر گیا ۶ اور اُسنے اُسی مواب کی
ایک وادی میں بیت فغور کے مقابل گاڑا پر آجتک کوئی اُسکی قبر کو نہیں جانتا
اور موسے اپنے مرنیکے وقت ایک سو بیس برس کا تھا کہ نہ اُسکی آنکھیں دھندلائیں
اور نہ اُسکی تازگی جاتی رہی ۸ سو بنی اسرائیل موسے کے لئے مواب کے میدانوں میں
تیس ۳۰ دن تک رویا کئے اور اُن کے رونے پیٹنے کے دن موسے کے لئے آخر ہوئے
ورس ۱۰ ابتک بنی اسرائیل میں موسی مانند کوئی نبی نہیں اٹھا جس سے خداوند
آمنے سامنے آشنائی کرتا - اور یہ عبارت یقیناً ملحق ہے محرف کوئی کیوں نہ ہوا اور عہد
قدیم میں بڑے معرکہ آراجن پر مدار احکام ہے یہی پانچ کتابیں ہیں حالانکہ
یہہ بھی محرف نکلیں اور بعد انکے یسوع علیہ السلام کی کتاب ہے اور اُنکی کتاب کے
بھی چوبیسویں باب میں انکے انتقال کا حال لکھا ہے باب ۲۴ ورس ۲۹ اور ایسا کہ

بعد ان باتونکے نون کا بیٹا یشوع خداوند کا بندہ جو اکیسو ڈلس برس کا تہا رحلت
کر گیا اور انہون نے اوسی کی میراث کے سوا نی مین تمنت سرہ مین جو کوہ عیر کے
اوتر طرف ہے اُسے دفن کیا الی آخر الباب اور بعد یشوع کی کتاب کے قاضیون کی
کتاب ہی اور اُس مین مابعد یشوع کا حال مذکور ہے اور بعد اسکے روت کا قصہ ہے
اور ان دونون کتابون کو حضرت سموئیل علیہ السلام کی طرف بید لیل نسبت
کرتے ہین اور درحقیقت اس قصہ روت کا بیبل مین داخل کرنا بہت بڑی دلیل
تحریف کی ہی اور بعد اوسکے حضرت سموئیلؑ کی دو کتابین ہین اور پہلی کتاب
کے پچیسوین باب کا شروع یہہ ہے اور سموئیل مرگیا اور ساری اسرائیلے
جمع ہوکے اُسپر روئی اور رامہ مین اُسکے گہر کے بیچ اُسے گاڑا تو انکا بہی حال مثل
ان کتابونکے جو موسے علیہ السلام کی طرف نسبت کرتے ہین ہوا اور بعد اونکے
سلاطین کی دو کتابین اور دو تواریخ ہین اُن مین سلاطین بنی اسرائیل کا غالبًا
احوال مذکور ہے اور ان مین سی بہت سے بت پرست تھے اور اُنہین کتابون مین
حضرت داؤد علیہ السلام کیطرف نسبت زنا بجلیلہ جارہ مذکور ہے اور اُنہین مین
ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اپنی بیبیون کی خاطر بتخانے بنوائے اور اُنہین مین
وہ قصہ جو اوپر مذکور ہوا یعنے جہوٹ بولنا بوڑہے نبی کا مذکور ہے پس یا یہہ قصے غلط
ہین تو مدعا عدم اعتماد بیبل اور وقوع تحریف ثابت ہے اور یا صحیح ہین تو تمام
انبیاء بنی اسرائیل کے قول و فعل کا اعتبار جاتا ہی مگر بموجب مثل مشہور ادا ابتلے
بلیتین فاختار اہونہا آپ شق اول کو اختیار فرماوین گے خیر ہمارا مطلب تو بہی ہاتہہ
سے نہین جاتا اُن کتابونکے بعد عزرا علیہ السلام کتاب ہے اور اُسمین فقط
بنی اسرائیل کے بابل سے آنیکا بیان ہی اور اس اسیری مین وہ فقرہ یسعیاہ
علیہ السلام کی کتاب کا نقل ہوچکا تو یہ کتاب بہی اوسی تحریف کی بدشت ہے

اُسکے بعد یحییاہ کی کتاب ہی اور اسمین بھی مابقی اُسیکا بیان ہے اور اُسی تحریف
کا مبثت ہے اور بعد ازان ایک قصہ بیچ نکلنے یہود کا قتل ایک بادشاہ سے
مذکور ہے اور اُسکے بعد ایوب علیہ السلام کی کتاب ہے جسکو موسے علیہ السلام
کی طرف نسبت کرتے ہین اور یہ تحقیق نہین ہوا کہ ایوب اسم فرضی ہے یا
کوئی شخص بھی تہا اور بعد اُسکے زبور داود علیہ السلام ہے ہم زبور کو فقط داود
علیہ السلام کی ہے جانتے تھے یہ اور ونکو بھی اُسمین شریک بتلاتے ہین
اور اُنکو زانی و فاسق و فاجر بتلاتے ہین مصرع جو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی
اور بعد اُسکے امثال اور واعظ کی کتاب اور غزل الغزلات یہہ تین کتابین
ہین اور اُنکے مصنف سلیمان علیہ السلام کو بتلاتے ہین اور معمار بتخانہ تہا اور
فاسق اور اُسکا اپنے خدا کی طرف دل کامل نہ تہا آپکی نسبت تحریر فرماتے ہین
بعد ازان یسعیاہ علیہ السلام کی کتاب ہی اور اُس سے وہ درس مبثت تحریف
چھٹے برہان مین نقل ہوچکا اور بعد ازان یرمیاہ علیہ السلام کی کتاب اور نوحہ ہے
اور بعد ازان حزقیل علیہ السلام اور دانیل علیہ السلام کی دو کتابین ہین
اور ان سب کتابون مین اکثر ذکر حزابی بنوکدر ضرکا ہے اور وہ خود سراسر
تحریف ہے تہی چنانچہ چھٹی برہان سے ثبوت اس امر کا ظاہر ہے اُنکے بعد اور
انبیاء کے چھوٹے چھوٹے صحیفے ہین اور ساتھہ عدم عصمت تبلیغی کی تمام انبیاء علیہم
السلام متہم ہین اب تمام عہد عتیق تو غیر معتمد ظاہر ہوا عہد جدید کا حال سنئے انجیل
متی کے باب ۱۷ مین حواریونکی نسبت حضرت مسیح علیہ السلام کا ارشاد یہہ مذکور
ہے درس ۱۹ تب شاگردون نے الگ یسوع پاس آکے کہا ہم کیون اُسکو نہ نکال سکے
۲۰ یسوع نے اُنہین کہا اپنی بے ایمانی کے سبب کیونکہ مین تمہین سچ سچ کہتا ہون
کہ اگر تمہین رای کے دانہ کی برابر ایمان ہوتا تو اگر تم اُس پہاڑ سے کہتے کہ یہان سے

وہان چلا جاتا تو وہ چلا جاتا اور کوئی بات تمہاری ناممکن نہوتی اور جسوقت حواریون
کا یہ حال تہا تو تابعیون کا کیا کچھ نہوگا اور ایسے شخصون کی تحریر کا کیا اعتماد اور
پھر یہوداہ اسکریوطی چند درہم لیکر اپنے الہ کو سولی دلانے
والا ہے اور پطرس بھی لاعن مسیح ہے حاصل کلام یہ ہے کہ اس تقریر سے بھی بیبل غیر
معتمد ہوگیا وہو المطلوب **سوال** جسوقت بیبل ہی معتمد نہین پھر بشارات کا کیا اعتبار
جواب اس بیبل مین تین قسم کے مضمون ہین ایک وہ جو کہ قطعاً محال ہین مثل
خدائی و نسبت ضد حضرت مسیح علیہ السلام و جواز کذب فی التبلیغ و نسبت تعمیر بتخانہ بسلیمان
علیہ السلام وہ یقیناً دروغ اور یکتبون الکتب بایدیہم مین سے ہین اور تردید انکی
اللہ عزوجل نے کلام اللہ شریف مین فرمائی مثلاً تکذیب قصہ صلیب مسیح علیہ السلام
مین فرمایا وما قتلوہ وما صلبوہ ولکن شبہ لہم وہکذا دوسرے وہ ہین کہ جنکی تصدیق
شریعت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی مثل تصدیق رسالت سیدنا موسیٰ و
عیسیٰ و نبوۃ انبیاء آخر علیہم السلام یا وہ پیشین گوئیان ہین کہ جنکا ظہور ہزارون
برس کے بعد بعینہ ہوا مثل بشارات احمدی صلے اللہ علیہ وسلم وہ یقیناً کلام الٰہی
و ارشاد الٰہی ہین گو وہ الفاظ نہ رہے ہون اور گو کہین تحریف بھی ہوگئی ہو اور گو اور
کسی کتاب الٰہی سے نقل ہوکے اسمین داخل بھی ہوئی ہون مگر وہ کلام نبوت ہے
اور وہ معتمد ہے وہو الثانی تیسرے وہ امور ہین کہ جن پر نہ وہ تعریف صادق آتی ہے
نہ یہہ یعنی نہ پیشین گوئی کسی امر کی ہے تاکہ اسکا صدق و کذب اب معلوم ہو اور نہ ایسے
امور ہین کہ جنکی تصدیق یا تکذیب اس شریعت مین ہوئی ہو وہ مسکوت عنہ ہین
ایسے امور کی نسبت کلام اللہ شریف مین یہ اشارہ ہے (سورہ بقر) قُولُوا آمَنَّا بِاللّٰہِ
وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ
مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَمَا أُوتِيَ النَّبِيُّونَ مِن رَّبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ

اور بخاری شریف کی کتاب التفسیر کے باب قول اللہ تعالی قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا مین نسبت ایسے امور کے یہہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے عن ابی ہریرۃ قال کان اہل الکتاب یقرؤن التوراۃ بالعبرانیۃ ویفسرونہا بالعربیۃ لاہل الاسلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتصدقوا اہل الکتب ولا تکذبوہم وقولوا امنا باللہ وما انزل الایۃ اور تحضیص ارشاد سرور رسل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایسے مضامین کتب سابقہ کی بسبب تکذیب وحی الہی کے امور قسم اول کو اور تصدیق قسم ثانی کو ظاہر ہے **باب اول** اس بیان مین کہ سیدنا محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ برسالت عامہ اور خاتم النبیین ہین اور اہل کتاب آپ کو مثل اپنے بیٹونکی پہچانتے ہین اور اس باب مین چند فصلین ہین **پہلی فصل** اس بیان کہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین ایک رسول کا پیدا ہونا بچند دلائل ثابت ہے اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین **دلیل اول** بشارت ابجدیہ کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۲۰ - اور اسمعیل کے حق مین مین نے تیری سُنی دیکھہ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے بہت برُھاونگا اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا اس بشارت سے کئی وجہ سے اپنا مدعا ثابت کرتا ہون - پہلی وجہ اسمعیل علیہ السلام کے حق مین ابراہیم علیہ السلام نے دعا کے اور گواہ اُسکا یہ جملہ اور اسمعیل کے حقمین مین نے تیری سُنی ہے اور قبولیت دعا کی یہہ سند دی گئی اور ابراہیم علیہ السلام نے یہ دعا اسوقت کی تہی کہ انکو اسحاق علیہ السلام کی بشارت ان الفاظ سے ملی تہی کتاب پیدایش باب ۱۷ ورس ۱۸ اور خدا نے ابرام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اُسکو سری مت کہا کر بلکہ وہ سرہ ہے یعنے بیگم ۱۹ - اور مین اُسے برکت دونگا اور اُس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا یقیناً مین اُسے برکت دون گا اور وہ

ہو اگرچہ نادر ہے ۱۲ منہ

قومون کے ماہوگے اور بلکون کے بادشاہ اُس سے پیدا ہونگے ۱۷ تب ابرام منہ کے
بل گرا اور ہنس کے دل مین کہا کیا سو برس کے مرد کے بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سرہ جو نوے
برس کی ہے جنے گی ۱۸- اور ابرام نے خدا سے کہا کاش کہ اسمعیل تیرے حضور جیتا رہے
۱۹ تب خدا نے کہا بیشک تیری جورو سرہ تیرے لئے بیٹا جنے گی تو اُسکا نام اسحاق رکھنا
اور مین اس سے اور بعد اُسکے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قایم کرونگا
۲۰- اور اسمعیل کے حق مین مین نے تیری سُنی الخ اور اس برکت مذکورہ ورس ۱۷ سے بالتفاق
بعثت انبیاء رسل مراد ہے فلذا فی ماتحن فیہ اور اسمعیل علیہ السلام کے اولاد سے بالتفاق
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسا نبی جسکے یہہ بشارت ہوسکے کوئی مبعوث نہین
ہوا اور نہ آپکی بعد ہوگا پس اسوجہ سے وہ بعثت عام خاص بہ بعثت سید الرسل ہوتے
ہوا مطلوب- دوسری وجہ اس بشارت مین اسماعیل علیہ السلام کے حق مین فرمایا
کہ مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا اور پیشین گوئی خرابی بابل مین جو بحیثیت ابدی ہم
فرمایا کتاب یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۴۰ جس طرح خدا نے سدوم[1] اور عمورہ اور اوسکے
نواحی کے شہرون کو الٹ دیا خداوند کہتا ہے اسیطرح کوئی آدمی وہان نہ بسیگا
نہ آدم زاد اُسمین رہیگا ۴۱- دیکھو ایک قوم ہان ایک بڑی اگروہ اُتر سے آویگی
اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سمر حدون سے برپا کئے جائینگے ۴۲ وہ کمان اور برچھی قوم اور بڑے
گروہ ہر دو ہم معنے ہین اور حضرت داود علیہ السلام نے ان خراب کرنے والون
بابل کو مبارک فرمایا زبور ۱۳۷ ورس ۸- اے بابل کی بیٹی جو غارت گر ہے مبارک
وہ تجھے اُس سلوک کا جو تو نے ہمسے کیا انتقام لیوے ۹ مبارک وہ جو تیرے لڑکونکو
پکڑکے پتھرون پر پٹک دیوے اور خرابی بابل کی بحیثیت بت شکنی کہ جسکو جملہ
پتھرون پر پٹک دیوے و بحیثیت قتل رجال دینے نسا جس کو جملہ جو تیرے
لڑکونکو بیان کرے ہے زمانہ خلافت نبوت یعنے خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ

[1] سدوم علیہ السلام کی قوم کے کنعان تھے ۱۲

وفت مین ہوئی پس حضرت عمرؓ خلیفہ برحق و مبارک اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
برسول برحق و ہو المطلوب - تیسری وجہ اس بشارت مین آپکا نام پاک محمد کا بیان
کیا ہے مگر پر دو ابجد شعر خوشتر آن باشد کہ سر دلبران ؎ گفتہ آید در حدیث دیگران ؎
بجاد ماد اور لغوی عدول مین نام پاک آپکا محمد اصل کتاب مین مذکور ہے اور اردو مین
بماد ماد کا (ترجمہ بہت بڑھا ونگا) ہے اور ترجمہ لغوی عدول کا) بڑی قوم بناؤنگا
ہے اور عین عبرانی مین جیم کی جگہہ ہے اور اسکے تین عدد لیے جاتے ہین اظہار الحق
مین ہے امام قرطبی نے اپنی کتاب کی دوسری قسم کی پہلی قسم مین ذکر کیا ہے بعض
طباعہ نے جو زبان عبرانی سے واقف تھے اور یہود کی کتابین بھی پڑہین نام رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا دو جگہہ عبارت مذکورہ سے بطرز ابجد و استعمال یہود نکالا ہے
اول جداً جداً سے یہ کلمہ ترجمہ بماد ماد کا ہی اور اس کلمہ کے عدد ۲ ۹ ہین اسلئے کہ احاد
مین با اور دو الف اور دو دال ہین اور حاصل جمع انکا بارہ ۱۲ ہی اور عشرات مین دو ہم
اور انکا حاصل جمع انثی ہی اور دونون کا حاصلجمع بانوے ہین اور ایسے آپکے نام
پاک محمد صلی اللہ علیہ وسلم مین احاد کے عدد بارہ ۱۲ اور عشرات کے انثی اور مجموع انکا وہی
بانوی نکتہ بیان احاد مین ذکر خلیفہ اثنا عشر کردیا جیسا آگے الفاظ مین ذکر فرمائینگے
اور حضرت کے اسم مبارک مین وہی رعایت رہی اور دونو جگہہ خلافت خلفاء اربعہ
کی طرف بہی اشارہ بحرف دال فرمادیا دوم شعب کبیر ترجمہ لغوی عدول کلمہ عبرانی
کا ہے اور عین کے تین عدد سمجھیے گا کہ اس لوغی مین جیم نہین ہے جیم کی
جگہہ عین ہی مستعمل ہی اور اس مین آحاد کے بائیس عدد اور عشرات کے ستر
اور مجموع انکا وہی بانوی عبداً سلام عالم یہود نے جو زمانہ سلطان مرحوم
بایزید مین مشرف باسلام ہوا ایک رسالہ مسمے بالرسالۃ الہادیہ تصنیف کیا ہی
اور اسمین اس نے بیان کیا ہی بیشک اکثر دلیلین علماء یہود کی جمل کبیر کے حروف سے نہین

اور وہ حروف ابجد ہین پس تحقیق علماء یہود جسوقت مین کہ سلیمان علیہ السلام
نے بیت المقدس بنایا جمع ہوی اور اُنہون نے لفظ براث کو حساب کرکے کہا یہ عمارت
چار سو دس برس رہیگی اور پھر خراب ہوجائیگی اور اُسیکے ذکر کیا ہی کہ یہود نے اس دلیل
ابجد پر اسطرح اعتراض کیا ہے کہ با با دا مین نقس کلمہ کے نہین ہی بلکہ حرف صلہ
ہی پس اگر نکالا جائے اس سی اسم محمد حاجت ہوگی ساتھہ ایک اور با کے اور وہ موجود نہین ہے
جواب اس شبھہ کا اُس نے یہ دیا ہی کہ قاعدہ عام اُنکے یہان جاری ہے کہ وقت
جمع ہونے دو با کے جسمین ایک جزو کلمہ ہو اور ایک زائد صلہ کے لئے ہو با صلہ کو حذف
کردیتے ہین اور با نفس کلمہ کو باقی رکھتے ہین اور یہ قاعدہ اُنکے یہان اتنا مشہور ہے
کہ حاجت مثال دینے کی نہین پس یہان بھی حقیقت مین دو با تھین ایک حرف صلہ
اور دوسرے جزو کلمہ با حرف صلہ کو حذف کردیا اور جزو کلمہ کو باقی رکھا پس اب
حاجت اور با کی نہین رہی یہان تک عبد السلام کا کلام ہوا پھر امام نے فرمایا مین
کہتا ہون تحقیق تصریح کی علماء نے اس امر کے کہ اسون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ماد ہے اور شفاء قاضی عیاض رحمہ اللہ مین ہی یہ تصریح موجود ہے انتہی مین
کہتا ہون تحقیق کلام السد شریف مین دعائے ابراہیم علیہ السلام مین بھی بطور ابجد نام
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا ہی ربنا وابعث فیہم رسولا منہم یتلوا
علیہم ایاتک ویعلمہم الکتب والحکمۃ ویزکیہم تک انت العزیز الحکیم کلمہ یزکیہم اور
اُسکے نام پاک محمد کے عدد برابر ہین احاد مین زا اور با کے وہی بارہ عدد ہین اور عشرات
مین دو یا اور ایک کاف اور ایک میم کے وہی اسّی حاصل جمع وہی بانوی سوال کلام
مجید مین اعداد ابجد کہان لئے گئے ہین کہ تو نے یہان سے لئے جواب مجھ سے
پہلے بھی ایک عالم سلطنت روم کے فتح مصر مین جو سلاطین روم اس سلطنت عثمانیہ
مین ہوی عدد ایک کلمہ کے لیکر بشارت فتح مصر دی تھی اور وہ مطابق واقع کے نکلی

اور معترض خاموش ہوئے اور اس جگہہ مین تو خاص شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہٗ نے مینہ ترجمہ آیت کریمہ رَبَّنَا اِنَّکَ تَعْلَمُ مَا نُخْفِیْ وَمَا نُعْلِنُ مین لکہا ہے ظاہر مین دعا کی سب اولاد کیواسطے اور دلمین دعا منظور تھی پیغمبر آخر الزمان کو پس میرے اور شاہ صاحب کے فقط فرق اخفار دلی اور اخفا پردہ لفظی رہ گیا - **پانچوین** وجہہ (جملہ اوس سے بارہ سردار پیدا ہونگے) ہے پس واضح ہو کہ اس توریت کی کتاب پیدایش کے پندرہوین باب مین مصداق اسکا فرزندان اسماعیل علیہ السلام کو قرار دیا ہے اور اسی لئے اوسی باب کے ورس ۱۵ مین یہہ عبارت بڑہائی ہے اور یہ اپنی امتون کے بارہ رئیس ہین اور حاشیہ اس فقرہ مین اشارہ طرف اسی بشارت کے کیا ہے لیکن یہہ مصداق ایسا جھوٹا ہے کہ ہرگز قلب سلیم مصداق اِلَّا مَنْ اَتَی اللّٰہَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ تصدیق اسکی نہین کرسکتا اسلئے کہ ریاست اور امت کو حکومت اور نبوت لازم ہے اور دونون مفقود پس اب محل صحیح قابل تسلیم قلب سلیم مین گذارش کرتا ہون اور وہ یہہ ہے کہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے یدور رحی الاسلام الی اثنی عشر خلیفۃ کلہم من قریش یعنی چکی اسلام کے بارہ خلیفون قریشیون تک گہومی گی اور قریش کے اسماعیلی ہونے مین کیا کلام ہے اور خلافت بہی گویا جزو نبوت ہے کہ نامون نبی مین کبہی کسیطرح اور کبہی کسی روش سے اسکی طرف اشارہ فرماتے ہین اور کامون خلفار کو اپنی ذات کیطرف نسبت کرتے ہین اور اپنے کامون کو اُنکے سپرد فرماتے ہین پس بعد تمہید مقدمہ ہذا میرے نزدیک ان بارہ سردارون مذکورہ ورس مذکور سے یہی بارہ خلیفہ مراد ہین اور اب معنے اس کلام کے یہہ ہوے کہ اول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسماعیل علیہ السلام کی آل شریف سے مبعوث ہون گے اور بعد اُنکے بارہ خلیفہ بخلافت نبوت اور خلافت ملکی کا کیا ذکر ہے اور یہہ خلفاء بازمنہ مختلفہ تا قیام قیامت پورے ہو جائینگے اور اگر باعتبار قوت

---

۴ سو مستفاد ہو واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم اور اپکے دوسرے اسم مبارک کے عدد ۵۳ ہین سال نبوت سواعداد لئے گئے اور

اسلام وقرب زمانہ نبوت بیچے تو پورے ہو چکے والحمد للہ فائدہ خلاصہ صولۃ الیتیم
ہین ان بارہ سردارون سے ائمہ اثنا عشر رضوان اللہ علیہم اجمعین مراد لئے ہین
مگر میرے نزدیک اسوجہہ سے کہ اگرچہ سب ائمہ اثنا عشر قطب باطن ہین لیکن خلیفہ
ظاہر سب نہین ہین اور یہان لفظ سردار واقع ہے جو بمعنی سید ہے اور سرداری کو حکومت
لازم ہے ائمہ اثنا عشر مراد نہین ہین ورنہ فرزندان اسمعیل ہی کیون نہ مراد ہون
ہان اگر بطور عموم مجاز لیا جاوے تو تینون قسم کے سردارون کو شامل ہے مگر بعید ہے **دوسری**
دلیل بشارت قومیہ سیزدہمیہ پیدائش باب ۲۱ ورس ۹ اور سرہ نے دیکھا کہ ہاجرہ
مصری کا بیٹا جو وہ ابرہام سے جنی تھی ٹھٹھے مارتا ہے ۱۰ تب اُس نے ابرہام سے کہا کہ
اس لونڈی اور اُسکی بیٹی کو نکالدے کیونکہ اس لونڈی کا بیٹا میرے بیٹے اضحاق
کیساتھہ وارث نہوگا ۱۱ پر اپنے بیٹے کی خاطر یہہ بات ابرہام کی نظر مین نہایت
بُری معلوم ہوئی ۱۲ پر خدا نے ابرہام سے کہا وہ بات اس لڑکے اور تیری لونڈی
کی بابت تیری نظر مین بُری نہ معلوم ہو ہر ایک بات کے حق مین جو سرہ نے تجھے
کہی اُسکی آواز پر کان رکھہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائے گی ۱۳ - اور اس
لونڈی کی بیٹی سے بھی مین ایک قوم پیدا کرونگا اس لئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے
۱۴ تب ابرہام نے صبح سویرے اوٹھکر روٹی اور پانی کی ایک مشک لی اور ہاجرہ
کو اُسکے کاندہے پر دھر کر دی اور اُس لڑکی کو بھی اور اُسے رخصت کیا اور وہ
روانہ ہوئی اور بیرسبع کے بیابان مین بھٹکتے پھرتے تھے ۱۵ - اور جب مشک کا
پانی چک گیا تب اُس نے اس لڑکی کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈال دیا - ۱۶ - اور
آپ اُسکے سامنے ایک تیر کے ٹپے پر دور جا بیٹھے کیونکہ اُس نے کہا کہ مین لڑکی کا مرنا
نہ دیکھون سو وہ سامنے بیٹھے اور چلا چلا کے روئے ۱۷ - تب خدا نے اُس لڑکی کی آواز
سُنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اُس سے کہا کہ اے ہاجرہ تجھکو

کیا ہوا ہاجرہ کہ اس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہی خدا نے سُنی ۱۸ - اوٹھ اور
لڑکے کو اٹھا اور اپنے ہاتھ سے سنبھال کہ مین اُسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا - واضح
ہو کہ یہ بشارات نسبت اسمعیل علیہ السلام کے بواسطے دعاے ابراہیمی کے ان الفاظ
سے ہے کہ مین اسے ایک بڑی قوم بناؤنگا اور یہ بشارت ہذا بھی نسبت اسمعیل علیہ السلام
کے ہے مگر بلا واسطے اور کلمہ بڑی قوم یہان بھی موجود ہے اور تفسیر اُسکی علی ماتقدم
امۃ محمدیہ ہے وہوالمطلوب تنبیہ مصداق احتمالی خواب اُستاد کا یہان سے
شروع ہو گیا کہ باب ۲۱ کی یہ تیرہوین آیت ہے اور مین اس لونڈی کے بیٹے سے بھی
ایک قوم پیدا کرونگا اسلیئے کہ وہ بھی تیری نسل ہے اور قوم اور بڑی قوم امۃ محمدیہ
کے سوا اور کون ہے اور اسی امۃ کا ساتھہ برکت اسحاقی کے مقابلہ صحیح ہو سکتا ہے
نکتہ بعد گذرنے تیرہوین سن نبوت کے ہجرت ہوئی ہے اور اُسیوقت سے لفظ
قوست اہل اسلام پر صادق آیا پس اسلیئے تیرہوین درس مین اس مضمون کو
ادا کیا اور اس اظہارہ نبوت مین اہل اسلام ایک بڑی قوم بنگئے پس اسواسطے
اس مضمون کو اٹھارہوین درس مین ادا فرمایا واللہ اعلم اور انشا اللہ دلائل کثیرہ
آیندہ ہین نکتہ کا یقین حاصل کرادین گے تنبیہ آخر اس بشارت مین تحریف
بھی ہوئی ہے اور وہ بیان عمر حضرت اسماعیل علیہ السلام ہین جسوقت کہ
آپ زمین شام سے کعبہ شریف کو روانہ ہوئے اور دلیل اس دعوی کی خود اقرار مدعا علیہ
کا ہے اور صورت تکلیہ ہے کہ اسی پیدایش کے سترہوین باب مین ہے تب ابرام نے
اپنے بیٹے اسماعیل اور اپنے سب خانہ زادون اور اپنے زر خریدون یعنے ابرام کے
گھر کے لوگون مین جتنے مرد تھے سبکو لیا اور اُسی روز انکا ختنہ کیا
جسطرح خدا نے اُسکو فرمایا تھا ۲۴ جسوقت ابرام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے برس
کا تھا ۲۵ اور جب اُسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا وہ تیرہ برس کا تھا ۲۶ - سو اُسی

روز ابرہام اور اسکے بیٹے اسمعیل کا ختنہ ہوا۔ اور اسکے گھر کے مرد کیا گھر کی پیدا کیا پردیسیوں سے خریدے سب کا اسکے ساتھ ختنہ کیا ان ورسوں سے معلوم ہوا کہ جسوقت حضرت ابراہیم کی ننانوے برس کی عمر تھی حضرت اسمعیل تیرہ برس کے تھے اور اب آگے سنیے باب ۲۱ ورس ۱۵۔ اور جب اسکا بیٹا اضحاق اس سے پیدا ہوا تو ابرہام سو برس کا تھا تو اب حضرت اسماعیل کی چودہ برس کی عمر ہوئی اور رخصت حضرت اسمعیل و حضرت ہاجرہ علیہما السلام کے بعد پیدایش اسحاق علیہ السلام کے سبب سے اسمعیل علیہ السلام کی ہوئی ہے پس لابد عمر حضرت اسمعیل کے وقت رخصت کے چودہ برس سے زیادہ ہوئی اور اس بشارت قومیہ سیزدہمیہ میں ہے ورس ۱۵ اور جب مشک کا پانی چک گیا تب اس نے اس لڑکے کو ایک جھاڑی کے نیچے ڈالدیا الخ ورس ۱۸۔ اٹھ اور لڑکے کو اٹھا الخ ان ورسوں سے معلوم ہوتا ہے کہ اسماعیل علیہ السلام وقت پہونچنے مکہ معظمہ کے عمر شیر خوارگی میں تھے پس صحت ان دونوں عبارت کی بجز تسلیم وحدت عدد چودہ اور دو کے نہیں بنتی ہاں لو کیا ہرج ہے آخر مسئلہ تثلیث میں تین اور دو اور ایک میں باوجود مباینت حقیقے کے بہر وحدت حقیقے کے داخل ہوگئے ہیں نکتہ آخر اسی ورس ۱۸ کے بعد ہے ورس ۱۹ پھر خدا نے اسکی آنکھیں کھولیں اور اس نے پانی کا ایک کوان دیکھا اور جاکر اس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے کو پلایا اور یہ ورس ظہور آب زمزم کے بطور اراضی بعوت اسماعیلی کی خبر دی ہے نکتہ آخر اس ورس کے بعد ہی ورس ۲۰ خدا اس لڑکے کے ساتھ تھا اور بڑھا اور بیابان میں رہا کیا اور تیرانداز ہوگیا اور یہ ورس اسمعیل علیہ السلام کی نبوت کو اور مضمون قدامت سنت تیراندازی کو مثبت ہے نکتہ آخر اس ورس کے بعد ہی اور وہ فاران کے بیابان رہا۔ یہ جملہ بیان کرتا ہے کہ مکہ معظمہ کے ناموں سے فاران بھی ہے۔ اس جملہ کے بعد ہی

اور اُسکی مانے ملک مصر سے ایک عورت اُسکے بیاہنے کو لی بظاہر یہاں تحریف ہے
اس لئے کہ حدیث صحیح بخاری شریف مین قبیلہ جرہم کو آپ کی سسرال بیان
کیا ہے اور وہ عرب کے رہنے والے تھے نہ مصر کے فائدہ اس بشارت مین آیا ہی
کہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی اور خطاب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو ہی اور یہہ
فقرہ بظاہر موہم ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کی آل سے آل اسمٰعیلؑ ولد اکبر ابراہیم
علیہ السلام خارج ہوا اس لئے اس فقرہ کے معنے بیان کرنے ضرور ہوئے پس ظاہر ہی
کہ اسمٰعیل علیہ السلام ابراہیم علیہ السلام سے پیدا ہوئے اس لئے کہ سولہوین باب مین
پیدائش کی ہے اور سری ابرام کی جورو کوی لڑکا نہ جنی اور اوسکی ایک مصری
لونڈی تھی جسکا نام ہاجرہ تہا ۲- اور سرہ نے ابرام سے کہا کہ دیکھہ خداوند نے مجھے
جننے سے بانجہ کیا آپ میری لونڈی کے پاس جایئے شاید کہ اُس سے میرا گھر آباد ہووے
اور ابرام نے سری کی بات سُنی ۳ سو ابرام کی جورو سری نے بعد اُس کے کہ
ابرام کنعان کی زمین مین دس برس رہا تہا اپنی مصری لونڈی ہاجرہ کو لیکے اپنے شوہر
ابرام کو دی کہ اُسکی جورو ہو ۴- اور وہ ہاجرہ کے پاس گیا اور وہ حاملہ ہوئی اور جب اُس نے
معلوم کیا کہ میں حاملہ ہون تو اپنی بی بی کو حقیر جانا ۵ تب سری نے ابرام سے کہا کہ ناانصافی جو
مجھپر ہوی تیری وجہ سے ہے میں نے اپنی لونڈی تجھے دی اور اب جو اُسنے اپنے آپ کو حاملہ دیکھا
تو میں اُسکی نظرون مین حقیر ہوئی میرا اور تیرا انصاف خداوند کرے ۶ ابرام نے
سری سے کہا کہ تیری لونڈی تیرے ہاتھہ مین ہی جو تیری نگاہ مین اچھا ہو سو اُسکے
ساتھہ کر تب سری نے اُسپر سختی کی اور وہ اُسکے سامنے سے بہاگ گئی ۷- اور خداوند کے
فرشتے نے اُسی میدان مین پانی کے ایک چشمے کے پاس پایا یعنے اُس چشمہ کے
پاس جو سور کی راہ پر ہے ۸- اور اُسنے کہا کہ اے سری کی لونڈی ہاجرہ تو کہان سے
آئی اور تو کدہر جاتی ہے وہ بولی مین اپنی بی بی سری کے سامنے سے بہاگی

ہون اور خداوند کے فرشتے نے اُس سے کہا تو اپنی بی بی کے پاس پھر جا اور
اُسکی تابعدار ہو ۱۰ پھر خداوند کے فرشتے نے اُس سے کہا مین تیری اولاد کو
بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے گنی نہ جائے ۱۱ اور پھر خداوند کے فرشتے نے
اُس سے کہا تو حاملہ ہے اور ایک بیٹا جنے گی اُسکا نام اسمعیل رکھنا کہ خداوند نے
تیرا دکھ سُن لیا وہ وحشی آدمی ہوگا اور اسکا ہاتھ سب کے اور سب کے ہاتھ اُسکے برخلاف
ہونگے اور وہ اپنے سب بھائیون کے سامنے بود باش کریگا پس نفی آل
اسمٰعیل کی آل ابراہیم علیہ السلام سے ممکن نہین البتہ نفی فضل و مخصر کرین تو
فی نفسہ ممکن تھی مگر بوجہ بشارات ممتنع ہوگئی بشارت ابجد یہ گزر گئی اور اس
باب مین بشارت رسالۂ مستقلہ کے اس جملہ کے ساتھ ہے اور سب کے
اور سب کے ہاتھ اُسکے برخلاف ہونگے ۔ اور یہ جملہ جیسے رسالۂ اسماعیل علیہ السلام
پر دلالت کرتا ہے ویسا ہی آپ کی آل کی نسبت بھی یہ خبر دیتا ہے کہ قیامت تک
شریعت اُنکی علیحدہ ہوگی اور کوئی رسول نبی اضحاق اُنکی طرف مبعوث نہوگا بلکہ
رسالۂ رسل بنی اسرائیلہ کی بنی اسرائیل کیساتھ ہی خاص ہوگی اور ایسے ہی ظہور
اُسکا ہوا اور اس بشارت مین تحریف معنوی کرکے اُسکے یہ معنے کہتے کہ اونکی
اولاد رہزن ہوگی انصاف کی گردن مارتی ہے اور وجہ اُسکی یہ ہے کہ اس
بشارت مین اولاً و بالذات بیان حال مبشر بہ یعنے اسمعیل علیہ السلام کا ہے
پس اگر اُسکے یہ معنے ہون تو یہ وصف رہزنی اُنکے اوپر اولاً و بالذات صادق
آنا چاہیئے اور یہہ صدق محال ہے کہ پیدایش کے اکیسوین باب مین
نسبت آپ کی مذکور ہے ورس ۱۷ تب خدا نے اُس لڑکے کی آواز سُنی اور
خدا کے فرشتے نے آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اوس سے کہا کہ اے ہاجرہ
تجھکو کیا ہوا مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز جہان وہ پڑا ہے خدا نے سُنی

ورس ۲۰ خدا اُس لڑکی کیساتھہ تہا اور وہ بڑہا اور بیابان مین رہا کیا اور تیر انداز ہوگیا پہلے ورس مین بیان ارشاد رسالۃ اسماعیلی ہے اور اس ورس مین آپ کی رسالت کا بیان ہے رسول ہادی کو رہنما کہوگے تو مرسل خود سمجھ لے گا اور نیز اظہر من الشمس و ابین من الامس ہے کہ یہہ بشارت بیان بزرگی و کرامت حال ہاجر علیہا السلام کا ہے نہ بیان نقص و عیب[1] فامدہ جلیلہ اسوجہ سے کہ حق پوش اہل کتاب خلق خدا کو بہکاتے ہین اور بشارات اسحاقیہ ذکر کرکے نبوت انبیاء اسرائیلیہ پر استدلال کرتے ہین اور بشارات اسماعلیہ کو در پردہ تحریف چہپاتے ہین اور بشارات مطلقہ کو جنمین آل اسمعیل علیہ السلام بطریق اولی داخل ہین گو اور بیٹون ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اس سبب سے کہ آپ نے انکو اپنی حیات مین خارج کردیا اور نیز کوئی بشارت بھی اُنکے حق مین نہین خارج ہون بشارات اسحاقیہ بتلاتے ہین یہہ مناسب معلوم ہوا کہ بشارات مطلقہ علیحدہ اور بشارات اسحاقیہ علیحدہ اور بشارات اسماعلیہ کو علیحدہ کرکے فضلیت و سادات وکی بشارات اسمعیلی اور اسحاقی مین گفتگو کیجاوے تاکہ ناظرین کو حق پوشی حق پوشونکی معلوم ہو

بیان بشارات مطلقہ کتاب پیدایش باب ۱۵ ورس ۱- اُسیدن خدا نے ابرام سے عہد کرکے کہا کہ مین تیری اولاد کو یہہ ملک دونگا مصر کی ندی سے لیکر بڑی ندی تک جو فرات کی ندی ہے ایضاً باب ۱۷ ورس ۲- اب مین اپنے تیرے درمیان عہد کرتا ہون کہ مین تجھے نہایت بڑہاؤن گا- ۳- تب ابرام منہ کے بل گرا اور خدا اُس سے ہمکلام ہوکر بولا ۴ کہ دیکھہ مین جو ہون میرا عہد تیرے ساتھہ ہے اور تو بہت قومونکا باپ ہوگا اور تیرا نام پہر ابرام نہ کہلائیگا بلکہ تیرا نام ابرہام ہوگا کیونکہ مین نے تجھے بہت قومونکا باپ ٹہہرایا ہے اور مین تجھے بہت کرتا ہون اور قومین تجھسے پیدا ہونگی اور بادشاہ تجھسے نکلینگے ۷ اور پشتہا در پشت

[1] لفظ عیب کو اس لئے لکھا ہے کہ اگر کوئی کہے کہ ہاجر کی بزرگی و کرامت کا بیان ہے تو ہم کہینگ

کے لئے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہی کرتا ہون کہ مین تیرا اور تیرے بعد تیری نسل
کا خدا ہونگا ۸ اور مین تجکو اور تیرے بعد تیری نسل کو کنعان کا تمام ملک جسمین
تو پردیسی ہی دیتا ہون کہ ہمیشہ کے لئے ملک ہو اور مین اُنکا خدا ہونگا ۹ پھر خدا نے
ابرام سے کہا کہ تو اور تیرے بعد تیری نسل پشت در پشت میرے عہد کو نگاہ رکھینا
۱۰ میرا عہد جو میرے اور تمہارے درمیان اور تیرے بعد تیری نسل کے درمیان
ہی جسے تم یاد رکھو سو یہہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک فرزند نرینہ کا ختنہ کیا جائے
۱۱ اور تم اپنے بدن کی کھلڑی کا ختنہ کرو اور یہہ اُس عہد کا نشان ہوگا جو میرے
اور تمہارے درمیان ہے ۱۲ تمہاری پشت در پشت لڑکے کا جب وہ آٹھہ روز کا ہوگا
ختنہ کیا جائیگا کیا گھر کا پیدا کیا پردیسی جو خریدا ہوا جو تیری نسل سے نہین ۱۳ لازم
ہی کہ تیری خانہ زاد اور تیرے زر خرید کا ختنہ کیا جاوے اور میرا عہد تمہارے جسمون
مین عہد ابدی ہوگا ۱۴ اور وہ فرزند نرینہ جس کا ختنہ نہین ہوا وہی شخص اپنے
لوگون مین سے کٹ جائے کہ اُس نے میرا عہد توڑا الفیا باب ۱۸ ورس ۱۴ اور خداوند
نے کہا یہ جو مین کرتا ہون کیا ابرہام سے چھپاؤن ۱۵ ابرہام تو یقیناً ایک بڑی اور
بزرگ قوم ہوگا اور زمین کی سب قومین تجھسے برکت پاوینگی الفیا باب ۲۲ ورس ۱۵ تب
خداوند کے فرشتہ نے دوبارہ آسمان پر سے ابرہام کو پکارا اور کہا کہ خداوند فرماتا ہی
اسلئے کہ تو نے ایسا کام کیا اور اپنا بیٹا ہان اپنا اکلوتا بیٹا دریغ نہ رکھا مین نے اپنی
قسم کھائی کہ ۱۷ مین برکت دیتے ہی تجھے برکت دونگا اور بڑھاتی ہی تیری نسل
کو آسمان کے ستارون اور دریا کے کنارے کی ریت کی مانند بڑھاؤنگا اور تیری
نسل اپنے دشمنونکے دروازہ پر قابض ہوگی اور تیری نسل سے زمین کی ساری
قومین برکت پاوینگی کیونکہ تو نے میری بات مانی پس یہ چاروں بشارتین ابراہیم علی نبینا و
علیہ السلام کے عموماً آل شریف کی نسبت وارد ہوئی ہین اور کسی بی بی کی اولاد کی انمین تخصیص نہین ہے

اور جب سبب اسکے کہ ابراہیم علیہ السلام نے اپنی زندگی مین اور حرمون کی اولاد کو علیحدہ کردیا تھا وہ بالاتفاق خارج ہوگئے فقط حضرت ہاجرہ اور حضرت سارہ علیہا السلام کی اولاد باقی رہی اور انہین کیساتھ یہ وعدے پورے ہوئے رسالۃ اور نبوۃ اور سلطنت اور کثرت انہین مین ہوئی اور زمین کنعان بھی انہین کے قبضہ مین رہی پہلے اسحاق علیہ السلام کی اولاد کی اُمت کے قبضہ مین رہی ہے اور اب اسمعیل علیہ السلام کی اولاد کی اُمت کے قبضہ مین ہے اور بسبب بجالانے اس امت کی شرط ختنہ اور توحید کو معہ اقرار رسالت نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ زمین شیر و شہد بہتا ہے انشاء اللہ انہین کے قبضہ مین قیام قیامت تک رہے گی اور اللہ جلشانہ کے نزدیک اُسیطرف کی زمین کی کچھ قدر و منزلت ہے اور سلطنت اُسیطرف کی زمین کی قابل فخر و ناز عند اللہ ہے بیان بشارات اسحاقیہ کتاب پیدایش باب ۱۲ جب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئے اور دیکھو ایک بڑی ہولناک تاریکی اُسپر آئی ۱۳- اور اُس نے ابرام سے کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد ایک ملک مین جو اُنکا نہین پردیسی ہونگی اور وہان کے لوگونکے غلام نہین گے اور وے چار سو برسونتک اُنہین دُکھہ دین گے ۱۴- لیکن مین اُس قوم کی بھی جسکے وے غلام ہونگے عدالت کرونگا اور وے بعد اسکے بڑی دولت لیکے نکلین گے ایضاً باب ۱۷ درس ۱۵- اور خدا نے ابرام سے کہا تیری جورو سری جو ہے تو اُسکو سری مت کہا کر بلکہ اوسکا نام سرہ ہے جسنے بیگم ۱۶- اور مین اُسے برکت دونگا اور اُس سے بھی تجھے ایک بیٹا بخشونگا یقیناً مین اُسے برکت دونگا اور وہ قومون کی ماں ہوگی اور ملکون کے بادشاہ اُس سے پیدا ہونگے ۱۷- تب ابرام

منہ سے بل گرا اور ہنس کے دلمین کہا کیا سو برس سے مرد کے بیٹا پیدا ہوگا اور کیا سارہ جو نوے
برس کی ہے جنیگی ۱۸- اور ابرام نے خدا سے کہا کاش کہ اسمعیل تیرے حضور جیتا رہے ۱۹ تب
خدا نے کہا کہ بیشک تیری جورو سارہ تیرے لئے ایک بیٹا جنیگی تو اُسکا نام اضحاق رکھنا اور مین
اُس سے اور بعد اُسکے اُسکی اولاد سے اپنا عہد جو ہمیشہ کا عہد ہے قایم کرونگا ۲۰- اور اسمعیل کے حق مین
مینے تیری سُنی دیکھ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑہاؤنگا
اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا ۲۱- لیکن مین
اضحاق سے جسکو سارہ دوسرے سال اس وقت معین مین سارہ جنے گی اپنا عہد قایم
کرونگا - پہلی بشارت مین ذکر خدمت کرنے بنی اسرائیل کا مصریون کی ہے اور
اسیکو ساتھ غلامی کے تعبیر کیا ہے اور یہ خدمت بنی اسرائیل کیساتھ جو بیٹے اضحاق
کے ہین خصوصیت رکھتی ہے اور ورس اخیر مین بنی اسرائیل کے مصر سے نکلنے کا ذکر ہے اور
اور نبوۃ و رسالۃ وغیرہ کا مطلقاً ذکر نہین اور دوسری بشارت مین گو سیاق عبارت اسحاق
علیہ السلام کیواسطے ہے مگر کئی ورسونمین ذکر اسمعیل علیہ السلام و آل اسمعیل علیہ السلام بھی ہے
چنانچہ بشارت ابجدیہ مین اُسکی شرح مذکور ہوئی اور اس بشارت اسحاقی مین کہین
نبوۃ اور رسالۃ کا ذکر نہین اور اگر لفظ برکت سے استدلال ہوگا تو وہ دونون جگہہ موجود ہے
اور اگر عہد کو بمعنی نبوت لین تو کوئی دلیل اُسکی نہین ہے اور بفرض تسلیم اُس سے ابدیت لازم
نہین آتی کہ حکم ختنہ مین بھی یہی قید ابدیت موجود ہے اور وہ ہمیشہ نرہا اور واسطے اُس
شخص کے کہ اس حکم کو بجا نہ لاوے قوم سے کٹ جانے کا وعید مذکور ہے حالانکہ اُس
جگہہ معنی ابدیت تمہارے نزدیک اپنے موقع پر نرہے فکذا فی ما نحن فیہ اور باوجود ان
سب امور کے انہین دو بشارت سے استدلال نبوت انبیاء بنی اسرائیلیہ پر کرتے ہین
بیان بشارات اسماعیلیہ - کتاب پیدائش باب ۱۶ ورس ۱۰ پھر خداوند
کے فرشتہ نے اُس سے کہا کہ مین تیرے اولاد کو بہت بڑہاؤنگا کہ وہ کثرت سے

گنی بچائے ۱۱- اور خداوند کے فرشتے نے اُس سے کہا تو حاملہ ہی اور ایک بیٹا
جنے گی اُسکا نام اسمعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دُکھ سُن لیا ۱۲- وہ وحشی آدمی
ہوگا اوسکا ہاتھ سب کی اور سب کے ہاتھ اُسکے برخلاف ہون گی اور وہ اپنی سب
بھائیون کے سامنے بود وباش کریگا باب ۲۱ ورس ۱۲- خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ
بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر میں بُری معلوم ہو ہر ایک بات کی
حق مین جو سرہ نے تجھے کہی اُسکی آواز پر کان رکھہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی ۱۳
اور اس لونڈی کی بیٹی سے بھی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلیے کہ وہ بھی تیری
نسل ہے ۱۴ اور ابرہام صبح اُٹھا اور روٹی اور مشک پانی کی لیکر ہاجرہ کو دیا اور
اُسکے کاندھے پر رکھا اور لڑکے کو اُسے سونپا اور اُسے رخصت کیا اور وہ چلی گئی
اور بیرشبع کے بیابان مین پھرتی رہی ۱۵- اور جب مشک کا پانی چک گیا تو اُس
نے لڑکے کو ایک جھاڑ تلے ڈالا ۱۶- اور آپ جاکر اُسکے سامنے کوئی تیر کے
فاصلہ پر دور بیٹھی کیونکہ کہا مین لڑکے کو مرتے نہ دیکھونگی اور اُسکے سامنے
بیٹھی اور چلائی اور روئی ۱۷- اور خدا نے لڑکے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتے نے
آسمان سے ہاجرہ کو پکارا اور اُس سے کہا اے ہاجرہ تجھے کیا ہوا مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز
جہان وہ پڑا ہی خدا نے سُنی ۱۸- اٹھہ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھہ سے
سنبھال کہ مین اُسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۱۹- پھر خدا نے اُسکی آنکھین کھولین
اور اُسنے پانی کا ایک کنوان دیکھا اور جاکر اُس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے
کو پلایا ۲۰- اور خدا اُس لڑکے کیساتھہ تھا وہ بڑھا اور وہ بیابان مین رہا کیا اور تیر
انداز ہوگیا ۲۱- اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور اُسکی ماں نے ملک مصر سے ایک
عورت اُسکے بیاہنے کو لی ایضاً باب ۱۷ ورس ۲۰- اور اسمعیل کے حق مین مینے تیری
سُنی دیکھہ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا
اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا ایضاً باب ۲۵ ورس ۱۲
ت ابرہام نے اپنے بیٹے اسمعیل اور سب خانہ زادون اور اپنے سب زرخریدون کو یعنی
ابرہام کے گھر کے لوگون مین جتنے مرد تھے سب کو لیا اور اُسی روز اُنکا ختنہ کیا
جسطرح خدا نے اُسکو فرمایا تھا جسوقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے ۹۹ برس کا تھا اور
جب اُسکے بیٹے اسماعیل کا ختنہ ہوا تب وہ تیرہ ۱۳ برس کا تھا پس بشارات مطلقہ سے

قطع نظر کرکے بشارات اسحاقی و اسماعیلی کو میزان عدل مین رکھکے نظر انصاف سے دیکھیے کہ کسکا پلہ بھاری ہی بشارت اسحاقی مین ہی مین اُسے برکت دونگا اور بشارت اسمعیلی مین ہی دیکھہ مین اُسے برکت دونگا اور برومند کرونگا الخ اس بیان برکت مین بشارت اسحاقی مین عموم برکت کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسمعیلی مین اُس برکت کو بذات پاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے خلیفون اثنا عشر کے ساتھہ مخصوص کیا کما بینا اور وجہ اُسکی یہ ہی کہ اولاد اسحاق علیہ السلام مین انبیا بکثرت ہونیوالے تھے پس کس کس کا نام لیتے اور یہان پیدایش ایک رسول عظیم باعث ایجاد کل سید رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدر تھے اور آپکے خلیفہ اثنا عشر بھی بہرہ ور نور نبوت سے مثل ستارونکی ہین اس سبب سے آپکا اور آپکے خلیفون کا ذکر فرمایا اور جو بشارت اسحاقیہ مین ہی مین اپنا عہد اُس سے اور اُسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہی قایم کرونگا معنے اسکے یہ نہین ہوسکتے کہ اسحاق علیہ السلام کی آل مین ہمیشہ نبوت رہی اسلئے کہ اُس کے بعد موجود ہی کہ اسمعیل کے حق مین ہمنے تیرے سُنے دیکھہ مین اُسے برکت دونگا الخ اور اس بشارت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بھی مذکور کردیا اور نیز بشارات مین ختم ہونا نبوت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعیلی سید پر ثابت ہی پھر حضرت اسحاق کی اولاد مین کسطرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو لفظ ہمیشہ اپنے معنی مشہور پر نہین ہی بلکہ بمعنے مدت کثیرہ ہی اور یا لفظ عہد سے نبوۃ مراد نہین ہی بلکہ بمعنے عہد ایمان نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھہ ہی جسکا ذکر صحف انبیاء علیہ السلام مین بہت جگہہ ہی اور یعقوب علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام نے اپنی رحلت کیوقت اُسکے ساتھہ بنی اسرائیل کو جمع کرکے وصیت فرمائی اور مسیح علیہ السلام نے وقت رفع اُسکے ساتھہ تاکید کی اور قرآن شریف مین چند جگہہ اُسکا ذکر فرمایا ہے یا دوام باعتبار رسالت نہو بلکہ باعتبار بقاء ذات رسول اور عیسیٰ علیہ السلام ظہور علامات

گنی بنجائے ۱۱- اور خداوند کے فرشتے نے اُس سے کہا تو حاملہ ہی اور ایک بیٹا
جنے گی اُسکا نام اسمعیل رکھنا کہ خداوند نے تیرا دُکھ سُن لیا ۱۲- وہ وحشی آدمی
ہوگا اوسکا ہاتھ سب کی اور سب کے ہاتھ اُسکے برخلاف ہون گی اور وہ اپنی سب
بھائیون کے سامنے بود و باش کریگا باب ۲۱ ورس ۱۲- خدا نے ابرہام سے کہا کہ وہ
بات اس لڑکے اور تیری لونڈی کی بابت تیری نظر میں بُری معلوم ہو ہر ایک بات کی
حق مین جو سرہ نے تجھے کہی اُسکی آواز پر کان رکھہ کیونکہ تیری نسل اضحاق سے کہلائیگی ۱۳
اور اس لونڈی کے بیٹے سے بھی مین ایک قوم پیدا کرونگا اسلیے کہ وہ بھی تیری
نسل ہے الیضاً ورس ۱۷ تب خدا نے اُس لڑکے کی آواز سُنی اور خدا کے فرشتے نے آسمان
سے ہاجرہ کو پکارا اور اُس سے کہا اے ہاجرہ تجھے کیا ہوا مت ڈر کہ اُس لڑکے کی آواز
جہان وہ پڑا ہی خدا نے سُنی ۱۸- اٹھہ اور لڑکے کو اُٹھا اور اُسے اپنے ہاتھہ سے
سنبھال کہ مین اُسکو ایک بڑی قوم بناؤنگا ۱۹- پھر خدا نے اُسکی آنکھین کھولین
اور اُسنے پانیکا ایک کنوان دیکھا اور جاکر اُس مشک کو پانی سے بھر لیا اور لڑکے
کو پلایا ۲۰- اور خدا اُس لڑکے کیساتھہ تھا وہ بڑھا اور وہ بیابان مین رہا کیا اور تیر
انداز ہوگیا ۲۱- اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور اُسکی مانے ملک مصر سے ایک
عورت اُسکے بیاہنے کو لی الیضاً باب ۱۷ ورس ۲۰- اور اسمعیل کے حق مین مینے تیرے
سُنی دیکھہ مین اُسے برکت دونگا اور اُسے برومند کرونگا اور اُسے بہت بڑھاؤنگا
اور اُس سے بارہ سردار پیدا ہونگے اور مین اُسے بڑی قوم بناؤنگا الیضاً باب ۲۱ ورس ۱۳
۱۴ ابرہام نے اپنے بیٹے اسمعیل اور سب خانہ زادون اور اپنے سب زر خریدون کو یعنی
ابرہام کے گھر کے لوگون مین جتنے مرد تھے سب کو لیا اور اُسی روز اُنکا ختنہ کیا
جسطرح خدا نے اُسکو فرمایا تھا جسوقت ابرہام کا ختنہ ہوا وہ ننانوے ۹۹ برس کا تھا اور
جب اُسکے بیٹے اسمعیل کا ختنہ ہوا تب وہ تیرہ ۱۳ برس کا تھا پس بشارات مطلقہ سے

قطع نظر کرکے بشارات اسحاقی و اسماعیلی کو میزان عدل مین رکھکے نظر انصاف اور
دیکھیے کہ کسکا پلہ بھاری ہی بشارت اسحاقی مین ہی مین اُسے برکت دونگا اور بشارت
اسمعیلی مین ہی دیکھہ مین اُسے برکت دونگا اور برومند کرونگا الخ اس بیان مین برکت مین
بشارت اسحاقی مین عمومیت برکت کو اپنے عموم پر چھوڑا اور بشارت اسمعیلی مین اُس برکت
کو بذات پاک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے خلیفون اثنا عشر کے ساتھہ مخصوص
کیا کما مبناہ اور وجہ اُسکی یہ ہی کہ اولاد اسحاق علیہ السلام مین انبیا بکثرت ہونیوالے
تھے پس کس کس کا نام لیتے اور یہان پیدایش ایک رسول عظیم باعث ایجاد کل سید
رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدر تھے اور آپکے خلیفہ اثنا عشر بھی بہرہ ور نور نبوت سے
مثل ستارونکی ہین اس سبب سے آپکا اور آپکے خلیفون کا ذکر فرمایا اور جو بشارت
اسحاقیہ مین ہی مین اپنا عہد اُس سے اور اُسکی نسل سے جو ہمیشہ کا عہد ہی قایم کرونگا
معنے اسکے یہ نہین ہوسکتے کہ اسحاق علیہ السلام کی آل مین ہمیشہ نبوت رہیگی اسلئے کہ اُس
کے بعد موجود ہی کہ اسمعیل کے حق مین مینے تیرے سُنے دیکھہ مین اُسے برکت دونگا
الخ اور اس بشارت مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا نام پاک محمد بھی مذکور کردیا اور
نیز بشارات مین ختم ہونا نبوت کا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعیلی صدیق
پر ثابت ہی پھر حضرت اسحاق کی اولاد مین کسطرح نبوت ہمیشہ رہ سکے پس یا تو لفظ
ہمیشہ اپنے معنی مشہور پر نہین ہی بلکہ بمعنے مدت کثیرہ ہی اور یا لفظ عہد سے نبوۃ مراد نہین
ہی بلکہ بمعنے عہد ایمان نبی آخر الزمان صلے اللہ علیہ وسلم کیساتھہ ہی جسکا ذکر صحف انبیا
علیہ السلام مین بہت جگہہ ہی اور یعقوب علیہ السلام اور داؤد علیہ السلام نے اپنی
وفات کیوقت اُسکے ساتھہ بنی اسرائیل کو جمع کرکے وصیت فرمائی اور سیدنا عیسیٰ علیہ السلام
نے وقت رفع اُسکے ساتھہ تاکید کی اور قران شریف مین چند جگہہ اُسکا ذکر فرمایا ہے
یا دوام باعتبار رسالت نہو بلکہ باعتبار بقاے ذات رسول اور عیسیٰ علیہ السلام ظہور علامات

آپکے ساتھ کردیا اُس ظالم کے نزدیک مثل اُن کے ساحرہ معلوم ہوتی تھین اور
تاریخ سعودی مین مذکور ہے کہ حضرت اسحاق کی بہنا علیہ السلام ایک قصہ حضرت
اسماعیل کو کوئی کلمہ حقارت کا سا فرمایا تھا اُسوقت وحی الٰہی سے یہ کل قصہ اُنپر منکشف
ہوا اور حدیث شریف مین **اخذ مہا ہاجرۃ** وارد ہوا ہے اور اس لفظ مبارک سے
عبدیت اصطلاحی لازم نہین آتی نہیں تھی جہان غلامی صراحۃ مذکور ہے وہان کیا ہوگا
جواب دوم سولہوین باب مین کتاب پیدائش کی ہے ورس ۳ سوا برہام کی
جورو سارہ نے بعد اُسکے کہ ابرام کنعان کی زمین مین دس برس رہا تھا اپنی مصری لونڈی
ہاجر کو لیکے اپنی شوہر ابرام کو دی کہ اُسکی جورو ہو اس ورس سے ثابت ہوا کہ سارا علیہا السلام
نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت ہاجرہ ہبہ کردین پس ملکیت سارہ علیہا السلام
اُٹھہ گئے اور اگر یہ نہوتا تو ہم بستری ممکن نہ تھی نہ بغیر نکاح نہ بنکاح اسلئے کہ بی بی
لونڈی سے صحبت جائز نہین ہے بلکہ حرام ہے اور نیز نکاح بھی لونڈی سے حرہ پر جایز
نہین البتہ اگر یہہ کہو کہ حضرت سارہ نے پہلے ہبہ کردیا اور پہر حضرت ابراہیم نے حضرت
ہاجرہ کو اولاً آزاد کیا اور پہر نکاح کیا تو ہو سکتا ہے اور ترجمہ فارسیہ مین ہے
ورس ۳ وسارہ زن ابرام ہاجار مصری کنیزک خود را بعد از انکہ ابرام دہ سال در
کنعان بسر برده بود گرفته او را بابرام در نکاح در آورد اور حضرت ابراہیم علیہ السلام
کا بعد حمل ہاجرہ علیہا السلام کے حضرت سارہ سے یہہ کہنا کہ ہاجرہ میری لونڈی
ہے جو چاہے اُسے کردہ باعتبار اصل کے ہے اور نیز بموجب ہل جزاء الاحسان الا الاحسان
کی اسلئے کہ یہ قول اپنی حقیقی معنے پر محمول نہین ہو سکتا کہ بعد آزادی کے پہر غلامی
کی کوئی وجہ نہین پائیجاتی پس یہ اعتراض کہ حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے اولاد سارہ
علیہا السلام کے غلام ہون اصل اُٹھہ گیا اور اُنکی آزادی بھی متحقق ہو گئی اور آزاد
کی اولاد مین امامت اور خلافت جائز ہے فکذا الرسالۃ والنبوۃ اور بعد جواز

رسالہ حضرت ہاجرہ ؑ کی اولاد کی بشارات سے ایک رسول عظیم کا آنی اولاد
مین پیدا ہونا بعد اسمعیل ؑ کے واجب ہو گیا اور دلیل جواز رسالہ آل مسئق یہہ ہی کہ
یعقوب ؑ کی بلہہ اور زلفہ سے چار بیٹے ہین اور یہہ دونون باندیان ہین اور اُن چارونکی
اولاد منجملہ اسباط اثنی عشر ہی اور مثل اور ونکے مکرم و معظم گنی جاتی ہی اور اُنسے بعثت
نبی کو کوئی معیوب نجانتا تھا فکذا ینبغی ہاتھا اور قصہ حضرت یوسف ؑ کا مشہور و معروف ہی
اور فضیلت باطنی مین تو حضرت ہاجرہ شاید حضرت سارہ سے بھی آگے قدم رکھتی
ہین اور کتاب پیدایش سے یہہ امر ظاہر ہی سوال گو ہاجرہ علیہا السلام لونڈی
حضرت ابراہیم ؑ کے ملک ہو کر اور پھر آزاد ہو کر سارہ علیہا السلام کیساتھ دم مساوات
بھرنے لگین مگر آخر ان پر لفظ غلامی تو عاید ہو گیا جواب لفظ غلامی انپر کیا بطور
پیشین گوئی تمام اولاد بنی اسرائیل پر آگیا ہی کتاب پیدایش باب ۱۵ ورس ۱۲
جب آفتاب غروب ہونے لگا تو ابرام پر بڑی نیند غالب ہوئی اور دیکھو ایک
ہولناک تاریکی اُسپر آئی ۱۳ اور اُسنے ابرام سے کہا کہ یقین جان کہ تیری اولاد
ایک ملک مین جو اُنکا نہین پردیسی ہونگے اور وہانکے لوگونکے غلام نہین گے اور
وے چار سو برس تک اُنہین دُکھ دینگے یہہ ذکر خدمت فرعون و ہامان کا ہی جو
بنی اسرائیل نے مصر مین رہکر کی اور لفظ غلامی یہان موجود ہی اور اب بوجہ غضب
ہر غضب معاملہ برعکس ہوا اور بشارات مین اسکا بھی ذکر ہی تیسری دلیل بشارات
مثلیہ کتاب استثنا باب ۱۸ ورس ۱۵ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے درمیان سے
تیرے ہی بھائیون مین سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان
دھریو ۱۶ - اوس سب کے مانند جو تو نے خداوند اپنے خدا سے مجمع کے دن
مانگا اور کہا کہ ایسا نہو کہ مین خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنون اور ایسی شدت
کی آگ مین پھر دیکھون تاکہ مین مر نہ جاؤن اور خداوند نے مجھے کہا اُنہون نے

جو کچھہ کہا سو اچھا کہا ۱۸ اِن اُنکے لئے اُنکے بھائیون مین سے تجھسا ایک
نبی برپا کرون گا اور اپنا کلام اُسکے مُنہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اُسے فرماؤنگا
وہ سب اُنسے کہیگا ۱۹ - اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنہین وہ میرا نام
لیکر کہیگا نہ سُنے گا تو مین اُسکا حساب اُس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی
گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اُسے
حکم نہین دیا یا اور معبودونکے نام سے کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوے ۲۱ اور اگر
تو اپنے دلمین کہے کہ مین کیونکر جانون کہ یہہ بات خداوند کی کہی ہوئی نہین
۲۲ تو جان رکھہ کہ جب نبی خداوند کے نام سے کچھہ کہے اور وہ جو اُسنے کہا ہی
واقع نہو یا پورا نہو تو وہ بات خداوند نے نہین کہی بلکہ اُس نبی نے گستاخی
سے کہی تو اُس سے مت ڈر اتہی اور اس بشارت سے اپنا مدعا ثابت کرنے کے
لئے چند شاہد پیش کرتا ہون شاہد اول قول پطرس مسیح علیہ السلام کے
حواری کا ہی اور اُنکا قول تمام نصرانیون کے لئے کافی ہے کتاب اعمال باب ۳
ورس ۱۷ - اب اے بھائیو مین جانتا ہون کہ تمنے یہہ نادانی سے کیا جیسا کہ
تمہارے سرداروں نے بھی ۱۸ پر جن باتون کی خدا نے اپنے سب نبیونکی
زبانی آگے سے خبر دی تھی کہ مسیح دُکھہ اُٹھاویگا سو پوری کین ۱۹ - پس
توبہ کرو اور متوجہ ہو کہ تمھارے گناہ مٹائے جاوین تاکہ خداوند کے حضور سے
تازگی بخش ایام آوین ۲۰ - اور یسوع مسیح کو پھر بھیجے جسکی منادی تم لوگون
کے درمیان آگے سے ہوئی ۲۱ ضرور ہی کہ آسمان اُسے لئے رہے اُس وقت
تک کہ سب چیزین جنکا ذکر خدا نے اپنے پاک نبیون کی زبانی شروع کیا اپنی حالت
پر آوین ۲۲ - کیونکہ موسے نے باپ دادون سے کہا کہ خداوند جو تمہارا خدا ہے
تمہارے بھائیون مین سے تمھارے لئے ایک نبی میری مانند اُٹھاویگا جو کچھہ

وہ تمہین کہے اُسکی سب سُنیو اور ایسا ہوگا کہ جو اُس نبی کی نہ سُنیگا وہ قوم سے کٹ
جائیگا ۲۴ بلکہ سب نبیون نے سموئیل سے لیکے پچھلون تک اندنون کی خبر دی ہے ۲۵
تم نبیون کی اولاد ہو اور اُس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادون سے باندھا جب
ابرہام سے کہا تیری اولاد سے دُنیا کے سارے گھرانے برکت پاوین گے ۲۶ تمہارے
پاس خدا نے اپنے بیٹے یسوع کو اوٹھا کے پہلے بھیجا کہ تم مین سے ہر ایک کو اسکی
بدیوں سے پھیر کے برکت دے۔ اِس شاہد نے چند امر بیان کئے پہلی یہہ کہ مسیح
علیہ السلام کی بشارات مین دکھ اُٹھانی مسیح علیہ السلام کا بھی بیان کیا ہے
اور دُکھ اُٹھانا اور شے ہے اور صلیب اور شے دوسرے یہہ کہ تازگی بخش ایام آنے
والے ہین اور وہ وہ دن ہین کہ مسیح علیہ السلام پھر نازل ہون اور یہہ مخبر یہہ احاطہ
کرنے جمیع نوع انسان کو کلمہ لا الہ الا اللہ - محمد رسول اللہ کی ہے کما ورد
فی الحدیث تیسرے یہہ کہ آپ آسمان پر ہین اور آسمان جو محض نہین ہے چوتھی
یہہ کہ زمانہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم زمانہ اعتدال ہوگا اور پہلی شریعتون مین
جو دوائین تلخ بسبب تغیر مزاج کے پلائی گئین تھین یعنے احکام سخت مقرر تھے وہ
موقوف ہوجاوین گے پانچوین یہہ کہ اس اعتدال سے اعتدال شریعت مراد ہے
اور مطہر اور معصوم ہوتے ہین چھٹے یہہ کہ موسے علیہ السلام نے ایک بشارت نبی
اسرائیل سے دی تھی کہ خداوند تمہارا خدا تمہارے بھائیون مین سے ایک نبی
میری مانند اُٹھائیگا۔ ساتوین یہہ کہ سوائے موسی علیہ السلام کے
سموئیل سے پچھلے نبیون تک سبھون نے زمانہ اُس نبی علیہ السلام کی خبر دی ہے
آٹھوین یہہ کہ وہ عہد جو خدا نے ابرہام سے کیا تھا کہ تجھسے دنیا کے سارے گھرانے
برکت پاوینگے وہ اس نبی کے وقت مین پورا ہوگا نوین یہہ کہ وہ نبی اب تک
نہین ہوئے دسوین یہہ کہ حضرت عیسے علیہ السلام پہلے ان نبی سے واسطے

تصفیہ باطن بنی اسرائیل کے آئے تھے کہ اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں کہین
نے ادبی سے ہلاک نہوجاوین اور مبشریت بھی ایک جزو اسی تعلیم کا ہی گیا رہوین یہ
کہ بشارت موسوی مین جملہ تمھارے بھائیون مین سے ہی اور جملہ تیرے درمیان بہین
ہی اگر ہو تو تحریف مابعد ہی پس ان امور سے مدعا میرا معہ مشی زائد ثابت ہوگیا والحمد للہ
اور یہہ شاہد بھی ایک بشارت ہی اور نام اسکا بشارت بطرسیہ ہوا **سوال** بنی عیص
اور بنی ابنا آخر ابراہیم علیہ السلام بھی بنی اسرائیل کے بھائی مثل بنی اسمعیل کے
ہین اور اس شاہد سے پیدا ہونا اس سے بنی کا بہ تخصیص بنی اسمعیل کے ہی **جواب**
تخصیص اور آیات سے ہوگئی ہے بنو عیص اس عموم سے بوجہ منقوضیت اور تنافی
بعض وجب کے خارج ہوتی اور سند منقوضیت کی تمہارے رسول پولس کا قول ہی
رومیون کا نوان خط ورس ۱۳ جیسا لکھا ہی کہ مین نے یعقوب سے محبت رکھی
اور عیص سے عداوت اور نیز لو جہہ بیچ ڈالنے اپنے حصہ نبوت کو جو بوجہ بڑای اپکو
حاصل تہا یعقوب ۱ کے ہاتھہ اور منسک اس بیع و شری کا یہہ ہی کتاب پیدایش
باب ۲۵ ورس ۲۹- اور یعقوب نے لپسی پکائی اور عیسو جنگل سے آیا اور وہ ماندہ
ہوگیا تہا ۳۰- اور عیسو نے یعقوب سے کہا اس لال لال مین سے مجھے بھی کچھہ
کہانے کو دے اسلئے اسکا نام ادوم ہوا- ۳۱- تب یعقوب نے کہا آج ہی اپنے
پہلوٹے ہونیکا حق میرے ہاتھہ بیچ ۳۲ عیسو نے کہا دیکھہ مین تو مرنے جاتا ہون
پہلوٹا ہونا میرے کس کام آئیگا ۳۳ تب یعقوب نے کہا آج ہی مجھہ پاس قسم کہا
اس نے اس پاس قسم کہائی اور اس نے اپنے پہلوٹے ہونیکا حق یعقوب کے ہاتھہ بیچا
۳۴ یعقوب نے عیسو کو روٹی اور مسور کی دال دی اس نے کہایا اور پیا اور اٹھہ کر چلا
سو عیسو نے اپنے پہلوٹی ہونے کا حق ناچیز جانا- اور نیز لیبب اوڑا لینے یعقوب
کے حق باقی عیص علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام سے اور سند اس امر کی ہمارے

* کسی کتاب کی اللہ کی بات تخصیص نبی اسمعیل کی ثابت ہوا اور مدعا ہمارا ثابت ہوگیا

کتاب پیدایش باب ۲۷ - اور یون ہوا کہ جب اضحاق بوڑہا ہوا اور اسکی آنکہین
دہندلا گئین ایسا کہ وہ دیکہہ نہ سکتا تہا تو اسنے بڑے بیٹے عیسو کو بلایا اور کہا ای میرے
بیٹے وہ بولا دیکہہ مین حاضر ہون ۲ تب اسنے کہا اب دیکہہ مین بوڑہا ہوا اور مین اپنے
مرنے کا دن نہین جانتا ۳ سو اب مین تجھسے منت کرتا ہون کہ اپنے ہتیہار اپنا ترکش
اور اپنی کمان لے جنگل کو جا اور میرے لئے شکار کر ۴ - اور میرے لئے لذیذ کہانا جیسا
کہ مین چاہتا ہون تیار کر اور میرے آگے لا کہ مین کہاؤن تاکہ مین جی سے اپنے مرنے
کے آگے تجھے برکت بخشون ۵ اور جب اضحاق اپنے بیٹے عیسو سے باتین کرتا تہا
تب ربقہ نے سنا اور عیسو جنگل کو گیا کہ شکار مارے اور لے آوے ۶ تب ربقہ
نے اپنے بیٹے یعقوب سے ہمکلام ہو کر کہا کہ دیکہہ مین نے تیرے باپ کی باتین سنی
کہ تیرے بہائی عیسو سے ہمکلام ہو کر کہا کہ ۷ میرے لئے شکار لا اور میرے واسطے
لذیذ خوراک تیار کر تاکہ مین کہاؤن اور اپنے مرنے سے پیشتر خداوند کے آگے
تجھے برکت بخشون ۸ سو اب میرے بیٹے اس حکم کے مطابق جو مین تجھے دیتی ہون
میری بات کون مان ۹ اب گلے مین جا کے وہان سے بکری کے دو اچھے اچھے بچے
میرے پاس لا اور مین تیرے باپ کے لئے اسنے لذیذ کہانا جیسا کہ وہ چاہتا ہی بناؤنگی
۱۰ - اور تو اسے اپنے باپ کے پاس لائیو تاکہ وہ کہاوے اور اپنے مرنے سے
پیشتر تجھے برکت بخشے ۱۱ - تب یعقوب نے اپنی ماں ربقہ سے کہا کہ دیکہہ میرے
بہائی عیسو کے بدن پر بال ہین اور میرا بدن صاف ہی ۱۲ شاید میرا باپ مجھے
چھووے اور مین اس پاس دغاباز ساٹہرون اور برکت نہین بلکہ لعنت اپنے
اوپر لون ۱۳ - اسکی مانی اس سے کہا کہ تیری لعنت مجھپر ہووے ای میرے بیٹے تو
صرف میری بات مان اور جا کے میرے لئے اونہین لا ۱۴ تب وہ گیا اور اونہین
اپنی ماں پاس لے آیا اور اسکی ماں نے لذیذ کہانا جیسا کہ اسکا باپ چاہتا تہا پکایا

اور ربقہ نے اپنے بڑے بیٹے عیسو کی نفیس پوشاکین جو گھر میں اُس پاس تھین لین اور
چھوٹی بیٹے یعقوب کو پہنائین ۱۶- اور بکری کے بچون کی کھالون اُسکے
ہاتھون اور اُسکی گردن پر جہان بال نہ تھے لپیٹی ۱۷- اور اُس لذیذ کھانے اور روٹی
کو جو اُس نے تیار کی تھی اپنے بیٹے یعقوب کے ہاتھہ دی ۱۸ تب اُس نے اپنے باپ
پاس آکر کہا اے باپ میرے وہ بولا دیکھہ مین ہون تو کون ہی میرے بیٹے ۱۹
یعقوب اپنے باپ سے بولا کہ مین عیسو ہون تیرا پلوٹھا جیسا تو نے مجھے کہا مین نے
ویسا کیا اُوٹھہ بیٹھے اور میرے شکار مین سے کچھہ کھائے تاکہ تو جی سے مجھے
برکت بخشے ۲۰ تب اضحاق نے اپنے بیٹے سے کہا کہ میرے کیونکر ہوا کہ تو نے ایسا جلد
پایا ہی اسے میرے بیٹے وہ بولا اسلیے کہ خداوند تیرا خدا میرے آگے لایا ۲۱ تب اضحاق
نے یعقوب کو کہا کہ ای میرے بیٹے نزدیک آ مین تجھے چھوؤن کہ وہ میرا بیٹا عیسو ہی
کہ نہین ۲۲ اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے پاس گیا اور اُسنے اُسے چھو کے کہا
آواز تو یعقوب کی ہی پر ہاتھہ عیسو کے ہین ۲۳- اور اُس نے اُسے نہ پہچانا اسلیے کہ اُسکے
ہاتھون پر اُسکے بھای عیسو کیطرح بال تھے سو اُس نے اُسے برکت دی ۲۴ اور
کہا تو میرا وہی بیٹا عیسو ہی وہ بولا کہ مین وہی ہون ۲۵ تب اُسنے کہا کہ تو میرے پاس
لا کہ مین اپنے بیٹے کے شکار سے کچھہ کھاؤن تاکہ جی سے تجھے برکت دون سو وہ
اُس پاس لایا اور اُس نے کھایا اور وہ اُسکے لئے مے لایا اور اُسنے پی ۲۶ پھر اُسکے
باپ اضحاق نے اُسے کہا کہ اے میرے بیٹے اب نزدیک آ اور مجھے چوم ۲۷ سو وہ
نزدیک گیا اور اُسے چوما تب اُس نے اُسکے لباس کے پاس پائی اور اُسے برکت دی
اور کہا کہ دیکھہ میرے بیٹے کی ریح اُس کھیت کی ریح کی مانند جسمین خداوند نے برکت
بخشی ہی ۲۸ خدا آسمان کی اوس اور زمین کی چکنای اور اناج اور مے کی زیادتی تجھے
بخشے ۲۹ قومین تیری خدمت کرین گروہین تیرے آگے جھکین تو اپنے بھایون کا خداوند ہو

اور تیری ماں کے بیٹے تیرے آگے خم ہوویں ہر ایک جو تجھ پر لعنت کرے ملعون ہووے
مگر وہ جو تیرے لئے برکت چاہے مبارک ہووے ۳۰ اور یوں ہوا کہ جوں ہی اضحاق یعقوب کو
برکت دے چکا اور یعقوب اپنے باپ اضحاق کے حضور سے آگے چلا وہیں اُسکا بھائی
عیسو اپنے شکار سے پھرا۔ ۳۱۔ اُس نے بھی لذیذ کھانا پکایا تھا اور اُسے اپنے باپ
پاس لایا اور اپنے باپ سے کہا کہ میرے باپ اُٹھئے اور اپنے بیٹے کا شکار کھایئے۔
تاکہ آپ جی سے مجھے برکت دیویں ۳۲۔ اُسکے باپ اضحاق نے اُس سے پوچھا کہ تو
کون ہے وہ بولا کہ میں عیسو تیرا پہلوٹھا بیٹا ہوں ۳۳ تب اضحاق بشدت کانپا اور
وہ بولا وہ کون تھا اور کہاں ہے جو شکار کر کے میرے پاس لایا اور میں نے سب
میں سے تیرے آنے سے آگے کھایا اور اُسے برکت دی ہاں وہ مبارک ہوگا ۳۴
عیسو اپنے باپ کی باتیں سنتے ہوئے شدت سے چلّا چلّا اور پھوٹ پھوٹ کر رویا اور اپنے
باپ سے کہا مجھ کو بھی برکت دیجئے ۳۵ وہ بولا کہ تیرا بھائی دغا سے آیا اور تیری برکت
لے گیا ہے ۳۶۔ تب اُس نے کہا کیا اُسکا نام یعقوب ٹھیک نہیں کہ اُسنے دوبارہ مجھے
دغا دی مارا اُس نے میرے پہلوٹھے ہونیکا حق لے لیا اور دیکھو اب اُسنے میری برکت لیلی
پھر اُسنے کہا کیا تو نے میرے لئے کوئی برکت نہیں رکھ چھوڑی ۳۷۔ اضحاق نے عیسو کو
جواب دیا اور کہا کہ دیکھ میں نے اُسے تیرا خداوند کیا اور اُسکے سب بھائیوں کو اُسکی چاکری
میں دیا اور اناج اور مے اُسکی بخشی اب میرے بیٹے تیرے لئے میں کیا کروں ۳۸ تب
عیسو نے باپ سے کہا کیا آپکے پاس ایک ہی برکت تھی ای میرے باپ مجھے بھی
برکت دیجئے ای میرے باپ اور عیسو چلّا کے رویا ۳۹ تب اُسکے باپ اضحاق نے
جواب دیا اور اُس سے کہا کہ دیکھ زمین کی چکنائی سے اور اوپر کے آسمان کی اوس سے
تیرا قیام ہوگا ۴۰۔ اور تو اپنی تلوار سے زندگانی بسر کریگا اور اپنے بھائی کی خدمت کریگا
اور یوں ہوگا کہ جب تو تردد میں پڑیگا تو اُسکا جوا اپنی گردن پر سے توڑ کر پھینک دیگا۔

اور عیسو نے یعقوب سے اُس برکت کے سبب جو اُسکے باپ نے اُسے بخشی کینہ رکھا اور
عیسو نے اپنے دلمین کہا کہ میرے باپ کے غم کے دن نزدیک ہین تب مین اپنے بھائی
یعقوب کو مار ڈالونگا ۴۲۔ اور ربقہ کو اُسکے بڑے بیٹے عیسو کی یہ باتین کہی گئین تب اُسنے
اپنے چھوٹے بیٹے یعقوب کو بلا بھیجا اور اُس سے کہا کہ دیکھہ تیرا بھائی عیسو تیرے لئے
اپنی تسلی کرتا ہے کہ تجھے مار ڈالے ۴۳ سو اسلئے اے میرے بیٹے تو میری بات مان اُٹھہ اور
حاران مین میرے بھائی لابن کے پاس بھاگ جا ۴۴ اور تھوڑے دن اُسکے ساتھہ رہ جبتک کہ تیرے
بھائی کی جھنجلاہٹ جاتی نرہے ۴۵ اور تیرے بھائی کا غصہ تجھسے نہ پھرے اور جو تونے
اُس سے کیا ہے سو بھول جاوے تب مین تجھے وہان سے بُلا بھیجونگی مین کیون ایک ہی دن
تم دونون کو کھو ؤن پس بسبب اس خرید و غصب کے حضرت عیص اس عموم سے خارج
ہوئی اور اولاد ابراہیم علیہ السلام کی بوجہ اخراج ابراہیم علیہ السلام کے خارج ہی ہین
پس اب بسبب ان دلائل کے اس لفظ عام سے وہی خاص بنی اسمعیل مراد ہوے وہو المطلوب

دوسرا شاہد انجیل یوحنا پہلا باب ورس ۲۰ اور یوحنا کی گواہی یہ ہے کہ جب یہود یون نے
یروسلم سے کاہنون اور لاویون کو بھیجا کہ اُس سے پوچھین تو کون ہے اور اُس نے
اقرار کیا اور انکار نہ کیا بلکہ اقرار کیا کہ مین مسیح نہین ہون ۲۱ تب اُنہون نے اُس
سے پوچھا کہ تو الیاس ہے اُس نے کہا مین نہین ہون پس آیا تو وہی نبی ہے اُس نے
جواب دیا نہین الخ یوحنا حضرت یحیٰ ہین اور یہودیون ایسے تین سوال کئے۔
سوال اول دعوی مسیحیت سے تھا **دوسرے** دعوی الیاسیت سے اور ان
دونون سے حضرت یحیٰ نے انکار کیا۔ **تیسری** ایک نبی سے ساتھہ لفظ وہی کے
سوال کیا اور یہہ لفظ مخبر ہے کہ وہ نبی کتاب مین مشہور تھے اور اُسے ترجمہ ہندیہ
مطبوعہ امریکہ مین اس لفظ وہی پر اسی بشارت مثلیہ کی طرف اشارہ کیا ہے پس
حضرت یحیٰ اور علمائے یہود اور یاران امریکہ کے نزدیک متبشر یہ بشارت مثلیہ

ایک رسول غیر مسیح ہے اور وہ سوای محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کون ہے
اور تیسرا سوال یہود کا باوجودیکہ بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی اسمعیل
اور نبی قیدار اور مکہ معظمہ مین مبین اور مشہور تھی اُنکے زعم باطل کے موافق تھا کہ وہ
نبی ہم مین پیدا ہونگے اور آیات اللہ کی مخالفت ہے انکو کیا غرض تھی حضرت عیسیٰؑ
کی بھی بشارتین کتاب الہی مین موجود تھین مگر ایمان نہ لائے اور ایات اللہ کی مخالفت
سے نہ ڈرے یا امتحانا سوال کیا کہ اگر یہہ دعوی کرینگے کہ مین وہ نبی ہون تو اُن بشارات
سے جنمین مقام پیدایش اور زمان پیدایش اور قومیت اُس رسول کا بیان ہے اُنکی
تکذیب کرینگے **تیسرا اشارہ** اس بشارت مین ایک کلمہ میری مانند ہے اور یہہ کلمہ
اس امر کو بیان کرتا ہے کہ یہہ رسول موسی علیہ السلام کی مثل ہونگے پس اظہار اس
شاہد کا یہہ ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کے بعد حضرت عیسی علیہ السلام تک بنی اسرائیل
مین بھی انبیا ہی گذرے اور بنی اسمعیل مین سوای ذات مطہر کوئی ایسا نبی اول و
آخر ہوا ہی نہین اور یہہ انبا موسیٰ علیہ السلام کی مثل ہو ہی نہین سکتے کہ تابع کو
متبوع سے کیا نسبت اور نہ کوئی اسکا مدعی رہے ذات پاک سیدنا عیسی علیہ السلام
سو کارخانہ عیسوی اول سے آخر تک کارخانہ موسوی کے برخلاف ہے تثلیث کا
کیا ذکر دیکھئے عیسیٰ علیہ السلام نے باپ پیدا ہوئے آپکے نزدیک مصلوب ہوئے آپ کے
رسول پولس کے نزدیک حضرت عیسی علیہ السلام کیواسطے ضد رحمت ثابت ہے
اور نیز آپکے نزدیک تین روز تک دوزخ مین رہے اور وہان آپ لوگون کیواسطے
تکلیف اٹھائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سزا و جزا کے لئے نہین آئے تھے آپ شریعت
عیسوی مین سوای ایک دو حکم کے تمہارے رسول پولس نے کوئی حکم
باقی نہین چھوڑا حکم ختنہ کو جسکی نسبت قید ابدیت لگی ہوئی ہے اور یہہ بھی کتاب
الہی مین مذکور ہے کہ جو اس حکم کو بجا نہ لاویگا وہ اپنی قوم سے کٹ جائیگا تمہارے

لہ اسکے ترجمہ مین جو کچھ مخالفت مجلدہ قدیم اہل کتاب کی بنام مسلمین ہوئی ہے اسکو ہم انشاء اللہ تعالی بعد اتمام جواب اعتراضات پولس کے ذکر کرینگے

رسول پوس نے یک لخت موقوف کردیا آپ نے نکاح نہین کیا آپکو آپکی امت
نے خدا کہا آپ سے کوئی معجزہ جس سے دریا کا پانی پھٹ جائے یا کم ہوجائے یا سوکھ جائے
نہین ہوا بطور معجزہ آپکے کسی شے سے پانی جاری نہین کیا آپ نے ہجرت مستقلہ نہین کی
آپکی امت مین کوئی فرعون نتھا آپکے بعد زمین کا کوئی خلیفہ نہوا انتقال سے پہلے آپ کو
کوئی زمین نہین کہلائی گئی کہ آپکی وفات ہی نہین ہوئی آپکے لئے ہوا کہین مسخر نہین
ہوئی آپ برابر سایہ نہین کے رہتا تھا آپ کے یہان عصار اعجاز نہ تھا آپکے یہان
دشمن سے دس برس کے بعد انتقام لینے کی صورت نظر نہین آتی اور بارگاہ موسوی
مین تمام کارخانہ اسکے خلاف ہے اسلئے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ماں باپ سے پیدا
ہوئے نہ مصلوب ہوئے اور نہ منسوب بصدر رحمت دوزخ مین داخل نہین ہوئے
صاحب سزا و جزا تھے ہزارون حکم شریعت موسوی مین ہین اور کتاب احبار مین
یہہ احکام منقول ہین حکم ختنہ شریعت موسوی مین باقی ہے اور یہود اس حکم کو بجالاتے
ہین آپ نے نکاح کیا اور آپ کی اولاد بھی ہوئی اور دس برس تک ظاہر الوجہ
نکاح شعیب علیہ السلام کیخدمت مین رہے آپ کی امت نے آپکو عبد اللہ ہی رکھا گو
کلمہ خدا سا اس توریت مین آپ کی نسبت لکھا ہے۔ باب ۷ کہ خداوند نے
موسیٰ سے کہا دیکھہ مین نے تجھے فرعون کے لئے خدا سا بنایا اور تیرا بھائی ہارون تیرا
پیغمبر ہوگا اس ورس مین باوجودیکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو فرعون کا خدا سا بولا
اور آپ کے لئے پیغمبری ہارون علیہ السلام کی ثابت کی مگر علماے یہود نے بوجہ محال
ہونے معنے حقیقی اور کا تحقیقی کے اس لفظ کو معنی جایز پر حمل کیا جیسا کہ لفظ سا اس
امر کیطرف مشیر ہے اور ان نادانون نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے فقط ایک
نے باپ پیدا ہونے کیوجہ سے آپکو خدا کا بیٹا قرار دیدیا اور رحمان کے غضب
سے نہ ڈری نہ معلوم کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام فقط نے باپ پیدا ہونیکے سبب سے

خدا کے بیٹے ٹھہرے حضرت آدم علیہ السلام جنکی زبان ہی نہ باپ اور انکو اپنے ہاتھ سے اللہ تعالیٰ نے
بنایا اور انمین اپنی روح پھونکی کیا ٹھہرین گی معجزہ شق قلزم اور خشکی راہ قلزم مشہور
ہی اور حجر موسوی سے پانی کا جاری ہونا بھی ملشت از بام ہی اکیکا فرعون مشہور ہی اور
لکل فرعون موسیٰ ضرب المثل ہی اور آپ نے ہجرت مدین کیطرف بسبب اسکے ہی کے
تھے حضرت یوشع علیہ السلام آپکے بعد خلیفہ ہوئے وقت رحلت زمین شام انکو دکھلائی
گئی کہ اپکی امت کو بشرط اطاعت یہہ زمین عطا ہوگی کتاب استثنا باب ۳۴ اور
موسیٰ موآب کے میدانون سے نبو کے پہاڑ پر یسکہ کی چوٹی پر جو یریحو کے مقابل ہے
چڑھ گیا اور خداوند نے ساری زمین جلعاد سے لیکے دان تک اسکو دکھلائی جس
دن قلزم خشک ہوا۔ اسکے خشک کرنیکے واسطے اپکے لئے ہوا مسخر ہوئی اور سلوی
بھی ہوا ہی لاتی تھی اور تہ مین ابر سایہ کئے رہتا تھا مدین سے دس برس کے بعد
آکر فرعون سے انتقام لینا شروع کیا قارون کو بحکم موسوی زمین نگل گئی آوجیسی
بارگاہ موسوی مین یہہ امور موجود ہین بواسطہ اسی مماثلت کے جسکو کلمہ میری مانند
بیان کرے کیا بارگاہ احمدی مین بھی موجود ہین آنحضرت دو بندون سے پیدا ہوئے
اور ذکر صلب اور صدر حمت دو خول جہیم سے اللہ بجای شریعت احمدی مین سزا
وجزای انار رسول اللہ بالسیف زبان وحی ترجمان سے ارشاد ہی کتب فقہ مین احکام
دیکھیہ تو اکثر احکام کاسہ لیسی اس حکم مین اسی شریعت کی کر رہی ہین اور جو خلاف ہی
وہی باطل ہی مسلمانونمین شادی خشنہ مقرر ہی اور اکثر مثل اسماعیل علیہ السلام کے
تیرہوین برس اس حکم کو بجالاتے ہین مقدمہ نکاح مین حدیث النکاح من سنتی
فمن رغب عن سنتی فلیس منی وارد ہی اور آپ نے نکاح بھی کئے اور آپ کی آل
شریف مین کروڑون اب موجود ہین اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمد
عبدہ و رسولہ ہمارا کلمہ ہی اور انشا اللہ اسی پر ہماری جان آخر ہوگی اور خشکی دریا

اور جاری ہونا پانی کا بطور خرق عادت کے آپ کی ایک امتی علاء ابن حضرمی سے
خلافت صدیق رضی اللہ عنہ میں ہوا اور وہ بوسیلہ آپکے ہی ہوا اور صورت اسکی
یہ ہوئی کہ خلافت حضرت صدیق میں بعد انتقال منذر بن ساوی کے نواح بحرین کے
رہنے والے مرتد ہوگئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نبی برحق ہوتے تو موت آپ پر عارض
نہ ہوتی نبوت کو خدائی سمجھتے تھے اور بعد ارتداد کے موضع جواثا کا جو دارالاسلام تھا
محاصرہ کیا حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے بعد اطلاع پانے کے حضرت علاء ابن حضرمی
کو سپہ سالار مقرر کرکے لشکر اُسطرف روانہ فرمایا ایک روز اس سفر میں وقت قیام
لشکر کے جو قریب صبح کے تھا کل اونٹ مع اسباب وآب وداکے بھاگ گئے لشکر کو
بہت تکلیف ہوئی آخر حضرت علاء ابن حضرمی بعد نماز صبح کے طلوع آفتاب تک مشغول
بدعا رہے تیسری مرتبہ اُنکے بازو سے چشمہ جاری ہوا یا غیب سے ایک زمین پر پانی موجود
ہوا علی اختلاف الروایتین اور اس سے سب لوگوں نے پیا اور اونٹ بھی مع
سامان واسباب کے آگئے ایک تو یہ کرامت مثل معجزہ موسی علیہ السلام جاری ہونے
پانی کے پتھر سے بضرب عصا یا مثل من اور سلوی کے ہوئی اور دوسری کرامت یہ ہوئی
کہ جب مرتدوں پر فتح پائی وہ بھاگ کر موضع دارین میں مقیم ہوئے حکم سپہ سالار سے
لشکر نے پیچھا کیا راستہ میں دریائے عمیق پڑا تالاش کشتی میں خوف بھاگ جانے لشکر کا
کا ہوا پس حضرت علاء نے اپنا گھوڑا دریا میں ڈالدیا اور یہہ پڑھنے لگے یا رحمن یا رحیم
یا کریم یا احد یا صمد یا حی یا قیوم لا الہ الا انت یارب انا عبیدک وفی سبیلک اجعل
لنا السبیل اللھم دریا کا پانی اتنا بھی نہ رہا کہ جانوروں کے پیر بھی بھیگ جاویں اسیطرح
تمام لشکر دریا سے پار ہوا اور پھر فتح پاکر اور دریا کو اُسیطرح عبور کرکے اپنے مقام پر
ڈیرہ آگیا اور حضرت یوشع علیہ السلام سے یہہ معجزہ ہوا ہے اور وہ حضرت موسی علیہ السلام
کے خلیفہ تھے اور یہاں حضرت صدیق وقت میں یہہ کرامت ہوئی اور آپ سیدنا

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی ہزارون
آدمیونمین کئی دفعہ یہ معجزہ ہوا کہ آپ نے ایک پیالہ مین پانی لیکر اُسمین اپنا ہاتھ
مبارک رکھدیا اور انگلیون مبارک سے مثل چشمونکے پانی بہنے لگا اور تمام لشکر
سیراب ہوگیا حضرت صدیق آپکے بعد خلیفہ ہوئے اور تا قیامت انشا اللہ خلافت
قایم رہے گی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے مثل گیند کے زمین رکھکر
دکھلا- یگئی اور آپ نے فرمایا وسیبلغ ملک امتی ما زوی لی منہا اور روز اخیر
ہوا مسخر ہوئی تھی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ابر سایہ کئے رہتا تھا اور
آپ کے یہان عصار اعجاز تھا جسوقت وہ کہو یا گیا قریش کی سلطنت جاتی رہی
ہجرت سی دس برس کے بعد کفار سی آکر انتقام لیا اور مکہ معظمہ فتح کیا پس ان وجوہ
مشابہت سی مع امثال آخر بدلیل کلمہ میری مانند یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہی اور مخالفت کارخانہ موسوی وعیسوی کے بیان مین شروع
تین امر کافی ہین اور حق یہ ہی کہ عیاذاً باللہ خدا یا ابن خدا اور بندہ مین کیا مناسبت

چوتھا شاہد بشارت مذکورہ کا بیسوان درس ہی لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی
کریگا کہ کوئی بات میری نام سی کہے جسکے کہنے کا مین نے اُسے حکم نہین دیا یا اور معبودون
نام سی کہے تو وہ نبی قتل کیا جاوی- اس درس کا بطریق فرض گو انبیاء برحق علیہم
اللہ علیہم اجمعین پر ہماری طور پر حمل ہوسکتا ہی مگر موافق بیبل کے کہ قصہ لوط ہی
نبی کے جھوٹ بولنے کا اور پھر اُنکے باوجود اس جرم کے نہ قتل ہونیکا بلکہ اُسی
وقت وحی نازل ہونیکا پیچھے بیان ہوچکا حمل نہین ہوسکتا اور بصورت تحقیق ہمارے
نزدیک بھی حمل نہین ہوسکتا ہی اور اس محل پر بصورت فرض کوئی فائدہ اسکے
ذکر کا نظر نہین آتا اور بشارات کلام الہی مین کما اشتباہ پس ان وجوہ سی اُس
درس مین انبیاء کذابین دجالین کا بیان ہی اور وہی خدا پر جھوٹ بولنے مین

اس سے زیادہ اور کیا جھوٹ ہوگا کہ بغیر رسالت دعوی رسالت کرتے ہیں اور بعد
تسلیم مقدمہ ہذا مسیح علیہ السلام کی یہہ بشارت کیونکر ہو سکتی ہے کہ تمہاری قوم انہوں نے
اپنی خدائی اور روح قدس کی خدائی کا دعوی کیا اور اپنی اور روح القدس کیطرف دعوت
کی اور روح القدس کے نام سے جو کچھہ کہا کہا پس وہ نعوذ باللہ من ہذا القول نبی جھوٹے
ٹھہرے اور پھر تم کہتے ہو کہ وہ قتل بھی کئے گئے تو وعدہ الہی بھی پورا ہو گیا اب کیا شبہہ
آپکے قول پر اس امر میں باقی رہتا ہے پس وہ تو اس درس کے مطابق نبی برحق ہے
نہ ہے اور اور کوئی نبی موسے علیہ السلام کی مثل نہیں ہو سکتا پس محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہی مبشر بہ بشارت ہذا ٹھہرے وہو المطلوب سوال بالتحقیق
اور نیز تمہارے نزدیک حضرت مسیح علیہ وعلی امہ السلام رسول برحق ہیں اور ان کی
والدہ ماجدہ کے حق میں وامہ صدیقہ کلام اللہ شریف میں نازل ہے اور روح القدس
بڑے فرشتے مقرب اللہ کے بندے ہیں اور انہوں نے نہ دعوی اپنی خدائی کا
کیا اور نہ روح القدس کیطرف دعوت کی بلکہ پیدائش کے وقت سے ہی یہہ فرمانا شروع
کیا انی عبد اللہ اٰتانی الکتاب وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت واوصانی بالصلوٰۃ
والزکوۃ مادمت حیا اور نہ مصلوب ہوئے بلکہ رفعہ اللہ الیہ آپکے حق میں قرآن شریف
میں نازل ہے اور نہ انہوں نے اپنے آپکو خدا کا بیٹا کہا بلکہ بشارت برنابہ میں برات
انکی اس دعوی سے موجود ہے اور کلام اللہ شریف میں سورہ مائدہ کا رکوع اخیر واذ
قال اللہ یعیسی ابن مریم اسی برات میں نازل ہے اور صدہا جگہہ کلام اللہ شریف اور
احادیث میں برات اونکی ثابت ہے اور بعثت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک
بڑا کام یہ بھی تھا کہ یہہ عقیدہ باطل اوٹھے پس اسوجہ سے علی التحقیق حضرت مسیح علیہ السلام
کی حق میں یہہ درس نہیں ہو سکتا تو اب یہہ کسکا حق ہے اور کیوں یہ درس پڑھایا
گیا جواب حسب قول مشہور ہر جا کہ گلست خارست وہر جا کہ مل است خمارست

ہمیشہ مقابلہ حق لشکر باطل بہی ضرور ہوا ہی مگر ان الباطل کان زہوقا ایسی ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین مقابلہ حق و باطل تہا باطل نے بہی اپنا سامان لشکر
و سردار بناکر مقابلہ کیا اور آخر ہلاک ہوا سردار اس لشکر باطل کے مسیلمہ کذاب اور اسود
عنسی تہے اور اُنہون نے شروع شروع مین بہت کچہہ زور شور کیا اسود عنسی نے جسکا نام
عیلہ تہا اخیر زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین بعد ارتداد دعوی نبوت کیا اور شیاطین نے
اُسکو سامنے کرکے مقابلہ چاہا اور بہت کچہہ شعبدے ظاہر کئے اور بعض الناس کالانعام نے اُسکی
اطاعت قبول کی اور سات سو آدمی جمع کرکے لڑائی شروع کی اور تہوڑے زمانہ مین ملک
یمن لے لیا پس اسی اثنار مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امرار یمن کو فرمان واجب الاذعان
لکہا کہ اسکو قتل کرنا چاہیئے چنانچہ فیروز اور قیس اور داودیہ نے اُسکو دار البوار مین پہونچایا اور
ہر چند شیطان نے ساتھہ دیا مگر اللہ کے سامنے کیا پیش جاوی چند بار اُنکے ارادہ سے خبر دی اور
جسوقت نقب دیکر اُسکے گہر مین گہس گئے تب بہی اُسے جگا دیا مگر وعدہ الٰہی پورا ہونا تہا کیونکر
بچتا اور پس اُسکا سر کٹنے ہی تمام لشکر باطل جسنے اُسے اپنا سپہ سالار بنایا تہا اوڑ گیا اور
آوازہ حق لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ بلند ہوا الحق یعلو ولا یعلی مسیلمہ کذاب سے مقام عقربا
مین لڑائی ہوئی اور حضرت خالد خلد اللہ فی دار الخلود سر لشکر اہل اسلام تہے اول باطل
نے بہت زور مارا مگر حق کب ہل سکے آخر حق نے غلبہ پایا اور باطل مغلوب ہوا اور مسیلمہ کذاب
کو جبیر ابن مطعم کے غلام وحشی ابن حرب نے اپنے سانگ سے زخمی کیا اور سماک ابن خرشہ نے
سر اُسکے تن ناپاک سے جدا کرکے دار جہنم کو پہونچایا کہ دس ہزار یا اکیس ہزار علی اختلاف الروایتین کا
جو اس لڑائی مین کفار وہان پہونچے اُنکا سردار نبی پس یہ ورس اُنہین کا بیان حال ہے
تاکہ تمیز حق و باطل مین ہو جاوے اور مسیلمہ کی پیشین گوئی تہی کہ ہمارا ملک عراق تک
پہونچیگا کیا پہونچنا سیدہا دوزخ مین گیا اور چند آپکے خرق عادات مین جن
بچہ کے سر پر ہاتہہ پہیرا اُسکے زبان باہر نکل پڑی کوئی مر گیا کسیکو تشنج ہو گیا ایک

شخص کی آنکھہ مین درد تہا برکت ہاتھہ مبارک سے پہوٹ گئی ایک درخت سبز کے
نیچے آپنے وضو کی خشک ہوگیا اور مختار بھی جھوٹا نبی تہا بعد زمانہ خلافت نبوت ہوا
اسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی وہ بھی اسیطرح مارا گیا ومن اصدق
من اللہ قیلا **سوال** اس درس سے معلوم ہوتا ہی کہ نبی برحق قتل نہین ہوتے
اور ہو تو وہ مبطل نبوت ہی **جواب اول** مبطل نبوت قتل مع دعوت الی غیر اللہ ہی نہ
فقط قتل **جواب دوم** یہان نبی بمعنے رسول ہی اور کوئی رسول قتل نہین ہوا
اور نہ ہوسکے البتہ بعض نبی برحق شہید ہوئے ہین **سوال** مابہ الامتیاز شہادت نبی
اور رسول مین کیا شی ہی کہ اول جائز ہی اور دوسرا ممنوع **جواب** شبہ حقیت
شریعت وعدم شبہ قتل رسول اللہ سے شبہ بڑتا ہی اور قتل نبی سے کہ تابع شریعت
ہی شبہ نہین پڑسکتا اور سوای دلیل عقلی کے استقرار تام اور تمام فرقان مجید میری
اس دعوی کی دلیل ہی **سوال** پانچوین باب انجیل یوحنا مین ہی درس ۴۶ کیونکہ
اگر تم موسی پر ایمان لاتے تو مجہپر بھی ایمان لاتے کہ اسنے میری حق مین لکہا ہی
لیکن جس حال کہ تم اسکے نوشتونکو یقین نہ کروگے تو میری باتونکو کیونکر یقین کروگے
جواب یہ بشارت بقول پطرس اسکا مشار الیہ نہین ہوسکتی اور مشار الیہ اسکا بشارت
طلوعی ہی اور وہ استثنا کے باب تینتیسوین مین اسطرح مکتوب ہی اور یہہ وہ برکت
ہی جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے پہلے بنی اسرائیل کو بخشی اور اسنے کہا خداوند
سیناسی آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اور
آئمین جملہ سعیر سے طلوع ہوا مین بیان رسالتہ مسیحی کا ہی اور یہ قول موسوی جو جملہ میرے
حق مین لکہا ہی کے مناسب ہے **چوتھی دلیل** بشارت بڑی فومیہ کتاب خروج باب ۳۲
ورس ۷ ۔ تب خداوند نے موسی کو کہا اتر جا کیونکہ تیری لوگ جنہین تو مصر کے ملک سے
چہڑا لایا خراب ہوگئے ہین ۸ وہ اس راہ سے جو مین نے انہین فرمائی جلد پہر گئے ہین

اُنہون نے اپنے لئے ڈھالا ہوا بچھڑا بنایا اور اُسے پوجا اور اُسکے لئے قربانی ذبح کی اور
کہا ای اسرائیل یہ تمہارا معبود ہے جو تمہین مصر کے ملک سے نکالا لایا ہے خداوند نے موسی سے
کہا کہ مین اس قوم کو دیکھتا ہون کہ ایک گردن کش قوم ہے تو مجکو چھوڑ کہ میرا غضب اُنپر
بھڑکے اور مین انہین بھسم کرون اور مین تجھسے ایک بڑی قوم بناؤنگا[1] انتہی بڑی قوم
سے یہی امتہ عظیمہ یعنی براہین مراد ہے پہلی برہان بیان خرابی بابل مین ہے کہ اوسی بڑی
قوم خراب کریگی اور اُسکو اس امت نے خراب کیا دوسری برہان بمقابلہ بنی اسرائیل فخریہ
امر توحید مین کلمہ بڑی قوم سوائے اس امتہ کے اور کسی پر صادق نہین اسکندا میسن بڑی
برہان کلمہ بڑی قوم بناؤن گا بعثت ایسے رسول جو موسی علیہ السلام سے افضل ہو
اوس قوم مین چاہتا ہے اور یہ امر اسی امت پر صادق آتا ہے چوتھی برہان بناؤنگا اسکو
بیان کرے ہے کہ بغیر اسکے کوئی اوس قوم کو پہلے سے ایسا گمان کرے مین فقط بقدرت
اپنے کے اُس قوم کو پیدا کرونگا اور وہ اسی امت پر صادق ہے اور بیان اُس مضمون
کا اور بشارات مین بالتصریح آیا ہے پانچوین برہان طرز بشارت اس بات کو بیان
کرے ہے کہ کارخانہ نبوت و خلافت اسوقت مین بنی اسرائیل سے چھین لیا جاویگا اور وہ
کالعدم ہو جائین گے اور وہ اسی زمانہ مین ہوا اور اس کا بیان بھی اور بشارات مین صراحۃً
آیا ہے دوسرا فصل اس بیان مین کہ جیسے یہ ثابت ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام
کی آل شریف مین ایک رسول عظیم پیدا ہوگا ایسے ہی یہ بھی ثابت ہے کہ وہ بنی اسمٰعیل
قیداری ہونگے اور اُنکا قیدار ہونا کئی دلیل سے ثابت ہے دلیل اول صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام
باب ۲۱ بشارت جملہ یدریہ اور یہ بشارت تین نسخون عربی و فارسی اور اردو سے تیرہ مون
درس تک نقل ہوگی اور اسکے بعد سے فقط نسخہ ترجمہ ہندیہ مطبوعہ ۱۸۱۱ء مرزا پور سے
نقل ہوگی اسلئے کہ اور ترجمون سے نقل کرنیکی اس درس کی بضرورت نہین ہے نسخہ عربی
مطبوعہ ۱۸۱۱ء ہے اور نسخہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۱ء اور نسخہ ہندی مطبوعہ ۱۸۲۵ء ہے

[1] سورہ اعراف مین بھی ذکر ہے کہ اسرائیل کی اس بشارت بطرف اشارہ فرمانا ہے خدا کا انبیاء بنی اسرائیل کو

هندی بهواه نی یون فرمایا که جا اپنے مکان پر نگهبان بیٹهلا که جو کچه دیکهی مجهی بتلاوے
فارسی چه خداوند مراجنین فرموده ست که بیاوحارسے بر برج بنشان تا هرچه ببیند
اطلاع دهد عربی قال لی الرب اعمد اقم لك دیدبان الذی یراه اخبره بهندی ورش
اور اس نے ایک گاڑهی دیکهی اور دو سوار ایک تو گدهی پر سوار اور دوسرا اونٹ پر سوار اور
اسنے بڑی فکر سے تاکا فارسی واو ایک ارابه دو سوار دیدیکی برخری سوار و دیگری بر شتر و
بفکر تمام تر صدست عربی ونظرت فارسین راکبین احدهما راکب حمار والاخر
راکب جمل یسمعوا سماعا کثیرا اورس ۸ اور جو چوکی پر دیکهتا تها چلایا میر من کبرا علی
اپنی چوکی پر تمام دن اور تمام شب مین اپنے مکان پر هشیار رها فارسی وحارس فریاد بر کشیدای
خداوند بر راست خود تمامی روز ایستادم وتمامی شب در مکان خود قرار گرفتم عربی
ودعا اور پکارا دیدانه الرب وقال وقفت کل حین ایام وعلی المعسکر وقفت
اناه اللیل کله ہندی ورس ۹ اور دیکهه اوان دو سوارون سے ایک آدمی آتا ہے اور کہتا ہے
بابل گر گیا بابل گر گیا اور اسکے بتون کے ساری کهودی هوی مورتین زمین پر توڑی گئین
فارسی واینک سوار ارابه با دو سوار در پیخامیر سند پس در جواب بگوید بابل افتاد بابل
افتاد و همه اسکان بتهای زمین ریزه ریزه شدند عربی واذا هو قبل راکب من راکبین
واجاب وقال سقطت بابل العظمی وکل مصنوعات الهیه الی استحقت
علی الارض پهر ورس ۱۰ ایمیری کهلیان اور ایمیری انبار کے غلے جو کچه مینے سنا یهواه کے
لشکرونکے خدا اسرائیل کے خدا سے تجهسے کهدیا فارسی ای خرمن گاه وای غله انبار من هرچه
من از خداوند خدای افواج خدای اسرائیل شنیدم بر شما اشکار کردم عربی اسمعوا
ایها الملتقون والمتوجعون اسمعوا ما سمعت من قبل رب الجنود الله اسرائیل
اهبو کہ ہندی ورس ۱۱ اودم کا بوجه وه مجهی سایر سے ملا یا هی نگهبان رات کی کیا خبر
ای یاسبان رات کا کیا ماجرا فارسی آیت در باب دوم ندای از سیر سعی من رسید ماجرا

شہ پیت عرفے النبوۃ فی اردو م داہل ساعیر الذی ہم نو عیسی ادعونی بن ساعیر احفظوا الشراف ہندی یا ہاں
بولا صبح ہوتی ہے اور رات بھی تم پوچھتے ہو پوچھو فارسی جواب میگوید کہ صبح میرسد و شب نیز اگر ہی پرسید
پرسید عربی احفظ بالغداۃ تطلب اطلب تہندی ورس ۳ اعرکا بوجہ ای سفر کر نیوالو دیدانی
قافلو تم عرب کے میدانمین رہو فارسی ایت در باعرب کاروانہای ہرانی بوقت شام نزل کنید عر
النبوۃ فی العرب وقیدار وعند اسکن من الغاب یضطجع مسافر طریق وادان ترجمہ ہندی مطبوعہ مرزا پور
۱۸۵۴ء ورس ۱۴ پانی لیکی پیاسی کا استقبال کرنے اوای تہامی باشندو روٹی لیکی بھاگنے والی کے
ملنے کو نکلو کیونکہ وی تلوار دنکی سانے سے ننگی تلوار ہی اور کھینچی ہوی کمان ہی اور جنگ کی سات
ہی بہاگے ہین ۱۶ خداوند نے مجھی یون فرمایا ہنوز ایک برس ہان نزدور کی شہنگ ایک برس
مین قیدار کی حشمت جاتی رہی گی اور تیر اندازون کی جو باقی رہی قیدار کے بہادر لوگ گھٹ
جائینگے کہ خداوند اسرائیل کی خدا نے یون فرمایا ہی انتھے یہ بشارت سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی ہجرت ہی اور حضرت مسیح علیہ السلام کی رسالت کی بھی اسمین بشارت ہی اور دلیل اس کی
کی یہ ہی کہ متی کی انجیل کے اکیسوین باب مین یہ قصہ مذکور ہی اور جب یروسلم کی نزدیک پہونچگئے
بیت فگا ریتون کی پہاڑ کے پاس آئی تب یسوع نی دو شاگردون کو یہ کہکر بھیجا کہ سامنے
کی بستی مین جاؤ اور وہان ایک گدہی اور اسکے ساتھ بچہ پاؤگے کھول کے میرے پاس لاؤ
اور اگر کوئی تمکو کچھ کہے تو کہیو کہ خداوند کو یہ درکار ہین کہ وہ اسی دم انھین بھیجدیگا سب یہ
کچھ ہوا تاکہ جو نبی کی کہا تھا پورا ہو کہ سیہون کی بیٹی کو کہو دیکھہ تیرا بادشاہ فروتنی سے گدہی پر
بلکہ گدہی کے بچہ پر سوار ہو کے تجھہ پاس آتا ہے انہتے اور اس سے معلوم ہوا کہ راکب حمار کیساتھ
کتب انبیاء بنی اسرائیل علیہم السلام مین حضرت مسیح علیہ السلام کی خبر ہی اور سیہون کی بیٹی کو
یہی علامت تبلائی گئی ہی اور اسی لیے حضرت مسیح علیہ السلام نے اس گدہی اور اسکے بچہ کو منگوایا تو یہان
بھی اوس راکب حمار سے وہی ذات شریف آیات مراد ہوگی اور خواب بشارت ہوگی نہ اضغاث احلام
پہر دوسری سواری رسول اور نبی ہونگی اور وہ بھی بمقابلہ اور ساتھ مسیح کی بجز ذات اطہر سیدنا

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کون ہی اور درس ۱۱ النبوۃ فی ادوم الخ مین انہی نسبت
راکب الحمار کی تصریح فرمائی اور کہا النبوۃ فی ادوم واہل ساعیر الذی ہم بنو عیسی یعنی راکب الحمار
سے رسول الہی حضرت مسیح علیہ السلام مراد ہین اور یہ سواری گویا کہ انکی خواص سے تہی اور درس ۱۳
النبوۃ فی العرب و بنی قیدار مین تصریح ان راکب الجمل کی فرمائی یعنی وہ رسول اللہ امین ہین جو عرب
مولدًا اور قیدار نسبًا ہونگے اور قیدار ایکفرزند اسماعیل کا نام ہی اور اب کے بارہ بیٹے تہے اور
بشارت مصطفائیہ مین بیان انکا ہوگا اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عربی قیداری
ہین عربی ہونا تو معلوم ہے اور ثبوت قیداریت کے لئے نسب نامہ سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کا انشاء اللہ
آگے منقول ہوگا اور اس تقریر پر آپ لفظ نبوت کو بمعنی نبوۃ اور رسالۃ الہی کہیے یا خبر فرمائیے
لیکن اول درسون سے قطع نظر فرمائی اور اگر بالفرض قطع فرمائینگا تو فقط عبارت خبط ہو جائیگی
اور ترجمہ عربی کا ہم بنو عیسی کا بڑہا دینا درصورت ہونی نبوت کے بمعنی خبر لغو ہوگا مگر ہمین کچھ مضرت نہین
اسلئے کہ ورس النبوۃ فی العرب نے قیدار کی قبل و بعد حالات سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
بہت متذکر ہین اول یہ کہ نوین درس مین ہی بابل افتاد الخ اور یہ خبر خرابی بابل زمانہ فاروقی
کی ہی اور وجہ اسکے یہ ہی کہ لفظ افتاد اسبات پر دلالت کرتا ہی کہ وہ بالکل نیست و نابود
ہو جاوے اور پھر کسی آباد نہو جیسا کہ اور جگہہ مصرح ہی اور بابل کی ایسی خرابی زمانہ خلیفہ
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ مین ہوئی اور ایسی ہی جملہ دیہا سکال بنا نش بر زمین ریزہ ریزہ شدند اس
بات پر دلالت کرتا ہے کہ یہ تباہی بابل کی موحدان الہی سے ہوا اور وہ بت شکنی کو وہان
کار فرمائین اور تمام اوسکی بتون کو توڑ ڈالا جائے اور یہ صفت مخربین بابل سے سوای حضرت
عمر رضی اللہ عنہ کی اور کسی مین نہین پائی جاتی اور نیز دو حال سے خالی نہین کہ بشارت دینے والے خرابی
بابل کی مسیح علیہ السلام ہین یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شق اول بسبب
قول مسیح کے ہین سزا اور جزا کیلئے نہین آیا صحیح نہین ہی پس دوسری ہی صحیح رہی
اور اب بیان حالات زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی مفہوم ہوتا ہے

کہ یہ خرابی بابل ہی ایکی زمانہ مین ہوچنانچہ زمانہ خلافت نبوت مین ہوئی اور بشارت بابلیہ مین
انشاء اللہ ذکر اسکا آئیگا دوسری یہ کہ درس چودھوین مین ذکر ہجرت سید الرسل صلی اللہ
علیہ وسلم طیبہ یعنی مدینہ منورہ کیجانب ہے اور آپ کو اوس سفر مین شدت تشنگی پیش آئی ہے
اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بکری کا دودہ چرواہی سے دہوا کر پیسی بنا کر جانعالم حیات بخش
النس وجان کو پلائی ہے اور موافق ارشاد اسی درس کے اسے تیما کی سرزمین کی باشندہ روٹی لیکے
بہاگنے والیکے ملنی کو نکلوا اور پیاسی کا استقبال کرنے آوجن و نو مین کہ ایکی مدینہ مین آمد کی
خبر گرم تہی تیما یعنی طیبہ والے ہر روز ایکی استقبال کیواسطے آتے اور رات کو مکہ معظمہ پر طلوع روشنی
جمال احمدی کی پہر دن چڑہے تک بیٹہی رہتی اور جسدن آپ رونق افروز ہوئے اوس روز واسطے
مشابہت موسوی کے لڑکیان بنی النجار کی بہی واسطے استقبال احمدی کے آئین اور وہ
اس شعر کیسانہ مترنم تہین ۵ نحن جواری من بنی النجار ۔ یا حبذا محمد من جار اور پہر شہر مین مشہور
انصار دروازون اور بالاخانون وغیرہ پر چڑہ کر یہ شعر پڑہتی تہین ۵ طلع البدر علینا
من ثنیات الوداع ۔ وجب الشکر علینا مادعا للہ داع ۔ تیسری یہ کہ درس ۵ کیونکہ وہی تلوار
کی سامنے سی الخ مین بیان سبب ہجرت کا ہی اور وہ یہی تہا کہ جو بیان فرمایا اسلئے کہ تمام قبیلی عرب
کی ایکی شہادت مین جو محال ہی شریک ہوگئی تہی اور وہ ہزارون تلوارین گویا کہ تلوار واحد ننگی
تہی اسی سبب سے جمع کو صیغہ واحد کیسانہ تعبیر کیا اور نیز لفظ جمع بہاگے مین مشعر معیت صدیق
رضی اللہ عنہ اور دلالت کی بہی ہی ۔ چوتہی درس ۶ اخذ الخ مین ثمرہ اس ارادہ بدکا بیان ہی
اور وہ یہ ہی کہ یہ لوگ ہجرت سے برس روز کی بعد ہلاک ہونگی چنانچہ ٹہیک مزدہ کیسی ایک برس کے
بعد ہجرت سی غزوہ بدر ہوا اور اسمین ستر دشمن قید اور ستر قتل ہوئے نکتہ اس مین زمانہ
غزوہ بدر سے ساتہہ ہجرت کے معلوم ہوا کہ امت احمدی کی سنہ ہجری شمار ہوا کرینگی تنبیہ
اس شارحین نے جو ترجمہ مین بہت اختلاف کیا مگر محل اصل مقصود نہین ہی اور ہمین اسمقام
اوسکی اختلاف بیان کرنیسی کچہ مطلب نہین تنبیہ جیسی اس بشارت دینی فتح بابل مین حضرت

مسیح علیہ السلام سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ ایسی ہی فتح اسکندریہ مین حضرت
مسیح علیہ السلام کی بیعت مین اسطولیس بادشاہ اسکندریہ کو نصیحت کی اور حکم اطاعت اسلام
فرمایا واقدی مین یہی روایت ہے کہ بادشاہ اسکندریہ ارسطولیس نے کاٹی باقی اپنی رات درانحالیکہ
وہ غمگین تھا پس جب غرق ہوا وہ دریای خواب مین اور بند ہوگئین انکھین اوسکی دیکھا اوسنے
اپنی خواب مین کہ سامنے آیا اوسکی ایک شخص مرد سفید خوبصورت سینے کا چوڑا اور اوسکی ساتھ ایک
شخص اور بینی ظاہر خوبی اور پاکیزگی کا بہت نور والا نمکین صورت نیک پیدا پیش نورانی صاحب
ہیبت و بزرگی پس کہا اُس مرد سفید نے ارسطولیس سے کہ ای بادشاہ مین مسیح عیسیٰ
بیٹا مریم کا ہون اور یہ جو میرے پہلو مین وہی نبی عربی ہین جنکی مین نے بشارت دی تھی قبل
مبعوث ہونیکے محمد عربی سردار پیغمبرونکے اور پورا کرنیوالا پیغمبرونکی ہین جو اُنپر ایمان لاویگا ہدایت
پاویگا اور جو انکار کریگا اُسکا وہ گمراہ ہوگا اور ٹھکانا پہریگا اور بتحقیق آئی ہین ہم واسطے مدد کی
اُنکے اصحاب کے اور مقام ہمارا اُس قبیلہ مین ہی جو بہتر پرہی پس اگر ہی تو میری اُمت سے ایمان لاتو اُنپر
دوسری دلیل بشارت مصطفائیہ کتاب یسیاہ باب ۴۲ دیکھو میرا بندہ میرا برگزیدہ جس
سے میرا جی راضی ہی مین نے اپنی روح اُسپر رکھی وہ قومونکے درمیان عدالت جاری کریگا ۲ وہ نہ چلاویگا
اور نہ اپنی صدا بلند کریگا اور اپنی آواز بازار مین سنا ویگا ۳ وہ مسلی ہوئی سینٹے کو نہ توڑیگا اور
دھکنی ہوئی بتی کو نہ بجھاویگا وہ عدالت کو جاری کریگا کہ دایم رہی ۴ اُسکا زوال نہوگا اور نہ
وہ مسلا جاویگا جب تک زمین پر قایم نکرے اور بحری ممالک اُسکی شریعت کی راہ تکین
۵ خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اُنہین تانتا جو زمین کو اور اُنکو جو اُسمین سے نکلتے ہین پھیلاتا
اور اُن لوگونکو جو اُسپر ہین سانس دیتا اور اُنکو جو اُسپر چلتے ہین روح بخشتا یون فرمایا ہی
۶ مین خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ تھامکر تجھے نگاہ کرونگا اور تیری حفاظت کرونگا
اور لوگونکے عہد اور قومونکے نور کیلئے تجھے دونگا ۷ کہ تو اندھونکی انکھین کھولے اور بندیون کو
قید سے نکالے اور اُنکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قید خانہ سے چھڑا دے ۸ یہوواہ مین ہون

یہہ میرا نام ہی اور اپنی شوکت دوسرے کو نہ دونگا اور وہ ستایش جو میری لئی ہی کھدی ہوئی
مورتوں کو لئی ہوئی نہ دونگا ۹ - دیکھو تو سابق پیشین گوئیاں برآمین اور مین نئی باتین
تبلاتا ہون اس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون ۱۰ خداوند کو لئی ایک نیا گیت گاؤ
اے تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اُسمین بستے ہو اے بحری ممالک اور اُنکے باشندو تم زمین پر سناؤ
اُسکی ستایش کرو ۱۱ بیابان اور اُسکی بستیان قیدار کی آبادیان اپنی آواز بلند کرینگی سلع کی بسنیوالی
ایک گیت گائینگے اور بحری ممالک مین اُسکی ثنا خوانی کرینگے ۱۲ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا
وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اُسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کو لئی للکاریگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری
کریگا ۱۳ - مین بہت مدت سے چپ رہا اور مین خاموش رہا اور اپکو روکتا گیا پر اب مین اُس عورت کیطرح
جسے درد زہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈی سانس بھی لونگا ۱۵ مین پہاڑون اور ٹیلونکو
ویران کر ڈالونگا اور اُنکے سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اُنکی ندیان نیستی کر لایق زمین بنلونگا اور
تالابونکو سکھا دونگا ۱۶ - اور اندہونکو اُس راہ سے کہ جسے وے نہین جانتے لیجاؤنگا مین انہین اُن
رستونپر جنسے وے آگاہ نہین لیچلونگا مین اُنکے آگے تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگہونکو میدان
کر دونگا مین اُنسے یہہ سلوک کرونگا اور اُنہین ترک نہ کرونگا اور پیچھے ہٹین اور نہایت پشیمان ہونگے
جو کھدی مورتونکا بھروسا کرتے ہین اور ڈھالے ہوئے بتونکو کہتے ہین تم ہمارے الٰہ ہو ۱۸ سنو اے بہرو
اور تاکو اے اندہو تاکہ تم دیکھو ۱۹ - اندا کون ہی مگر میرا بندہ اور کون ایسا بہرا ہی جیسا میرا رسول جسے مین
بہیجونگا اندا کون ہی جیسا کہ وہ جو کامل ہی اور خداوند کے خادم کی مانند اندا کون ہی ۲۰ تو نے
بہت چیزین دیکھی ہین پر اُنپر لحاظ نہین رکھا اور کان تو کھلے پر کچھہ نہین سُنا ۲۱ خداوند اپنی
صداقت کے سبب راضی ہوا وہ شریعت کو بزرگی دیگا اور اُسی عزت بخشیگا ۲۲ لیکن یہہ ایک گروہ ہی
جو لوٹی گئی اور غارت کی گئی وے سب زندانونمین بندہی ہوئی اور قید خانونمین چھپائی گئی ہین وے لوٹ
ہوئی اور کوئی نہین بچاتا وے لوٹی گئی اور کوئی نہین کہتا پھیر دو ۲۳ کون ہی تمہارے درمیان
جو اسپر کان دہرے اور جی لگاوے اور اندہی مین سنا کرے ۲۴ کس نے یعقوب کو حوالے کیا کہ غنیمت
ہووین اور اسرائیل کو کہ لوٹیرونکے ہاتھہ مین پڑہی کیا خداوند نہین جسکے مخالف ہوے

انہون نے گناہ کیا کیونکہ انہون نے نچایا کہ اُسکی راہون پر چلین اور وہ اُسکی شریعت کی تشنوا نہین ہوئی ۲۵
اسلئے اوسنے اپنی قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اُسپر ڈالا سو اُسپر گرداگرد آگ لگی پر وہ اُسنے دریافت نہین کرتا
وہ اُس سے جل جاتا پر خاطر مین نہ لاتا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ واضح ہو کہ یہہ بہت بڑی
بشارت سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور قبل مبعث کرنی اُس دعوی کی چند امور واجب العرض
ہین اول یہہ کہ یہہ کتابین یعنی مجموعہ بیبل محرف ہی اور کوئی قول اُسکا ہمیر حجت تمام نہین ہو سکتا اور
تیسری فصل مقدمہ رسالہ ہذا مین یہہ دعوی مدلل ہو چکا پس اب کوئی قول جو کسی حواری کیطرف
منسوب ہو یا قول پولوس کا کہ یہہ بشارت مسیحی ہو علاوہ دلائل اُخر کی جو انشاء اللہ آگے ذکر ہونگی ہمیر
تمام نہین دوسرے یہہ کہ اس بشارت مین کچھہ تحریف بھی ہی مگر موجب بیان فصل اول مقدمہ رسالہ
ہذا کے کہ اگر کسی بشارت مین دشمنون نے تحریف بھی کی ہو لیکن مطلب اصلی خراب نہوا ہو تو وہ بشارت
ساقط الاعتبار نہین ہوتی یہہ بشارت ساقط الاعتبار نہین تیسرے یہہ کہ بیبل مین سوای تحریف کے
ایک اور ایسا جعل ہی کہ جس سے فہم اصل مطلب مین دقت پڑتی ہی اور وہ نامونکا ترجمہ ہی باعتبار اوات
سے جیسا کہ سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کے نامون مبارک مین یا بسبب جہل اور عادت کے جیسا اکثر
اور مقامون مین اور اس ترجمہ سے اصل مطلب غالباً خبط ہو جاتا ہی اور تعین مسمی مین تو دقت پڑہی جاتی
ہی کہ سوے ذات کی عوارض شخصیہ کا لحاظ کرنا پڑتا ہی اور براہین اس دعوی کی بیشمار ہین بشارات انجیل
مین بارماداور لغوی غدول کا ترجمہ کرکے مطلب اصلی کو خراب کیا پیدائش کے باب ۲۲ کا درس ۱۴
اور ابراہم نے اُس مقام کا نام یہوا یری رکھا چنانچہ یہانتک کہا جاتا ہی کہ خداوند کے پہاڑ پر دیکھا جاویگا
یہواہ یری کا ترجمہ کرکے اصل مسمی کا نام مٹا دیا پس اصل کا ترجمہ عین اسم کیلئے یہہ اب بعد تمہید ذکر براہین
ہی برہان اول پہلا درس ہی میرا بندہ جسے مین سہاتا میرا برگزیدہ۔ برگزیدہ ترجمہ مصطفے ہی اور
مصطفے لقب خاص محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور میرا بندہ مشعر بنام عبداللہ ہی جو آپکا اور آپکے
والد ماجد کا لقب اور نام ہی اور مقابلہ اسرائیل کے بسلسلہ نبوت حقیقی کی ابراہیم علیہ السلام سے یہہ
لقب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا برہان دوم بشارت مسطور کے اسی درس کا دوسرا جملہ ہی

جس سے میرا جی راضی ہی اور وجہہ اسکی یہ ہے کہ بعد حضرت یسعیاہ علیہ السلام بشارس
بشارت کی بشرط رسالۃ مبنیہ اس بشارت کی جملہ میرا رسول جسے مین بھیجونگا مین یہ جملہ اور
پر صادق نہین آتا کہ باتفاق بعد مبشر کے رسول اللہ یا مسیح علیہ السلام ہین یا محمد رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اور موافق قول پولیس کی ضد ضا کی مسیح علیہ السلام کیواسطے ثابت ہو خطوط کلیسیا
کی تیسرے خط کاتیر ہوان درس سے مسیح نے ہمین مول لیکر شریعت کی لعنت سے چھڑایا کہ وہ ہمارے
بدلے لعنت ہوا کیونکہ لکھا ہی کہ جو کوئی کاٹھ پر لٹکایا گیا سو لعنتی ہی اور ساتھہ اس قول اطل کی فضل
الٰہی کی بعد دعوی رضا الٰہی کا محال ہی پس مصداق اسکے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العیاذ
عزوجل ایسے ہی راضی ہی بلکہ آپکے طفیل سے مومنین سے بھی راضی ہوا اور لقد رضی اللہ عن المومنین یا تحت
اسی باب مین نازل فرمایا وہو المطلوب برہان سوم تیسرے درس کا ایک جملہ ہی وہ عدالت کو جاری
کرائیگا کہ دائم رہی اور مصداق اسکے بھی ذات پاک مسیح علیہ السلام اور ذات اطہر سید الرسل محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سوا اور کوئی نہین ہی اسلئے کہ تمام انبیاء بنی اسرائیل سوا آخر حضرت
عیسے علیہ السلام کے تابع عدالت یعنی شریعت موسوی تھی پس آخر پر کلمہ اجرای صادق نہین آتا اور پھر دوام
کہان پس مبشر اور مبشر بہ صلوات اللہ علیہما باقی رہی لیکن خود خاصہ مبشریت منافی خاتمیت کو ہی اور فرد اکمل
فصل مقدمہ مین ثبوت اسکا گذر گیا اس سبب حضرت مسیح علیہ السلام بھی مصداق اسکے نہوی اور
حضرت سید الرسل شافع کل محمد رسول اللہ خاتم النبیین ہین کہ لفظ دوام جسکی خبر دے رہا ہی اور گواس دعوے
کا ثبوت مجملاً گذر گیا مگر تفصیلاً انشاء اللہ لگے آتا ہی پس آپ ہی مصداق اسکے ٹھہرے وہو المطلوب
برہان چہارم چوتھی درس مین ہی اسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جبتک راستی کو زمین پر
قایم نکرے اور مصداق اسکے بھی یا مسیح علیہ السلام ہین یا سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مگر مسیح
علیہ السلام نہین ہو سکتے اسلئے کہ تمہارے نزدیک تو مصلوب ہوئے پھر نہ مسلا جائیگا کہان رہا اور ہمارے نزدیک
گو آپکی شان پاک مین وما صلبوہ نازل ہی لیکن زوال رفع پر بھی جسکا بل فعہ السنہ مین ہی صادق
ہوا اور یہان عدم زوال ہی پھر دونون کسطرح جمع ہو سکین اور یہ زوال شرط کے پورا ہونے سے

پہلے ہوا اور وہ راستی کا قایم کرنا ہی کہ شعر سانہہ حکومت اُس شریعت کے ہی اور نیز قیام شریعت
عیسوی کرا یعنی ساتھہ قتل مسیح کذاب اور یہودیوں کے ہی اور وہ اسوقت مین نہین ہوا بلکہ اپنے وقت پر
ہوگا خیر ہر صورت یہہ مسیح علیہ السلام پر صادق نہین ہی تو اب غیر ذات احمد باقی نرہی اور آپ ہی اسکے
مصداق ہین بعد آپ ہی کا نہ زوال ہوا اور نہ سلے گی جبتک کہ راستی یعنی شریعت کو زمین پر
قایم نکیا اور اپنے دشمنون یعنی قریش کفار کو تہ تیغ نکیا اور ام القری مکہ معظمہ فتح نہوا اور اسی باب
سورہ نصر نازل ہوئی وللہ الحمد نکتہ یہہ فقرہ چوتھی ورس کا اُسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا
جب تک راستی کو زمین پر قایم نکرے ایک اور امر یعنی خلافت صدیقی کی خبر دی ہی یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اپنے مرض الموت ظاہری مین جب تک راستی علی طریقہ یزیدعدل یعنی راست اعنی صدیق رض کو نماز کیواسطے
نہو اشارہ بیان خلافت کا نہی قایم نکرلین کو حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا چند بار درخواست امامت حضرت فاروق رض
فرماوین لیکن آپ جبتک انکی عرض قبول نفرماکر اسکام کو نکرلین اسوقت تک آپکی وفات نہوگی چنانچہ آپنے
اسکام کو اسی مرض مین کیا اور آپکی وفات ہوئی پس اس تقریر پر یہہ ورس بیان عمر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فرماوی ہی وللہ الحمد اور سال مولد شریف اور سفر شام قبل ثابت انشاء اللہ آگے ثابت ہوگا
پانچوین برہان چھٹی ورس مین ہے مین تیرے حفاظت کرونگا تمہارے قول کی موافق آپ مصلوب ہوے
پس حفاظت کہان ہوئی اور ہمارے نزدیک محفوظ تو رہے مگر اور شرائط مثل عدم زوال و اجرای حکومت
وغیرہ نہین پائی جاتی اور آنحضرت معہ اون شرائط کی محفوظ رہے پس آپ ہی مصداق اسکی ہوے
و ہو المقصود چھٹی **برہان** نور بھی لقب توصیفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور جملہ قومون کے
نور کی لیے تجھے دونگا مین اسطرف اشارہ ہی **ساتوین برہان** یاماں اور اسکی بستیان
قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے قیدار حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایک بیٹے کا نام ہی کتاب
پیدایش باب ۲۵ - اور بی اسماعیل کی بیٹیون کے نام ہین مطابق اُنکے ناموں اور پشتونکی فہرست کے اسماعیل
کا پلوٹھا بیٹا نبایوت اور قیدار - اور ادبیل - اور مبسام ۱۴ - اور مسمعا - اور دومہ - اور مسّا - اور حدد
اور تیمہ اور یطور اور نفیس اور قدمہ یہ بارہ بیٹے اسماعیل علیہ السلام کے ہین اور درس مذکور مین

مخالفین کے نزدیک بھی قیدار سے یہاں وہی قیدار بن اسماعیل ہی مراد ہیں پس بیابان سے انکا
مسکن جسکا بیان کتاب پیدایش میں ہی مراد ہوگا پیدایش باب ۲۱ ۔ س ۲۱ ۔ اور وہ یعنی حضرت
اسماعیل علیہ السلام فاران کے بیابان میں رہا اور اُسکی ماں نے ملک مصر سے ایک عورت اُسکے بیاہنے
کو لی اور بالاتفاق چاہ زمزم قصہ اسماعیل علیہ السلام وہاجرہ علیہا السلام یعنے وقت تالیف
لانے حضرت ہاجرہ علیہا السلام کے مع اسماعیل علیہ السلام کے مکہ معظمہ میں ظاہر ہوا ہی پس مسکن آنکا وہی یعنے
مکہ معظمہ ہی ہوگا اور وہی یعنی مکہ معظمہ ہی بشارت مصطفائیہ میں مراد ہوگا پس معنی اس دعوے کے
یہ ہوئے کہ اہل مکہ معظمہ وغیرہ اپنی آواز بلند کرینگے اور آباد دیہات بھی اس بیابان فاران میں سے
اور وہیں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اور سب نے اپنی آوازیں بلند کیں
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا ہر طرف شور و غل ہونے لگا اور آوازہ دین بلند ہوا اور میرے
نزدیک آباد دیہات بالتحقیق ام القری کا ترجمہ کیا ہی اور کلام مجید میں لفظ ام القری بھی اسلئے
شاید فرمایا ہی تنبیہہ میں نے یہ بشارت اسجگہہ ثبوت قیداری ہونی ۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
میں نقل کی ہی اور تقریب تام اسکی یہہ ہی کہ ثابت ہوگیا کہ حضرت اسمعیل علیہ السلام کے بارہ بیٹے تھے اور انکے
نبیٹ تھے اور قیداران سے تو یقیناً چھوٹے تھے اور بڑے کا حق انکے یہاں بہت بڑا ہی پس پہلے اس
لحاظ سے آنکا نام ذکر کرنا پس آنکا نام ترک کرنا مع وجہ الترجیح اور چھوٹے کا نام ذکر کرنا بلحاظ کلام الٰہی
دلیل صاف میرے مدعا کی جو قیداریت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے وہو المطلوب اور آپ
قیداری میں چنانچہ نقل نسب نامہ سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم کی آئی ہی آٹھویں برہان
گیارہویں ورس میں ہی سلع کی بستی والے ایک گیت گائینگے سلع نام ایک پہاڑ مدینہ منورہ علی صاحبہا الف
صلوات وتسلیمات کا ہی اور اُسی پہاڑ کی کیا نسبت غزوہ خندق میں جسکا ذکر بشارات میں سے بیان
غزوات میں انشاء اللہ آئیگا خندق کہدی تھی اور یہہ پہاڑ مدینہ منورہ سے مگر نکبت جسم کی لئے سبب ہی مرور نے
قاموس کے باب العین فصل السین میں ہی وسلع جبل فی المدینہ یعنے سلع ایک پہاڑ ہی مدینہ منورہ میں
اور بخاری شریف کے باب الاستسقا میں یہہ حدیث منقول ہی عن انس ابن مالک ان رجلا

دخل المسجد یوم الجمعۃ من باب کان نحو دار القضاء ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائم یخطب فاستقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما ثم قال یا رسول اللہ ہلکت الاموال وانقطعت السبل فادع اللہ یغیثنا فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ثم قال اللھم اغثنا اللھم اغثنا اللھم اغثنا قال انس ولا واللہ ما نری فی السماء من سحاب ولا قزعۃ وما بیننا وبین سلع من بیت ولا دار الخ مجمع البحار میں اسی جملہ ما بیننا وبین سلع پر لکھا ہے سلع بفتح سین وسکون لام جبل بالمدینۃ پس معنی اس فقرہ کی یہ ہوئی کہ گویا یعنی کلام الٰہی کما ہو فی محاورا تہم مدینہ منورہ میں بھی نازل ہوگا اور رسول اللہ وہاں ہجرت فرماویں گے اور ثبوت ہجرت اور بشارات سے انشاء اللہ آئیگا چنانچہ آپ نے ہجرت فرمائی اور کلام اللہ وہاں بھی نازل ہوا اور بیان اسکا انشاء اللہ باب دوم رسالہ ہذا میں آئیگا **نوین بُرہان** درس (۱۳) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اُسکائیگا الخ میں بیان جہاد ہے اور وہ بقید رسالت کما مذکور فی ہذہ البشارۃ بعد بعثت بشارت ہذا سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ مخصوص ہے **دسوین بُرہان** درس (۱۹) اندھا کون ہے اور کون ایسا بہرا ہے جیسا میرا رسول جسے میں بھیجونگا اندھا کون ہے جیسا کہ وہ جو کامل ہے اور خداوند کے خادم کی مانند اندھا کون ہے (۲۰) تو نے بہت چیزیں دیکھیں پر آپ نے لحاظ نہیں کیا اور کان تو کھلے ہیں پر کچھ نہیں سنتا ظاہر اس عبارت کے ترجمہ میں غلطی ہوئی ہے اور مینے جناب مولوی محمد یعقوب صاحب انوتوی سے سنا ہے کہ براہین سابقہ میں ہے کہ لفظ (امی) اہل میں تھا اور یہ لفظ دو طرح پڑھا جاسکتا ہے اور دونوں کے معنی متغایر ہیں اول بکسر معروف الف و میم اور وہ ہم معنی اعمی کی ہے اور دوسرا بکسر مجہول الف کے ہے اور وہ بمعنی امی یعنی ناخواندہ کے ہے پس امی اس درس میں بکسر مجہول الف کی بمعنی ناخواندہ کی تھا جو صفت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے تفسیر حسینی میں تحت آیہ کریمہ وما کنت تتلوا من قبلہ من کتب ولا تخطہ بیمینک اذا لارتاب المبطلون کی تفسیر اذا لارتاب المبطلون میں لکھا ہے یہود شک میں پڑتی کہ ہم نے پہلی کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان قاری و کاتب نہوگا اور یہ نبی قاری و کاتب ہے اور مترجمین نے ترجمہ لفظ (امی) بکسر معروف الف و میم کا کردیا پس اس تقدیر ثبوت اس وصف کا بھی معہ قید رسالت ہوجائیگا ورنہ رسالت تو میرا رسول سے ثابت ہے و ہو المطلوب

اور یہہ بشارت متی نے اپنی انجیل مین مسیح علیہ السلام کیطرف منسوب کی ہی اور قطع نظر از جعلسازی جو نقل بشارت ہذا مین نا قل نے فرمائی ہی کما سیظہر لک الان وہ نسبت ان شواہد حقہ عشرہ سی معہ عدم معصومیت اوشان دعوہ جواز کذب تبلیغی قصدی انبیاء کے انکی نزدیک مردود ہی اور نیز مع ہذہ الشواہد یہہ بشارت ہماری بہانا بہی سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف منسوب ہی صحیح بخاری الشریف مین ہے

باب کراہیۃ التصخب فی الاسواق حدثنا محمد بن سنان ثنا فلیح ثنا ہلال عن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص فقلت اخبرنی عن صفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراۃ قال اجل واللہ انہ لموصوف فی التورات ببعض صفتہ فی القرآن یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا الخ قال فی التوراۃ یا ایہا النبی انا ارسلناک شاہدا و مبشرا و نذیرا و حرزا للامیین انت عبدی و رسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب بالاسواق ولا یدفع السیئۃ بالسیئۃ ولکن یعفو و یصفح ولن یقبضہ اللہ حتی یقیم بہ الملۃ العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ فیفتح بہا اعینا عمیا و اذانا صما و قلوبا غلفا ۔ فقط

کلمہ توحید اور تمام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا احمد اور ذکر مہر نبوت اس باب سی نکال ڈالا ہی اور ثبوت ان دونون دعوون کا انشاء اللہ تعالے آگے آئیگا اور واسطے اظہار جعلسازی انجیلی کے عبارت انجیل متی سی بھی نقل کرتا ہون اور دعوی اس نسبت کا سوا ان شواہد عشرہ کی اور طرح باطل کرتا ہون باب ۱۴ تب فریسیون نے باہر جاکر اسکی ضد پر صلاح کی کہ اسی کیونکر مار ڈالین ۱۵ یسوع یہہ جانکر وہان سی چلا اور بہت سی جماعتین اسکی پیچھے ہولین اور اس نے اُن سب کو چنگا کیا ۱۶ ۔ اور اُنہین تاکید کی کہ مجھی ظاہر نکرنا تا کہ وہ جو یسعیاہ نبی کی کہا ہوا پورا ہو کہ ۱۸ دیکھو میرا خادم جسی مین نے چنا اور میرا پیارا جس سی میرا دل خوش ہی میں اپنی روح اسپر ڈالونگا اور وہ غیر قومون سی شرع بیان کریگا ۱۹ وہ جھگڑا اور شور نکریگا اور بازار مین کوئی اسکی آواز نہ سنیگا ۲۰ وہ ملے ہوئے سرکنڈے کو نہ توڑیگا اور دھواں اٹھتی ہوئی سن کو نہ بجھاویگا جب تک انصاف کو غالب نہ کراویگا ۲۱ ۔ اور اُسکے نام پر غیر قومین آسرا رکھینگی ۔ آؤ لا یہہ ربط اسکے ربط ہی کہ جسکا ٹھکانا نہین دوسرے یہہ بی انصافی فرمائی کہ تمام باب تو نقل نہین فرمایا مگر تبدیل تحریف و حذف کو ان درسو مین بھی ہر جگہہ کام فرمایا مین اپنی روح اُسپر رکھونگا کئی جگہہ مین اپنی روح اُسپر ڈالونگا

اول بمعنی نزول حضرت جبرئیل وحی ہی اور دسرا شعر بمعیت روح القدس تہا اس سبب
اوسکو اسکی جگہہ تجویز کیا اور قومونکے درمیان عدالت جاری کریگا جو شعر بحکومت ظاہری
تہا خلاف مقصود سمجھکر اسکی جگہہ وہ غیر قومون سے شرع بیان کریگا بنایا اور یہہ عبارت
وہ عدالت کو جاری کریگا کہ دائم رہیگا - اسکا زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جبتک راستی کو زمین
پر قائم نکرے بسبب نقیض مدعا ہونیکے حذف فرمایا پس جاعل کی نسبت کا کیا اعتبار ہوگا اور خاصکر جب
وہ نسبت بھی کذب و افترا ہی محض ہو تنبیہہ درس ۷ مین کہ تواند ہونگی انکہین کہولی اور بند ہونگی
قید سی نکالی اور انکو جو اندہیرے مین بیٹھی ہین قید خانہ سی چہڑاوی بیان مقام محمود و محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور قید خانہ بہاں وہی جلیخانہ کہری جہیم اعاذنا اللہ منہا ہی اور اندہیری اُس قید خانہ کو
بہی ثابت کری ہی کما ورد فی الحدیث تیسری دلیل بسیعیا علیہ السلام کی کتاب ۶۰ باب مین
بشارت کعبہ شریف کی قبلہ عام ہونیکی ہی اور تیسرے باب مین انشا اللہ منقول ہوگی اور اُسمین بہت
سی کچہہ کعبہ شریف کے حالات بیان کئی ہین اور ساتوان درس اُسکا یہ ہی قیدار کی ساری بھیڑین
تیرے پاس جمع ہونگی نبیط کی مینڈہی تیری خدمت مین حاضر ہونگے وہی میری منظوری سی
چڑہینگے میرے مذبح پر چڑہائی جاوینگے اور مین اپنی شوکت کے گہر کو بزرگی دونگا - اس درس مین
فقط دو صاحبزادون حضرت اسمعیل ذبیح اللہ علی نبینا وعلیہ السلام کی اولاد کا ذکر کیا اور قیدار کی
نبیط سی مقدم کیا اور وہ نبیط سی چہوٹی تہی اور بنی اسرائیل مین پہلوٹہی ہونیکا بڑا حق تہا کہ
حضرت یعقوب نے حضرت عیص سی اس حق کو خریدا تہا اور کم سی کم ٹرکیا اتنا حق تو ضرور ہی تہا کہ
اُس بڑائی کے لحاظ سی اُسکا نام پہلے ذکر کیا جاوے پس باوجود اس مخصص تقدیم کے پہر جو کلام الہی مین
مقدم نکیا اسکی ضرور کوئی وجہ ہونی چاہیئے اور وہ اسکے سوا اور کیا ہوگی کہ وہ نبی علیہ السلام جنکی نسل
مین کعبہ شریف کو یہہ فضائل عطا ہونگے انکی یعنی حضرت قیدار کی اولاد مین پیدا ہوں اور تشبیہہ تام حضرت
موسیٰ سی حاصل ہو کہ وہ حضرت اسحاق علیہ السلام کے چہوٹے بیٹے یعنے حضرت یعقوب کی اولاد
مین پیدا ہوئے تہے اور وہ نبی اسمعیلی قیداری آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہین -

اور نسب نامہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ ہی محمد بیٹے
عبداللہ کے وہ بیٹے عبدالمطلب کے وہ بیٹے ہاشم کے وہ بیٹے عبدمناف کے وہ بیٹے قصی کے وہ بیٹے کلاب کے
وہ بیٹے مرہ کے وہ بیٹے لعب کے وہ بیٹے لوحی کے وہ بیٹے غالب کے وہ بیٹے فہر کے وہ بیٹے مالک کے وہ بیٹے نضر کے وہ بیٹے
کنانہ کے وہ بیٹے خزیمہ کے وہ بیٹے مدرکہ کے وہ بیٹے الیاس کے وہ بیٹے مضر کے وہ بیٹے نزار کے وہ بیٹے معد کے وہ بیٹے
عدنان کے وہ بیٹے ادد کے وہ بیٹے ادد کے وہ بیٹے ہمیسع کے وہ بیٹے سلامان کے وہ بیٹے ثابت کے وہ بیٹے حمل کے وہ بیٹے
قیدار کے وہ بیٹے اسمعیل کے وہ بیٹے ابراہیم کے علیہا السلام اور اس نسب نامہ کے مطالعہ سے ایکا اسمعیلی قیدار کی ہونا ظاہر ہے
وہو المطلوب تیسری فصل اس بیان میں کہ نبی اسمعیلی قیدار سے اللہ علیہ وسلم کا زمان بعثت بھی چند بشارات سے
ثابت ہے اول بشارت دانیلیہ جب یہ نبوکد نضر بادشاہ ایک خواب بیکمر بھول گیا تھا اور اسنے اپنے ملک کے حکما
اور نجومیوں وغیرہ کو حکم دیا کہ وہ میری خواب بتلاؤ کہ میں نے کیا دیکھا تھا اور اسکی تعبیر بھی بتلاؤ ورنہ سب قتل کیے
جاؤ گے آخر کو دانیال نبی خدا نے علیم نے وہ خواب اور تعبیر اسکی حضرت دانیال علی نبینا وعلیہ السلام کو بتادی
چنانچہ وہ یہہ ہی اور وہی بشارت زمان محمدی ہی دانیل (۲ باب ۲) درس (۳۱) تو اے بادشاہ نظر کی تھی
اور دیکھہ ایک بڑی مورت جسکی رونق بے نہایت تھی تیرے سامنے کھڑی ہوئی اور اسکی صورت ہیبناک تھی (۳۲) اس
مورت کا سر خالص سونے کا تھا اسکا سینہ اور اسکے بازو چاندی کے اسکا شکم اور رانیں تانبے کی تھیں (۳۳) اسکی
ٹانگیں لوہے کی اور اسکے پاؤں کچھہ لوہے کی کچھہ مٹی کی تھے (۳۴) اور تو اسے دیکھتا رہا یہانتک کہ ایک پتھر بغیر اسکے
کہ کوئی ہاتھہ اسے لگائے نکلا جو اس مورت کے پاؤں پر جو لوہے اور مٹی کے تھے لگا اور انہیں ٹکڑے ٹکڑے کیا
(۳۵) تب لوہا اور مٹی اور تانبا اور چاندی اور سونا ٹکڑے ٹکڑے کیے گئے اور تابستانی کھلیان کی بھوسی کی مانند
ہوئے اور ہوا انہیں اڑا لیگئی یہانتک کہ انکا پتا نہ ملا اور وہ پتھر جس نے اس مورت کو مارا ایک
بڑا پہاڑ بنگیا اور تمام زمین کو بھر دیا (۳۶) وہ خواب یہ ہی اور اسکی تعبیر بھی بادشاہ کے حضور
بیان کرتا ہوں (۳۷) تو اے بادشاہ بادشاہوں کا بادشاہ ہی اسلئے کہ آسمان کے خدا نے تجھے ایک
بادشاہت اور توانائی اور قوت اور شوکت بخشی ہی (۳۸) اور جہاں کہیں بنی آدم سکونت
کرتے ہیں اسنے میدان کے چوپائے اور ہوا کے پرندے تیرے قابو میں کر دیے اور تجھے ان سبھوں کا

حاکم کیا تو ہی وہ سونیکا سر ہے (۳۹) اور تیرے بعد ایک اور سلطنت برپا ہوگی اور اُسکے بعد ایک اور
سلطنت تانبے کی جو تمام زمین پر حکومت کریگی (۴۰) اور چوتھی سلطنت لوہے کی مانند مضبوط ہوگی اور
جسطرح کہ لوہا توڑ ڈالتا ہے اور سب چیزوں پر غالب ہوتا ہے ہاں لوہے کیطرح جو سب چیزوں کو توڑ ٹکڑے ٹکڑے
کرتا ہے اور جسطرح وہ ٹکڑے ٹکڑے کریگی اور کچل ڈالیگی (۴۱) اور جو کہ تو نے دیکھا کہ اُسکے پاؤں اور اُنگلیاں
کچھ تو کمہار ماٹی کی اور کچھ لوہے کی تھیں تو اِس سلطنت میں تفرقہ ہوگا مگر جیسا کہ تو نے دیکھا کہ اُسمیں لوہا
کلاوے سے ملا ہوا تھا تو لوہے کی توانائی اُسمیں ہوگی (۴۲) اور جیسا کہ تو نے دیکھا کہ پاؤں کی انگلیاں کچھ
لوہے کی کچھ ماٹی کی تھیں سو وہ سلطنت کچھ قوی اور کچھ ضعیف ہوگی (۴۳) جیسا تو نے دیکھا کہ لوہا کلاوے سے
ملا ہوا ہے وے اپنے آپکو انسانکی نسل سے ملاوینگے لیکن جیسا لوہا ماٹی سے میل نہیں کھاتا ویسا ہی میل نکما تھیں گے
(۴۴) اور اُن بادشاہوں کے ایام میں آسمان کا خدا ایک سلطنت برپا کریگا جو تا ابد نیست نہ ہوگی
اور وہ سلطنت دوسری قوم کے قبضہ میں نہ پڑیگی وہ اُن سب سلطنتوں کو ٹکڑے ٹکڑے
اور نیست کریگی اور وہی تا ابد قایم رہے گی - (۴۵) جیسا کہ تو نے دیکھا کہ وہ پہاڑ بغیر اسکے
کہ کوئی اُسکو ہاتھ سے کاٹے آپ سے آپ نکلا اور اُس نے لوہے اور تانبے اور مٹی اور چاندی
اور سونے کو ٹکڑے ٹکڑے کیا خدا تعالےٰ نے وہ جو کچھ دکھایا جو آگے کو ہونے والا ہے اور یہ
خواب یقینی اور اُسکی تعبیر یقینی انتہی پس واضح ہو کہ پہلی سلطنت جو کہ نصر کی ہے بادشاہت ہے
چنانچہ تعبیر میں اُسکی تصریح موجود ہے اور دوسری سلطنت سے مادیوں کی بادشاہت مقصود ہے
اور اس سلطنت کا شروع پچھے مارے جانے بلشضر بیٹے اسی بنوکد نصر کے دارا مادی سے ہوا اور بلشضر
بسبب بے ادبی کرنے کے بیت المقدس کے برتنوں کے ساتھ مارا گیا اور صحیفہ
دانیئل علیہ السلام کے پانچویں باب میں یہ قصہ مذکور ہے اور مختصراً یہ ہے کہ
کہ جسوقت بلشضر بادشاہ اور اُسکے امرا شراب پی رہے تھے غیب سے ایک ہاتھ ظاہر ہوا اور اُسنے دیوار پر کچھ لکھا اور وہ
ہاتھ اُنہی معنی تقیل اوپھرسین اور اُسکے کوئی معنی نہ بتا سکا حضرت دانیئل نے ہی اُسکو معنی بتلائے اور فرمایا بلفظ منی
کے یہ معنے ہیں کہ خدا نے تیرے مملکت کا حساب کیا اور اُسے تمام کر ڈالا

نقیل کے یہ معنی ہین کہ تو ترازو مین تولا گیا اور کم نکلا اور پرسین کے یہ معنی ہین کہ تیری بادشاہت
منقسم ہوئی اور مادیون اور فارسیونکو دیگئی اور یہ سلطنت بنوکد نضر کی سلطنت سے ضعیف تھی
لہذا اوسکو اس سے چھوٹی فرمایا اور تیسری سلطنت سے کیا نیونکی بادشاہت مراد ہی اور
اس سلطنت کا شروع ۵۳۶ برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے ہی اور پہلا بادشاہ
اسکا قورش ہی جو بابل پر مسلط ہوا اور یاد یون کے زعم کے موافق وہ کیخسرو تھا اور اس سبب
سے کہ وہ سلطنت ایسی قوی تھی کہ روی زمین پر اوسوقت مین کوئی اوسکے ہم پلہ تھی سلطنت
روی زمین کے ساتھ اسکو موصوف کیا اگرچہ وہ فقط ملک ایران ہی مین تھی اور چوتھی
سلطنت لوہی کی سے بادشاہت اسکندر بن فیلقوس الرومی کی مراد ہی اور ۳۳۵ برس
پیشتر میلاد مسیح علیہ السلام سے اوسنے تمام فارس پر مسلط ہوا اور شروع اس سلطنت کا
مثل لوہی کے تھا ہی اور کوٹنا اوسکا بھی ظہور مین آیا ہی اور پھر اسکندر نے تمام زمین فارس
کو طوائف ملوک پر تقسیم کر دیا اور فارس کی بادشاہت اسیطرح ظہور ساسانیان تک باقی رہی
اور مصداق مقولہ ضعیف ہوگئی کاہوئی اور بعد ظہور ساسانیان کے پھر قوی ہوئی اور مصداق
مقولہ قوی ہوگئی کاہوئی اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مین زمانہ نوشیروان عادل
مین پیدا ہوئے اور اللہ جلشانہ وجل جلالہ نے آپکو سلطنت ظاہری و باطنی عطا فرمائی اور ایران
و شام وغیرہ پر آپکو مسلط فرمایا اور یہی خلافت قائم ہی اور قائم رہیگی اور دوسرے کے قبضہ مین
نہ آئیگی انشاء اللہ القدیر تا قیام قیامت نہ پڑیگی اور یہی پتھر مبارک ہی کہ قدرت معبود برحق سے بغیر
اوسکے کہ پہاڑ سے کوئی ہاتھ سے کاٹے ظاہر ہوا اور پھر بڑھتے بڑھتے تمام روی زمین
کو گھیر لیا اور الحمد للہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصف مین اظہار سوین زبور مین آیا
ہی کہ وہ پتھر جسے معماروں نے رد کیا ہی کونے کا سرا ہوا اور خبر آپکی نسبت یسعیاہ علیہ السلام
کی کتاب کے اٹھائیسوین باب مین یہ درج ہی باوجود اسکے خداوند یون فرماتا ہی دیکھ مین صیون
مین بنیاد کے لئے پتھر رکھونگا اور ان درسوئین آپکی صفت ہیمنیت کو اس طرح [illegible]

دوسری بشارت بشارت شامیہ ایضاً کتاب دانیال علیہ السلام باب ۸ درس ۱۳ اور
مین نے ایک قدس کو بولتے سُنا اور دوسرے قدسی نے اُسی قدسی سے جو کلام کرتا تھا
پوچھا کہ وہ رویت دائمی قربانی کی بابت اور اُس اوجاڑ نیوالی شرارت کی بابت کہ مقدس اور
لشکر دونون دیئیگے کہ پامال ہون کبتک رہیگی ۱۴- اوسنے مجھے کہا کہ دو ہزار تین سو دن تک
ہی پھر مقدس پاک کیا جاویگا- ترجمہ فارسی مطبوعہ ۱۸۳۹ء درس ۱۳- پس شنیدم کہ مقدسے
تکلم نمود و مقدسی ازان مقدس پرسید کہ این رویا در باب قربانی دائمی و گنہگاری مہلک
بہ پائمال کردن مقدس و فوج تا کے باشد ۱۴ امر اگفت تا دو ہزار و سہ صد روز بعد ہ مقدس
پاک خواہد شد- ترجمہ عربی مطبوعہ ۱۸۴۴ء درس ۱۳- وسمعت قدیسا من القدیسین متکلما وقال
قدیس واحد للاخر المتکلم لم اعرفہ حتی متی الرؤیا والذبیحۃ الدائمۃ وخطیۃ الخراب الذی قد
صار ونیداس القدس والقوۃ ۱۴- فقال لہ حتی المساء والصباح ایاما الفین وثلثمائۃ یوم ثم یطہر القدس
پس واضح ہو کہ اس بشارت کے مصداق مین مفسرین عہدین حیران و سرگردان ہین اور اوستاد
نے اقوال واہیہ اونکے اظہار الحق مین نقل فرمائے ہین اور ترجمہ اوسکا یہ ہی قول مشہور جمہور مفسرین
یہ ہی کہ اس خبر کا مصداق حادثہ انتیوکس بادشاہ روم کا ہی اور یہہ بادشاہ اور شلیم پر
۱۶۷ برس پہلے مسیح علیہ السلام کی پیدایش سے مسلط ہوا اور دو ہزار تین سو دن خبر مذکور مین
یہی دن معروف ہین اور یوسیفیس نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہی لیکن درحقیقت یہ توجیہ اس خبر
کی صحیح نہین ہوسکتی اسلئے کہ بحساب شمسی تقریباً ایام مذکورہ کے ۶ برس ۳ مہینے ۱۹ دن ہوتے
ہین پس اگر مصداق اسکا حادثہ مذکور ہوتا تو یہ حادثہ اس مدت تک رہتا حالانکہ حادثہ مذکور
کل ساڑھے تین برس ہی رہا چنانچہ یوسیفیس مذکور نے اپنی تاریخ کی پانچوین کتاب کے نوین
باب مین اس امر کی تصریح کی ہی اور اسی وجہ سے مفسر بیبل اسحاق نیوتن نے کہا ہی کہ اس خبر کا
مصداق انتیوکس کا حادثہ نہین ہی اور اخبار آیندہ بیبل پر طامس نیوتن کی ایک تفسیر ہی
اور ۱۷۱۳ء مین یہہ تفسیر لندن مین چھپی ہی اوسنے اس تفسیر کی پہلی جلد مین اولا مثل

اسحاق نیوتن کے اقوال واہیہ مفسرین کو نقل کرکے رد کیا ہی اور کہا ہی کہ مصداق اسکا انتیوکس
کا حادثہ نہین ہوسکتا ہی چنانچہ یہ بات تامل سے ظاہر ہوتی ہی پھر گمان غالب کیا کہ سلاطین
روم اور پوپ اس خبر کے مصداق ہین اور مسئل جاری کیت کے بھی حوادث آیہ مندرجہ
بیبل پر ایک تفسیر ہی اور اسنے دعوی کیا ہی کہ مین نے اس تفسیر کو ۵۵ تفسیرون سی ملخص کیا
ہی اور ۱۸۳۳ء مین یہہ تفسیر چھپی ہی پس اوس نے اسخبر کی تفسیر مین لکھا ہی کہ ہمیشہ سی مقرر
کرنا مدت ابتدا اس خبر کا علما کے نزدیک نہایت درجہ مشکل رہا ہی اور مختار اکثر مفسرین کا یہ
ہی کہ زمانہ مبدا اس خبر کا چار زمانون مین سی ایک زمانہ ہی جسمین چار فرمان سلاطین ایران
کے صادر ہوئے۔ پہلا ۵۳۶ برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسوقت مین قورش
کا فرمان صادر ہوا۔ دوسرا ۵۱۸ برس پہلے میلاد مسیح سے اور اوسوقت مین دارا
کا فرمان صادر ہوا اور تیسرا ۴۵۸ برس پہلے حضرت مسیح علیہ السلام کے میلاد سے
اور اوسوقت مین اردشیر کا فرمان عزرا کو ساتوین سن جلوس مین حاصل ہوا چوتھا
۴۴۴ برس پہلے میلاد مسیح سے اور اسوقت مین نحمیا کو اردشیر کا فرمان بیسوین سن جلوس
مین حاصل ہوا اور دو ہزار تین سو دن سے اتنے برس مراد ہین اور باعتبار مبادی
مذکورہ کے منتہی اس خبر کا اس تفصیل پر ہوگا پہلے اعتبار پر ۱۸۳۴ء دوسرے اعتبار
پر ۱۸۸۴ء تیسرے اعتبار پر ۱۸۴۲ء چوتھے اعتبار پر ۱۸۵۶ء لیکن پہلی مدت اور دوسری
مدت تو گذر گئی اور تیسری اور چوتھی باقی ہی اور میرے نزدیک تیسری قوی ہی اور وہ میرے
نزدیک یقینی ہی اور بعض مفسرون کے نزدیک مبدا اس خبر کا خروج اسکندر رومی کا ملک
ایشیا پر ہی اور اس بعض کے قول کے موافق منتہی اس خبر کا سن ۱۹۶۶ء ہین اور کلام اس
مفسر کا چند وجہ سی مردود ہی پہلے یہ کہ اسکا کہنا کہ اسخبر کی مبدا کی تعیین مشکل ہی مردود
ہی اسلئے کہ لابد مبدا اوسکا خواب کے وقت سی ہوگا نہ اُن زمانون اور وقتون سے
جو اوسکے بعد ہین ان اوقات سے اسکے مبدا کو کیا علاقہ اور کیا واسطہ اور نیز

۲۳۰۰ دن سے دو ہزار تین سو برس مراد لینے مین اگر زبردستی نہین تو کیا ہی اسواسطے کہ
دن برس کو نہین بولتے ہین اور بیبل مین بھی جہان کہین بیان مدت مقصود ہی وہان
برس کے معنون مین نہین آیا ہی اور اگر کسی اور موقع مین آیا بھی ہو تو مجاز ہوگا اور مجاز
پر بغیر قرینہ کے حمل نہین ہوسکتا ہی اور یہان کونسا اس امر کا قرینہ ہی کہ دن سے
برس مراد ہی اور یہہ دن متعارف مراد نہین ہی پس کسیطرح یہ حمل صحیح نہین ہوسکتا
ہی اور اسی سے جمہور مفسرین بیبل نے ایام کو معنی حقیقی پر رکھا اور وہ توجیہہ کی جسکو
اسحاق نیوتن اور طامس نیوتن اور اکثر متاخرین نے جسمین سی یہہ مفسر بھی ہی رد کیا اور
نیز اگر بالفرض ہم اعتراضات مذکورہ سی قطع نظر کرین تب بھی تو یہہ چار دن احتمال اور
چار دن مبدا اسکے صحیح نہین ہین اسلئے کہ پہلے اور دوسرے مبدا کا غلط ہونا تو اسکی
زمانہ ہی مین ظاہر ہوگیا تھا چنانچہ خود اوس نے اس امر کا اقرار کیا ہی اور تیسرے مبدا
کا جھوٹ بھی اب ظاہر ہوگیا اور یہی اوسکے زعم مین بہت قوی تھا بلکہ وہ اوسکے ساتھ
مین جازم تھا اور ایسے ہی چوتھے مبدا کا کذب بھی ظاہر ہوگیا اور یہ بات ظاہر ہوگئی کہ
اکثر متاخرین کی توجیہ قدما کی توجیہ سی زیادہ نکمی ہی رہا پانچوان مبدا مگر چونکہ یہہ قول اسکے
کے نزدیک بھی ضعیف ہی اور وہ اعتراض بھی اسپر وارد ہوتے ہین پس اسلئے وہ ساقط
الاعتبار ہی اور انشاء اللہ اپنے وقت مین اسکا بھی جھوٹ کھلجائیگا پادری ولف نے
۱۸۳۳ع مین جو مطابق ۱۲۴۸ ہجری کے تھی لکھنؤ مین آکر دعوی کیا کہ ۱۸۴۷ع مین
عیسی علیہ السلام آسمان سی نزول فرمائین گے اور اس دعوی کی اسی خبر کو اور اپنے
جھوٹے الہام کو سند گذارتا تھا اور اس خبر کی شرح مین کہتا تھا کہ مبدا اس خبر کا
حضرت دانیال علیہ السلام کی وفات ہی اور ۲۳۰۰ دن سی ۲۳۰۰ برس مراد ہین اور
دانیال علیہ السلام کی وفات ۴۵۳ برس پہلے مسیلا مسیح سی ہوئی ہی پس جبکہ ۴۵۳
برس کو ۲۳۰۰ سی گرادین تو ۱۸۴۷ برس رہتے ہین پس اسلئے مین کہتا ہون کہ

عیسیٰ علیہ السلام اس سال میں نزول فرما دینگے اور اوس سے بعضے علماے اسلام نے مباحثہ بھی کیا اور کلام اوس کے بہت سے وجوہ سے مردود ہے مگر چونکہ جھوٹ اسکا بھی ظاہر ہوگیا اور ۱۳۰۰ کو گذرے ہوئے ۱۷ برس گذر گئے (اور اب ۲۸ برس گذر گئے) اور عیسیٰ علیہ السلام نے نزول نفرمایا پس اسلیئے اُن وجوہ کے ذکر کرنے کی ضرورت نہی اور شاید پادری موصوف کو شراب کے نشہ میں کوئی خیال بندھگیا ہوگا اوسکو الہام سمجھ لیا اور وہ والی روایت حدیث کی تفسیر میں ہے کہ اس خبر کے مبدء کا تقرر کرنا پہلے اس سے کہ مصداق اسکا ظاہر ہو بہایت مشکل ہے اور بعد ظاہر ہونے مصداق کے مبدء اور منتہی کی تعیین ہوجاتی ہے اور یہہ بات ایسی ہے کہ ہر شخص کو پیشین گوئی کرنے پر قادر کرگیا ہے کہ ہر فاسق و فاجر بھی اس بات پر قادر ہے کہ اس قسم کی خبر دے اور کہدے کہ تعیین مبدء اور منتہی اس خبر کا وقت ظاہر ہونے کے مصداق کے ہوجاویگا اور انصاف یہہ ہے کہ لوگ معذور ہیں اور کلام اصل سے فاسد ہے اور کسی نے خوب کہا ہے ع ان التعلیم اطار ما افسد الدہر ۔ اسکی اقول وکیھ سے اوسنے انکے مفسرین کے اقوال واہیہ کے رد میں فرمایا ہے عین صواب ہے اور یہہ توجیہیں سب غلط اور بے اصل ہیں اور مثل مشہور الطریق یتعلق بکل حشیش اسجگہہ ان مفسرین پر خوب صادق ہے لیکن کلام اصل سے صحیح ہے اور توجیہ اوسکی یہہ ہے کہ ۱۳۰۰ دن سے نہ دو ہزار تین سو برس مراد ہیں تاکہ مجاز ہوجائے اور یہہ وارد ہو کہ مجاز بغیر قرینہ پر قرینہ کے حمل نہیں ہوسکتا اور باوجود اس مجاز لینے کے پھر بھی کوئی مبدء اور منتہی صحیح نہ ہے اور نہ یہ شبانہ روز مراد ہیں تاکہ اوارد ہو کہ زمانہ مجبر بہ بسنتی کم ہے اور نیز مفید حتی الصباح والمساء ترجمہ عزلی کے لغو ہوجاوے بلکہ ان ایام سے ایام ششماہہ یعنی چھہ مہینے کے دن مراد ہیں اور یہہ دن اکبر ایام اس عالم کے ہیں اور جانب شمال و جنوب میں ہوتے ہیں اور قرینہ اس مجاز کا وہی قید حتی الصباح والمساء ہے جو ترجمہ عزلی میں ہے اور اس خبر کا مبدء جیسا اوستاد نے فرمایا وہی وقت خواب کا ہے اور یہہ خواب ۵۵۳ برس پہلے میلاد مسیح سے دانیال علیہ السلام نے دیکھا ہے

اور گویا کہ ۲۳۰۰ دن ۲۳۰۰ شمسی ہین اور ۲۳۰۰ شمسی کے ۱۱۵۰ برس ہوتے ہین پس منتہی اسکا ۵۹۷ عیسوی ہوئی اور اسی برس یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعیت مال خدیجہ علیہا السلام واسطے پورا ہونے کلام الہی کے بصرے شام کو تشریف لے گئے اسلئے کہ آپ موافق صحیح ترین اقوال کے پانسو اکہتر عیسوی مین پیدا ہوئے جیساکہ صاحب مؤید الاسلام نے لکھا ہی اور ۲۵ برس کے بعد آپکو اس سفر کا اتفاق ہوا اور ۲۶ کو ۵۷۱ کے ساتھ جمع کرنے سے وہی ۵۹۷ جو منتہی بشارت مذکور کا ہی ہوتے ہین اور کفر و شرک دہان کا گویا کہ اوسیوقت سے اُٹھہ گیا تھا گو ظہور اسکا خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت مین ہوا میسری بشارت بشارت بابلیہ زبور ۱۳۷ ای بابل کے بیٹے جو غارتگر ہی مبارک وہ ہی جو تجھہ سے اُس سلوک کا جو تو نے ہم سے کیا انتقام لیوے ۹ مبارک وہ جو تیرے لڑکونکو پکڑکے پتھرون پر پٹک دیوے کتاب یسعیاہ باب ۱۳ بابل کی بابت الہامی بات جو آموص کی بیٹی یسعیاہ نے رویا مین دیکھا تم نے آڑ پہاڑ پر ایک جھنڈا کھڑا کرو اونکو بلند آواز سے پکارو اور ہاتھہ ہلاؤ وے سردارون کے دروازون کے اندر جاوین مین نے اپنے مخصوص کئے ہوؤن کو حکم کیا مین نے اپنے بہادرونکو جو میری خداوندی سے مسرور ہین بلایا ہے کہ وے میرے قہر کو انجام دیوین ۴ پہاڑونمین ایک ہجوم کی آواز ہی ایک بڑے لشکر کا سا شور یہ مملکتون اور قومون کے دنگی کی آواز ہی جو فراہم ہوئین آپ رب الافواج جنگی لشکر کی موجودات لیتا ہی ۵ وے دور ملک سے آسمان کیطرف سے آتے ہین ہان خداوند اور اوسکے قہر کے ہتہیار تاکہ ساری مملکت کو برباد کرین ۱۹ اور بابل جو مملکتون کی حشمت اور کسدیون کی بزرگی کی رونق ہی سدوم اور عمورہ کے مانند ہو جائینگے جسکو خدا نے اُلٹ دیا ۲۰ وہ ابد تک آباد نہوگی اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا وہان ہرگز عرب لوگ خیمے لیستادہ نکرینگے اور وہان گڈریے گلون کو

نہ بٹھائین گے ۲۱- پر بن کے جنگلی درندے وہان بیٹھین گے اور اُنکے گھرون مین
اُلّو بھرے ہوئے ہونگے وہان شتر مُرغ بسین گے اور بُز کوہی وہان کُود ینگے اور
پھاندین گے اور گیدڑ اونکے مکانونمین اور بھیڑیے اُنکے رنگ محلونمین چلائین گے
اُسکا وقت نزدیک پہونچا ہی اور اوسکے ہونے کے آگے بہت دن نہونگے۔
ایضاً باب ۱۴ ورس ۲۲ کیونکہ رب الافواج فرماتا ہی کہ مین اُنپر چڑھونگا اور مین بابل کا
نام مٹاؤنگا اور اُنھین جو باقی ہین بیٹون اور پوتون سمیت کاٹ ڈالونگا خداوند فرماتا ہی
۲۳ رب الافواج کہتا ہی مین اوسی خار پشت کی میراث اور ڈابر کی جھیلین کر دونگا اور مین
اوسی فنا کی جھاڑو سے جھاڑ ڈالونگا ۲۴ رب الافواج قسم کھاکر فرماتا ہی یقیناً جیسا
مین نے چاہا ہی ویسا ہی ہو جائیگا اور جیسا مین نے ارادہ کیا ہی ایسا ہی واقع ہوگا
کتاب یرمیاہ باب ۵۰ ورس ۱۸ اِسلئے رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہی کہ دیکھو
مین بابل کے بادشاہ اور اوسکی سرزمین کو سزا دونگا جس طرح مین نے زبور کی بادشاہ
کو سزا دی ہی ۲۹ تیر اندازونکو بلاکے آگہی کرو کہ بابل پر جاوین اے سارے کمان کشو
ہر طرف سے اوسکے مقابل خیمہ کھڑا کرو کہ اوسکے بچنے کی جگہہ نہو اوسکے کام کے موافق
اوسکو بدلا دو سب کچھہ جو اوس نے کیا اوس سے کرو کیونکہ اوس نے خداوند اسرائیل
کے خدا کے آگے بڑی شیخی کی ۳۰ اِسلئے اوسکے جوان بازارون مین گر جائین گے
اور سارے جنگی مرد اوسدن کاٹ ڈالیجائین گے خداوند کہتا ہی ۳۹- اِسلئے دشتی
درندے گیدڑون کے ساتھہ وہان بسین گے اور شتر مُرغ اوسمین بسیرا کرینگے اور وہ
ابد تک پھر آباد نہوگی پشت در پشت کوئی اوسمین سکونت نکریگا ۴۰ جس طرح خدا نے
سدوم اور عمورہ اور اوسکے نواح کے شہرونکو اولٹ دیا- خداوند کہتا ہی اسیطرح کوئی
آدمی وہان نہ بسیگا نہ آدم زاد اوسمین رہیگا ۴۱ دیکھہ ایک قوم ہان ایک بڑی گروہ
اور ترسے آویگی اور بہتیرے بادشاہ زمین کی سرحدون سے برپا کیے جاوینگے

۱۴- وے کمان اور نیزہ اُنپر پکڑینگے وے کرُور ہین اور رحم نکرینگے اُنکی آواز سمندر کے جوش کی مانند ہولناک ہوگی اور وے گھوڑونپر چڑھینگے اور جنگی مردون کیطرح تیرے مقابل اے بابل کے بیٹے صف آرائی کرینگے ایضاً باب ۵۱ ورس ۳۶- اِسلئے خداوند یون کہتا ہے دیکھہ مین تیری حجت کو ثابت کرونگا اور تیرا انتقام لونگا اور اوسکے بحر کو سکھاونگا اور اوسکے سوتے کو خشک کرونگا ۳۷ اور بابل کھنڈر ہوجائیگا اور گیدڑون کا مقام اور حیرانی اور سیٹی کا باعث ہوگا مشاہدات یوحنا باب ۱۸- بعد ان چیزون کے مین نے ایک فرشتہ کو آسمان پر سے اُترتے ہوے دیکھا جسے بڑا اختیار ملا اور زمین اوسکے جلال سے روشن ہوگئی ۲ اور اوس نے زور سے پکار کے اونچی آواز سے کہا کہ بڑے بابل گر پڑے وہ دیو ونکا گھر اور ہر ایک گندی روح کی چوکی اور ہر ایک ناپاک اور مکروہ پرندے کا بسیرا ہوگئے ۲۰- اے آسمان اور اے مقدس رسولو پیغمبرو اُسپر خوشی کرو کیونکہ خدا نے اُس سے تمہارا بدلا لیا۔ ۲۱- پھر ایک زور آور فرشتے نے ایک پتھر بڑی چکّی کے پاٹ کی مانند اُٹھایا اور یہہ کہتے ہوئے سمندر مین پھینکا کہ بابل وہ بڑا شہر یون زور سے پھینکا جائیگا اور پھر کبھی پایا نہ جائیگا ۲۲- اور بربط نوازون اور مطربون اور نے بجانیوالون اور بر سنگا پھونکنے والونکی آواز تجھہ مین پھر نہ سنی جائیگی اور کسیطرح کا پیشہ والا کوئی پیشہ کیون نہ ہو تجھہ مین پھر پایا نہ جائیگا اور چکی کی آواز تجھہ مین پھر نہ سنی جائیگی ۲۳ اور پھر تجھہ مین کبھی چراغ روشن نہ ہوگا اور پھر تجھہ مین دولہا دلہن کی آواز کبھی نہ سنی جائیگی کیونکہ تیرے سوداگر زمین کی اشراف تھے اور تیری سوداگری سے سب زمین کی سب قومین دغا کھاگئین ۲۴- اور نبیون اور مقدس لوگون کا اور جتنے زمین پر قتل کیے گئے اونکا لہو اسمین پایا گیا ایضاً باب ۱۹- ان چیزون کے بعد مین نے آسمان پر بہت لوگونکی بڑی آواز جیسے کسی بھیڑ کے سنی ہللویاہ نجات اور جلال اور عزت اور قدرت

خداوند ہمارے خدا کی ہین ۲ کیونکہ اوسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلئے
کہ اُس نے اُس بڑی کسبی کی جس نے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب کیا عدالت
کی اور اپنے بندون کے لہو کا بدلا اوسکے ہاتھ سے لیا ایضاً باب ۱۶ درس ۱
پھر ساتوین فرشتہ نے اپنا پیالہ ہوا مین اونڈیلا تب آسمان کی ہیکل کے تخت کیطرف
سے ایک بڑی آواز یہ کہتے ہوئے نکلے کہ ہوچکا ۱۸ تب آوازین اور گرجین اور بجلیان
ہوئین اور بڑا بھونچال آیا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا اور سخت بھونچال
کہین نہ سُنا تھا ۱۹- اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہوگیا اور قومون کے شہر گر گئے اور بڑی
بابل خدا کے حضور یاد آئی تاکہ اوسی اپنے شدت قہر کی مَے کا پیالہ دیوے ۲۰ تب ہر ایک
ٹاپو ٹلکے غائب ہوگیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے اور بڑے بڑے آدمیون پر من من بھر کے
اولے گرے اور اولونکی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر لگا کیونکہ اوسکے اولے
کی نہایت ہی سخت آفت تھی اور جو موافق اور مطابق پیشین گوئیون انبیاے سابق کے روز
پیدایش محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایوان کسری ہلا اور جو وہ کنگرے اوس کے
زمین پر گرے اور تالاب سماوہ جو ایک بہت بڑا تالاب تھا خشک ہوگیا اور وادی سماوہ
کہ ہزار برس سے خشک تھا جاری ہوگیا اور آتشکدہ فارسیون کا ہزار برس کے بعد فقط
سرد ہوگیا اور نوشیروان نے چند خوابین دیکھین منجملہ اُن خوابون کے ایک کی تعبیر
بزرجمہر سے پوچھی جسکا ذکر شاہنامہ فردوسی طوسی مین اسطرح پر ہے؛

خواب دیدن نوشیروان و گذارش بزرجمہر انرا بہ پیدایش محمد صلعم

درین سال یکشب نیایش کنان	بخواب اندرون شد ستایش کنان	چنان دید در روشن روانش بخواب
کہ در شب برآمد یکے آفتاب	چہل پایہ نردبان از برش	کہ میرفت تا اوج کیوان سرش
برآمد براین نردبان باز جاز	خراسان خرامان بکشتی و ناز	جہان قاف تا قاف پر نور کرد
بہر جاکہ بُد ماتمے سور کرد	در آفاق ہر جاز نزدیک و دور	نہ بُد کان نہ از فرّ او یافت نور

بهر جاکه بد نور نزدیک راند | جز ایوان کسری که تاریک ماند | بجست آنگه از خواب شد نیم شب
بکس برازین کاه نگشاد لب | چو برقع برافگند از چهر مهر | بخواندش برخویش پوزرجمهر
بدانا شهنشاه اندر نهفت | زخوانی که او دیده بد باز گفت | چو بشنید پوزرجمهر این سخن
نگه کرد آنخواب سر تا زبن | چنین گفت کای خسرو کامران | همانا که راز است اندر نهان
بدو گفت خسرو که برگوی راست | کزاندیشش گاهم زتن جان بکاست | ازین پس چنین گفت پوزرجمهر
که ای رای تو برتر از ماه و مهر | نگه کردم این خواب را سر بسر | نداند جوابش شگفتی نگر

تعبیر کردن پوزرجمهر خواب نوشیروان را

ازین روزنامه چهل سال و بیش | نهند مردمی از نازیان پای پیش | که در پیش گیرد ره راستی
به بیچید زهرگز نه کاستی | بهم برزند دین زردشت را | بهمه چون نماید سر انگشت را
بد و نیمه گردد زانگشت او | بگوشش نه بیند کسی پشت او | جهود و مسیحی نماند بجای
دراز دهمین دین پیشین زپای | به تخت سه پایه برآید بلند | دد و مرد جهانرا بگفتار پند
چو او بگذرد زین سرای سپنج | ازو باز ماند بگفتار گنج | شود روزگار جهان قرن تا قرن شاد
جز ایوان شه کان درآید بیاد | پس از دیر زی تو یک نبیره بود | که با پیل و کوس و تبیره بود
سپاهی بتازد برد از حجاز | اگرچه ندارد سلیح و جهاز | ز تخت اندر آرد مر او را بخاک
زگردان کند مر جهان جمله پاک | بنیند همه بیم جشن و سده | شود خاکدان جمله آتشکده
نه آتش پرستند و نی آفتاب | سر بخت گردان درآید بخواب | بگشتاسپ چاماسپ خود گفته بود
ازین راز دارین راه او رفته بود | چو بشنید کسری زبوزرجمهر | ازینسان بگردید ازرنگ چهر
همه هفته با درد و غم بود و جفت | نزد اندیشه چون شب درآنخفت | چنان شد که از شب گذشته سه پاس
یک آواز آمد چنان پر هراس | که گفتی جهان سر بسر گشت پست | پس آنگه یکی گفت ایوان شکست
برآمد همین شاه را دل زجای | ندانست آنکار را سر زپای | به بوزرجمهر آنگه آواز کرد
زطاق شکسته پس آغاز کرد | چو آن دید دانا هم اندر زمان | چنین گفت کای شاه نوشیروان

بخواب اندرون هرچه دید او بدوش | ازان مهر امشب برآمد خروش | چنین دان که آتش آواز داد
که آنماه پیکر ز مادر بزاد | سواری رسد هم کنون باد پای | که بر باد شد کار آزر گسپ
درین بود کامد سواری چو گرد | که آزر گشسپ این زمان گشت سرد | ازینکار دل تنگ شد شاه را
همین هر زمان برکشید آه را | بدو گفت بوزرجمهر آن زمان | کزین کار شاها چه باشی توان
زمان چون ترا از جهان کرد دور | پس از تو جهان را چه ماتم چه سور | پس این سخن شاه پیری بزیست
بمرد و برو بر جهانے گریست | پس از شه بیک ماه بوزرجمهر | بپوشید در پردهٔ خاک چهر

برفت و بماند این سخن یادگار | توئی یادگارش بزینهار دار

اور ایک اور یہہ خواب دیکھا کہ اونٹ سرکش عربی گھوڑوں کو کھینچتے ہین یہانتک کہ دجلے سے اوتر کر شہرون مین پھیل گئے پس نوشیروان نے ان حوادث کے بعد واسطے تحقیق حال کے کاہنون کے پاس اپنے قاصد بھیجے اور سطیح کاہن کے پاس جو اپنا نظیر اس فن مین نرکھتا تھا قاصد نوشیروان پہونچا اور اوسوقت سطیح سکرات موت مین تھا پس قاصد نے اُن سب حوادث اور نوشیروان کی خوابون کا بیان کیا پس وہ ہلا اور اوس نے بھی بابل کی خرابی کا ذکر کیا اور کہا۔ اذا ظهر التلاوة وبعث صاحب الهراوة وفاض وادي السماوة وغاضت بحيرة ساوة وخمدت نيران فارس لم يكن بابل للفرس مقاماً ولا الشام للسطيح منآماً یعنی جبوقت تلاوت قرآن شریف کی ہونے لگی اور مبعوث ہوچکین صاحب عصا اور جاری ہوجاوے وادی سماوہ اور خشک ہوجاوے بحیرہ ساوہ اور بجھ جاوے آگ فارس کی نرہیگا بابل فارسیون کا مقام اور نہ شام سطیح کا خوابگاہ۔ اور یہہ کلمات کہکر جان بجان آفرین سپرد کی۔

پس اب واضح ہوکہ یہ سب بشارات نبوی ہین اور اوس خرابی بابل کی جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوقت مین ہوئی ہی خبر ہی اور اس دعوی کی چند شاہد ہین۔ پہلا شاہد یہ ہی کہ اولاد داؤد علیہ السلام نے میلاد مسیح علیہ السلام سے ہزار برس پہلے خبر دی کہ بابل

خراب ہوگا اور اوسکے مخرب کو مبارک فرمایا اور پھر حضرت یسعیاہ علیہ السلام نے قریب ۸۰۰ برسکے پہلے میلاد مسیح سے خبر دی اور فرمایا کہ بابل خراب ہوگا اور مانند سدوم اور عمورہ کی یعنے قوی قوم لوط کے ہو جائیگا اور پھر کبھی آباد نہو گا اور پشت در پشت کوئی اوسمین نہ بسیگا اور ہرگز عرب لوگ وہان خیمے ایستادہ نکرینگے اور پھر قریب ۷۰۰ برس کے پہلے میلاد مسیح سے یرمیاہ علیہ السلام نے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا اور پشت در پشت کوئی اُسمین نہ بسیگا اور مانند سدوم و عمورہ کے ہو جائیگا اور پھر بعد عیسیٰ علیہ السلام کے یوحنا اونکی حواری نے اپنے مکاشفہ سے بیان کیا کہ بابل سے بلاشبہہ خون انبیا اور رسولون کا لیا جائیگا اور وہ ہمیشہ کو ویران رہیگا اور پھر سلیح نے وقت ولادت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خبر دی کہ بابل خراب ہوگا۔ پس ان خبرون کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت تک وہ خرابی بابل کی جس حیثیت پر انبیاء کرام نے بیان کی تھی نہین ہوئی اور اب ہوگی وہو المطلوب۔ چنانچہ زمانہ خلیفہ ثانی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دقتمین سولہوین سنہ ہجری مین بابل اسیطرح ہاتھہ بندون برگزیدہ سے خراب ہوا اور پھر آجتک آباد نہوا اور نہ انشاء اللہ تعالے تا قیام قیامت آباد ہو والحمد للہ۔ اور یہہ بشارت اس سبب سے کہ حضرت داؤد علیہ السلام نے مخرب بابل کو مبارک فرمایا ہی دلیل حقیت رسالۃ وخلافۃ ہی والحمد للہ۔ **دوسرا شاہد** یہہ ہی کہ داؤد علیہ السلام نے مخرب بابل مبارک کو فرمایا اور یہ لفظ بابل کے مخربون مین سے حضرت عمرؓ کے سوا اور کسی پر صادق نہین آسکتا **تیسرا شاہد** یہہ ہی کہ یسعیاہ علیہ السلام نے جو بشارت عیسویؑ واحمدیؐ راکب الحمار وراکب الجمل کے ساتھہ دی ہی اور مین نے اوس بشارت کا نام بشارت جملیہ بدریہ رکھا ہی اور اوس بشارت مین راکب الحمار سے سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کی ذات پاک کی طرف اشارہ کیا ہی اور راکب الجمل سے سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان

فرمایا ہی اُسمین ہی کہ ایک نے اُن دو سوار دنمین سے کہا کہ بابل گر پڑا گر پڑا اور اوسکے
تمام بُت ریزہ ریزہ ہوئے پس اس خبر کے سیاق اور ذکر بت شکنی سے مفہوم ہوتا
ہی کہ یہہ اُس خرابی کا ذکر ہی جسکو ایسے ہی لوگ انجام دین بلکہ زمانہ احد الراکبین
المبارکین کا ذکر ہی اور عیسیٰ علیہ السلام تو سزا و جزا کے لئے آئے ہی نہین تھے اور
انکے حواریون نے جہاد بھی نہین کیا پس اسلئے وہ احتمال اُٹھ گیا اور احتمال ثانی
یعنی وہ کہ یہہ خبر خرابی بابل زمانہ محمدی کی ہو قائم ہو گیا وہو المطلوب ؛

چوتھا شاہد یہہ ہی کہ اس بشارت مین یرمیاہ علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بڑی قوم
اور ترسے آویگی اور وہ اُسے خراب کریگی اور کتاب پیدائش سے معلوم ہوتا ہی کہ یعقب
اسمٰعیل علیہ السلام کی بعض اولاد مکرم معظم کا ہی اسلئے کہ اُسمین اُنکی نسبت فرمایا ہی کہ مین
اُسے بڑی قوم بناؤنگا پس اسوجہ سے لا بد ہی کہ یرمیاہ علیہ السلام کے کلام کے یہہ
معنی ہون کہ اسماعیل ذبیح اللہ کی بعض اولاد حسبتہ للہ و لحکمہ ان بابلیون کو ذبح کریگی
پس اب دیکھو کہ کس اولاد سے آپکی یہہ امر ہوا اور کس نے اللہ عزوجل کے اس کام کا
انجام دیا سوای صحابہ کے اور کسیکو نہین پاؤگے پس اُنھین کی یہہ خبر ہی وہو المطلوب
پانچوان شاہد یہہ ہی کہ یوحنا حواری عیسے علیہ السلام نے جنکو آپ رسول کہتے ہین
مشاہدہ مین دونون قصون یعنی خرابی بابل در رجم اصحاب فیل کو ایکدفعہ مین عالم غیب
سے دیکھا اور اس سے یون معلوم ہوتا ہی کہ عالم ظہور مین بھی یہہ قریب قریب ہونگے
اور یہہ تو سب جانتے ہی ہین کہ قصہ رجم اصحاب فیل کا زمانہ حمل محمد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مین ہوا پس دوسرے قصہ کا یعنی خرابی بابل جسکی حواری مسیحؑ نے خبر
دی ہی اسی زمانہ کے آس پاس مین ظہور ہونا چاہیئے چنانچہ زمانہ خلافت نبوت
مین اسکا ظہور ہوا اور بابل جس حیثیت سے کہ یوحنا حواری نے خبر دی تھی خراب
ہوا و الحمد للہ **چھٹا شاہد** یہہ ہی کہ یسعیاہ علیہ السلام نے فرمایا وہان ہر گر عرب

لوگ خیمے ایستادہ نکرینگے اس جملہ مین اشارہ اوس قصبہ کیطرف کیا کہ جو قصبہ
صفین مین واقع ہوا اور وہ یہہ تھا کہ جب وہان لشکر امیر المومنین سیدنا علی ابن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ پہونچا آپ نے حکم فرمایا کہ تم یہان خیمے نمارو اسلئے کہ اس
جگہہ پر قہر الہی نازل ہوا ہی اور اس سے بھی حقیت خلافت سیدنا علی بن ابیطالب
اور خبر قصہ صفین ثابت ہوتی ہی والحمد للہ اور اب یہ کہنا کہ وہ بابل یہہ بابل فرس
نہین ہی بلکہ کوئی اور ہی جو ابھی خراب نہین ہوا سوای ہٹ دھرمی اور بے انصافی
کے کیا ہی پہلے یہ کہ کوئی بڑی بابل سوای اس بابل کے جسکا چاہ مشہور ہی سُننے
مین نہین آیا۔ دوسری یہہ کہ ایسی بابل جسمین انبیا و رسل کرام کا خون ہوا ہو سوائے
اسکے اور نہین معلوم ہوتا ہی۔ تیسری یہہ کہ خرابی بابل کی بشارت جملہ مذکورہ مین مسیح
علیہ السلام نے یا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دی اور اس کی
بت شکنی کا حکم فرمایا اور حضرت مسیح علیہ السلام تو جزا و سزا کے لئے آئے نہین تھے
لیکن محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو اس کام کے لئے آئے تھے اور یہان عبارت
سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی گویا کہ یہہ فرماتے ہین کہ ہم اس کام کو انجام دینگے اور پھر بانی
خلافت نبوت مین بھی وہ خراب نہو جاوی تعجب ہی۔ چوتھے یہہ کہ سطیح نے اپنی حالت
جانکنی مین بعثت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ خرابی شام و بابل کی خبر
دی اور ملک شام تو خراب ہوا اور قتل ہوا ہی اور وہ اسکی خبر صادق نکلی پھر بابل کیسے
اس زمانہ مین خراب نہوتا اسلئے کہ جب ایکدفعہ مین کئی خبرین دین اور سب سچی نکلین
تو ایک جو موافق وحی انبیاء کرام ہی تو وہ کیسے جھوٹی ہوئی؟

سوال پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ بابل کی خرابی کیون مشروط
ہوئی۔ **جواب** خرابی بابل کی جس حیثیت سے کہ خبر و نہین مذکور ہی گویا کہ شعبہ خرابی
قیامت سے تھی پس اوس زمانہ مین کہ جو نمونہ قیامت ہوا اور قریب قیامت ہو ہوئی

چاہیئے اور وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اسلئے کہ آپ سزا و جزا کے لئے تھے اور آپ مظہر اتم صفات الہی کے ہین اور آپ کا زمانہ نمونہ قیامت تھا کہ جس کسی نے آپکے آباو اجداد و برادران کو تکلیف دی تھی اوسکا بدلا آپکے زمانہ مین اُن سے لیا گیا اور بابل بھی منجملہ انھین شہرون کے تھا اسلئے کہ اولاً حضرت ابراہیم علیہ السلام وہان آگ مین ڈالے گئے تھے اور پھر بنی اسرائیل وہان ستر برس تک قید رہے اور بیت المقدس بھی انھین بابلیون نے خراب کیا ہی پس اسلئے آپکے زمانہ پر یہہ سزا ی بابل کی موقوف و منحصر تھی اور آپکے زمانہ مین ہی ہوئی والحمد للہ۔ اور واقدی مین فتوح عراق مین شہر نہشیر کے بیان مین ہی کہا واقدی نے اور جبکہ پہونچے سعد موضع کوثار مین تو اوترے اوس مکان مین کہ قید کیا تھا وہان ابراہیم علیہ السلام کو سو نماز پڑھی اوسمین اور حمد کی اللہ کی اور درود بھیجا آنحضرتؐ پر اور پڑہا وتلک الایام نداولہا بین الناس ولیعلم اللہ الذین امنوا ویتخذ منکم شہداء واللہ لایحب الظالمین ترجمہ اور یہہ دن ہم بدلتے لاتے ہین لوگونمین اور اسواسطے کہ معلوم کرے اللہ جسکو ایمان ہی اور کرلے بعضے تم مین شہید اور اللہ نہین چاہتا ناحق والون کو ۔

چوتھی بشارت ۔ بشارت نذیر یہ زبور ۹ ورس ۷۔ لیکن خداوند ابتک تخت نشین ہی اوس نے عدالت کے لئے اپنی مسند تیار کی ہی ۸۔ اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا اور راستی سے قومونکی عدالت کریگا۔ ۹۔ اُٹھ اے خداوند کہ انسان غالب نہووے قومونکی عدالت تیرے حضور کیجاوے۔ اے خداوند اُنکو ڈرا کہ قومین اپنے تئین بشر ہی جانین۔ اِس زبور مین بیان ہی کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی مسند تیار کی ہی اور وہ صداقت سے جہان کا انصاف کریگا پس یہہ مسند انصاف کے لئے تیار کرنا بیان روز قیامت نہین ہو سکتا اسلئے کہ ڈرانا اور بشارت دینا اِس دنیا مین ہے نہ آخرت مین اور اِس دنیا مین وہ زمانہ جسمین ڈرانا اِس امر سے ہوا کہ تثلیث اٹھجاے

اور توحید قائم ہو جائے وہ زمانہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی پس اُس لئے تعین آپ کے زمانہ کی اِس بشارت نذیریہ سے ہوگئی والحمد للہ ۔

پانچوین بشارت ۔ بشارت قدیم الایامیہ صحیفہ دانیلؑ باب (۷) شاہ بابل بلشضر کی پہلی سال دانیلؑ نے اپنے بستر پر ایک خواب اور اپنے سر کی رویتین دیکھین جب اوس نے اُس خواب کو لکھا اور اُسکا احوال مفصل بیان کیا (۲) دانیلؑ بولا اور کہا کہ مین رات کو ایک رویا دیکھی اور کیا دیکھتا ہون کہ آسمان کی چار ہوائین بڑی سمندر پر باہم زور سے چلین (۳) اور سمندر سے چار بڑے حیوان جو ایکدوسرے سے متفرق تھے نکلے (۴) پہلا شیر ببر کی مانند تھا اور عقاب کے سے پنکھ رکھتا تھا اور مین دیکھتا رہا جبتک کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام بیٹھ گیا اور آدمی کیطرح پانون پر کھڑا کیا گیا اور اُسکا دل اوسے دیا گیا (۵) اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک دوسرا حیوان ریچھ کی مانند تھا اور وہ ایکطرف سیدھا کھڑا ہوا اور اوسکے منہ مین اوسکے دانتون کے درمیان تین پسلیان تھین اور اونھون نے اوس سے کہا کہ اُٹھ اور بہت گوشت کھا (۶) بعد اسکے مین نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک اَور حیوان تیندوے کی مانند اُٹھا جسکی پیٹھ پر پرندہ کے سے چار پَر تھے اور اُس حیوان کے چار سر تھے اور سلطنت اُسے دیگئی (۷) اوسکے پیچھے مین نے رات کی رویتون کے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ چوتھا حیوان ہولناک اور ہیبت ناک اور نہایت زبردست اور اوسکے دانت لوہے کے تھے اور بڑے بڑے تھے اور وہ نگلجاتا اور ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا اور بچے کو اپنے پانون سے لتاڑتا تھا اور یہہ اُن سب حیوانون سے جو اوسکے آگے تھے متفرق تھا اور اوسکے دس سینگ تھے (۸) مین نے اُن سینگون پر غور سے نظر کی اور کیا دیکھتا ہون کہ اُنکے بیچ مین سے ایک اَور چھوٹا سا سینگ نکلا جسکے آگے پہلے تین سینگ جڑ سے اُکھاڑے گئے اور کیا دیکھتا ہون

کہ اوس سینگ مین آنکھین تھین انسان کی آنکھونکی مانند اور ایک مُنہ تھا جو مجھ بڑی
باتین بُول رہا ہی (۹) مین دیکھتا رہا یہانتک کہ کُرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام بیٹھ
گیا اوسکا لباس برف سا سفید تھا اوسکے سر کے بال صاف سُتھرے اُون کی مانند
اوسکا تخت آگ کے شعلہ کی مانند تھا اوسکے پہیے آگ کی مثل تھے (۱۰) ایک آتشی
سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگے سے نکلا تھا ہزارون ہزار اوسکی خدمتمین حاضر تھے
اور لاکھون لاکھ اوسکے آگے کھڑے تھے۔ عدالت ہو رہی تھی کتابین کھلی ہوئی
تھین۔ مین نے دیکھا یہان تک کہ اُس سینگ کی آواز کے سبب جو بڑے گھمنڈ
کی باتین بولتا رہا ہان مین یہانتک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اوسکا بدن ہلاک
کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا اور باقی حیوانونکی سلطنت بھی اُن سے لیلی گئی
پر اُنکی زندگی قائم رہی اور ایکوقت اور ایک ساعت جیئے (۱۳) مین نے راتکی رویتون
کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زادکی مانند آسمان کے بادلون
کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا دے اُسے اوسکے آگے لائے (۱۴) اور اُسکو
اور حشمت اور سلطنت اُسی دیگئی کہ سب قومین اور مختلف زبان بولنے والے اُسکی خدمت
گذاری کرین اُسکی سلطنت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی اور اُسکی مملکت ایسی جو زائل
نہوگی (۱۵) مجھ دانیئل کی روح میری بدنمین ملول ہوئی اور میرے سر کی رویتون نے
مجھے گھبرا دیا (۱۶) مین اُنمین سے جو نزدیک کھڑے تھے ایک شخص کے پاس گیا اور
اُس سے اُن ساری باتونکی حقیقت پوچھی اُسنے مجھ سے کہا اور ساری حقیقت مجھے بتلائی (۱۷) یہ چار بڑے
حیوان تہ بادشاہ ہین جو زمین پر برپا ہونگے (۱۸) لیکن حق تعالےٰ کے مقدس لوگ سلطنت لینگے اور ابدتک ہان ابدالآباد
تک اس سلطنت کے مالک رہینگے (۱۹) تب مین نے چاہا کہ چوتھے حیوان کی حقیقت جانون جو
اُن سبھون سے متفرق تھا کہ نہایت ہیبتناک تھا جسکے دانت لوہے کے اور ناخن پیتل کے
تھے جو نگلتا اور ٹکڑے ٹکڑے کرتا اور بچتی کو اپنے پانون سے لتاڑتا تھا (۲۰) اور

دس سینگون کی جو اوسکے سر پر تھے اور اُس ایک کے جو نکلا اور جسکے آگے تین گر گئے
ہان اوس سینگ کے جسکی آنکھین تھین اور ایک مُنہ جو بڑے گھمنڈ کی باتین بولتا
تھا اوسکا چہرہ اوسکے ساتھیونکی نسبت زیادہ رعب دار تھا (۲۱) مین نے دیکھا کہ
وہی سینگ مقدسون سے جنگ کرتا تھا اور اُنپر غالب ہوتا رہا (۲۲) جبتک کہ قدیم الایام
آیا اور حق تعالےٰ کے مقدسون کا انصاف کیا گیا اور وقت آپہونچا کہ مقدس لوگ
سلطنت کے مالک ہوین (۲۳) وہ یون بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہی جو دنیا
مین ہوگی اور وہ ساری سلطنتون سے متفرق ہوگی اور ساری زمین کو نگلیگی اور اوسے
لتاڑیگی اور اُسے وہ ٹکڑے ٹکڑے کریگی (۲۴) اور وے دس سینگ جو ہین سو دس بادشاہ ہین
جو اِس سلطنت مین اُٹھین گے اور اُنکے بعد ایک اور آئیگا اور وہ پہلون سے متفرق ہوگا
اور تین بادشاہون پر غالب ہوگا (۲۵) اور وہ حق تعالی کی مخالفت مین باتین کریگا اور
حق تعالی کے مقدسونکو تصدیعہ دیگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتونکو بدل ڈالے اور وے
اوس کے قبضے مین دئے جاوینگے یہان تک کہ ایکدت اور مدتین اور آدھی مدت گذر
جائیگی (۲۶) پر عدالت بیٹھیگی اور وے اُسکی سلطنت اوس سے لے لین گے کہ اُسے ہمیشہ
کے لئے نیست و نابود کرین (۲۷) اور تمام آسمان کے تلے کی ساری مملکتین اوسکی بندگی
کرینگی اور فرمانبردار ہوینگی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم وبہ نستعین۔ تعبیر ملکی مین ہی درس ۱۷۔ یے بڑے چار حیوان چار
بادشاہ ہین جو زمین مین برپا ہونگے لیکن حق تعالی کے مقدس لوگ سلطنت لے لینگے
درس ۲۳۔ وہ یون بولا کہ چوتھا حیوان چوتھی سلطنت ہی جو دنیا مین ہوگی الخ
پس اِس تفسیر نوشتہ معصوم سے چارون حیوان شیر ریچھہ نیندوا اور ایک حیوان ہیبت ناک
غیر مسمی چار سلطنتین معلوم ہوئین اور چوتھے حیوان غیر مسمی کے دس سینگ دس بادشاہ
اولالعزم جسکو کلمہ اُٹھین گے بیان فرما رہا ہی معلوم ہوئی اور گیارہوان سینگ بھی اس سلطنت

کا ایک بادشاہ نکلا اور تین سینگ درسوائے دس مذکور کے بھی تین بادشاہ نکلے مگر یہہ سینگ انکو
اکھاڑ ڈالیگا اور یہہ سینگ یعنی بادشاہ با تین کبر و غرور کی بولیگا اور مقدسون سے جنگ
کریگا مضمون تعبیر معصوم یہہ ہی اور پھر فرشتہ معصوم کے بیان سے معلوم ہوا کہ اس
سینگ کے بعد ایکمدت اور مدتین اور آدھی مدت تو یہہ سلطنت اور رہیگی اور پھر مقدس
لوگ اسکی سلطنت کے مالک ہو جائینگے پس اب مین اولاً تفسیر و تطبیق تعبیر معصوم کرتا ہون
پس واضح ہو کہ یہہ خواب زمین فارس مین دیکھی گئی جس زمانہ مین بنی اسرائیل وہان قید تھے
اور اسی کتاب دانیل مین شروع سے اسکا بیان ہی اور شروع بشارت ہذا مین شاہ بابل
بیلشفر کی پہلی سال مین موجود ہی پس زمین سے اس تعبیر مین وہی زمین مراد ہی اور وہان
کی ہی سلطنت کا یہہ حال ہی اور بیان ان سلطنتون کا یہہ ہی۔ سلطنت اول بیلشفر کی ہی
جسکے پہلے سال جلوس مین یہہ خواب دیکھی گئی اور یہہ بادشاہ بسبب بے ادبی ظروف بیت المقدس
کے قتل ہوا اور مادیونکی سلطنت شروع ہوئی اور بشارت دانیلیہ حجریہ مین بیان اسکا
گذر گیا دوسری سلطنت مادیونکی ہی اور اسی دارا مادی سے اوسکا شروع ہی اور پھر
تیسری سلطنت کیانیونکی ہی اور شروع اس سلطنت کا ۵۳۰ برس پیشتر میلاد مسیح سے ہوا
اور پہلا بادشاہ اس سلطنت کا قورش ہی اور چوتھی سلطنت ساسانیونکی ہی اور پہلا بادشاہ
اس سلطنت کا اردشیر بابکان ہی اور نوشیروان تک جنکی سلطنت ایک قرن یا ایک قرن
سے زیادہ رہی ہوا اور کلمہ اوٹھینگے اوپر صادق آوی۔ اس سلطنت مین دس بادشاہ
ہوئے ہین اردشیر بابکان ۱۴ سال۔ شاپور بن اردشیر ۳۰ سال۔ بہرام بن بہرام بن بہرام
۱۳ سال۔ شاپور بن ہرمز ۷۰ سال۔ بہرام بن شاپور اول ۱۴ سال۔ یزدگرد ۲۰ سال۔
بہرام گور ۲۳ سال۔ یزدگرد ثانی ۱۸ سال۔ قباد ۴۳ سال۔ نوشیروان ۴۸ سال۔
پس یہہ بیان اُن دس سلاطین کا جنکو فرشتہ معصوم نے بیان فرمایا تھا کہ دس سینگون سے
دس بادشاہ مراد ہین ہوگیا اور پھر تبفرق ہرمز کے بادشاہ اس سلطنت کا خسرو پرویز

اور خسرو پرویز بھی آنحضرت صلعم کے فرمان کے ساتھہ نے ادبی سے پیش آیا
اور نامۂ مبارک کو چاک کرکے اپنی سلطنت کا فرمان چاک کرایا اور بواسطہ باذان حاکم
یمن کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فارس مین بلوانا چاہا تھا اور بیان اسکا یہ ہی کہ
سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھٹے یا ساتوین سن ہجری مین فرامین محمدی
سلاطین کو لکھی اور دعوت الی اللہ کی منجملہ اونکے ایک نامہ بنام اس بدنصیب کے
تحریر فرمایا جسکا ترجمہ یہ ہی +

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ محمد رسول اللہ سے بجانب کسریٰ بزرگ فارس کے سلام اوس
شخص پر جو اتباع راہ راست کرے اور اللہ تعالی کیطرف پھرے اور گواہی دے
اسبات کی کہ خدا ایک ہی اور محمد اوسکے بندے اور رسول ہین۔ مین تجھے اسلام کی
طرف بلاتا ہون۔ تحقیق مین اللہ کا رسول ہون تمام آدمیونکی طرف تا ڈراؤن اور الزام حجت
کردن کافرون پر مسلمان ہو تاکہ تو سلامت رہی اور اگر انکار اور سرکشی کریگا تو بہ تحقیق
مجوسیون کا وبال تیرے اوپر ہوگا +

پس بمجرد شرف نزول نامۂ گرامی و غرضصول مطالعۂ نامۂ نامی کے شیطان لعین آگ بگولا
ہوگیا اور تکبر کی باتین بولا اور کہا کہ محمد باوجود میری رعیت ہونیکے ایسا لکھین اور اپنا
نام میرے نام سے اوپر لکھین اعوذ باللہ من الجہل المرکب۔ اور رسول رسول اللہ صلعم کی
بات بھی نہ پوچھی بلکہ جواب بھی نہ لکھا اور گرامی نامہ چاک کردیا اور آپ نے بکلمات قہریہ
مزق کنانے مزق اللہ ملکہ اوس نے میرا نامہ چاک کیا اللہ اوسکی سلطنت کو چاک کرے۔
اوسکی مملکت کو چاک کیا بلکہ اوسکی سلطنت کو ٹکڑے ٹکڑے کیا اور بعد ازان اوس بدبخت ازلی و شقی لم یزلی
باذان کو جو اوسکی طرف سے حاکم یمن تھے لکھا کہ سنا گیا کہ کوئی شخص عرب مین دعوی
پیغمبری کرتا ہی لازم ہی کہ بواسطہ چند اشخاص معتمد کے اسطرف روانہ کرو۔ باذان نے
موافق اوسکے حکم کے بابویہ اور خرخرہ کو خدمت نبوی مین تحقیق حال کے لئے بھیجا۔

اور خدمت بابرکت مین لکھا کہ ان دونون کے ساتھہ کسریٰ کے پاس جانا چاہیئے پس وہ
اول طائف مین آئے اور پھر مدینہ منورہ مین خدمت نبوی مین حاضر ہوئے اور سبب حضوری
بیان کیا آپ نے اُنکی شوخی تکلفی سے تبسم فرماکر اول دعوت اسلام کی اور پھر فرمایا کل
اسکا جواب ملیگا بروز آیندہ آپنے فرمایا کہ باذان کو خبر دو کہ میرے پروردگار نے
رات کے سات بجے شیرویہ سے خسرو پرویز کو مروا ڈالا شیرویہ نے خسرو پرویز
کا شکم چاک کر دیا اور باذان کو بوساطت انھین رسولان کسریٰ کے دعوت اسلام کی
اور خوشخبری شیوع اسلام کی ملک فارس مین دی اور بصورت اسلام باذان کو حاکم یمن
مقرر فرمایا چنانچہ باذان بعد تصدیق خبر قتل خسرو پرویز اور لکھنے شیرویہ کے اونکو کہ
نبی عربی سے کچھہ تعرض نکرے سمجھ گیا اور احسان مسلمان ہوئے ۔

پس نقل اس قصہ سے تصدیق ورس ۲۵ کلام معصوم اور وہ حق تعالیٰ کی مخالفت مین
باتین کریگا اور چاہیگا کہ وقتون اور شریعتون کو بدل ڈالے ہوگئی اسے زیادہ اور
کیا بدلنا ہوگا کہ صاحب شریعت سے بھی مواخذہ کرنیکا ارادہ کیا اور نیز قتل خسرو پرویز
سے تصدیق ورس ۲۱ مین دیکھا یہانتک کہ اُس سینگ کی آواز کے سبب جو
گھمنڈ کی باتین بولتا رہا ہان مین یہانتک دیکھتا رہا کہ وہ حیوان مارا گیا اور اُسکا بدن
ہلاک کیا گیا اور شعلہ زن آگ مین ڈالا گیا ہوگئی - اور یہہ ورس خسرو پرویز کے جہنمی
ہونے کی بھی خبر دی ہے اور خسرو پرویز ہی تین بادشاہون پر غالب ہوا - اوّل ہرمز
پر کہ اوس سے سلطنت لے لی - دوسرے بہرام چوبینہ پر جو بادشاہ ہوگیا تھا -
تیسرے گستہم پر اور وہ بھی گویا کہ بادشاہ ہی تھا اور کلام ملک معصوم مین ہے دے
اوسکے قبضہ مین دئے جاوینگے یہانتک کہ ایکمدت اور مدتین اور آدھی مدت گذر جائے
گی ۲۶ پر عدالت بیٹھے گی الخ اور تفسیر اس کلام کی یہہ ہے کہ بعد ہلاکت اس شخص کے
یہ سلطنت قرن رسول اللہ صلعم اور قرن شیخین یعنی حضرت ابوبکر الصدیق خلیفہ اول

حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ثانی اور نصف قرن حضرت عثمان رضی اللہ دارضاہ
تک رہیگی کہ یزگرد بادشاہ سلطنت مذکور کا اُسوقت تک زندہ رہا اور کہین کہین
سامان فساد برپا کرتا رہا گو دار السلطنت خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ مین ہی تحت
حکومت مسلمانون کے آگیا تھا اور مسلمان مالک ہوگئے تھے اور ۲۹ھ ہجری مین
ٹھیک نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر وہ ہلاک ہوا اور وعدہ الہی پورا ہوا
تنبیہ کعب احبار رضی اللہ عنہ نے جو زمانہ بلوی مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی
عمر بیان کی تھی شاید ہی بشارت سے اخذ کرکے بیان کی ہو تفسیر و تطبیق کلام معصوم
پوری ہوئی - اب چند امور متعلق اصل کلمات خواب ضروری البیان ہین نوین درس مین
ہی مین بہانتک دیکھتا رہا کہ کرسیان رکھی گئین اور قدیم الایام بیٹھ گیا - قدیم الایام صدق
اول ما خلق اللہ نوری محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کرسیان منابر مساجد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے وقت بیٹھنے تخت سلطنت
پر یزید پلید کے یہی دیکھا تھا کہ منبر حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ الٹ گیا اور معاً دیکھتی
ہی اس خواب صادق کے اپنے وطن مالوف مدینہ منورہ سے راہی حرم مکہ ہوئی تھے
اور رسول اللہ صلعم سفید لباس کو دوست رکھتے تھے اور خاص بروز جلوس تخت یعنی منبر روز
جمعہ لباس زیبا شوئیدہ کے ساتھ زینت فرماتے اور امت کو بھی یہی حکم فرمایا ہی اور آپ
کے موی مبارک صاف ستھرے اُون کی مانند تھے حلیہ مین بھی آپکے موی مبارک کو
بکریون کے بالون کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور آپ اکثر سر مبارک دھوتے تھے اور شانہ
کرتے تھے اور مانگ بھی نکالتے تھے اور موی پریشان سے آپ ناخوش ہوتے دسوین
درس مین ہی ایک آتشی سیلاب بہہ رہا جو اوسکے آگے سے نکلا تھا ہزارون ہزار اوسکی
خدمت مین حاضر تھے لاکھون لاکھ اوسکے آگے کھڑے تھے - آتشی سیلاب ہی حکم
تادیب ہی جسمین احراق نخل وغیرہ ہوا اور تمام زمین و آسمان دست بستہ آپکی خدمت مین موجود

اور بظاہر لاکھون ہزارون خدمت مین حاضر تھے غزوہ تبوک مین بعض روایات کے موافق
ستر ہزار آدمی کے قریب تھے حجۃ الوداع مین نے شمار آدمی تھے **قولہ** عدالت ہورہی
تھی ظاہر ہی **قولہ** اور کتابین کھلی ہوئی تھین ہر سورت فرقان مجید کی ایک کتاب ہی اور نزول
کلام مجید سے تمام کتابین ماضیہ کھل گئین تیرہوان درس ہی مین نے راتکی رویتون کے
وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلون کے
ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا وے اوسے اوسکے آگے لائے - یہ بیان نزول
وحی الہی کا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بواسطہ جبرئیل کے شروع رسالت کا ہی اور
حضرت جبرئیل بشکل انسان نورانی اسوقت آئے تھے اور بادلون پر ہی سے آئے تھے
اور آنحضرت صلعم کو بادلون پر بھی نظر آئے - چودھوان درس ہی اور تسلط اور حشمت
اور سلطنت اُسی دیکھی کہ سب قومین اور امتین اور مختلف زبان بولنے والے اُسکی خدمت
گزاری کرین اُسکی سلطنت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی - یہ درس بیان کرتا ہی کہ آپ
کی رسالت عامہ ہی کسی ملک اور کسی زمانہ کے ساتھہ خاص نہین ہی اور ایسی ہی ساتھہ
خلافت باطنی کے خلافت ظاہری کی بھی خبر دی ہی اور ختم نبوت اور دوام سلطنت ظاہری
کو بیان کرہی ہی - آٹھوان درس ہی مین نے دیکھا کہ وہی سینگ مقدسون سے جنگ کرتا
اور اُنپر غالب ہوتا رہا جبتک کہ قدیم الایام آیا اور وقت آپہونچا کہ حق تعالی کے مقدس
لوگ سلطنت کے مالک ہون - یہہ بیان تحریر نامہ نامی بسوی خسرو پرویز کے ہی اور آنا
قدیم الایام کا قدیم الایام کے رسول کا آنا ہی اسلئے کہ رسول کو گویا کہ مرسل کا حکم ہوتا ہے
چھٹی بشارت - بشارت تنزیلیہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۲۸ درس (۹) وہ
کسکو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ کرکے سمجھاویگا اونکو جنکا دودھ چھڑایا گیا جو چھاتیون
سے جدا کئے گئے (۱۰) کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا تھوڑا یہان
تھوڑا وہان (۱۱) ہان وہ وحشی کی سی ہونٹون اور اجنبی زبان سے اس گروہ کے ساتھہ

باتین کریگا (۱۲) اور اُن سے اُس نے کہا کہ یہہ وہ آرامگاہ ہی تم اونکو جو تھکے ہوئے
ہین آرام دیجیو اور یہہ چین کی حالت ہی پر وہ نہ سُنوا نہوئے (۱۳) سو خداوند کا کلام اُن
سے یہہ ہوگا حکم پر حکم۔ حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا
وہان تاکہ وے چلتے جاوین اور پیچھے گریں اور شکست کھاوین اور دام مین پھنسین اور
گرفتار ہووین (۱۴) پس اے ٹھٹے باز آدمیون جو اِس گروہ پر کہ یروسلم مین ہی حکمرانی کرتے ہو
خداوند کا کلام سنو (۱۵) ازبسکہ تم کہا کرتے ہو کہ ہم نے موت سے عہد باندہا اور عالم غیب
سے پیمان لیا جب مہلک تازیانہ پیچ سے ہوکے چلیگا ہمپر نہ پڑیگا کہ ہمنے جھوٹ کو اپنی
پناہ کیا ہی اور دروغگوئی کی آڑ مین اپنے تئین چھپایا ہی (۱۶) باوجود اسکے خداوند یہوواہ
یون فرماتا ہی دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لیے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے
کے سر کا مضبوط نیو والا پتھر اوسپر جو ایمان لاوے اتاولی نکریگا یعنی شرمندہ نہوگا (۱۷)
اور مین سوت پر عدالت اور سہول پر صداقت رکھونگا اور اولے جھوٹ کی پناہ کو جھاڑ دالینگے
اور پانی چھپنے کے مکان بہا لیجائین گے (۱۸) اور تمھارا عہد جو موت سے ہوا ٹوٹیگا اور
تمھاری موافقت عالم غیب سے قائم نرہیگی جب وہ مہلک تازیانہ پیچ سے ہوکے چلیگا
تب تم اوسکے جھاڑنیوالیکے نیچے پامال ہوجاؤگے۔ (۱۹) جس جسوقت وہ گزرتا ہووے
تمھین لیجائیگا ہر ایک صبح کو گزریگا اور دن اور رات کو بھی بلکہ اوسکا چرچا سُننا بھی گھبرانے
کا سبب ہوگا کہ خداوند اٹھیگا جیسا کوہ پراسیم مین اور وہ غضبناک ہوگا جیسا جبعون
کے وادی مین تا اپنا بلکہ غیر معمولی کام کرے، اور اپنا عمل کرگزرے نامان اپنا انوکھا عمل
(۲۲) سو اب تم ٹھٹھا مت کرو نہو کہ تمھارے بندے سخت ہوجاوین کیونکہ مین نے
خداوند رب الافواج سے سُنا ہی کہ اوس نے، کامل اور مصمم ارادہ کیا ہی کہ ساری زمین کو
تباہ کرے (۲۳) کان دھرکر میری آواز سنو شنوا ہوکر میری بات پر دل لگاؤ۔
(۲۴) کیا کسان بونے کے لیے سب دن ہل چلایا کرتا ہی۔ کیا ہر وقت وہ اپنی

زمین کو چاسا کرتا اور اوسکے ڈھیلے پھوڑا کرتا ہی (۲۵) جب وہ اُسکو ہموار کر چکا سو کیا وہ
اجوائن کو نہین پھینٹتا اور زیرا کو نہین ڈالتا اور گیہون کو بانت بانت مین نہین بوتا اور جو
کو اوسکے معین مکان مین اور دیوکدم کو اوسکی خاص کیاری مین نہین رولتا (۲۶) کیونکہ اسکا
خداوند اوسکو تربیت کرکے تمیز بخشتا اور اُسے سکھلاتا ہی (۲۷) اور اجوائن کو دانی کی
ہینگی سے نہین دانوتی اور زیری کی اوپر گاڑی کے چکر نہین گھماتی بلکہ لاٹھی سے اجوائن
جھاڑتا ہی اور زیری کو چھڑی سے (۲۸) روٹی کے غلے پر دائین چلاتا ہی لیکن وہ ہمیشہ
اُسے کوٹتا نہین رہتا اور اپنی گاڑی کے چکر اور گھوڑونکو ہمیشہ اُسپر پھیراتا نہین رہتا وہ
اُسے سراسر نہین کچلیگا (۲۹) یہہ بھی رب الافواج سے مقرر ہوا ہی جسکا انتظام عجیب اور
اُسکی دانائی بڑی ہی۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم واضح ہو کہ یہہ بشارت آنحضرت صلعم کی
ہو اور یا مسیح علیہ السلام کی ہی۔ ہمارے نزدیک یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی
اور دلائل ہمارے دعوی کے یہہ ہین +

دلیل اوّل ورس ۱۴ سے ۲۸ تک یہہ مضمون ہی کہ اس رسول کے زمانے مین دو عوی
یہود تمنای موت جو بسبب دعوی مقبولیت اور محبوبیت عند اللہ کرتے تھے وہ ٹوٹینگے اور
نقض کے لئے ضرور ہی کہ ان سے اس دعوی کرنے کی طلب ہو تاکہ اس صورتمین بسبب نکرنے
اس دعوی کے باوجود سہل ہونیکے نقض دعوی مذکور معلوم ہو اور آنحضرت صلعم کے
ہی زمانہ مین یہ نقض دعوی یہود ہوا نہ زمانہ مسیحی مین اور آیۃ کریمہ قل ان کانت

لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین
ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم واللہ علیم بالظالمین اسی باب مین نازل ہوئی

تنبیہ اس معجزہ سے صاف صدق دعوی یعرفونہ کما یعرفون ابنائہم ثابت ہی اور
تکذیب کیا مشکل تھی اور دو طرح تکذیب اسجگہہ ممکن تھی ایک باتیان ما طلب اللہ دوم
تکذیب پیشین گوئی ولن یتمنوہ ابدا بما قدمت ایدیہم قتل و اعتقاد و جلای وطنی

وقید کو اختیار کیا اور فقط لفظ تمنی الموت نکہا کیونکر کہتے کہ اس وقت اُس سے زیادہ کم بختی آنی ہے

دلیل دوم - درس ۱۰- اور ۱۳ مین نزول ایسی کتاب کا جو جامع احکام الٰہی ہو اور انبیاء متعددہ اور مقامات مختلفہ مین نازل ہو بیان ہے اور نزول قرآن شریف کا بجمعا بجمعا اسکا مصداق ہے نہ نزول انجیل تمھارے موافق انجیل مکتوب حواریین ہے نہ منزل من اللہ اور ہمارے نزدیک انجیل عیسوی منزل من اللہ مرۃ واحدۃ ہے اور اسی باب مین آیۃ کریمہ وقرانا فرقناہ لتقرہ علی الناس علی مکث ونزلناہ تنزیلا قل امنوا بہ اولا تومنوا ان الذین اوتوا العلم من قبلہ اذا یتلی علیہم یخرون للاذقان سجدا ویقولون سبحان ربنا ان کان وعد ربنا لمفعولا ویخرون للاذقان یبکون ویزیدہم خشوعا تا آخر ہوئی ہے لتقراہ علی الناس علی مکث گویا کہ فائدہ بیسنہ نوین درس بشارت ہذا کی طرف اشارہ ہوا اور آگے ان الذین اوتوا العلم من قبلہ مین اشارہ گویا کہ طرف اس بشارت کے ہے اور یہہ جواب شبہہ واہیہ قریش کا ہے جسکا بیان صراحتہ اس آیۃ کریمہ مین ہے

وقالوا لولا نزل علیہ القران جملۃ واحدۃ کذالک لنثبت بہ فوادک ورتلناہ ترتیلا ولا یاتونک بمثل الا جئناک بالحق واحسن تفسیرا- اور حاصل جواب ساتھہ منع قبیح نزول کذائی کی ہے اور بیان ثبوت فائدہ تثبیت فواد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تربیت شیخ ارکان امت کے اور بیان کرنے اس امر کے کہ خاصہ اس کتاب کا نزول کذائی ہے اور مشاہد اسکے اہل علم ہین بلکہ یہ نعمت تنزیل موجب سجدات شکر ہوا اور صحابہ کرام نے بھی تنزیلی کلام الٰہی کو بڑے احسانات الٰہی سے شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ ہم لوگ پابند کسی شریعت کے نہ تھے پس اگر اس صورت مین ہمین شریعت بطریق تنزیل نہ پلایا جاتا تو ہم متحمل اس کے نہوتے اور یہی صحیح ہے دیکھو یہود نے وقت نزول توریت کے باوجود طلب کے کس صورت سے مانا تھا- پہاڑ سر پر کھڑا کیا گیا تھا جب ناچار ہو کر قبول کر لیا تھا اور قریش کا کیا ذکر

حواشی کو اور سنت جیسا کہ ذکر بیان کرتے ہین ۱۲ سورہ مل

تھا البتہ طلب اور غیر طلب کا فرق نے شک ہی نکتہ شروع بیان تنزیل ورس ۱۰ سے ہی اور تیرہوین ورس پر ختم اگر دس اور تیرہ کو جمع کرو ۲۳ برس مدت نزول کلام مجید کیطرف اشارہ ہے ۔

دلیل سوم - ورس ۱۱ مین ہی ہان وہ وحشی کے سے ہونگے الخ - اور پیدایش کے سولھوین باب کے ورس ۱۲ مین نسبت اسمعیل علیہ السلام کے مذکور ہی وہ وحشی آدمی ہوگا اوسکا ہاتھ سب کے اوسکے ہاتھ اوسکے برخلاف ہونگے - اور وہ وحشی نعوذ باللہ من التحریف یعنی اسمعیل علیہ السلام عربی السان تھے اور کلام اللہ اور کلام محمد رسول اللہ صلعم عربی ہی نہ انجیل عیسوی اور نہ زبان مسیح علیہ السلام ۔

دلیل چہارم - ورس ۱۴ مین بیان ہجرت بسوی آرامگاہ یعنی مدینہ منورہ کے ہی ۔

دلیل پنجم - ورس ۱۶ مین ہی - دیکھو صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے سر کیا الخ اور بشارت دانیلیہ حجریہ مین بھی بسبب نعت مہمنیت کے یہی لفظ آیا ہی وقد مرا - اور کعبہ شریف کو بنیاد حقوق علیہ السلام نے بشارت توریہ مین کہا ہے - اور حضرت داؤد نے کہا ہی وہ پتھر جسکو معماروں نے رد کیا وہی کونے کا سرا ہوا پس بالتحقیق حجر زاویہ اس بشارت مین محمد رسول اللہ صلعم ہین کہ بعثت آپ کی گویا کہ کعبہ شریف کے لئے ہوئی ہی ۔

دلیل ششم - اس بشارت کی چند ورسون مین بیان تادیب عام ہی اور وہ دین احمدی ہے

دلیل ہفتم - ورس ۱۷ سے اخیر تک خلافت فاروقی کا ذکر ہی اور آپکی ایک کرامت عہد خلافت کا باین کلمات جب مہلک تازیانہ پیم سے ہوکے جلیگا الخ بیان ہی اور اس کرامت کو حضرت مولانا مرشدنا وہادینا قطب العارفین سند الواصلین امام المحدثین سند المدققین حضرت مرشدی سمی حبیب اللہ مولانا شیخ محمد صاحب تھانوی نے دفتر ہفتم مثنوی معنوی مین باین اشعار نقل کیا ہی ۔

نظم

بود روزے آن امیر المومنین — بر سریر معدلت مسند نشین — جامۂ انصاف در بر کردہ بود
ہیبت حق سایہ بر سر کردہ بود — مرسلان جملہ شاہان زمان — نیز بودند حاضر دربار آن
پیش قرطاس حساب جزیہ بود — بر وصول و باقی غور میفرمود — زیر باقی دید چون جزیہ زروم
گفت با بانگ بلند امیر دشوم — این چنین تاخیر در حکم خدا — اینقدر تقصیر در حکم خدا
اینچنین غفلت پی احکام رب — اینچنین گستاخیم ای نے ادب — چون سفیر روم دید این بزرجوش
مثل طیر دشت پران گشت ہوش — با ہزاران خوف آورد عذرہا — یک نشد مقبول لیکن از قضا
غیرت حق آنچنان گرمی گرفت — سختی اش ہرگز نہ یک نرمی گرفت — دُرّہ در دست کردہ استوار
جانب قیصر زد و گفت ہوشدار — فرق او از جسم او کردم جدا — نائب استم دست من دست خدا
شد سفیرش ہرکہ در اقصائے روم — کشت پرسان از سریر آرائے روم — مردمان گفتند تاریخ فلان
بود قیصر حسب دستور حکمران — ناگہ از دیوار دستی شد نمود — گردن قیصر ز جسمش دور بود
در کفش آن دُرّہ بود ای سفیر — می شد آب از ہیبتش جان لبصیر — ہرکہ گستاخی کند پیش سران
میرسد او را سزائی ہمچنان

اور درس ۱۶ آئین سفر شام فاروقی کا بیان ہی مملک تازیانہ دو معنون سے بجگہہ استعمال کیا ہی ایک بمعنی مشہور اور تطبیق اور بیان اسکا ابھی ہوا دوم بمعنی صاحب عدل و داد قامع کفر رافع دین فارق بین الباطل و الیقین درۃ الیہ عمر الفاروق رضی اللہ عنہ اور یہہ بمعنی اس درس سولہ مین اثبات کیا ہی اور باعث سفر ہذا یہی تھا کہ جسوقت صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین خیمہ زن ارض مبارک بیت المقدس پر ہوے شہر والون نے دروازے بند کرکے لڑنا شروع کیا چند ماہ لڑے آخر محاصرہ سے تنگ ہوکر اپنے پیشوا کے پاس آئے اور اُس سے اپنی تکلیف اور سرگردانی بیان کی وہ صبح کو دیوار قلعہ پر آکے مسلمانون سے متوجہ ہوا اور یہہ کہا تم جانتے ہو کہ یہہ شہر بلد اللہ اور حرم محترم الٰہی ہی اور ارض مقدس

اِسی شہر کا نام ہی اور ہمیشہ سے یہہ شہر معزز رہا اور اِس شہر کو اب کوئی فتح نکریگا سوای ایک شخص کے جسکی صورت سے ہم واقف ہین اگر حاکم تمھارا وہی ہی تو ہمین دکھلاو کہ ہم دروازے کھولدین اور اگر تمھارا حاکم وہ نہین تو اگر سو برس تم پڑے رہو تب بھی یہ شہر تمھارے قبضہ مین نہ آئیگا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے حضرت خالد کو جو شیشہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی تھی پیش کیا اوس نے غور سے دیکھا اور دیکھنے کے بعد کہا یہہ وہ نہین ہین کسی جگہہ فرق تھا پاگیا اور بیفکر بخوشی تمام کے چلاگیا صحابہ کرام نے اسبات مین ایک عرضی خدمت شریف امیر مین روانہ کی۔ آخرکار بعد مشورہ و قرارداد عزم سفر شام مصمم کیا اور راہی سفر شام ہوئے اور منازل طی کرکے شہر بیت المقدس پر پہونچے اور اُسی پیشوا اُنکے نے جمال فاروقی دیکھکر دروازے شہر کے وا کردے اور صحابہ کرام اُس آیہ کریمہ

یقوم ادخلوا الارض المقدسۃ التی کتب اللہ لکم ولا ترتدوا علی ادبارکم فتنقلبوا خسرین

کو پڑھتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے والحمد للہ ؛

دلیل ہشتم۔ بشارت مسیلانہ کتاب پیدایش باب ۴۹۔ یعقوب نے اپنے بیٹونکو بلایا اور کہا اپنے کو اکٹھا کرو تاکہ مین اوسکی جو پچھلے دنونمین تمپر بیتیگا خبر دون ورس ۱۰ یہوداہ سے ریاست کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم اوسکے پانون کے درمیان سے جاتا رہیگا جبتک کہ مسیلانہ آوے اور قومین اوسکے پاس اکٹھی ہونگی۔ دوسری مقدمہ یہ ثابت ہوگیا ہی کہ زمانہ اخیر محمد رسول اللہ صلعم کا ہی یعنی خاتم النبیین آپ ہین نہ مسیح علیہ السلام اور پچھلے دنون بمعنی زمانہ اخیر ہی اور نیز یہود مین بعد غضب واحد یعنی انکار نبوت عیسیٰ علیہ السلام فی الجملہ حکومت اور آزادی باقی تھی عرب خیبر وغیرہ حصون قلعہ رکھتے تھے مگر بعد غضب علی غضب یعنی بعد انکار رسالت آنحضرت صلعم مثل انکے عیسیٰ کے حکومت اور آزادی مطلقاً تمام روی زمین پر سے یہود کی مٹ گئی اور تمام روی زمین پر بطور رعیت آباد ہین ؛

فصل سن ولادت نبوی کے ثبوت کے بیان مین

بشارت میلادیہ مکاشفات یوحنا باب ۱۲ درس ۱ پھر ساتوین فرشتہ نے اپنا پیالہ ہوا مین اُنڈیلا تب آسمان کی ہیکل کی تخت کی طرف سے ایک بڑی آواز یہہ کہتے ہوئی نکلی کہ ہو چکا (۱۸) تب آوازین اور گرجین اور بجلیان ہوئین اور بھونچال آیا ایسا کہ جب سے آدمی زمین پر ہین ایسا بڑا سخت بھونچال کبھی نہ آیا تھا (۱۹) اور وہ بڑا شہر تین ٹکڑے ہوگیا اور قومون کے شہر گر گئے اور بڑی بابل خدا کے حضور یاد آئی تاکہ اوسے اپنی شدت قہر کی مے کا پیالہ پلاوے (۲۰) تب ہر ایک ٹاپو ٹل کے غائب ہوگیا اور پہاڑ کہین پائے نہ گئے اور آسمان سے آدمیون پر من من بھر کے اولے گرے اور اولونکی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا کیونکہ اُس اولے کی نہایت ہی سخت آفت تھی ؛

ش اور حن ۱۲ مین ہی کہ وہ ہو چکا یعنی نور محمد رسول اللہ صلعم نے اس عالم مین ظہور فرمایا اور وہ ظہور دو دفعہ ہوا مرتبہ اول آپکی والدہ ماجدہ حضرت خاتون آمنہ کے شکم مبارک مین اور مرتبہ دوم اس عالم مین اور ظہور ثانی چونکہ باعتبار اظہریت کے مقدم تھا ذکر مین بھی مقدم کیا اور فرمایا تب آوازین اور گرجین الخ اواز کعبہ شریف اور تمام عالم سے ہوئی اور بھونچال اس سے زیادہ اور کیا ہوگا کہ ۱۴۰ کنگرے قصر کسرا کے گرے اور مکان بھی شق ہوگیا اور اصنام بھی جا پڑے ۔ آگ فارس بھی بجھ گئی کسریٰ تخت سے نیچے گرا اور بڑی بابل کی خرابی کا زمانہ قریب آیا اور حضرت عمرؓ کے زمانہ مین یہ شہر خراب ہوا اور ظہور اول مین چونکہ اظہریت نہ تھی کو ظہور تو تھا ہی موخر فرماکر فرمایا اور آسمان سے آدمیون پر من من بھر کے اولے گرے اور اولونکی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا ۔ اور اس فقرہ مین بیان واقعہ اصحاب فیل کا ہی اور سورۂ فیل مین انھین کا بیان ہی ۔ اور بیان اس واقعہ عبرت انگیز کا یہہ ہی کہ ابرہہ شاہ حبش نے ایک کنیسہ بنام قلیس صنعا مین بنا کرارادہ کیا تھا کہ حج اُسکا ہوا کرے اسی اثنا مین ایک شخص نے قبیلہ کنانہ سے اُس مین رات کو بول و براز کیا

بعد واقفیت اس شخص کے اوس نے بقصد یہ کہا کہ مین کعبہ شریف کو منہدم کرونگا اور
اسی ارادہ خبیث سے لشکر کشی مکہ معظمہ کو کی اور اوسکے ہاتھی بہت تھے اور سردار لشکا
محمود نامی ایک فیل تھا پس حد حرم کے قریب پہونچکے چاہتا تھا کہ داخل حد حرم محترم
ہو اور اس فیل کو آگے رکھتے تھے۔ ناگاہ اس منزل مین اوس نے منہ پھیرا اور قدم
آگے نہ اُٹھایا اور بیٹھہ گیا ہر چند اوسکو مارا اور زخمی کیا مگر اوس طرف قدم نہ بڑہایا اگر
اور طرف کو لیجاتے تو دوڑیہ جاتا اور حرم کیطرف کو قدم نہ اُٹھاتا مگر وہ مردود باوجود اس
خرق عادت ظاہر و باہر کے نہ سمجھا آخر الامر حامی حرم محترم نے پرند بیشمار بھیجے ہر ایک
کے پاس تین سنگریزے تھے ایک ایک منقار مین دو دو دونون پنجون مین اور ان
طائرون نے لشکر کے سر پر آکر چھپرے کی بھر مار کرنی شروع کی۔ ایسے نشانہ باز تھے
کہ جسکے مارتے تھے سر مین گھسکر پاخانہ کے راستے نکلجاتے اسیطرح انھون نے
اس چھپرہ الٰہی سے اُس تمام لشکر کو ہلاک کیا۔ ایک شخص مخبر بھگکر بادشاہ کے پاس پہونچا
جب خبر دیچکا اور اوسنے پوچھا کہ وہ کیسے جانور تھے۔ ایک جانور کہ اُسکا گویا ملک الموت
تھا اوسکے سر پر آرہا تھا اوسنے اُس جانور کو دیکھکر کہا ایسے جانور تھے۔ اوسیوقت
اوس جانور نے وہ سنگریزہ جو نامزد اوسکے تھا مارکر اوسے ہلاک کیا۔ اور گویہ سنگریزے
چھرے ہی کی برابر تھے مگر بڑی گولی کا کام دیتے تھے اور اسی سبب سے باعتبار عظمت شانی
انکو سجّین سجّین کہکے اوسنے فرمایا اور یہہ قصہ زمانہ حمل سید المرسلین مین ہوا ہی اور یہہ خرق
عادت دو جہتین ہی۔ ایک جہت سے حرم محترم سے علاقہ رکھتا ہی اور دوسری جہت
سے حرمت سیدنا محمد رسول اللہ صلعم سے۔ اور تماشا یہکہ ہاتھی فرمانبردار الٰہی بھی بنام
حبیب ہی مشہور تھا نکتہ جیسی کہ تاریخ ولادت مسیح علیہ السلام سے سنہ عیسوی لیے
جاتے ہین ولادت محمدی سے بھی سن محمدی شمار ہونے چاہیے تھے لیکن بعام الفیل
مشہور ہوئے کہ سن محمدی کتاب لسعبا علیہ السلام کے موافق سن ہجری ہین ۰

فصل پانچوین بشارت شب میلاد نبوی صلعم کے بیانمین

پہلی سند بشارت میلاد محمدیہ سے صحیفہ حبقوق علیہ السلام باب ۳ درس ۳- خدا تیمان سے ہوا اور وہ جو قدوس ہی کوہ فاران سے آیا ش ہیجگہہ خداوند کریم کے آنا اُسکے رسول کی بعثت ہی اور فاران مکہ معظمہ کا نام ہی خلاصہ تواریخ مکہ کی فصل اسمار مین ہی اور نام رکھا گیا فاران اور پیدایش کے اکیسوین باب مین اسمٰعیل علیہ السلام کے حق مین مسطور ہی درس ۲۱ اور وہ فاران کے بیابان مین رہا اور وہ باتفاق مکہ مین رہتے تھے اور تھامہ سے تیمان ہوا اور تھامہ نام مکہ معظمہ کا ہی قاموس مین ہی تھامہ بالکسر مکہ شرفہا اللہ تعالی اور طیبہ حرم مدینہ ہی ہم اُسکی شوکت سے آسمان چھپ گیا اور زمین اُسکی حمد سے معمور ہوئی- ش یعنی احمد حامد محمد ومحمود وصاحب لواء حمد صلی اللہ علیہ وسلم بعد البری والوری والثری پیدا ہوئے ہم ۴- اُسکی چمکاہٹ نور کی مانند تھی ش بیان نور میلاد نبوی ہی شفار مین بیان آیات وقت ولادت نبوی صلعم مین ہی- دمارانہ من النور الذی خرج معہ عند ولادتہ دمارانہ اذ ذاک ام عثمان بن ابی العاص من قدمی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی ما نیظر الا النور ہم پر وہان بھی اُسکی قدرت و پرتو تھی ش ظہور قدرت الہی بظہور نور احمدی شب معراج مین ہوا کہ نور عرش بھی نور احمدی سے مقابل نہو سکا ہم درس ۵- مری اوسکے آگے آگے چلی اور اوس کے قدمون پر ہم آتشی دبا روانہ ہوئی- ش ہلاکت عامہ خاص اور عام دونون بہ برکت قدم نبوی اس عالم سے اُٹھائی گئین ہم درس ۶ وہ کھڑا ہوا اور اوسنے زمین کو لرزا دیا اوس نے نگاہ کی اور قومون کو پراگندہ کیا اور قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیان اوس کے آگے جھک گئین اوسکی قدیم راہین بھی ہین- ۷ مین نے دیکھا کہ کوشان کے خیمون پر بپت تھے اور زمین مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے ش ذکر مین تقدم زمانی نہین ہی بلکہ تقدم رتبہ کا لحاظ ہی پس وہ کھڑا ہوا اور اوس نے زمین کو لرزا دیا گو معنی

اسکے رعب بجا ہے اور عرف ہی کہ جس سے زمین بھی لرجا رہی اور اپنی محل کھو بیٹھے لیکن ظہور
معدان بعینہ اسکا جبل احد وغیرہ پر ہوا اور بلنا پہاڑ کا بلنا میعاد ہی جنہ کا ہی اور اس جبل احد
پر آپ اسوقت کھڑے تھے قولہ اس نے نگاہ کی الخ ظہور اسکا یوم الاخراب ہوا قولہ
قدیم پہاڑ ریزہ ریزہ ہو گئے اور پرانی پہاڑیاں اسکے آگے دھس گئیں ش مراد پہاڑ
سے وہ شرائع ماتقدم ہین جو کسی پہاڑ پر عطا ہوئین مثل شریعت موسوی اور پرانی
پہاڑیان صحف انبیاء کرام علیہم السلام اور بوجہ اسکے کہ شریعت انکی پہاڑ پر عطا ہوئی تھی
اُنکو پہاڑ مان کر کے تعبیر کیا گو پہاڑی پر وہ صحیفہ نہ ملا ہو اور دھسجانا اونکا منسوخ
ہو جانا احکام اُنکے کا ہی اور منع ہونا مطالعہ اُنکے کا مگر بضرورت شعر
ینزلات و غزی برآورد و گرد ۔ کہ توریت و انجیل منسوخ کرد ۔ ہین اسکا بیان ہی
بنیسہ اس فقرہ سے ثابت ہو گیا کہ لوازم نبوت بینا صلی اللہ علیہ وسلم سے نسخ شرائع
ماتقدم ہی وللہ الحمد قولہ مین نے دیکھا کہ کوشان کے خیمون پر بپت تھی اور زمین
مدیان کے پردے کانپ جاتے تھے ش مدیان اگر اصل مین مدین ہی تو اُنکے
پردے اسی شب میلاد مین اس عالم ظہور مین کانپ گئے جسکے سبب سے زلزلہ ایوان کسریٰ
مین آیا شعر چو صنیش در افواہ دنیا فتاد ۔ ترلزل در ایوان کسری فتاد ۔ اسی امر عام
نبوی کو بیان فرماوی ہی اور اگر اصل مین مدین ہی یعنی مدین شعیب علیہ السلام جہان حضرت
موسیٰ علیہ السلام مقیم رہے اور رسالت لوٹتے وقت وہان سے عطا ہوئی تو ہلنا اور کانپنا
اُسکے پیروان کا دین نسخ ہونا شریعت موسوی کا ہی اور اگر حقیقت مین یہہ کلمہ مدیان
ہی اور کسی شہر ثالث کا نام ہی تو البتہ وہان بھی زلزلہ وغیرہ شب میلاد مین ہوا ہو گا اور
کاشان تو ان مین ایک شہر ہی اور وہان بھی زلزلہ ہوا ہو گا ۔ ہم کیا تو ندیون سے
بیزار تھا ایخداوند کیا دریاؤن پر تیرا قہر تھا ۔ کیا سمندر پر تیرا غضب تھا کہ تو اپنے گھوڑون
پر اور فتحیابی کی گاڑیون پر سوار ہوا ۹ کمان تیری بالکل ننگی کی گئی جیسا کہ تو نے

فرمایا ان قوموں کے ساتھہ قسم بھی کی ہی حضرت جبرئیل اور میکائیل علیہما السلام فرشتے
مقربہ ہین اور لایعصون اللہ ما امرہم ویفعلون ما یؤمرون ملائک کی شان مین نازل ہی
اور ظہور صفات الہیہ مثل احیاء و اماتہ و رزاقیت و اعجاز فرشتگان مین زیادہ ہی یعنی
یہہ ان کا مونپر مقرر ہین۔ عزرائیل قبض ارواح پر۔ اسرافیل احیاء و بیہوشی و ازہاق
ارواح و فساد عالم پر۔ جبرئیل امانت داری وحی و مدد رسل پر اور میکائیل بارش پر۔
ایسی وجہ سی جو انکو قرب کذائی زیادہ ہی اُنکے کامونکو اللہ پاک کیطرف نسبت کرتے
ہین جیسی کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے جو ابرا الاکمہ و ابرص و احیاء اموات ہوتا تھا تو
گو وہ یقیناً بحکم الہی ہی ہی و ہمیت تھا مگر آخر معجزہ تو آپکا ہی شمار ہوا اور مسیحای وقت مثل
ہوئی ایسے ہی یہان سوار ہونے حضرت جبرئیل علیہما السلام اور اور ملائک کو ساتھہ سوا
اللہ عزوجل کے تعبیر کیا ہی اور یہہ دونون صاحب روز بدر سوار تھے ہی اور مضمون اس تمام
فقرہ کا یہ ہی کہ پہلے زمانہ موسوی مین تو خشکی سمندر وغیرہ کے لئے سوار ہوئے تھے
اب بھی کیا ویسا ہی ارادہ ہی ہم تو نے زمین کو چیر کے اسکی ندیان کردیا۔ ش وادی
سمادہ جو ہزار برس سے خشک تھے جاری ہوئی ہم نے پہاڑون نے تجھے دیکھا اور
کانپ گئے ش منظر اسکا احد وغیرہ ہی ہم پانی کے بارہ سوتے گزر گئے ش خشکی بحیرہ
طبریہ کو اگر مصداق اسکا قرار دیجئے تو بجا ہی اور وادی سمادہ کا جاری ہونا اور بحیرہ طبریہ
کا خشک ہونا شب میلاد نبوی صلعم مین ہوا ہی ہم کہاؤ نے اپنی آواز بلند کی اور اپنے
ماتھہ اوپر کو اوٹھائے ش گہاؤ کعبہ معظمہ اور وقت میلاد شریف صلی اللہ علیہ وسلم کعبہ
معظمہ کے چارون گوشون سی یہہ آواز ہوئی قد جاءکم رسول من انفسکم جس سے تمام
قریش گھبرا گئے ہم ہا سورج اور چاند اپنے اپنے مکان پر ٹھہر گئے تیرے تیرونکی روشنی
کے باعث جوادی اور تیرے بھالے کی چمکاہٹ کے سبب ش گو معنی اس کلام
کے بیان شدت حرب ہم گر منظر یعنی یہی اسکا غزوہ خیبر کی منزل مہبا مین حضرت

علی رضی اللہ عنہ کے لئے اور بروز غزوہ خندق علی بعض الروایات حضرت سرور عالم
کے لئے اور قصہ تصدیق آمد قافلہ قریش مین محمد و شمس و حسین شمس دونون ہوا۔
اور بیان ان تینون معجزون کا یہ ہے بیان معجزہ اول خیبری معراج النبوت مین ہے
اور ایک وقائع اس غزوہ سے یہہ ہے کہ رسول اللہ صلعم خیبر سے رجوع فرما کر صہبا مین
خیمہ زن ہوئے اور حضرت صفیہ ام المومنین کے ساتھہ زفاف کیا۔ اسی منزل مین بعد
نماز عصر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سر مبارک کنار حضرت علی رضہ مین تھا کہ آثار وحی
آنحضرت پر ظاہر ہوئے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا نکی تھی اور زمان وحی کا
غروب آفتاب تک دراز ہوا۔ بعد غروب آفتاب کے آثار نزول وحی منقطع ہوئے اور
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس عالم کیفیت متوجہ ہوئے پس حضرت علی رضہ سے استفسار
ادا ہی نماز عصر فرمایا حضرت علی رضہ نے عرض کیا کہ مین نے نماز عصر ادا نہین کی پس آپ نے
واسطے نماز حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے دعا کی کہ الہی علی تیری اور تیرے رسول کی اطاعت
مین تھا آفتاب کو اوس کے واسطے لوٹا دے تاکہ نماز عصر ادا کرے۔ پس خداوند کریم
نے بصدقہ دعا حبیب علیہ الصلوۃ والسلام آفتاب کو بعد غروب طالع فرمایا کہ شعاع اسکی
پہاڑون اور جنگلون پر پڑی اور خلق نے اپنی آنکھون سے دیکھا اور حضرت علی رضہ نے وضو کیا
اور نماز عصر ادا کی اور معجزہ حبس شمس بروز خندق بھی رسول اللہ صلعم کی نماز عصر کے لئے
روایت کیا گیا ہے مگر مشہور یہہ ہے کہ آپ نے بعد غروب نماز عصر قضا کی ہے اور بیان
معجزہ سومی یہہ ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح شب معراج کے
حال معراج بیان کیا اور فرمایا کہ قافلہ قریش شام سے آنیوالے کو مین نے راستے مین
دیکھا اور یہہ نشان بھی بیان کیا کہ اوسوقت ایک اونٹ بھاگ گیا تھا بعض قافلے والے
اوسکے پیچھے دوڑتے تھے۔ قریش نے اوسوقت کہا کہ یہ بتلایئے کہ وہ قافلہ کب یہان
پہونچیگا۔ آپ نے فرمایا چہارشنبہ کو پس چہارشنبہ کو قریش بانتظار آمد قافلہ تھے اور

دن قریب غروب کے ہوا اور قافلہ نہ آیا پس رسول اللہ صلعم نے دعا کی ایک ساعت دن
اور بڑھگیا اسعرصہ مین وہ قافلہ آگیا۔ اور اس حدیث کو یونس بن ابی بکر نے مغازی مین
ابن اسحاق سے روایت کی ہی اور غزوہ خیبر اور غزوہ خندق یوم نیزہ بازی اور تیر اندازی
مہتابی اور چاند بیچارہ شق بھی ہوا اور اتنی دیر اسکی حرکت مین بھی توقف رہا ہوگا ۱۲ تو
قہر کے ساتھہ زمین پر کود چم کر گیا تو نے نہایت غصہ ہوکے قومونکو روند ڈالا ہی ۱۳۔
اپنی قوم کو رہائی دینے کے لئے تان اپنے ممسوح کو رہائی دینے کے لئے نکل چلا۔ ش
ذکر ہجرت ہی اور ممسوح آنحضرت صلعم اور وہی تیرہوین آیت ہم تو بنیاد کو گردن تک ننگا
کرکے شریر کی کمر کی سر کو کچل ڈالینگا ش۔ بیان فتح مکہ معظمہ اور بنیاد کعبہ معظمہ اور قید
گردن تک ننگا کرنے کی بوجہ قبولیت ایمان ہی نکتہ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ سے معلوم
ہوتا ہی کہ پہلے سے اسکا بیان صحیفون مین ہی اور شریر ابوجہل اور اہل دعوی کا ثبوت ہے
انشاء اللہ تعالی آجاویگا نکتہ کلام مجید شریف مین فرمایا ہی اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ
نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْ هُمَا فِي الْغَارِ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ
اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا۔ یعنی اگر تم نہ مدد کروگے رسول کی تو اسکی مدد کی اللہ نے جسوقت
اسکو نکالا کافرون نے دو جان سے جب دونون گئے غار مین جب کہنے لگا اپنے رفیق
کو تو غم نکھا اللہ ہمارے ساتھہ ہی۔ یہہ آیت بیان ہجرت مین ہی اور اس آیت سے
معلوم ہوتا ہی کہ ہجرت ہی باعث فتوحات ہی اور ان صحیفون سے بھی یہی مضمون ثابت
ہوتا ہی۔ بشارت جلیہ بدریہ مین اسی ہجرت کو نصرت غزوہ بدر کی وجہ قرار دی ہی اور
یہان اسی ہجرت کے ساتھہ فتح مکہ معظمہ کو ذکر کیا ہی اور انھین دونون غزوون پر گویا
کہ مدار نصرت رسول اللہ صلعم تھا۔ پہلے کی شان مین لِيَهْلِكَ مَنْ هَلَكَ عَنْ بَيِّنَةٍ
وَيَحْيٰى مَنْ حَيَّ عَنْ بَيِّنَةٍ نازل ہی۔ اور دوسرے مین سورہ اذا جاء نصر اللہ والفتح نازل
دوسری سند بشارت سحابیہ زبور ۹۷۔ خداوند سلطنت کرتا ہی زمین خوشی کرے

چھوٹے بڑے جزیرے بشارہ ہوئے ۲ بدلیان اور کالی گھٹائیں اوسکے آس پاس
ہیں صداقت اور عدالت اسکی سلطنت کی بنیاد ہیں شش ظرز بیان اور قرائن سے ثابت
ہوکہ یہہ بشارت ہی اور استقبال بزمانہ حال بلکہ بزمانہ ماضی بوجہ یقین اکثر تعبیر کرتے
ہیں بشارت جلیہ مدینہ میں بابل کی خرابے کی نسبت یہ فقرہ ہی پھر اوس نے بات
بڑھاکے کہا بابل گر پڑا گر پڑا اور اس فقرہ میں خرابی بابل کو جو صدہا برس کے بعد
اس بشارت سے ہوئی بصیغہ ماضی بوجہ یقین تعبیر کیا اور ایسی ہی اور بہت جگہہ ہی۔
اب بعد تمہید مقدمہ ہذا ہم سنتے ہیں سلطنت خداوندی مشہر رسالت خلافت ارضیہ کے ہی اور ہم
دونوں امر بشارت ہذا محمد رسول اللہ صلعم میں ہی مجتمع ہیں اور نیز فقرہ خداوند سلطنت
کرتا ہی اور فقرہ دوم چھوٹے بڑے جزیرے شادہ ہوئے میں رسالت عامہ کو بیان فرمایا
ہی اور رسالت عامہ بھی آپ پر ہی صادق ہی کہ آپ رسول الثقلین ہیں درس دوم بدلیان الخ
میں بیان معجزہ سحابی سید عالم صلعم کا ہی اور وہ یہی تھا کہ آپکے سر پر بدلی سایہ کیے
رہتی تھی یعنی بطور اعجاز سفار میں بیان آیات عند مولد النبی صلعم میں ہی ومن
ذلک اظلال اللہ تعالی لہ بالغمام فی سفرہ انھیں آیات سے ہی سایہ کرنا اللہ تعالے کا
رسول اللہ صلعم پر بادل سے سفر میں۔ وفی روایۃ ان خدیجۃ ونساءہا رایتہ لما
قدم وملکان یظلانہ فذکرت ذلک لمیسرۃ فاخبرتہا انہ رای ذلک عند خرج معہ فی سفرہ
یعنی ایک روایت میں ہی کہ خدیجہ اور اسکی اور عورتوں نے رسول اللہ صلعم کو وقت
مراجعت سفر شام سے دیکھا کہ دو فرشتے آپ پر سایہ کر رہے تھے پس خدیجہ رضی اللہ عنہا
نے اس امر کا میسرہ سے ذکر کیا پس میسرہ نے کہا کہ تمام سفر میں جب سے میں آپکے
ساتھہ گیا تھا یہہ امر دیکھا ہی وقد روی ان حلیمہ رات غمامۃ تظلہ وہو عندہا۔ اور
تحقیق روایت کیا گیا ہی کہ حلیمہ آپکی دائی نے دیکھا کہ ایک بدلی کو کہ آپ پر سایہ کرتی
تھی اور آپ اسوقت حلیمہ کے ہی پاس تھے۔ اور فقرہ دوم درس دوم عدالت الخ

مین آپکے دونون خلیفون ابوبکر الصدیق اور عادل عمر رضی اللہ عنہما کا بیان ہو اور حضرت صدیق بمنزلہ ہارون علیہ السلام کے تھے اور حضرت عمر کی شان مین وارد ہو کہ اسلام عمر کی شوکت اسلام بڑھی اور اونکے اخیر وقت تک برابر دن بدن اسلام بڑھتا رہا اور دونون آپکے تخت پر یعنی منبر پر آپ کے بعد جانشین ہوئے اور ان دونون صاحبون کے انتقال کے بعد بعض قسم کے بندوبست مین فرق آگیا اور اطلاق زید عدل مشہور ہے ۳ھ۔ ایک آگ اُسکے آگے جاتی ہو اور اوس کے دشمنو نکو ہر طرف جلاتی ہو ش آپ کے دشمن شیاطین اور آگ شہاب ثاقب شفا مین بیان آیات مولد نبی مین ہے۔ ومن ذالک حرسہ السماء بالشہب۔ اور انھین آیات ولادت سے حفاظت آسمان کے ساتھہ شہاب ثاقب کے ہم ۴ھ۔ اسکی بجلیون نے عالم کو روشن کیا زمین دیکھتے ہی کانپ گئی ش۔ فقرہ اول مین اُس نور کا بیان ہو جو وقت ولادت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ظاہر ہوا آیات مولد نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین شفا مین ہے ومارات من النور الذی خرج معہ عند ولادتہ۔ ترجمہ انھین آیات سے دیکھنا آپکی والدہ کا ایک نور کا جو آپ کے ساتھہ ظاہر ہوا۔ ومارات اذ ذاک ام عثمان ابن ابی العاص من تدلی النجوم وظہور النور عند ولادتہ حتی مایخطر الا النور۔ ترجمہ اور انھین آیات سے ہو وہ شی کہ دیکھی عثمان بن ابی العاص کی ماں نے لٹکنے اور نزدیکی ستارون اور ظہور نور سے آپکی پیدایش کیوقت یہانتک کہ سوای نور کے اور کچھہ خطر نہ آتا تھا۔ وقول الشفا ام عبدالرحمن بن عوف لما سقط علیہ السلام علی یدی واستہل سمعت قائلا یقول رحمک اللہ وضارلی مابین المغرب والمشرق حتی نظرت الی قصور الروم۔ ترجمہ اور انھین آیات سے ہو وہ کہ بیان کیا شفا مادر عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے کہ جسوقت رسول اللہ صلعم کو مین نے اپنے ہاتھو پر لیا اور آپ رونے لگے سنا مین نے ایک قائل سے کہ کہتا تھا (رحمک اللہ) اللہ تجھہ رحم کرے اور روشن ہوا میرے لئے مشرق سے مغرب تک یہانتک کہ مین نے محل روم کے

دیکھیے اور فقرۂ ثانی مین اُس زلزلۂ عالم کا بیان ہی جس سی ایوان کسریٰ متزلزل ہوا۔
شفا کی فصل مذکور مین ہی وما جری من العجائب لیلۃ مولدہ من ارتجاج ایوان کسریٰ
وسقوط شرفاتہ وغیض بحیرۃ طبریہ وخمود نار فارس وکان لہا الف عام لم تخمد ترجمہ
اور اُنھین آیات سے ظہور عجائب کا جو شب میلاد نبوی مین ظاہر ہوئی ہین ظاہر ہوئی ہلنا محل کسریٰ کا
اور گر جانا اوسکے کنگرون کا اور سوکھ جانا بحیرہ طبریہ کا اور بجھنا آگ فارس کا اور
ہزار برس سے نہ بجھی تھی ۵ پہاڑ خداوند کے حضور سے موم کی مانند پگھل گئے
ساری زمین کے خداوند کے روبرو۔ ش آپکے اعضاء مبارک کے نقش پتھرون
مین ہو جاتے تھے غزوہ خندق مین خندق کھودتے وقت ایک پتھر کسی سے نہ ٹوٹ
سکا آپ ہی نے اُسے توڑا یہہ امر قوت بالمنی ہی سے تھا اور زمین تو قصہ سراقہ مین
پگھل گئی اور اسلئے اُسکے گھوڑے کو دھسا ہی لیا تھا اور آپکے خلیفہ ثانی عمر رضی
اللہ عنہ سے بھی کرامت اطاعت زمین ہوئی ہی اور وہ بھی آپ کا معجزہ ہی اور وہ قصہ
بوڑھیا کا ہی کہ زمانہ خلافت عمری مین وہی ایک بڑھیا کا زمین مین خشک ہو گیا اصدہ
بیچاری بوڑھیا خدمت امیر المومنین مین حاضر ہوئی اور استمداد ہی کا زمین سے کیا۔
آپ نے بحکم اللہ عزوجل زمین سے وہی اگلوا دیا م درس ۶۔ آسمان اُسکی صداقت
کی منادی کرتے ہین اور ساری امتین اُسکے جلال کو دیکھتے ہین ش فقرۂ اوّل کا
بیان قول قائل رحمک اللہ کا بیان شفا سے گذر گیا اور بیان فقرۂ دوم یہہ ہی کہ آپ کو
پیدائش کے وقت تمام عالم کی سیر کرائی گئی جیسا کہ احادیث مین وارد ہی اور بعد نبوت
آپکا جلال ساری خلقت دیکھتی ہی رہگئی م ۷ شرمندہ ہوئین وے سب جو کھدے
ہوئے بت پوجتے ہین اور سجدہ تو پر پھولتے ہین۔ اے ساری معبودو تم اُسی سجدہ کرو
ش یوم ولادت رسول اللہ صلعم کعبہ معظمہ سے آواز لقد جاءکم رسول من انفسکم آئی
اور بت سرنگون ہوئے جس سے تمام قریش گھبرائے اور بروز فتح مکہ معظمہ بھی سقوط اصنام

باشارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوا اور سجدہ کے ساتھ میں گرا اس سقوط کو تعبیر کیجئے تو بجا ہی اور بہت سیسہ وغیرہ سے مضبوط کیے ہوئے تھے اور یہ امر زمانہ نبوت اور قبل نبوت زمانہ ولادت رسول اللہ صلعم میں ہوا ہی ؟

دوسری سند بشارت میلاد سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

(مکاشفات یوحنا باب ۱۲)

اور ایک بڑا نشان آسمان پر نظر آیا ایک عورت سورج کو اوڑھے ہوئے اور چاند اسکے پاؤں تلے اور اسکے سر پر بارہ ستاروں کا تاج تھا (۲) اور وہ حاملہ تھی اور درد سے چلاتی اور جننے کو اذیت تھی (۳) پھر ایک اور نشان آسمان پر دکھائی دیا اور دیکھو ایک بڑا سرخ اژدہا جسکے سات سر اور دس سینگ اور اوسکے سروں پر سات تاج تھے ظاہر ہوا (۴) اور اوسکے دم نے آسمان کے تہائی ستاروں کو کھینچ کر زمین پر ڈالا اور وہ اژدہا اوس عورت کے آگے جو جننے پر تھی جا کھڑا ہوا تاکہ جب وہ جنے تو اوسکے بچہ کو نگل جاوے (۵) اور وہ فرزند نرینہ جنی جو کہ لوہے کا عصا لیکے سب قوموں پر حکومت کریگا اور اسکا لڑکا خدا کے آگے اور اوسکے تخت کے پاس اٹھا لیا گیا (۶) اور وہ عورت بیابان میں بھاگ گئی جہاں اسکی جگہ ہی جو خدا نے لیلے تھی تاکہ وہاں اسے ایکہزار دو سو ساٹھ دن تک اوسکی پرورش کریں (۷) پھر آسمان پر لڑائی ہوئی میکائیل اور اوسکے فرشتے لڑے اور اژدہا اور اوس کے فرشتے لڑے (۸) لیکن غالب نہ ہوئے اور نہ آسمان پر پھر اونکی جگہ ملی (۹) سو بڑا اژدہا نکالا گیا وہی پرانا سانپ جو ابلیس اور شیطان کہلاتا ہی اور جو سارے جہان کو دغا دیتا ہی وہ زمین پر گرایا گیا اور اوسکے فرشتے بھی اوس کے ساتھ گرائے گئے (۱۰) پھر میں نے ایک بڑی آواز کو آسمان سے یہ کہتے سنا کہ اب نجات اور قدرت اور ہمارے خدا کی سلطنت آئی اور اوسکے مسیح کا اختیار بھی

کیونکہ بھائیون پر تہمت لگانیوالا جو رات دن ہمارے خدا کے آگے اُنپر تہمت لگاتا تھا
گرایا گیا (۱۱) اور اونھون نے برّی کے لہو کے سبب اور اپنی گواہی کے کلمہ کے باعث اُسکو
جیت لیا اور اُنھون نے اپنی جانون کو مرنے تک عزیز نجانا (۱۲) اسواسطے تم آسمانو
آسمانون اور اونپر کے رہنے والو خوشی کرو افسوس اونپر جو خشکی اور تری کے رہنیوالے
ہین اِسلئے کہ ابلیس بڑے غصہ سے تمپر اوترا کہ وہ جانتا ہی کہ اوسکے لئے تھوڑی مہلت ہی
(۱۳) اور جب اُس اژدہے نے دیکھا کہ مین زمین پر گرایا گیا تو اوس نے اُس عورت کو
جو فرزند نرینہ جنی تھی ستایا (۱۴) اور اُس عورت کو بڑے عقاب کے دو پر دئے گئے
تاکہ وہ اُس سانپ کے سامنے سے بیابان کو اپنے مقام تک اُڑ جائے جہان ایک
زمان اور دو زمان اور نیم زمان تک اُسکی پرورش مقرر کی گئی (۱۵) پھر اُس سانپ نے
اپنے مُنہ سے پانی کی ندی کی مانند اُس عورت کے پیچھے بہایا تاکہ ایسا ہو وے کہ اُسی ندی
بہا لیجاوے (۱۶) پر زمین نے اُس عورت کی مدد کی کہ زمین نے اپنا مُنہ کھولا اور
اُس ندی کو جو اژدہے نے اپنے مُنہ سے بہائی تھی پی لیا اور اژدہا عورت پر غصّہ
ہوا اور اُسکی باقی اولاد سے جو خدا کا حکم مانتی اور یسوع مسیح کی گواہی رکھتی لڑنے گیا ؛

ش یہہ بشارت ولادت سید المرسلین محمد رسول اللہ صلعم صاحب سیف وعصا
کی ہی اور آپکی عین ولادت کیوقت کا ذکر ہی اور وہ عورت آپکی والدہ ماجدہ ہین اور وقت
ولادت شریف کے نور نے اُنکو گھیر لیا تھا اور تمام مکان نور سے منور تھا اور بشارت
سیلاد محمدیہ کی شرح مین سند اسکی شفای قاضی عیاض سے منقول ہوچکی ہی اور آپکے ہی
سر پر وہ تاج تھا جسمین بارہ ستارے یعنی قطاب وقت از امام حسن تا امام مہدی
رضی اللہ عنہم اجمعین تھے اور وہ تاج رسالت محمدی تھا اور در دزہ کا آپکے بھی ذکر
ہی اور وہ فرزند نرینہ شفیع المذنبین سیدنا محمد رسول اللہ صلعم صاحب سیف وصاحب عصا
ہین اور حکومت آپکی اظہر من الشمس گویا دونون جہان کے مالک آپ ہی ہین آپکو ہی شیطان پلید

اُسکے لشکر کی شر سے اللہ جل جلالہ نے بچایا اور حفاظت فرمائی ولہ الحمد الکافی اور آپ کی
پیدایش کے وقت سے ہی بھر مار شہاب ثاقب کی شیطان لعین پر ہوئی جسمین گویا کہ تمام
ستارے زمین آپڑے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم وقت ولادت شریف ازغیبی
مین غائب ہوگئے اور عرش عظیم کیطرف اوٹھالئے گئے اور تمام مشارق و مغارب کو آپکے
جمال باکمال سے منور فرمایا گیا اور آپ نے ہی بیابان مین یعنی منازل بنی سعد مین حلیمہ سعدیہ
اپنی والدہ رضاعیہ کے گھر بارہ سو ساٹھ دن جو آپکی پرورش کے لئے مقرر تھے پرورش پائی اور
بعد گذرنے اِس مدّت کے بعد شق صدر اور املا رسکینہ پھر بارہ سو ساٹھ دن یعنی ساڑھے
تین برس کے بعد پھر آپ مکہ معظمہ مین رونق افروز ہوئے اور اپنی والدہ ماجدہ یعنی حضرت خاتون
آمنہ کی آغوش مبارکمین قیام پکڑا اور یہہ عورت دائی رسول اللہ صلعم حضرت حلیمہ سعدیہ
ہین اور آپکے ہی گوش دراز کو گویا کہ عقاب کے پر دیدئے گئے تھے کہ بعد حصول شرف
مرکبیت سرور کائنات صلعم کے مثل ہوا کے جاتا تھا اور تمام زنان بنی سعد کی سواریون سے
آگے بڑہا جاتا تھا اور آپ نے ہی ایک زمان اور دو زمان اور نیم زمان یعنی ساڑھے تین
برس بیابان بنی سعد مین پرورش پائی جو آپکی پرورش کیواسطے مقرر تھے اور آپ ہی کی پیدایش
کے بعد شیاطین کو جگہہ نلی آسمان اور میکائیل غزوہ بدر کے دن مثل جبرئیل علیہ السلام کے
غزا مین ساتھہ تھے اور آپ ہی کی پیدایش کے ساتھہ سلطنت خداوندی جل جلالہ زمین پر
آئی اور حضرت مسیح علیہ السلام کی سلطنت کا بھی وقت قریب آیا اِسلئے کہ جو موقوف علیہ
نزدل تھا وہ ہوچکا اور شیطان ہی تہمت لگانیوالا تھا وہ گرایا گیا اور امت رسول اللہ
صلعم نی بصدقہ ذبیح اللہ و ابن الذبیحین علیہما السلام کے اور بصدقہ شہادت و حدانیت و رسالت
کے شیطان سے بازی جیت لی اور صحابہ نے ہی مرنے کو قبول کیا اور اپنی جانونکو عزیز نجانا
اِنَّ اللّٰہَ اشْتَرٰی مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اَنْفُسَھُمْ وَاَمْوَالَھُمْ بِاَنَّ لَھُمُ الْجَنَّۃَ یُقَاتِلُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ
اللّٰہِ فَیَقْتُلُوْنَ الآیہ۔ اسی بارہ مین اللہ جل جلالہ نے نازل فرمایا ہی اور شیطان اب نہایت

درجہ پر غضب ہوا اور پر غضب ہی مگر کیا کر سکتا ہی **مصرعہ** دشمن اگر قوی ست نگہبان قوی تر است
شعر چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو پشتبان ۔ چہ باک از موج بحر آن را کہ باشد نوح کشتیبان ۔ اور شیطان نے واقعی کوئی ندھی اپنے منہ سے بھائی ہوگی تاکہ خاتون آمنہ کو ضرر پہونچائے مگر اللہ کے حکم سے زمین اسی نگل گئی اور اوسکا حال ظاہر نہوا اور آولاد رسول اللہ صلعم آپکی امت جو گواہی دیتے ہین اسبات کی کہ بیشک عیسی مسیح علیہ السلام نے باپ پیدا ہوئے اللہ جل جلالہ نے مثل آدم علیہ السلام کے اُنکو بے باپ پیدا کیا اور آنکو رسول بنی اسرائیل کیا اور معجزات بینہ اُنکو عطا فرمائے اور وہ سچے رسول تھے اللہ نے مثل اور تمام رسولون کے اُنکو بھی یہود کی شر سے محفوظ رکھا اور شیطان غزوہ بدر مین کفار قریش کے ساتھ ہوکر میدان کارزار مین آیا اور شیخ نجدی آپکو ظاہر کیا اور لَا غَالِبَ لَکُمُ الْیَوْمَ مِنَ النَّاسِ وَاِنِّی جَارٌ لَّکُمْ کہکر اُنکا مددگار بنا اور جب اِدھر فرشتے اُترنے لگے اور جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام سوار ہوکر اپنے اپنے لشکر ملائک کو لیکر مدد رسول اللہ صلعم کے لئے آپہونچے اور مدد اللہ نے جانا کہ اب کچھہ بس نہین چلیگا ایڑیون کے بل ہٹا اور یہہ کہکر اِنِّیْ اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ اِنِّیْ اَخَافُ اللّٰہَ۔ چلدیا اور ہم سب سے از حد جلتا ہی کہ ہم صراط مستقیم پر ہین اور صراط مستقیم کیطرف بُلاتے ہین اور افراط نصاری اور تفریط یہود سے نکالکر لوگون کو راہ راست پر لاتے ہین۔ گو کسیکو راہ راست پر لانا کسی شخص کے اختیار مین نہین ہی بلکہ جسکو اللہ ذوالجلال چاہتا ہی وہی راہ راست پر آتا ہی چنانچہ فرمایا واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

فصل ساتوین اس بیان مین کہ آنحضرت صلعم ملک عرب شہر مکہ معظمہ مین پیدا ہونگے ۔

پہلی سند بشارت جملہ بدیہہ مین ہی النبوۃ فی العرب وبنی قیدار ۔

دوسری سند بشارت مصطفائیہ مین ہی اور اسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگی سلع کے بسنے والے ایک گیت گائین گے ۔

تیسری سند بشارت تثنیہ مین ہی باوجود اسکے خداوند یہوواہ یون فرماتا ہی دیکھو

مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے کے سر کا سنبطونیو والا پتھر اوسپر جو ایمان لاوے آتا دلی نکریگا ش عرب بے اور آباد دیہاتی ترجمہ ام القریٰ سلع پہاڑ مدینہ منورہ کا ہی۔ صیہون نام ام القریٰ کا ہی اور بنیاد ترجمہ بنیہ کا ہی اور بنیہ کعبہ معظمہ کا نام ہی۔ قاموس مین ہی البنیۃ کعبۃ المعبۃ اور شواہد ان دعاوی کے اپنے اپنے مواضع مین گذر گئے ؛

چوتھی سند۔ بشارت طلوع استثنا باب ۳۳۔ اور یہہ وہ برکت ہی جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی اور اوس نے کہا خداوند سیناسی آیا اور سعیر کی طلوع ہوا اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا ش خدا کا سیناسی آنا حضرت موسی علیہ السلام پر تورات کا نازل کرنا اور اونکو رسالت عطا کرنا اور اون سی ہمکلام ہونا ہی اور اللہ عزوجل کا طلوع ہونا ساعیر سی حضرت مسیح علیہ السلام پر انجیل کا نازل فرمانا اور اونکو رسالت عطا فرمانا ہی اور اللہ عزوجل کا جلوہ کرنا فاران سے پیدا کرنا محمد رسول اللہ کا جنکا لقب نور بھی ہی فاران مین ہی اور اونکو رسالت بھی وہین عطا ہوئی ہی اور پہلے دونون امر مسلم الثبوت عند الفریقین ہین پس ایسی ہی تیسرا امر بھی واجب التسلیم ہی اور اسمعیل علیہ السلام کے قصہ مین آچکا اور وہ فاران کے بیابان مین رہا۔ مدارج النبوت مین ہے تورات مین باوجود اس تحریف و تبدیل و تغیر کے ہی کہ حق سبحانہ نے تجلی کی سیناسی اور طلوع کیا ساعیر سے اور ظاہر ہوا فاران سے۔ سینا ایک پہاڑ کا نام ہی جسکو طور سینا اور طور سینین بھی کہتے ہین اور اوسی پر تجلی کی حق تعالی نے اور کلام کیا موسی علیہ السلام سے۔ اور ساعیر بھی ایک جگہہ کا نام ہی موضع حاضرہ مین کہ جہان مسیح علیہ السلام رہتے تھے اور ظاہر ہوئی اسمین نبوت آپکی اور نازل ہوئی اونپر انجیل۔ اور فاران اسم عبرانی ہی اور بنی ہاشم کے پہاڑون کا نام ہی کہ ایک مین اون سے آنحضرت صلعم عبادت کرتے تھے اور وحی بھی آپ پر انھین مین نازل ہوئی اور وہ یمین پہاڑ ہین۔ ایک ابوقبیس کہ مکہ اوسکے نیچے آباد ہی اوسکے مقابل مین قیقعان ہی بطن وادی

اور قیقعان کے شرق کیجانب متصل شعب بنی ہاشم ہی اور بقول مشہور اوسمین مولد رسول خدا صلعم کا ہی اور ابن قتیبہ نے کہ علماء امت سی ہی اور خواننده کتب پیشین اور مترجم انکا ہی اعلام النبوة مین لکھا ہی کہ اسجگہہ متامل پر کچھہ بھی غموض اور خفا نہین ہی اسلئے کہ جیسا ثابت ہی کہ تجلی خدا کی سیناسی انزال توریت کا موسی علیہ السلام پر طور سینا مین ہی اور اشراق اوس کا ساعیر سے انزال انجیل کا عیسی علیہ السلام پر ہی اور عیسی علیہ السلام ساعیر مین سکونت رکھتے تھے۔ ساعیر وطن آپ کا ارض خلیل موضع ناصرہ مین ہی اور اسی لئے آپکے تابعین کو نصاری کہتے ہین اور جیسا کہ ثابت ہوا کہ مراد ساتھہ اشراق حق سبحانہ کے ساعیر سے انزال انجیل عیسی علیہ السلام پر ہی ایسی ہی ثابت ہوا کہ جلوہ اوسکا فاران سے انزال قرآن شریف کا محمد صلعم پر ہی اور وہ جبال مکہ ہین اور مسلمین اور اہل کتاب مین فاران کے مکہ ہونمین خلاف نہین اور اگر دعوی کرین کہ فاران غیر مکہ ہی اور اُنکے افترا اور دروغگوئی سے کچھہ دور نہین ہم کہین گے کہ آیا توریت مین یہہ نہین ہی کہ ابراہیم نے ساکن کیا ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کو فاران مین اور کہین کے کہ اچھا اب کوئی اور جگہہ بتلاؤ کہ جلوہ خدا یتعالی وہان ہوا ہو اور اسجگہہ کا نام فاران ہو اور بتلاؤ کہ وہان بعثت کسی پیغمبر کی ہوئی ہو جسپر اللہ تعالی نے کتاب نازل فرمائی ہو اور بعد عیسی علیہ السلام ہوئے ہون **پانچوین سند**۔ بشارت قدوسیہ فارانیہ مین ہی اور وہ جو قدوس ہی کوہ فاران سے آیا ش آمد قدوس بعثت رسول مقدس معصوم مغفور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور تحقیق فاران ابھی ہوئی ہی **چھٹی سند** بشارت رحمیہ کا شروع ہی اری ای بانجھہ تو جو نہین حنتی تھی خوشی سے چلا اور وجد کر گے گا ش مخاطب بخطاب ہذا بیت العتیق کعبہ معظمہ ہی اور بیان بعثت و ولادت رسول ام القری مین ہی اور تیسرے باب مین انشاء اللہ تعالی یہہ بشارت ایگی **ساتوین سند** بشارت طلوع جلال الہی مین ہی کتاب یسعیاہ باب ۶۰ درس ۲ کہ دیکھہ تاریکی زمین پر چھا گئی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجھہ پر طالع ہوگا اور اوسکا جلال تجھہ پر نمود ہوگا ش طلوع خداوند کعبہ معظمہ پر بدلیل بشارت طلوعی ولادت اور بعثت رسول اللہ صلعم

کے مکہ معظمہ مین خبر دی ہی اور تیسرے باب مین آئے گی ؛

ساتوین فصل نبوت ہجرت و مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہوین برس کے بعد نبوت سی ہجرت کی ہی اسلئے آپکی ہجرت کا ذکر تیرہوین ہی درس مین آیا ہی اور دیباچہ رسالہ ہذا مین مذکور ہو چکا کہ باعث تالیف رسالہ ہذا ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہی کہ میری بشارت کھلم کھلا تیرہوین آیت مین ہی اور بشارات سنیر دمیہ بہت ہین اور اکثر ایسی ہی ہین کہ اُنپر یہہ کلمہ صادق اُسکتا ہی اور تعیین کسی بشارت کی بغیر بیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے درحقیقت دعوی علم غیب ہی پس باین سبب اُن تمام بشارات سنیر دمیہ کو اسجگہہ جمع کر دینا مناسب ہوا تاکہ ناظر کو آسانی ہو اور دلائل مبشریت ان بشارات کے اپنے اپنے مواضع مین مذکور ہین مگر اول مبشرات ہجرت کا ذکر مناسب ہی ؛

بشارت قدوسیہ فارانیہ مبینہ باب سوم صحیفہ حبقوق علیہ السلام درس ۱۳- تو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لئے ہان اپنے ممسوح کو رہائی دینے کے لئے نکل چلا ؛

بشارت مصطفائیہ مبینہ باب ۴۲ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام درس ۱۳- خداوند ایک پہلوان کی مانند نکلے گا- وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ للکاریگا ہان وہ جنگ کے لئے بلائیگا- وہ اپنے دشمنون پر سہادری کریگا ؛

بشارت مباہلہ مرقومہ باب ۴۳ صحیفہ یسعیاہ درس ۱۳- اوسوقت سی کہ دن ہونے لگا مین ہی ہون اور کوئی نہین کہ میرے ہاتھہ سی چھڑا سکے کام کرونگا کون ہی جو اسمین ہرج کرے

بشارت جملیہ بدریہ مذکورہ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام درس ۱۳- النبوۃ فی العرب دہنی قیدار ۱۴ پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آؤ اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکے بھاگنے والے کے ملنے کو نکلو ۱۵ کیونکہ وے تلوارون کے سامنے سے ننگی تلوار سی اور کھینچی ہوی کمان سی اور جنگ کی شدت سی بھاگے ہین ۱۶ خداوند نے مجھے یون فرمایا ہنوز ایک برس

بان مزدور کی ہی ٹھیک ایک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی اور تیر انداز دنکے جو باقی رہی قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جائین گے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یون فرمایا ہی اس بشارت مین گو ذکر ہجرت چودھوین درس مین ہی مگر شروع اس مضمون کا تیرھوین درس سے ہی ؛

بشارت قومیہ سیزدہمیہ درس ۱۳- اور اوس لونڈی کے بیٹے سے بھی ایک قوم پیدا کرونگا اسلئے کہ وہ بھی تیری نسل ہی- گو ذکر ہجرت بظاہر اس درس مین نہین مگر کلمہ قوم اسکو بیان کرتی ہی کما مینا ہ من قبل ؛

بشارت قدیم الایامیہ درس ۱۳- مین نے رات کی رویتون کے وسیلے دیکھا اور کیا دیکھتا ہون کہ ایک شخص آدم زاد کی مانند آسمان کے بادلون کے ساتھ آیا اور قدیم الایام تک پہونچا دے اُسے اُسکے آگے لائے ۱۴- اور تسلط اور حشمت اور سلطنت اُسی دیگئی کہ سب قومین اور مختلف زبان بولنے والی اُسکی خدمت گذاری کرین اوسکی سلطنت ابدی سلطنت ہی جو جاتی نرہیگی اور اوسکی مملکت ایسی جو زائل نہوگی اور اس درس مین گو بیان عطای رسالت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم ہی مگر یہہ درس سیزدہم اور بیان تسلط وحشمت کا من سیزدہمی کے اشارہ فرماتا ہی یعنی یہہ سلطنت اور حشمت روز ہجرت سی گویا کہ شروع ہوگی ؛

بشارت تنزیلیہ درس ۱۲- اور اوس نے اُن سی کہا کہ یہہ وہ آرامگاہ ہی تم اونکو جو تھکے ہوئے ہین آرام دیجیو اور یہہ چین کی حالت ہی پھر وہ نشنوا نہوئے ۱۳ سو خداوند کا کلام اُن سے یہہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون پر قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وے چلے جاوین اور پچھاڑی کرین اور شکست کھاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار ہوون اور گو بظاہر ہجرت کا اس بشارت مین ذکر نہین ہی مگر آرامگاہ یعنی مدینہ منورہ اور بیان [illegible] کلام مجید مدینہ منورہ مین سفر ہجرت کو بیان فرماوی ہی ؛

بشارت غار توریہ صحیفہ یسعیاہ باب ۴۲ درس ۴- میری سنوای میری امت میرا لطیف

کان دھرای میرے گروہ کہ ایک شریعت مجھہ سے رائج ہوگی اور اپنی شرع کو قومونکی روشنی
کے لئے قائم کرونگا (۵) میری راستبازی نزدیک ہی۔ میری نجات چل نکلی ہی اور میری بازو
قومون پر حکمرانی کریگی۔ بحری مملکتین میرا انتظار کرینگی اور میرے بازو پر انکا توکل ہوگا۔
(۶) اپنی آنکھین آسمان کیطرف اٹھاؤ اور نیچے زمین پر نگاہ کرو کہ آسمان دھوئین کی مانند
غائب ہوجائین گے اور زمین کپڑے کیطرح پورانی ہوگی اور وے جو اوسپر بستے ہین
اوسیطرح مرجائین گے پر میری نجات ابدتک رہیگی اور میری صداقت موقوف نکیجائیگی (۷)
میری سنوای تم سب جو صداقت شناس ہواے لوگو جنکے دلمین میری شریعت ہو انسان کی
ملامت سے مت ڈرو اور انکی طعنہ زنی سے ہراسان نہو (۸) کیونکہ کیڑا انھین کپڑے
کیطرح کھائیگا اور کرم انھین پشمینہ کیطرح کھا جائیگا پر میری صداقت ابدتک رہیگی
اور میری نجات پشت در پشت (۹) سو وے خدا نے جنھین خریدا ہی پھرینگے اور گاتے
ہوئے صیہون مین آوینگے اور ابدی خوشی اُنکے سر پر ہوگی وے خوشی اور خورمی حاصل
کرینگے اور غم والم بھاگجائین گے (۱۰) جو تمھین تسلی دیتا ہی مین ہی ہون تو کون ہی کہ انسان
سے جو مرجاتا ہی اور بنی آدم سے جو گھاس کی مانند ہوجاتا ڈرتا ہی (۱۱) اور خداوند اپنے
خالق کو بھولجاتا ہی جسنے آسمان پھیلائے اور زمین کی بنیاد ڈالی اور تو ہر روز ظالم کے
جوش وخروش سے کہ گویا کہ وہ ہلاک کرنیکو طیار ہی ڈرتا ہی پر ظالم کا جوش وخروش کہان
ہی (۱۲) جھکایا ہوا بند ہوا جلدی سے آزاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا اور اوسکی روٹی
کم نہوگی (۱۳) مین خداے تیرا خدا ہون جو سمندر کو ہلا دیتا ہون جسوقت اُسکی لہرین جوش
مارین اوسکا نام رب الافواج ہی (۱۴) اور مین نے اپنی باتین تیرے مُنہ مین ڈالین اور
تجھے اپنے سایہ کے تلے چھپا رکھا تاکہ افلاک برپا کرون اور زمین کی بنیاد ڈالون اور
صیہون کو کہون تو میری گروہ ہی ش۔ یہہ بشارت پہلے منقول نہین ہوئی اس سبب سے
اُسکی شرح بھی نہین ہونی چاہیئے پس بنام خدا سنیئے کہ کلمہ ایک شریعت بطرز بیان خود

اسباب کو بیان فرماتے ہی کہ یہ شریعت عظیم الشان بطرز عجیب و کارخانۂ جدید قائم ہوگی
اور پہلی شرائع اوسوقت کالعدم ہونگی اور وہ شریعت بلاواسطہ میری طرف سے ہوگی یعنی
شریعت سے مراد طریقہ حسنہ نبی اللہ نہین ہی اور نہ یہ طرز بیان اسطرف بھی مشعر ہی کہ یہ شریعت
بنی اسرائیل مین سے جاری نہوگی بلکہ اور قومین سے ہوگی اور حصہ نبوت بخاندان ابراہیمی
اور علحدگی اینا و اخراج ابراہیم علیہ السلام کا سیدنا اسمٰعیل و اسحاق علیہما السلام سے اور
منبوضیت آل عیص علیہ السلام کی اور بیچڈالنے آنکے کی اپنے حصہ کو اور عطا ہونا نبوت و
کرامت کا یعقوب علیہ السلام کو اسحاق علیہ السلام کیطرف سے اس غیر کو بنی اسمٰعیل کے ساتھ
خاص کئے دی ہی اور فقرۂ دوم درس ہذا مین اپنی شرع کو قومونکی روشنی کے لئے قائم
کرونگا عموم بعثت اس رسول کیطرف شیری اور وہ اس مبشر علیہ السلام کے بعد ہمارے رسول صلعم کی
خاص ہی اور نور بھی لقب توصیفی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور ظہور نور کا وقت ولادت
آنحضرت صلعم کے اس ہماری دعوی کا مؤید ہی درس ۵ **قولہ** میری راستبازی نزدیک ہی
ش علی قولکم تمام انبیاء کرام بنی اسرائیل علیہم السلام راستباز تھے نہ تبلیغ مین نہ اور امور
مین پس کسی طریقہ نبی یا رسول بنی اسرائیل پر یہہ کلمہ صادق نہین آسکتا اور آنحضرت
کا لقب نبی صادق ہی اور کذب ہمارے نزدیک انبیاء کرام سے محال ہی **قولہ** میری بازو
قومون پر حکمرانی کریگی **ش** بیعت غزوہ حدیبیہ کی شان مین ید اللہ فوق ایدیہم نازل ہی
یعنی اللہ کا ہاتھ انکے ہاتھ پر ہی اور متشابہ ہونے مین دونون برابر ہین **شعر** بیعت خدا
سے ہی مجھے بیواسطہ نصیب ۔ دست خدا ہی نام مرے دستگیر کا ۔ اسی معنی مین ہی اور
و مارمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی بھی اسی مضمون کو ادا فرماتی ہی اور مسیح کب حکمران ہی
قولہ بحری ملکتین میرا انتظار کرینگے اور میری بازو پر انکا توکل ہوگا **ش** صداقت
پیشین گوئی شیوع ملت اسلام کی شرقاً غرباً جنوباً شمالاً کی خبر دی ہی درس (۶) **قولہ** پر
میری نجات ابد تک رہیگی اور میری صداقت موقوف نکیجائیگی ۔ **ش** انا نحن نزلنا الذکر

دانا لہ لحافظون ہی اور شریعت عیسوی بسبب تحریف پولس وغیرہ کما ینبغی ابد تک پہلی ہی نرہی ہی اور پھر منسوخ بھی ہوگئی اور میری صداقت موقوف نیکیجائیگی خلافت ابوبکر الصدیق کیطرف بھی شاید مشیر ہی حدیث شریف یابی اللہ والمومنون الا ابابکر یعنی اللہ اور مومن سوائے صدیق کے اور کسیکو میرے بعد خلیفہ بلافصل مقرر نکرینگے اسی مضمون مین ہی اور درس ۹ مین فقرہ پر میری صداقت ابد تک رہیگی اور میری نجات پشت در پشت ختم رسالت اور نبوت کو بیان فرماوی ہی اور بقرار اہل سنت وجماعت کی قیامت تک خبر دی ہی درس ۱۱ مین **قولہ** جنھین خدا نے خرید ہی ان اللہ اشتری من المومنین انفسھم واموالھم بان لھم الجنۃ الآیہ کی بشارت دی ہی اور مہاجرین کے جنتی ہونیکو بیان فرماوی ہے **قولہ** پھرینگے اور گاتے ہوئے صیہون مین آوینگے اور ابدی خوشی اُنکے سر پر ہوگی۔ بیان حجۃ الوداع ہی اور صیہون لقب مکہ معظمہ کا ہی۔ کما بیناہ مراراً اور کلمہ پھرینگے اِس امر کو بیان کرتی ہی کہ اول ہجرت ہوگی اور بعد ہجرت مہاجر سے لوٹکر آئین گے اور مکہ معظمہ مین بخوشی داخل ہونگے اور لبیک کہتے ہوئے داخل ہوئے تھے اور اسیکو گانے کے ساتھ تعبیر کیا ہی۔ بارھوین اور تیرھوین درس مین بیان باعث ہجرت ہی اور ظالم ابوجہل اور اسکا جوش وخروش ہجرت سے اگلی ہی سال تک رہا اور پھر تمام ہوگیا اور اُسی طرح انسان کے ساتھ تعبیر کیا ہی اور بعض مفسرین نے تفسیر آیۃ کریمہ وان لیس للانسان الا ماسعی مین بھی انسان سے ابوجہل ہی مراد لی ہی۔ مدارج النبوت مین خواص امت محمدیہ کے بیان مین تحت تفسیر اس آیۃ کریمہ کے ہی۔ واز مفسران بعض گفتہ اند کہ مراد باین انسان ابوجہل است۔ درس ۱۴ **قولہ** جھکایا ہوا بند ہوا جلدی سے آزاد کیا جائیگا وہ غار مین نہ مریگا **شرح** یہہ غار غار ثور ہی جسکا ذکر اس آیۃ کریمہ مین ہی الا تنصروہ فقد نصرہ اللہ اذ اخرجہ الذین کفروا ثانی اثنین اذ ہما فی الغار اذ یقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا فانزل اللہ سکینتہ علیہ وایدہ بجنود لم تروہا وجعل کلمۃ الذین کفروا السفلی وکلمۃ اللہ ہی العلیا واللہ عزیز حکیم اور بات اللہ کی وہی ہی بلند اور اللہ غالب حکمت والا ہی ۱۲ سورہ توبہ رکوع ۵

واللہ عزیز حکیم۔ اور وہ غار مین نہ مریگا پیشین گوئی صادق ہی اور ہونے کسی مہلک حیات انسانی کے اس غار مین خبر دی ہی اور وہ سانپ تھا کہ جس نے یار غار کے پانون مین کاٹا لیکن بمعیت ان اللہ معنا یہ وعدہ غار مین نمریگا یار غار کے ساتھ بھی پورا ہوا۔

قولہ اور اوسکی روٹی کم نہوگی چونکہ ہجرت ترک وطن وجدای اعزہ واحباب و جائداد و مال وغیرہ کا جو اسباب معیشت بظاہر ہین ان سبکا نام ہی اسلئے یہان بھی ذکر فرمایا ہی کہ اوسکے ہجرت سی روٹی کم نہوگی اور کلام اللہ شریف مین دربارہ ہجرت فرمایا ہی ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض مراغما کثیرا وسعۃ ورس ۱۶ امین نے اپنی باتین تیری منہ مین ڈالین ورس اس امر کو بیان کرتا ہی کہ قرآن شریف قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے اُمت کو پہونچے نہ یہ کہ مثل توریت کے مکتوب بلجاوی **قولہ** اور تجھے اپنے ہاتھ کے سایہ تلے چھپا رکھا تاکہ افلاک کو برپا کردن اور زمین کی بنیاد ڈالون متضمون حدیث شریف لولاک لما خلقت الافلاک ہی۔ یہ بشارات سیزدہمیہ بیان ہجرت مین ہین اور باقی بشارات سیزدہمیہ ہجرت سی بظاہر علاقہ نہین رکھتے اس سب سی وہ بشارت بعد ذکر مہاجر رسول اللہ صلعم نقل ہونگے **بیان مہاجر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلی سند بشارت مصطفائیہ**۔ ورس ۱۱ بیابان اور اوسکے بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز بلند کرینگے سلع کے بسنے والے ایک گیت گائین گے ۱۳۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اُسکائیگا الخ بیان بشارت ہذا مین ثابت ہوگیا ہی کہ سلع پہاڑ مدینہ کا نام ہے جس کیطرف غزوہ احزاب مین خندق کھودی گئے تھی جسکی وجہ سی غزوہ احزاب کو غزوہ خندق بھی بولتے ہین اور اس ورس گیارہوین کے یہہ معنی ہین کہ کلام اللہ شریف ام القری اور مدینہ منورہ مین نازل ہوگا اور جو کہ اس بیان سی یہہ خدشہ پیدا ہوا کہ آنحضرت صلعم تو ام القری مین پیدا ہونگے اور رسالت بھی آپکو وہین

اور دربارہ ہجرت ۳۰ آیہ تا نازل ہوئی وکان من دابۃ تا تحمل از قبا اللہ یا ارض ابلعی ماءک ویا سماء اقلعی الحکیم اور تجھے اپنے ہاتھ کے سایہ تلے چھپا رکھا ہی کہ زمین کو نہین اٹھائے پھرتے اوزان پانے خدای اوزان قیما ہی کو اور تکوا دہی سنتی واللہ اعلم بالصواب

عطا ہوگی پھر مدینہ منورہ مین کلام مجید کے نازل ہونیکے کیا معنی پس واسطے رفع اس
خدشہ کے تیرہوین درس مین فرمایا خداوند ایک بہادر کی مانند نکلیگا الخ یعنی محمد رسول
خدا صلعم واقعی مکہ معظمہ مین ہی پیدا ہونگے اور وہین مبعوث ہونگے اور تیرہ برس تک برابر
وہین کلام مجید نازل ہوتا رہیگا اور آپ وعدہ وعید سناوینگے اور صدہا معجزات بینہ اور
آیات قاہرہ دکھائینگے مگر وہ ایک نہ سنینگے بلکہ برسر پرخاش ہونگے اور چاہینگے
کہ رسول اللہ صلعم کو ہی شہید کردین اوسوقت خداوند کریم حکم ہجرت آپکو عنایت کریگا
اور آپ ہجرت کرینگے اور ہجرت سے باب جہاد کھلجائیگا اور تادیب کفار کا حکم ہوگا ۔

بشارت بر ہجرت

دوسری سند بشارت باد صبائیہ زبور ۴۸ ۔ خداوند بزرگ ہی اور لایق ہی کہ ہمارے
خدا کے شہر مین اوسکے مقدس پہاڑ پر اوسکی ستایش بہت طرحسے کیجاہی (۲) بلندی
سے خوبصورت تمام زمین کی خوشی کوہ صیہون ہی اوسکے اوتراطراف مین بڑی بادشاہ کا
شہر ہی (۳) اوسکے محلون مین مشہور ہی کہ خدا جاہی پناہ ہی (۴) کیونکہ دیکھو بادشاہ باہم آئے
اور ایک ساتھ گذرے (۵) وے دیکھکر فوراً دنگ ہوئے وے گھبرائے اور بھاگ
گئے (۶) کپکپی نے انھین وہان پکڑا اور ایسے درد نے جیسا جننے کیوقت عورت کو ہوتا ہی
(۷) اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازونکو توڑ ڈالتی ہی جیسا ہمنے سُنا ویسا ہی لشکرون
کے خداوند کے شہر مین ہمنے دیکھا خدا اُسے ابد تک برقرار رکھیگا سِلاہ یہہ بشارت صبا
اخرابی کی مبشر ہی جس سے خداوند کریم نے ہزارون خار کفر کو جو گرد گلہای مدینہ منورہ علے
صاحبہا الف صلوٰۃ وتسلیمات غزوہ اخراب مین حلقہ ہاری ہوئی تھی اوکھاڑ پھینکے اور
پھولونکو ہوا بھی نہ لگنے دی اور یہہ بشارت فی الحقیقت ہمین اسی نصرت الہی غزوہ اخراب
کی ہی اور مسوق لہ اُس کو واسطے ہی پس اسکی شرح بیان غزوات مین ہی مناسب تھی مگر اس
وجہ سے کہ بسبب بیان مہاجر احمدی صلی اللہ علیہ وسلم یہان مذکور ہوئی کچھہ شرح اوسکی
یہان بھی کی گئی فاسمع رحمک اللہ صیہون لقب ام القری ہی وقد مر اور کوہ صیہون شاید

جبل نور کو اور یا کسی اور پہاڑ مکہ معظمہ کو بولا ہی اور بڑے بادشاہ سید عالم محمد رسول اللہ
صلعم اور چند جگہہ آپ کا بشارات مین بسبب جمع خلافت ظاہری کے رسالت عامہ کے ساتھہ
اس نام کے ساتھہ ذکر کیا ہی اور ملک عضوص کی مذمت نہ خلافت کی اور یہان ملک
بمعنی خلافت ہی آپ کے شہر کا جسے یثرب بھی کہتے تھے بوجہ دار الہجرت ہونے آپ
کے ہی مدینۃ الرسول پہلے سے ہی نام تھا اور وہ مکہ معظمہ سے بطرف اوتر یعنی شمال
کے واقع ہی اگر شک ہو نقشہ موجود ہی نکتہ مدینہ منورہ کی نسبت آپ کیطرف ہونا کہ
آپکے نام سے پہلے سے ہی مشہور تھا اسطرف بھی مشیر ہی کہ مزار سرور انبیا علیہ وعلیہم
السلام بھی وہین ہوگا درس ۳۰- اوسکے محلولہین مشہور ہی کہ خدا جای پناہ ہی (۴)
کیونکہ دیکھہ بادشاہ بہم آئے الخ- بیان غزوۂ احزاب ہی اور خدا جای پناہ ہی ترکیب
مقلوب ہی دراصل جای پناہ خدا ہی یعنی خداوند کریم نے اپنے حبیبؐ کا دار الہجرۃ
و دار الامن مدینہ منورہ کو قرار دیا ہی اور یہہ بات مدینۂ منورہ مین مشہور ہی اور یہہ
درس اس تجربہ کی طرف بھی مشیر ہی جسکو انصار نے غزوہ احد مین بیان کیا تھا کہ
اس شہر پر جب کوئی غنیم آتا ہی اگر مدینہ منورہ مین رہکر یعنی شہر مین سے اُس سے لڑی
ہین تو ہمیشہ فتح پائی ہی اور اگر باہر جاکر لڑے ہین تو شکست اُٹھائی ہی اور غزوۂ احد
مین یہی تصدیق اسکی ہوگئی اور نیز عدم رضای آنحضرت صلعم کی احد کے دن ساتھہ
باہر نکلنے کے اس درس اور اس تجربہ کی تصدیق فرماتی ہی اور قولہ دیکھہ بادشاہ باہم
آئے اخراب کا گویا کہ ترجمہ ہی یعنی بہت قبیلے اور سردار لشکر چڑھہ آئے چنانچہ انشاء اللہ
بیان اوسکا غزوات مین آئیگا اور اونکے بھاگ جانے کے سبب کا بیان ہی جو باد صبا
کا جسکو پوربی ہوا بھی کہتے ہین زور سے چلنا جس سے خیمے اُکھڑ گئے آگ بجھہ گئی کھوڑی
چھوٹ گئے آخر دق ہوکر بھاگ گئے اللہ سے کون لڑسکے اگر ٹھہرتے تو مثل قوم
عاد کی ہلاک ہوتے اور آٹھوان درس اس بشارت کے یقینی ہونیکو بیان فرماتا ہی گویا

کہ اِس بشارت کا رتبہ حضرت داؤدؑ کے نزدیک عین الیقین کا ہی اور قولہ خدا اُسے ابد تک برقرار رکھیگا اِس امر کو بیان کرتی ہی کہ یہ شہر مدینۃ الرسول قیام قیامت تک آباد رہیگا ۔

بیان بشارات سیزدہمیہ غیر متعلقہ بہجرت ظاہراً مگر اشفات یوحنا باب ۱۹

درس ۱۳ - اور خونمین ڈوبا ہوا لباس پہنے ہوئے تھا اور اُسکا نام کلام خدا ہے - انجیل یوحنا باب ۱۶ درس ۱۳ فاذ جاء روح الحق ذاک نہو یعلمکم جمیع الحق لانہ لیس ینطق من عندہ بل یتکلم بکل مایسمع ویخبرکم بما سیاتی - ترجمہ اُردو مطبوعہ مرزاپور - لیکن جب وہ روح آوے وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اِسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھہ وہ سُنیگی سو کہیگی اور تمھین آیندہ کی خبرین دیگی صحیفہ یسعیاہ باب ۵۵ درس ۱۳ میرا بندہ اقبالمند ہوگا اور وہ مستودہ ہوگا یعنی آپکی تمام حرکات سکنات قابل تعریف کے ہونگے اور نام پاک آپ کا محمدؐ ہوگا فصل آٹھوین سراپای محمدی صلعم کے بیان مین - غزل الغزلات باب ۵ درس (۸) ای یروسلم کی بیٹیو مین تمھین قسم دیتی ہون کہ اگر تمھین میرا محبوب ملجائی تم اوس سے کہیو کہ مین تیرے عشق کی بیمار ہون (۹) تیرے محبوب کو دوسرے محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہی - ای تو جو عورتونمین جمیلہ ہی تیرے محبوب کو دوسرے محبوب سے کیا فوقیت ہی جو تو ہمین ایسی قسم دیتی ہی میرا محبوب سرخ و سپید ہی دسہزار آدمیونکے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہی اُسکا سر ایسا جیسا چوکھا سونا اُسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوّے کی سی کالی ہین (۱۲) اُسکی آنکھین اُن کبوتروں کی مانند ہین جو لب دریا دُودھ مین نہاکے نگینہ سے بیٹھتے ہین (۱۳) اُسکی رخسارین پھولون کے چمن اور بلسان کی اُبھری ہوئی کیاریون کی مانند ہین اُسکے لب سوسن ہین جن سے مہتا ہوا مُر ٹپکتا ہی (۱۴) اور اُسکے ہاتھہ ایسے ہین جیسے سونے کی کڑیان جنمین ترسیس کے جواہر جڑے گئے اُسکا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کے گل بنے ہون (۱۵) اُسکے پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایون پر کھڑے کئے جاوین - اُسکی قامت

لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین رشک سرو ہی اُسکا منہ شیرینی ہی ہان وہ سراپا عشق انگیز ہی اے یروسلم کی بیٹیو یہہ میرا پیارا ہی یہہ میرا جانی ہی **ایضاً باب ۴** - دیکھہ اے میری جانی تو شکیل ہی دیکھہ تو خوبصورت ہی - تیری آنکھین تیری چادر کے پیچھے کبوترون کی سی ہین تیرا بال بکریون کے گلے کی مانند ہی جو کوہ جلعاد پر بیٹھے ہون (۲) تیرا دانت بھیڑون کے گلے کی مانند ہی جنکے بال کترے گئے اور جو نہان سے نکلتے ہین اُنمین ہر ایک دو دو بچے جنی ہی اور انمین سے ایک بھی بانجھہ نہین ہی (۳) تیرے لب ایسے جیسے قرمزی دوڑی ہین تیرا منہ خوب ہی تیری رخسار تیری چادر کے پیچھے آدھے انار کی مانند ہین (۴) تیری گردن ایسی جیسے داؤد کا برج جو سلاہ خانے کے بنا ہی اُسپر ہزار پہریان لٹکائے گئے دی سبکے سب پہلوانون کی سپر ہین ہین (۵) تیری دو چھاتیان دو آہو بچون کی مانند ہین جو ایک ساتھہ پیدا ہوئے جو سوسنون کے درمیان چرتے ہین (۶) جبکہ دن ڈھلے اور سایہ بڑھے مین مُر کے پہاڑ اور لبان کے ٹیلو کو جاؤنگا - اے میرے پیارے تو سراسر جمال ہی تجھہ مین کوئی عیب نہین **ایضاً باب** - تیری باتون کو گرگا بیان پہنے ہوئے اے شاہزادی کیا خوب معلوم ہوتے ہین تیرے کولون کی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی اوستاد کاریگر نے بنایا ہی ۲ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈہیری ہی جسکے آسپاس سوسن لگی ہین (۳) تیری دو چھاتیان دو آہو بچون کی مانند ہی جو ایکساتھہ پیدا ہوئے تھے (۴) تیری گردن ہاتی دانت کی بُرج کی مانند ہی - تیری آنکھین اُن کنڈون کے مثل ہین جو حسبون مین بت رہین کے پھاٹک پر ہین تیری ناک کی لبنان کی بُرج کی مثال ہی جو دمشق کی رُخ بنا ہی (۵) تیرا سر تجھپر کرمل کی مثل ہی اور تیرا سر کا بال ارغوانی مانند ہی بادشاہ تیری کاکلون سے اٹکا ہی (۶) اے محبوبہ تو کیسی جمیلہ ہی عیش کے لئے کیسی جان فزا ہی (۷) یہ تیری قامت نارکی مثال ہی اور تیری چھاتیان انگورون کے گچھون کی مانند ہین اور تیرے تھنون کا رائحہ سیب سا ہو دی ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم والحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد صلعم والہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد مژدہ ہو کہ ان تینون بابون مین تمام سراپا ہی محمدی صلعم کا بیان ہی اور پانچوین باب کے ان دو درسون مین درس (۸) اسی پر وسلم کی بیٹی مین تمھین قسم دیتی ہون کہ اگر تمھین میرا محبوب ملجائے تم اُس سے کہیو مین عشق کی بیمار ہون (۹) تیری محبوب کو دوسرے محبوب کی نسبت کیا فضیلت ہی۔ اسی تو جو عورتون مین جمیلہ ہی تیرے محبوب کو دوسرے محبوب سے کیا فوقیت ہی جو تو ہمین قسم دیتی ہی دو عاشق اور دو معشوقونکا بیان ہی اور اسپر مین دو عاشقون کے کلام ہی اور ذکر اوصاف محبوب ہی اور وہ دو عاشق قبلتین یعنے کعبہ معظمہ اور مسجد اقصی صخرۃ اللہ۔ قبلہ بنی اسرائیل ہی اور دو محبوب محبوب الٰہی محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت روح اللہ مسیح علیہ السلام محبوب الٰہی منظور نظر کعبہ معظمہ ہین اور مسیح علیہ السلام محبوب صخرۃ اللہ مسجد اقصے کعبہ شریف نے صخرۃ اللہ سے کہا کہ اگر تمھین میرا محبوب یعنی محمد رسول اللہ صلعم ملجائین تم اُسے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون صخرۃ اللہ نے جواب دیا کہ ابھی میرے اور تیرے محبوب دونون پیدا نہین ہوئے ہین پس تو مجھے اپنے محبوب کا سراپا بیان کر تاکہ مین شناخت کرسکون پس کعبہ شریف نے تمام سراپا ہی نبوی کا بیان کیا اور آنحضرت صلعم صخرۃ اللہ سے ملے اور سولہ مہینے تک وہ قبلہ آپ کا رہا اور پھر وہ حکم منسوخ ہوا اور محبوب الٰہی اپنے جان نثار کیطرف متوجہ کیے گئے اور آیہ کریمہ قد نری تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضاہا فول وجہک شطر المسجد الحرام نازل ہوئی اب کعبہ معظمہ نے بیان سراپا نبوی شروع کیا اور پہلے آپکے جسم مبارک کی رنگت کا بیان کیا

بیان رنگت جسم مبارک باب ۵ درس ۱۰۔ میرا محبوب سُرخ وسفید ہی کعبہ شریف نے رسول اللہ صلعم کے جسم اطہر کی رنگت سُرخ وسپید بیان کی اور واقعی آپ کے جسم پاک کی یہی رنگت تھی اسلئے کہ آپ کے جسم مبارک کی رنگت کے بیان مین مدارج النبوۃ مین ہی سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے ایک روایت مین ابیض مشرب اور دوسری

روایت مین ابیض مشرب بحمرۃ آپکے جسم مبارک کی رنگت کے بیان مین وارد ہوا ہی۔ اور ابیض مشرب بحمرۃ اوسی کہتے ہین جو سُرخ و سپید ہو یعنی سپیدی مین سرخی جھلکتی ہو۔ اور نیز مدارج النبوۃ مین ہی نسائی شریف مین ابو ہریرہؓ سی روایت ہی کہ ایک روز آنحضرت صلعم اپنے صحابہ مین تشریف رکھتے تھے ایک بدوی نے آکر پوچھا ایکن ابن عبد المطلب کہان ہین عبد المطلب کے بیٹے یعنی جو کہ اللہ عزوجل کے رسول ہین صحابہ نے کہا ہذا الاصفر المرتفق یہہ مرد سرخ و سفید ہین جو کہنی سی تکیہ کئے ہوئے بیٹھے ہین۔ قاموس مین ہی امعز وہ شخص ہی کہ جسکے چہرے کی سپیدی مین سُرخی دھکتی ہو اور سید ا عیسیٰ علیہ السلام کا رنگ مبارک بہت ہی سُرخ تھا بالعظم رنگ و روئی افتخار کائنات تھا سپیدی اور کچھ سُرخی کی ساتھ۔ اُنکے چہرے کی چمک کچھ اور تھی۔ اور رنگت مین دمک کچھ اور تھی

بیان حسن احمدی غزل الغزلات باب ہم دیکھہ اسی سے جانی تو شکیل ہی دیکھہ تو خوبصورت ہی اس ورمین آنحضرت صلعم کے حسن کا بیان ہی اور درحقیقت حسن ظاہری بھی آپکا تمام عالم کے حسینون سی بڑہا ہوا تھا اس لئے کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے آپکے حسن کے بیان مین روایت ہی لم ار قبلہ ولا بعدہ مثلہ۔ نہین دیکھا مین نے پہلے رسول اللہ صلعم سے اور نہ بعد رسول اللہ صلعم کے آپ کا مثل اور نظیر۔ یعنی حسن اور خوبصورتی مین۔ اور براء بن عازب رضی اللہ عنہ سی حسن احمدی کے بیان مین روایت ہی ما رایت من ذی لمۃ فی حلۃ حمراء احسن من رسول اللہ صلعم کان الشمس تجری فی وجہہ نہین دیکھا مین نے کسی سُرخ جوڑی والے کو جسکے کانون کی لونگ بال ہون رسول اللہ صلعم سے زیادہ خوشنما گویا کہ سورج آپکے چہرۂ مبارک مین پھرتا تھا اور جابر بن سمرہ آپکے حسن کے بیان مین فرماتے ہین۔ رایت رسول اللہ صلعم فی لیلۃ اضحیان وعلیہ حلۃ حمراء فجعلت انظر الیہ والی القمر فلہو عندی احسن من القمر۔ چاندنی رات مین سُرخ جوڑا پہرے ہوئے مین نے رسول اللہ صلعم کو دیکھا پس تھا مین کہ دیکھتا تھا مین آپکو

اور چاند کو پس نے شک آپ میرے نزدیک چاند سے زیادہ خوشنما تھے اور اِس حدیث
کا اِس رُباعی مین ترجمہ کیا ہی رباعی در حلۂ سُرخ دیدم اورا شب ماہ ۔ در ماہ و درد
چونیک کردیم نگاہ ۔ حسنِ رُخ آن یار بچشم واللہ ۔ احسن ز قمر بود خدا مت آگاہ ۔
اور حضرت عائشہ اُم المومنین رضہ نے آپکے حسن کے بیان مین کہا ہی کہ زنان مصر نے
حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کو دیکھکر اپنے ہاتھ کاٹ لئے تھے اگر ہمارے حبیب کو
کہین دیکھ پاتین تو اپنے دلونکو ٹکڑے ٹکڑے کرتین ۔ اے زلیخا اوس کو نسبت
اپنے یوسف سونے ۔ پہ سر کٹتے ہین دائم اور اوسپر انگلیان ۔

بیان قامت مبارک غزل الغزلات باب ۵ درس ۱۰ ۔ دلنہزار آدمیون کے درمیان
وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہی ۔ درس ۱۳ اسکی قامت لبنان کی سی ہی وہ خوبی مین سرو
سرو ہی باب ۷ درس ۷ یہہ تیری قامت تاڑ کی مثال ہی ش حضرت مسیح علیہ السلام کے
قد مبارک کے بیان مین حدیث معراج شریف مین جو حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہی کلمہ ربعہ
آیا ہی اور ربعہ میانہ قد کو بولتے ہین اور سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے قد مبارک آنحضرت
صلعم کا فوق الربعہ بیان فرمایا ہی یعنی آپ کا قد مبارک میانہ قد سے کچھ بلند تھا پس
آنحضرت صلعم اور مسیح علیہ السلام کے قدمین فرق ہوا مگر چونکہ یہ فرق قلیل تھا اور شاید
مخاطبین پر مشتبہ ہوتا اِسلئے اس سے سکوت فرماکر ایک اور معجزہ قامت مبارک کا بیان
کیا اور وہ آپکے ہی قامت شریف کے ساتھہ خاص ہی اور مسیح علیہ السلام کے قامت مبارک
مین نہین پایا گیا ہی اور فرمایا وہ دلنہزار آدمیون کے درمیان جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا
ہی یعنی محمد رسول اللہ صلعم کے قامت زیبا کا یہہ اعجاز ہوگا کہ اگر ہزارون آدمیون کے
درمیان آپ ہونگے تو اُن سب سے آپکا ہی قد مبارک اونچا رہیگا اور بلند نظر آویگا اور درحقیقت
آپکے قامت مبارک کا یہی حال تھا کہ کوئی اُس سے بلند نہین ہوسکتا تھا اِسلئے کہ سیدنا
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی ۔ لیس بالذاہب طولاً و فوق الربعۃ اذا جاء

مع القوم عمرہم ترجمہ آنحضرت صلعم بہت لانبے نہ تھے مگر میانہ قد سے آپکا قد مبارک بلند تھا اور آپ جب قوم مین تشریف رکھتے تو انکو ڈہانپ لیتے یعنی آپ اُن سے بلند نظر آتے اور وہ پست اور کوتاہ دکھلائی دیتے اور ایسے ہی اُم المومنین سیدتنا عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا ہی کہ اگر آپ تنہا ہوتے میانہ قد نظر آتے اور قوم مین منسوب بطول ہوتے اور اگر دو آدمیون کے درمیان ہوتے تو دونون سے بلند نظر آتے اور مجلس مین دونون شانے آنحضرت صلعم کے اوروں کے شانون سے بلند اور اُبھرے ہوئے رہتے تھے۔ اور ساتوین باب کا یہہ جملہ تیری قامت تاڑ کی مثال بھی ہی اسی مضمون کو ادا کرتی ہی یعنی جیسے کوئی درخت تاڑ کی برابری نہین کرسکتا ہی ایسے ہی کسی کا قد مبارک محمد رسول اللہ صلعم کی برابری نہین کرسکیگا۔

بیان عظم جسم مبارک اور جملہ اُسکی قامت لبنان کی سی ہی عظم اور فربہی اور فخامت جسم مبارک کو بیان فرمایا ہی لبنان ملک شام مین ایک پہاڑ ہی اور اس کے ساتھہ تشبیہ دینے سے معلوم ہوا کہ آپ قوی الجثہ اور عظیم الجثہ ہونگے اور درحقیقت آپ عظیم الجثہ تھے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہی۔

بیان راستی قامت مبارک اور پانچوین باب کا یہہ جملہ وہ خوبی مین رشک سرو ہی آپکے قامت مبارک کی راستی کو بیان فرماتا ہی اور آپکا قد مبارک ہمیشہ سیدھا بڑھتا پھیلتا مین بھی آپ باعتبار راستی قامت مبارک جوان ہی رہے **اشعار** جذا اصل علی قدّ شریف۔ وہ میانہ معتدل موزون لطیف۔ ڈان درازی تہنی کوتاہی کمال۔ تھا قد عالی بحدّ اعتدال۔ قامت رعنا کا یہ اعجاز تھا۔ ہم جلیسون سے وہ قد ممتاز تھا۔ جسجگہہ ہوتے تھے شاہ نامور۔ جلوہ فرما مسند ارشاد پر۔ محفل عزت مین اعلیٰ آپ تھے۔ ہمنشینون سے وہ بالا آپ تھے۔

رباعی آن سرو کہ سر کشیدہ بود از گلشن راز	بود دست میانہ قدنہ کوتاہ نہ دراز
مائیم و ہوای قامتش ای قمری	داریم بخاک قدمش روے نیاز

بیان سر مبارک - ساتوین باب مین ہی تیرا سر کرمل کی مثل ہی - قاموس مین ہی کرمل ایک قلعہ ہی دریای شام کے کنارے پر - اور اس تشبیہ سی عظمت اور بزرگی سر مبارک کی ثابت ہوتی ہی اور درحقیقت آپ عظیم الہامہ تھے یعنی آپ کا سر مبارک بڑا اور بزرگ تھا اور حلیہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلعم مین یہ لفظ وارد ہوا ہے اور پوری حدیث یہ ہی عن الحسن بن علی رضی اللہ عنہما قال سالت خالی ہند بن ابی ہالة وکان وصافا عن حلیة النبی صلے اللہ علیہ وسلم وانا اشتہی ان یصف لی منہا شیأ اتعلق بہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخما مفخما یتلألؤ وجہہ تلو القمر لیلة البدر اطول من المربوع واقصر من المشذب عظیم الہامة رجل الشعر ان انفرقت عقیقة فرقہا والا فلا یجاوز شعرہ تمة اذنیہ اذا ہو وفرہ اللون واسع الجبین ازج الحواجب سوابغ من غیر قرن بینہما عرق یدرہ الغضب اقنی العرنین لہ نور یعلوہ یحسبہ من لم یتاملہ اشم کث اللحیة اسیل الخدین ضلیع الفم مفلج الاسنان دقیق المسربة کان عنقہ جید دمیة فی صفاء الفضة معتدل الخلق بادن متماسک سواء البطن والصدر عریض الصدر بعید ما بین المنکبین ضخم الکراد یس انور المتجرد موصول ما بین اللبة والسرة بشعر یجری کالخط عاری الثدیین والبطن ما سوی ذلک اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر طویل الزندین رحب الراحة شثن الکفین والقدمین سائل الاطراف او قال شائل الاطراف خمصان الاخمصین مسیح القدمین ینبو عنہما الماء اذا زال زال قلعا یخطو تکفیا ویمشی ہونا ذریع المشیة اذا مشی کانما ینحط من صبب واذا التفت التفت جمیعا خافض الطرف نظرہ الی الارض اکثر من نظرہ الی السماء جل نظرہ الملاحظة یسوق اصحابہ یبدر من لقی بالسلام ؎

روایت کی امام باصفا نے	حسن سبط رسول مجتبا نے	کہ ہند بن ابی ہالہ میرا مال
رسول اللہ کا تھا وصف حال	کیا میں نے سوال اس باخبر سے	خبر دی حلیہ خیر البشر سے
کہ ہو مشتاق ان باتون کا سیحد	بیان کر کچھ تو حال جد امجد	غرض میری یہی سنکر وہ خوش حال

کروں جو ہو سکے اسناد و اجمال
کہا بس ہند نے یوں سنکے اسدم
رسول اللہ تھے فخم مفخم

نگاہو نمین وہ یعنی خوش سیر تھے
دلونمین بھی بزرگ و نامور تھے
تجلی روی انور کی نہ پوچھو

قمر ہو جس طرحسے چودہوین کو
میانہ کب قد خیر البشر تھا
میانہ پن سے بھی وہ قد جدا تھا

اگر کوتاہ کہیئے تھا نہ کوتاہ
غرض گر کیفیت انکی بیان راہ
قد و بالا کا تھا اُنکے یہ عالم

میانہ سے دراز اطول سے کچھ کم
بزرگی تھی سر عالی مین پیدا
نہایت حسن موزونی ہویدا

خم و پیچی عیان بالونمین کم تھی
کچھ اک موجیدگی لیکن بہم تھی
بکھرتے تھے جو فرق پاک پر بال

دو فرقہ اُنکو دیتے تھی فی الحال
اگر از خود نہ بال اُنکے بکھرتے
تکلف سے نہ ہرگز فرق کرتے

بحال و فرہ سر بال اونکے
گذرتے نرمہائی گوش سے تھے
درخشانی کا عالم رنگ مین تھا

کشادہ تھی جبین عالم آرا
مقوس دونون ابرو مقوس
مقدس دونون ابرو کے مقدس

باندازِ مناسب طاقِ ابرو
تھی پیوستگی آپسمین اُنکو
عجب خمدار و باریک مطول

بخوبی طاق تھا ثانی دادل
میان ابروان اک رگ ہویدا
بہت ہوتی غضب کیوقت پیدا

کہون کیا حسن ابینی کا عالم
کہ تھی نور و دن کے شعلے جس سے لوامع
معلی بینی خیر البشر تھی

باندازِ بلندی جلوہ گر تھی
جو کوئی دے تامل دیکھتا تھا
بلندی کا گمان ہوتا تھا پیدا

ملائم آپ کے رخسار نیکو
بھلا تشبیہ دونمین کس سے اُنکو
بر یبالی کشادہ وہ دہن تھا

کشادہ وہ دہن تھا اور زیبا
کہون دانتون کا کیا وہ حسن سادہ
سپید و صاف آپسمین کشادہ

دقیق المسربہ یعنی خطِ مو
کھچا سینے سے تھا تا ناف کلبو
بوصف گردن شایان معراج

کہا راوی نے شکل صورت عاج
مصفا یعنی وہ گردن تھی ایسی
بشکل نقرہ با نور و ضیا تھی

کہون کیا عضو عضو اُنکے بیانگا
بوضع خود مناسب اور زیبا
بخوبی تھے ثنا در فخر عالم

تمامی عضو تن مربوط باہم
شکم سینہ صفائی مین برابر
مگر سینہ عریض و پہن خوشتر

فراخی دونو شانو نمین عیان تھی
سر سر استخوان مین تھی بزرگی
بدن جو کچھ کھلا پوشاک سے تھا

درخشندہ وہ نور پاک سے تھا
گلوی پاک سے تا ناف والا
خطِ مو تھا کھچا باریک و زیبا

سوا اسکے شکم سینہ سراسر — معرا مُوسے تھا صافی برابر — کلائی دونو شانے اور بازو
مزین تھے بزیبِ کثرتِ مو — وہ اُنکے صدرِ عالی کی بلندی — خطِ موسی رکھی تھی ارجمندی
طویل الزند دونو ساعد دراز — کشادہ تھی کفِ دست صفا — بزرگی اُس کفِ پا مین عیان ہی
نمایان دونو قبہ مونکی بزرگی — کشیدہ تھین وہ انگشتان والا — لقب ہی سائل الاطراف جنکا
کہا یا شامل الاطراف اسکے — کہ حاصل انگلیونکو تھی بزرگی — یہان جو سائل و شامل کو لایا
ہوا تھا شک مگر راوی کو پیدا — کفِ پا مین سمائی تھی یہ خوبی — کہ رہتی تھی زمین سے وہ اونچی
ہوا وارد بوصفِ پایِ اقدس — کہ تھی پایِ مبارک نرم و ملس — جدا رہتی زمین سی یون کفِ پا
کہ پانی اوسکے نیچے سے گذرتا — زمین پر جب خرامان آپ جاتے — قدم کو اپنے برکندہ اٹھاتے
اونھین ہوتا خیال مثلِ پیشین — بزمی راہ جاتے سرور دین — ہوا یہ حال بھی وارد باخبار
کہ جسدم آپ جاتے تند رفتار — تو اُسدم تھی عیان یہ صاف معنی — بلندی سی ہی گویا میل پستی
اونھین جب دیکھنا منظور ہوتا — نظر کرتے تھے حضرت بیمحابا — بہت رہتی تھی آنکھونکو جھکائے
نظر یعنی سوی باطن لگائے — زمین اکثر مشرف تھی نظر سی — فلک کم بہرہ ور ہوتا بصر سی
تامل سوچ تھا کیا ہی نظر مین — سمایا تھا لحاظ اُنکی بصر مین — بیان کرتا ہی راوی بعد اسکے
کہ جب ساتھہ آپکے اصحاب ہوتے — تو یہ ارشاد فرماتے تھی حضرت — چلو تم مجھہ سی آگے کر کے سمت
عجب اخلاق تھے خیر الوری کے — کہ ہون مخدوم پیچھی خادم آگے — سنو یہ اور عادت مصطفی کی
کہ ہوتا جو کوئی اُن سی ملاقی — جناب پاک کرتے اسکو خوشگام — تبھی بہم سلامِ دینِ اسلام

رباعی آن سرکہ بزرگ و خوش اسلوبی بود — گوئی کہ سپہر عالمِ خوبی بود
المختصر آن دلبر شیرین حرکات — سر تا بقدم جلوۂ محبوبی بود

بیان موی سر مبارک باب ۳ درس (۱) تیرا بال بکریون کے گلے کی مانند ہی جو کوہ جلعاد پر بیٹھی ہون - باب ۵ درس ۱۱ - اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوے کی سی کالی ہین - باب ۷ درس ۵ - تیرے سر کا بال ارغوانی مانند ہی بادشاہ تیری کاکلون

سے انکا ہی۔ ان جملونمین آنحضرت صلعم کے سر مبارک کا بیان ہی ؛

بیان کمیت موی شریف باب ۴ ورس (۱) تیرا بال بکریون کے گلے کی نسبت ہے جو کوہ جلعاد پر بیٹھے ہون۔ اِس ورس مین آنحضرت صلعم کے موی مبارک کو بکریون کے گلے کی بالونکی ساتھ تشبیہ دی یعنی کثرت و قلت مین اور اِس تشبیہ سے کثرت موی مبارک کا پتا ملا اور درحقیقت محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر بال بہت زیادہ تھے چنانچہ بخاری شریف کی کتاب الغسل مین یہہ حدیث مروی ہی اور اِس سے کثرت موی مبارک کا حال معلوم ہوتا ہی۔ باب من افاض علی راسہ ثلثا عن ابی جعفر قال قال لی جابر اتانی ابن عمک یعرض بالحسن محمد بن الحنفیۃ قال کیف الغسل من الجنابۃ فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یاخذ ثلث اکف فیفیضہا علی راسہ ثم یفیض علی سائر جسدہ قال الحسن انی رجل کثیر الشعر فقلت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اکثر منک شعرا روایت ہی ابو جعفر سے کہا اوس نے کہا مجھہ سے جابر نے آیا میری پاس تمھارے چچا کا بیٹا تعریض کرتے تھے آپ ساتھہ حسن محمد بن الحنفیہ کے کہا اوسنے کیسی ہے غسل جنابت سے پس کہا مین نے نبی صلعم لیتے تھے تین دھوٹر پانی پس ڈالتے تھے اسکو اپنے سر پر پھر بہاتے تھے اوپر تمام بدن کے پس کہا حسن نے تحقیق مین ایکر دھون بہت بالون والا کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تجھہ سے زیادہ بالون والے ؛

بیان کیفیت راستی و ژولیدگی موی شریف باب ۵ ورس ۲۔ اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اِس ورس مین آپکی زلفون کو پیچدار بیان کیا اور اِس سے معلوم ہوا کہ آپ کے بال مبارک سیدھے نہونگے بلکہ گھونگریالے ہونگے اور اُنمین کچھ ژولیدہ پن ہوگا اور واقعی آپکے سر مبارک کے بال ایسے ہی تھے اِسلئے کہ حدیث مذکور ابن ابی ہالہ مین آپ کے وصف مین رجل الشعر آیا ہی اور بعض روایات مین جعد رجل آیا ہے

اور مطلب ان دونو روایتونکا واحد ہی یعنی آپکے بال گھونگریالے تھے لیکن نہ بہت زیادہ بلکہ اسیقدر تھے کہ جس سے زلفونمین پیچ پڑجاہی اور مسیح علیہ السلام کے سر مبارک کے بال سبط تھے یعنی بالکل سیدھے تھے اور انمین ژولیدہ پن نہ تھا اور گھونگریالے نہ تھے چنانچہ حدیث شریف مین وارد ہوا ہی ؎

بیان زلف رسول اللہ صلعم باب ۵ درس ۱۰ اسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اس درس سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کے چہرۂ مبارک پر زلف پڑھی ہوئی ہونگے اور رات اور دن ایک جگہ جمع ہونگے اور واقعی آپکی زلفین چھوٹی رہتی تھین اور جسدن ملاقات عاشق نا کعبہ شریف سے ہوئی اوسدن چار زلفین آپکی چھوٹی ہوئی تھین اور کانون کی لو اور گردن اور شانون تک بال جناب نے چھوڑے ہین اور بمقابلہ غیر اقوام کے کہ وہ اس طریقہ سے بال نہین رکھتے تینون صور تونپر اطلاق زلف صحیح اور درست ہی ؎

بیان رنگت موی شریف عالم طفولیت و شباب باب ۵ درس ۱۰ اسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوے کی سی کالی ہین اس جملہ کے جزو اخیر سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کی طفولیت و شباب مین رنگت سر کے بالون کی مثل کالے بھرنڈ کوے کی سیاہ ہوگی اور واقعی آپکے سر کے بالون مبارک کی یہی رنگت تھی اور مفسرین کے نزدیک والضحی واللیل اذا سجی مین ضحی چہرۂ مبارک ہی اور لیل سیاہ زلف محمد رسول اللہ صلعم کی ہی اور ساتوین باب کا یہ جملہ بادشاہ تیری کاکلون سے اٹکا ہوا اسی قسم الہی کی خبر دی رہا ہی اور اسجگہ بادشاہ سے بادشاہ حقیقی مالک الملک اللہ عزوجل مراد ہی اور اٹکنا گویا کہ ہم معنی قسم کھانے کی ہی اور مسیح علیہ السلام کے بال لڑکپن سے ہی بھرے اور سرخ ہونگے کہ اس ملک والون کے ایسے ہی بال ہوتے ہین چنانچہ مشاہدہ ہی فاقدہ

اس بیان مین کہ آپ ہمیشہ سر پر بال رکھین گے اور بغیر ضرورت حلق نکرائین گے باب ۵ درس ۱۰ اوسکا سر جیسا چوکر کا سونا اور اوسکی زلفین پیچ در پیچ ہین اور کوے کی سی کالی

ہین- اِس درس مین رسول اللہ صلعم کے بالون مبارک کا ذکر کیا ہی اور بیان حلیۂ نبوی
ہی اور اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ آپ بلا ضرورت حلق نکرائینگے اور بال رکھنے ہی مسنون ہونگے
اور واقعی آنحضرت صلعم کے ہمیشہ سر پر بال تھے آپ نے بغیر ضرورت شرعی یا بدنی حلق
نہین کرایا اور امت مین بھی سر پر بال رکھنے ہی مسنون ہین حلق رخصت ہی اور سیدنا علی کرم
اللہ وجہہ کے کلمۂ عادیت سے بھی مفہوم ہوتا ہی کہ اصل یہی ہی کہ سر پر بال رکھے جاوین اور
دلیل اسکی حلق و قصر حج عمرہ ہی کہ بجاے ذبح ہی اِسلئے کہ در صورت عدم بجاآوری دہی فدیہ
ذبح قائم مقام اوسکے ہوجاتا ہی اور اس درس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت صلعم کے
بال عقیقہ مین حلق نکرائے جائین گے اور یہہ ارہاص نبوت بہی ہوگا کہ اللہ نے ذبح للام نہیں
آپکے عقیقہ مین نہونے دیا اور واقعی آپکا عقیقہ نہین ہوا تھا اور اللہ جل جلالہ نے اپنے حبیب کو
اِس سے محفوظ رکھا کہ آپکے عقیقہ مین ذبح لغیر اللہ ہو اور آپ نے حجۃ الوداع مین تریسٹھ
بدی اپنے ہاتھہ مبارک سے ذبح کین اور پورا عقیقہ کیا کہ ہر سال عمر کے بدلے ایک بدی
اللہ کے نام پر ذبح کی اسقدر قربانی اپنے ہاتھہ مبارک سے ذبح کین اور باقی کی ذبح کا حضرت
علی کرم اللہ وجہہ کو حکم کیا کہ اُنکو ذبح کرو اور اِسوجہ سے کہ قربانی اصل مین قائم مقام ذبح
نبی یا اپنی اولاد کی ہی قربانی دبلی اور عیب دار ناجائز ہوئی اور بنی اسرائیل کی نوبت مین
عیب دار قربانی کرنے پر بہت ندمت کی ہی اور شرح بشارات مین بیان اسکا آگیا ہی اور
اِسیوجہ سے اِس امت مین عیب دار قربانی ناجائز شمار کی گئی ۞ **بیان پنجم یہہ ہی**
کہ عالم شیب مین آپکے بالون مبارک کی کیا رنگت ہوگی سپید ہوجائینگے یا سرخی اُن پر
غالب ہوجائیگی پس پانچوین باب مین اِس بیان مین یہہ جملہ وارد ہوا ہی اوسکا سر ایسا
جیسا چوکھا سونا اور ساتوین باب مین یہہ جملہ آیا ہی تیرے سر کا بال ارغوانی مانند ہی اور
ان دونون جملون سے معلوم ہوتا ہی کہ بڑھاپے مین آنحضرت صلعم کے سر مبارک کے بال مبارک
فقط سرخ ہی ہونے پائینگے اور سپیدی غالب ہونیکی نوبت نہ پہونچیگی اور در حقیقت

اخیر عمر مین آنحضرت صلعم کے سر مبارک کے بالون پر سرخی ہی غالب ہوگئی تھی اسلئے کہ شمائل ترمذی مین ابی رمثہ سے روایت ہی کہ وہ کہتے ہین کہ مین آنحضرت صلعم کی خدمت مین حاضر ہوا اور مین نے دیکھا کہ آپکے سر مبارک کے بال بڑھاپے سے سرخ ہوگئے تھے اور سرخی آپر غالب ہوگئی تھی ربا عی آن موی کزو مشک ختا شد رو پوش ۔ آید دل دیوانہ زیادش بخروش ۔ میداشت خم و پیچ نہ چندان بسیار ۔ تا نرمہ گوش بود گاہے تا دوش اشعار سر کے بالونکا کچھ عالم اور تھا ۔ گیسوے خمدار کا خم اور تھا ۔ تھے فقط سیدھے نہ ژولیدہ وہ بال ۔ تھے مزین باجمال اعتدال ۔ عطر پرورد و مہکتے بال تھے ۔ نور خو ملی سے چمکتے بال تھے ۔

بیان آنکھون مبارک کا ۔ اور آنکھون مبارک کی صفت مین مکاشفات یوحنا کے باب ۱۹ درس ۱۲ مین ہی اسکی آنکھین آگ کے شعلہ کی مانند تھین اور اس کتاب کے چوتھے باب درس (۲) مین ہی تیری آنکھین تیری چادر کے پیچھے کبوترون کی سی ہین اور پانچوین باب کے درس (۱۲) مین ہی اسکی آنکھین آن کبوترون کی مانند ہین جو دودھ مین نہاکے تکمون سے بیٹھے ہین ۔ اور ساتوین باب کے درس (۴) مین ہی تیری آنکھین آن حسبون کی مثل ہین جو بت ربین کی پھاٹک پر ہین ۔ پس ظاہر ہی کہ چوتھے باب مین خانہ کعبہ شرفہا اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھون مبارک کو کبوترون کی آنکھون کے ساتھ تشبیہ دی ہی نہ نفس کبوترون کے ساتھ ۔ پس پانچوین باب مین بھی وہی تشبیہ وارد ہوگی ۔ اسلئے کہ ایک شی کا دونون جگہہ بیان ہی یعنی آپکی آنکھون مبارک کو کبوترکی آنکھون کے ساتھ تشبیہ ہوگی نہ نفس کبوتر کے ساتھ اور مضاف محذوف ہوگا اور قرینہ اسکا وہی ہی کہ چوتھے باب مین اسکی تصریح موجود ہی پس پانچوین باب کی تقدیر یہہ عبارت ہوگی کہ اسکی آنکھین آن کبوترونکی آنکھونکی مانند ہین اور پھر کبوترون کی آنکھین کئی قسم کی ہوتی ہین لیکن صورت اطلاق مین فرد کامل مراد ہوتا ہی اور پھر قرینہ

تشبیہ بھی موجود ہی اسلئے کہ اس تشبیہ سے عمدگی کا بیان کرنا منظور ہی اور عمدہ آنکھین کبوترون کی موتی چور ہوتی ہین اور موتی چور اُن آنکھون کو کہتے ہین کہ جنمین سرخ ڈورے ہوتے ہین۔ پس اس سے معلوم ہوا کہ خانہ کعبہ کے محبوب صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھین موتی چور ہونگی اور آنمین سرخ ڈورے ہونگے اور درحقیقت آپکی آنکھین موتی چور تھین اور آنمین سرخ ڈورے تھے اسلئے کہ آپکی آنکھون کے وصف مین اکثر روایات مین اشکل آیا ہی اور بعض روایات مین اشہل آیا ہی اور اشکل اُس آنکھ کو کہتے ہین کہ جسکی سپیدی مین سرخ ڈورے ہون اور اشہل اُس آنکھ کو کہتے ہین کہ جسکی سیاہی مین سرخ ڈورے ہون اور ایسی دونون قسم کی آنکھ کو موتی چور کہتے ہین اور بعض روایات مین جو آپکی آنکھون مبارک کی صفت مین ادعج آیا ہی اور ادعج اُس آنکھ کو کہتے ہین کہ جسکی سیاہی بڑی ہوئی ہو وہ اس روایت اخیر کے مخالف نہین ہی بلکہ موافق ہی اسلئے کہ سیاہی مین جہان سرخ ڈورے نہ تھے وہان سیاہی عمدہ تھی اور کبوتر کی آنکھونکی سیاہی بھی بہت ہی زیادہ ہوتی ہی اور ساتوین باب کے اس جملہ مین تیری آنکھین اُن کنڈون کی مثل ہین آنکھون مبارک کو حوضون کے ساتھ تشبیہ دینے سے معلوم ہوا کہ آپکی آنکھین بزرگ اور بڑی اور تر و تازہ ہونگی اور واقعی آپکی آنکھین مبارک بڑی اور تر و تازہ تھین اسلئے کہ سیدنا علی مرتضی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عظیم العینین ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھین مبارک

بڑی تھین اشعار	کیا بیان ہو خوبی چشم سیاہ	آیت مازاغ ہی جسکی گواہ
تھی سفیدی اور سیاہی درمیان	سرخ ڈورے تھے مین رشک ارغوان	تھا سپیدی اور سیاہی کا یہ حال
تھین بہم دونون بحد اعتدال	اشکل العینین بھی وارد ہوا	وصف چشم حضرت خیر الوری
اشہل العینین بھی مذکور ہی	وصف مین ادعج کہ عین حور ہے	العرض القصہ جو وصف کمال
چشم خوبان جہان کا ہی جمال	وہ بھی اوصاف بحمد دبیان	عین محبوب خدا مین تھے عیان

اور ان سب سے زیادہ وصف خاص — چشم حضرت سے رکھتا تھا اختصاص — یعنی وہ چشم مبارک دلپذیر
نور و تاریکی مین تھی یکسان بصیر — دیکھتے ہین لوگ جو وقت سحر — تیرہ شب مین آپکو آتا نظر
دوسرا ایک اور یہہ اعجاز تھا — چشم پاک صاحب اعجاز کا — پیش منظر آپ جیسا دیکھتے
پیٹھ کے پیچھے بھی ویسا دیکھتے — سائبان چشم وہ مژگان دراز — سرفراز جلوہ گاہ امتیاز
مردم عین حیا کیوا سطے — سائبان مژگان کے تھے آرا سطے

رباعی

رخشان چو مہ چارده و بهه منیر — در سلسلهٔ جعد دل خلق اسیر
ملک و ملکوت صید آن چشم سیاه — ابرو چو کمان کشید مژگان چون تیر

بیان بینی مبارک - اور بینی مبارک کے بیان مین ساتوین باب مین ہی تیری ناک لبنان کے برج کی مثال ہی جو دمشق کی رخ بنا ہی اس جملہ مین سیدنا محبوب خانہ کعبہ صلے اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک کو برج کے ساتھہ تشبیہ دی اور برج درمیان سے بلند ہوتا ہی پس اس تشبیہ سے معلوم ہوا کہ محبوب خانہ کعبہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بینی مبارک درمیان سے بلند ہوگی اور حقیقت مین بلند تھی اسلئے کہ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپکو اقنی العرنین بیان کیا اور اقنی العرنین اس شخص کو کہتے ہین جسکی ناک درمیان سے بلند ہو

مانند الف کشیده بود آن بینی — در نور و ضیا شمع برو رنگر بینی
بود دست برآن بلندی از نور پدید — دانیش بلند ار نه بنورش بینی

بینی ممتاز پر نور و بلند — با کمال خوشنمائی ارجمند
اسکو وہ بینی بلند آتی نظر — نے نہایت پر نہ تھی بینی بلند
وہ جو ظاہر تھی بلندی دور سے — مشتعل تھی ارتفاع نور سے

بیان رخسارۂ محبوب الٰہی صلعم - اس بیان مین چوتھے باب کے درس ۳۴ مین ہی تیری رخسار تیری چادر کی بچھی آدھی انار کی مانند ہین - اور پانچوین باب کے درس ۱۳ مین ہی اوسکے رخسار پھولون کے اور بلسان کی ابھری ہوئی کیاری کی مانند ہین - پس چوتھے

باب مین رخسارۂ مبارک کو انار کے ٹکڑے کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلعم مین چاند کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور دونون تشبیہون سے مقصود اس حدیث سے یہ ہی جو رخسارون مبارک کا تر و تازہ اور سرخ و نورانی ہونا ہی اور وہ حدیث یہ ہی۔ کان وجہہ تلالو القمر لیلۃ البدر۔ آپ کا چہرہ مبارک روشن اور تابان تھا مثل چودھوین رات کے چاند کی۔ اور مولد الاسلام مین آپکی نسبت لکھا ہی رخسار سرخ تھے اور پانچوین باب مین رخسار مبارک کو کیاری کے ساتھ تشبیہ دینے سے معلوم ہوا کہ رخسار مبارک دبلے نہونگے بلکہ ابھرے ہوئے ہونگے اور حقیقت مین آنحضرت صلعم کے رخسار مبارک ایسے ہی تھے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین سرور عالم کی نسبت سہل الخدین واقع ہوا۔ اور سہل الخدین اسکو کہتے ہین جسکے رخسار دبلے نہون اور بہت موٹے بھی نہون۔

بیان لب مبارک محبوب خانۂ کعبہ صلعم۔ اس بیان مین پانچوین باب مین درس (۱۳) اوسکے لب سوسن ہین جن سے بہتا ہوا مے ٹپکتا ہی۔ اور چوتھے باب مین ہی درس تیسرے لب ایسے جیسے قرمزی ڈورے ہین۔ پس پانچوین باب مین لبون مبارک کو سوسن کے ساتھ تشبیہ دی اور سوسن کی دو قسم ہین۔ آزاد اور ابرسار۔ آزاد سپید ہوتا ہی اور ابرسار آسمانی رنگ۔ اور چوتھے باب مین ہونٹون مبارک کو قرمزی ڈورون کے ساتھ تشبیہ دی اور قرمز سے سرخ ریشم رنگتے ہین پس ان دونو تشبیہون سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلعم کے لب مبارک باریک و نرم و ملائم ہونگے اور اوداہٹ بھی انمین ہوگی اور تشبیہ سوسن ابرسار کی ساتھ ہی اسلئے کہ محبوبان عالم کے لبون کا یہی رنگ ہوتا ہی خصوصاً اہل عرب کے تو اکثر ایسے ہی لب ہوتے ہین اور آنحضرت صلعم کے لبون مبارک مین یہہ سب اوصاف ہونگے اسلئے کہ مدارج النبوۃ مین بحوالہ اوسط مولفہ طبرانی سے نقل کیا ہی کہ لب اور مہر دہن آنحضرت صلعم کے تمام بشر سے افضل تھے اور یہہ ایسا کلمہ جامع ہی کہ اوصاف مذکورہ کو مع شی زائد شامل ہی۔

بیان دہن مبارک محبوب خانۂ کعبہ صلعم کا

اور اس ذکر مین چوتھے باب مین ہی تیرا منہ خوب ہی اور آنحضرت صلعم کی نسبت ضلیع الفم وارد ہوا ہی چنانچہ حلیۂ ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین یہہ لفظ وارد ہوا ہی اور ضلیع الفم اسے کہتے ہین جس شخص کا منہ کشادہ ہو پس آنحضرت صلعم کا گو دہن مبارک کشادہ تھا مگر یہہ کشادگی خوبی و عمدگی کے ساتھہ ہی اسلئے کہ بحوالہ مدارج النبوۃ منقول ہو چکا ہی کہ طبرانی نے اوسط مین روایت کی ہی کہ لب آنحضرت صلعم کے اور مہر دہن آنحضرت صلعم تمام البشر سے عمدہ تھے

۱۰	دُرجِ دہنش کردہ دلم شد سوراخ	توان منفش کردہ بتنگی گستاخ	۱۰
	تا در احادیث نشاند بسیار	شیرین دہن نگار ما بود فراخ	

تھا کشادہ دہان باصفا	اسکے واصف نے ضلیع الفم کہا	وہ کشادہ پن تھا کس خوبی کے ساتھہ	
خوشنمائی و دلربائی کے ساتھہ	وہ دہان دلربا صلی علیٰ	خوشنما تھا خوشنما تھا خوشنما	

بیان دندان مبارک محبوب خانۂ کعبہ صلعم کا

اور آپ کے دندان مبارک کی صفت مین چوتھے باب مین فرمایا ہی۔ نیز اداست بھیڑون کے گلے کی مانند ہین جنکے بال کترے گئے اور جو نہان سے نکلتے ہین انمین ہر ایک دو دو بچے جنی ہی اور انمین سے ایک بھی بانجھہ نہین ہی۔ اس درس مین آنحضرت صلعم کے دندان مبارک کو بھیڑون کے دانتون کے ساتھہ تشبیہ دی اور بابتشبیہ سپیدی اور چمک ہی اور درحقیقت آنحضرت صلعم کے دندان مبارک سپید اور چمکدار تھے۔ اسلئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ مین آپکے دندان مبارک کی صفت مین کلمہ اشنب وارد ہوا اور اشنب دانتون کی رونق اور تروتازگی کو بولتے ہین اور پھر دانت سے مدلول دانت یعنی سال عمر مراد لیکر بیان عمر رسول اللہ صلعم کیا اور فرمایا جنکے بال کترے گئے۔ یعنی اگر عمر رسول اللہ صلعم کو اسی شخص تو دریافت کرنا چاہی تو ہر دانت کو ایسی بھیڑ فرض کر جسکے بعد پیدا ہونیکے بال کترے گئے ہون اور جب بھیڑ کا بچہ پیدا ہوتا ہی تو ایک سال گذرنے کے بعد اوسکے بال کترے ہین چنانچہ گڈریون سے

یہ امر تحقیق کیا گیا ہی اور دانت آنحضرت صلعم کے بتیس ۳۲ تھے تو بتیس ۳۲ برس یہہ ہوگئی اور پھر ہر ایک ایسی بھیڑ کیواسطے دو حمل بھیڑ کی مدت جو برس روز ہی ثابت کر تو بتیس ۳۲ برس اور موئے اور ۳۲ کو ۳۲ کے ساتھ ملانے سے ۶۴ برس ہوتے ہین اور آنحضرت صلعم کی عمر بعض روایات کے موافق ۶۵ برسکی ہوئی تھی اور ۶۵ برس قمری کو اگر شمسی بناؤ تو وہی ۶۴ کے قریب ہونگی اور کسور کو ایسے مواضع مین نہین لیا کرتے ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم و احکم

بیان گردنِ مبارک محبوب خانۂ کعبۂ صلعم

اور گردن مبارک کے بیان مین ساتوین باب مین ہی درس ۴۔ تیری گردن ہاتی دانت کی بُرج کی مانند ہی اور چوتھے باب مین ہی درس ۳۔ تیری گردن ایسی جیسے کہ داؤد کا بُرج جو سلاح خانے کے لیے بنا ہے اوسپر ہزار سپر ان لٹکائی گئین ہین وہی سبکی سب پہلوانونکی سپر ہین اس درس مین آنحضرت صلعم کی گردن مبارک کو ہاتی دانت کے بُرج کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین گردن مبارک کو ہاتھی دانت کے بت کی گردن کے ساتھ تشبیہ دی اور وہ حدیث ابن ابی ہالہ ہی اور الفاظ اوسکے یہہ ہین۔ کان عنقہ جید دمیتہ فی صفاء الفضتہ رسول اللہ صلعم کی گردن مبارک چاندی کی مثل صفائی مین تھی اور خوبی مین ہاتھی دانت کے بُت کی گردن کی مانند تھی اور چونکہ آپکی گردن مبارک بھاری تھی اسوجہ سے اُسے بُرج کے ساتھ تشبیہ دی۔ رباعی

آن گردن روشن چو سراج وہاج	از گردن آہوان چین بُردہ خراج
زیبا و لطیف در صفا نقرۂ خام	چون گردن آن بت کہ تراشند ز عاج

اور رسول اللہ صلعم تام الاذنین تھے یعنی پورے کانون والے تھے اور آپکے گوش مبارک چھوٹے نہ تھے بلکہ بڑے اور چوڑے تھے مگر خوبی اور عمدگی کے ساتھ اور یہہ لفظ مدارج النبوۃ مین جامع کبیر سے آپ کے کانون مبارک کی صفت مین نقل کیا ہی

پس اسلئے اُنکو پھریون کے ساتھہ تشبیہ دی اور وہ دو ہزار کا کام دیتی تھی اور یہان بیٹھی ہوئے آسمان کے احاطہ کی آواز سُنتے تھے ۔

بیان محبوب خانہ کعبہ صلعم کے ہاتھون مبارک کا ۔ اور اس بیان مین پانچوین باب مین ہی درس ۱۴ ۔ اوسکے ہاتھہ ایسے ہین جیسے سُونے کی کڑیان جنمین ترسیس کے جواہر جڑے گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھون مبارک پر بال تھے چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلعم مین آپکی نسبت وارد ہوا ہی اشعر الذراعین والمنکبین یعنے آپکے ہاتھون اور مونڈہون مبارک پر بال تھے پس اونکو جواہر کے ساتھہ تشبیہ دی اور چونکہ آپ عبل العضدین والذراعین یعنی بڑے قوی بازو اور ہاتھون والے تھے اسلئے اونکو سونے کی کڑی بیان کیا ۔

بیان صدر مبارک سینۂ مبارک کے بیانمین چوتھے باب مین ہی درس ۱۵ تیری دو چھاتیان دو آہو بچون کی مانند ہین جو ایک ساتھہ پیدا ہوئے اور جو سوسنون کے درمیان چرتے ہین اور ساتوین باب مین ہی درس (۳) تیری دو چھاتیان دو آہو برہ کی مانند ہین جو ایک ساتھہ پیدا ہوئے تھے اور نیز ساتوین باب مین ہی درس ۷ تیری چھاتیان انگوردن کے گچھون کی مانند ہین ۔ سوسن ابرسار سے یہان بھی غرض ہی اور سوسن ابرسار مین چرنے کے یہہ معنی ہین کہ دونون پستانون کے گرد اگرد بال ہون چنانچہ تھے اس لئے کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلعم مین آپکی نسبت اشعر الذراعین والمنکبین واعالی الصدر وارد ہوا ہی اور ترجمہ ان کلمونکا یہ ہی کہ آپکے دونون بازو دونون اور مونڈہون مبارک اور سینۂ مبارک کے اوپر کی جانب بال تھے اور چونکہ حرکت لطیفہ قلبی اور حرکت لطیفہ روحی دونون پستانون کے قریب ہین اسلئے اُنکو آہو برون کے ساتھہ تشبیہ دی اور اسلئے کہ سینۂ مبارک آنحضرت صلعم سے طفلان امت مرحومہ شیرہ شریعت الہی پیتے ہین اسلئے اُنکو انگوردن کے گچھے بیان کیا اور شق صدر کے بعد حکمت اور

ایمان سے پر ہونیکی بھی خبر دی ہی اسلئے کہ انگور کی شراب بنتی ہی اور جس قسم کا انگور ہوگا اُسی قسم کی شراب ہوگی یعنی اگر انگور دینا ہی تو بیہوشی عالم آخرت سے اُسے حاصل ہوگی اور جو انگور اوس عالم کا ہی تو بیہوشی اِس عالم سے حاصل ہوگی اور یہان انگور اُسی عالم کا مراد ہی اور اِس سے وہی شراب ایمان و حکمت مبنگی اور اُسی سے کنایہ ہوگا واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم ؛

بیان شکم مبارک محبوب خدا کعبہ صلعم کا - اور شکم مبارک کے وصف مین پانچون باب مین وارد ہوا ہی ورس (۴) اوسکا پیٹ ہاتی دانت کا سا کام ہی جسپر نیلم کے گل ہی ہون اور ساتوین باب مین ہی ورس (۲) تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین ہی تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈھیری ہی جسکے آس پاس سوسن لگی ہین ان جملون مین آنحضرت صلعم کے شکم مبارک کا بیان ہی ؛

بیان نرمی شکم مبارک - باب (۷) ورس (۲) تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈھیری ہی - آپکا شکم مبارک نہایت نرم تھا چنانچہ مدارج النبوت مین ہی کہ ابن ابی ہالہ نے بیان کیا ہی کہ مین نے شکم مبارک رسول اللہ صلعم کو دیکھا پس گویا کہ کاغذ تہہ پر تہہ رکھے ہی اور اسی نرمی کو یہہ ورس بیان فرماتا ہی ؛

بیان سفیدی شکم مبارک باب ۵ ورس ۱۴ - اسکا پیٹ ہاتی دانت کا سا کام ہی آپ کا شکم مبارک گورا اور سفید تھا اور بال اسکے اور بھی تھے چنانچہ حدیث ابن ابی ہالہ مین ہی عاری الثدیین و البطن دونون پستان اور شکم پر بال نتھے اور اسے گوراپن کا ورس مسطور مین بیان ہی ؛

بیان ناف مبارک کا - باب (۷) ورس (۲) تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین - آنحضرت صلعم کی ناف مبارک بھری ہوئی نتھی جیسی بعض اشخاص کی خاص کر لڑکپن مین ہوتی ہی بلکہ گہری تھی اور اسی گہرائی ناف مبارک کا اس ورس مین بیان ہی **بیان لطیفہ سرسرور کائنات صلعم** - جملہ مذکورین تہی

ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین لطیفہ سر کا بیان ہی۔ اور مے سے شراب محبت الٰہی مراد ہی

بیان سیلی مبارک۔ باب (۵) درس اسکا پیٹ ہاتی دانت کا ساکام ہی جسپر نیلم کے گل بنے ہون۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ناف سے گلوی مبارک تک شکم مبارک پر ایک خط باریک بالون کا تھا چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مذکور مین ہی۔ وصول ہاتین اللبتہ والسرۃ بشعیر بجری کا لفظ ملا ہوا تھا گلوی سے ناف تک ساتھ خط بالون ایک کے اور اسیکا اس جملہ مین بیان ہی اور اسیکو ہندی مین سیلی کہتے ہین ؎ رباعی

تا ناف بر آن سینۂ صاف و زیبا	بود ست خط دقیق از موپیدا ؎
بر تختۂ سیم بود نقش الفے	یعنی کہ نکو احمد آمد یکتا ؎

بیان سُق صدر۔ اور جسجگہہ پر خط نیلی تھا اوسجگہہ نشان شق صدر بھی تھا اور اس درس مین اور نیز جملہ تیری ناف گول پیالہ ہی جسمین ملائی ہوئی مے کی کمی نہین اسطرف اشارہ ہی ؎

بیان موی مبارک اعالی صدر۔ تیرا پیٹ گیہون کی ایک ڈھیری ہی جس کے آسپاس سوسن لگی ہین۔ اس درس مین موے مبارک اعالی صدر کو سوسن کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور یہہ موی مبارک مثل سوسن کی گرداگرد شکم مبارک کے تھے چنانچہ ابن ابی ہالہ کی حدیث مین وارد ہی ؎

بیان گولون مبارک کا۔ اور آپکے گولون مبارک کا بیان باب (۷) مین ہی درس (۱) تیری گولونکی گولائی جواہر کی لڑی کی مانند ہی جیسا کسی اوستاد کاریگر نے بنایا ہی۔ آنحضرت صلعم کے جسم مبارک کے وصف مین بادن متماسک احادیث مین وارد ہوا ہی اور بادن پر گوشت کو کہتے ہین اور متماسک اوسے کہتے ہین جسکا بدن گٹھا ہوا ہو اور ڈھیلا ہو اور ایسے بدن مین گولے ضرور گول ہوتے ہین وہو المطلوب ؎

بیان ساق پای مبارک۔ آپکے پیرون اور پنڈلیون کا بیان باب (۸) مین ہی

درس (۱۵) اُسکے پیر جیسے سنگ مرمر کے ستون جو سونے کے پایون پر کھڑے کئے جاوین
اِس درس مین آنحضرت صلعم کی پنڈلیون مبارک کو سنگ مرمر کے ستونون کے ساتھ
تشبیہ دی ہی اور حدیث شریف مین شثم النخل کے ساتھ تشبیہ دی ہی اور مشبہ بہ خوبی اور
سپیدی مین ہم سنگ و برابر ہین پس مشبہ بھی برابر ہی رہیگا اور مطابقت ایسی واقع ہوگی
جیسی کہ چاہیئے اور مقصود دونون تشبیہون سے بیان سپیدی اور خوبی پنڈلیونکا ہی اور وہ
حاصل ہی اور حدیث مذکور کی سند یہہ ہی کہ مدارج النبوت مین ہی اور حدیث مین آیا ہی
ونظرت الی ساقہ کانہا جمارۃ۔ یعنی راوی کہتا ہی کہ مین نے پنڈلی رسول اللہ صلعم کیطرف
دیکھا پس گویا کہ وہ شثم النخل کے مشابہ تھے یعنی صفائی اور تروتازگی مین۔ اور شثم النخل کھجور
کی جڑ کے گودی کو کہتے ہین اور وہ سفید نہایت تروتازہ ہوتا ہی اور شیرین ہوتا ہی اور
اہل عرب اُسکو کھاتے ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک کو سونیکا پایہ بیان
کیا اور اِس بیان سے معلوم ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک عمدہ
اور فخیم یعنی بھاری ہونگے اور واقعی قدم مبارک آنحضرت صلعم کے ایسے ہی تھے اِسلئے
کہ عبداللہ ابن بریدہ سے روایت ہی کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن البشر قدما۔
ترجمہ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک تمام آدمیون سے عمدہ تھے
اِس روایت سے عمدگی اقدام مبارک کا ثبوت ہوگیا۔ اور سند بھاری ہونے اقدام مبارک
کی یہہ ہی کہ حدیث ابن ابی ہالہ وصاف نبی صلعم مین آپکی نسبت شثن القدمین آیا ہی اور
شثن القدمین اُس شخص کو کہتے ہین جسکے قدم فخیم اور بھاری اور پرگوشت ہون اور بعد
بیان حلیہ مبارک کے آنحضرت صلعم کے خلق اور شیرین زبانی کا بیان فرمایا۔

بیان خلق محمدی پانچوین باب مین ہی اُسکا منہ شیرینی ہی اور شیرینی کی دو قسمین ہین
اور دونون قسم کی شیرینی آنحضرت صلعم کے زبان مبارک مین موجود تھی۔ شیرین
زبان تو آپ تھے ہی اور جمیع اقوام عالم کی اِلکس شیرین زبانی آنحضرت صلعم کے ساتھ

شیرین زبان ہین اور کہتے ہین کہ آپ خلیق اور چشمۂ شیرین تھے اور بمصداق شعر
مشہور ہر کجا چشمۂ بود شیرین ۔ مردم و مرغ و مور گرد آیند آپکے شیرین
زبان ہونیکی وجہ ہی تمام مخلوق الہی آپکے گرد ہوئی اور یہہ قول اُنکا اگرچہ سراسر باطل
ہی چنانچہ بالبطلان اسکا علاوہ دلائل آخر رسالت صادقہ آنحضرت صلعم کے اِس رسالہ
سے بھی خوب ظاہر ہی مگر خیر شیرین زبانی کا اقرار ہی اور ایسے لوگون سی یہہ بھی غنیمت ہے
یہ شیرینی باطنی آنحضرت صلعم کا یعنی خوش خلقی کا بیان ہوا۔ اور شیرینی ظاہری آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کا یہہ بیان ہی کہ لب مبارک آنحضرت صلعم کا بطور اعجاز اگر کسی کھاری
کوئین مین پڑ جاتا تھا تو وہ کوآن چشمۂ شیرین ہو جاتا تھا چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے
جو آپکے خادم تھے روایت ہی کہ ہمارے گھر مین ایک کھاری کوآن تھا ایکدن آنحضرت
صلعم نے اپنا آب دہن بطور اعجاز اوسمین ڈالا پس وہ شیرین ہو گیا اور پھر مدینۂ منورہ
مین اُس سی زیادہ کوئی کوآن شیرین نہ تھا اور بعد بیان خلق و خُلق رسول اللہ صلعم کے نام
مبارک آنحضرت صلعم کا بیان کیا اسلیئے کہ اصل نسخۂ عبرانی غزل الغزلات
مین بعد اس جملہ کے آپ کا نام بصیغہ جمع محمدیم بیان کیا ہی اور اوس بولی مین جمع
با اور میم کے ساتھ آتی ہی واحد کو تعظیماً جمع بولا کرتے ہین اور اِس ترجمہ مین عشق
انگیز کے ساتھ ترجمہ کیا ہی اور چوتھے باب مین جملہ تجھ مین کوئی عیب نہین کے ساتھ
ترجمہ کیا ہی اور گو ترجمہ کرنا نامون کا اصل سے بڑی خرابی کی بات ہی لیکن پھر بھی یہہ
ترجمہ اقرب الی الصواب ہی نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ترجمہ سی پتا لگجاتا ہی کہ
اُردو زبان مین ترجمہ محمد کا بھی ہی پس جو ترجمہ کو دیکھیگا وہ سمجھ لیگا کہ نام مبارک خانۂ کعبہ
کے محبوب صلعم کا محمد ہوگا اور چوتھے باب کے اِس چھٹے ورس مین جبکہ دن ڈھلے اور
سایہ بڑھے مین مُر کی پہاڑ اور لبان کے ٹیلے کو جاؤنگا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی زبان مبارک سی مقام پیدایش اور زمان ولادت کا بیان فرمایا ہی اسلیئے کہ مر کی شہر

ہی ہی اور لبان بھی عمان اور یمن کے پہاڑون مین پیدا ہوتا ہی اور باعتبار یوم دنیا کے
جس کا فرد وافر دا ہی قیامت ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدایش بعد دن ڈھلنے
اور سایہ بڑھنے کے ہوئی ہی اور انجیل متی کے بیسوین باب مین بشارت آنحضرت صلعم
کی منقول ہی اور آمین سیدنا مسیح علیہ السلام نے پیدایش آنحضرت صلعم کی ایک گھنٹہ
دن رہی بیان کی ہی اور وہ بشارت مع اپنی شرح کے اِس رسالہ مین بھی منقول ہوگی
اور ساتوین باب کے اس مدرس مین مین نے کہا مین اس تاڑ پر چڑھونگا اور اسکی شاخون
کو تھام رکھونگا نے الحال تیری دونون چھاتیان انگورون کے گچھون کی مانند ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ شباب کے ایک قصہ کا بیان ہی اور وہ یہہ ہی کہ
قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ کے عالم جوانی مین کعبہ شریف کی پھر ازسر نو
تعمیر ہوئی اور واسطے مشابہت اپنے جد امجد اسمٰعیل علیہ السلام کے آنحضرت صلعم نے بھی
پتھر کعبہ شریف کے اپنے دوش مبارک پر اٹھائے پس وہ تاڑ رسول اللہ صلعم ہین
اور بیان اسکا گذر گیا ہی اور پتھرون کعبہ شریف کا دوش مبارک پر اٹھانا کعبہ شریف
کا اس تاڑ مبارک پر چڑھنا ہی اور دونون ہاتھون مبارک سے چونکہ پتھرون کو تھاما اور
وہی شاخین تاڑ مبارک کی تھین پس گویا کہ کعبہ شریف نے ہی شاخون مبارک کو
تھام رکھا اور جملہ فی الحال تیری دونون چھاتیان انگورون کے گچھون کی مانند ہین
اس امر کو بیان کرتے ہی کہ اسیوقت سے عالم غیب سے القا ہونا شروع ہوگا اور سینہ
مبارک شریعت الہی سے پر ہونے لگیگا اور ایسا ہی ہوا اسلئے کہ آنحضرت صلعم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے
ایکدفعہ پتھر اٹھانے کیوقت ازار مبارک کھولکر دوش مبارک پر ڈالی تاکہ پتھر سے کچھ
بدن مبارک کو تکلیف نہ پہونچے پس آپ بیہوش ہوکر گر پڑے اور جب آپکو ہوش آیا
آپ نے انا طلب کی اور فرمایا کہ مجھے حکم ہوا ہی کہ برہنہ نہ ہوا کرون

تنبیہ مدارج النبوت مین نقل کیا ہی کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ

اُنھون نے کہا کہ مین مقوقس یعنی شاہ اسکندریہ کے پاس گیا اور مقوقس نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی رسول ہین اگر وہ تشریف لاوین قبط اور نصاری مین تو وہ اُنکا اتباع کرین۔ پس مغیرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اسکے بعد مین اسکندریہ مین ٹھہرا اور تمام کنیسون مین وہان کے بڑے اور آپ کے اوصاف قبط اور نصاری سے پوچھے اور اسکندریہ مین ایک بڑا پادری تھا اور وہ اُنکا بزرگ تھا اور وہ اپنے بچونکو اوسکے پاس دعا کیواسطے لاتے تھے اور وہ اُنکے واسطے دعا کرتا تھا پس مین نے اُس سے کہا آیا کوئی اور نبی بھی مبعوث ہوگا۔ اُس نے کہا ہان وہ آخر انبیا ہین یعنی عیسیٰ بن مریم علیہا السلام کے اور اونکے اور کوئی نبی نہین ہی ہمکو بلاشک عیسیٰ بن مریم علیہا السلام نے اونکے اتباع کا حکم کیا ہی وہ نبی عربی امی ہین نام اُنکا احمد ہی میانہ قد کوتاہ نہ دراز۔ دونون آنکھون مین سرخی ہی نہ سپید و نہ سُرخ بلکہ سُرخ و سپید اُنکے بال بہت ہونگے۔ موٹے کپڑے پہنین گے اور کھانا جو ملجایا کرینگا کھا لیا کرینگے۔ تلوار حمائل کرینگے آپکے اصحاب ایسے ہونگے کہ اپنی جانون کو آپ پر فدا کرینگے۔ دوست رکھین گے آپکو اپنے باپ اور بیٹون سے۔ مبعوث ہونگے ایک زمین مین جہان درخت سلم ہی۔ اور ہجرت کرینگے ایک حرم سی طرف دوسرے حرم کی اور ہجرت کرینگے زمین شور خرمازار کیطرف اور پہنین گے ازار نصف ساق تک اور دہو وینگے اطراف اعضا کو اور مخصوص ہونگے ساتھ ایسی صفات کے کہ پہلے نبیون مین وہ صفات نہ تھین۔ ہر نبی اپنی قوم کیطرف مبعوث ہوا ہی اور وہ مبعوث ہونگے تمام عالم کی طرف اور اونکے لئے تمام زمین مسجد کے حکم مین ہوگی اور طہور بھی ہوگی یعنی خاک سے تیمم کرنا قائم مقام وضو کے ہوگا۔ جس جگہہ وقت نماز آئیگا تیمم کرینگے اور نماز ادا کرینگے انتہی۔ اِس روایت کی تصدیق رسالہ ہذا سے ہوگئی ہی اور سراپا نبوی صلعم کی تصدیق ابھی غزل الغزلات کے تینون بابون سے ہوگئی ہی وللہ الحمد۔

مہر نبوت۔ آنحضرت صلعم کے شانۂ مبارک پر مہر نبوت تھی اور آپکے اِس مہر نبوت کا بھی چند جگہہ بیان آیا ہی پہلے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام مین ہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۹

درس (۱) ہمارے لئے ایک لڑکا تولد ہوا کہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندھے پر ہی ہوگا
اوسکے یہی نام ہونگے عجیب اور مشیر اور مشورۂ عظمی کا بادشاہ اور الہ قوی مسلط اور
سرمدی باپ اور سلامتی کا بادشاہ اُسکی حکمرانی اور سلامتی کی افزایش کی کچھہ انتہا
نہوگی وہ داؤد کے تخت سلطنت پر آج سے لیکر ابد تک عدل و انصاف سے نظم و نسق
کریگا ش آنحضرت صلعم سے پہلے جتنے نبی گذرے ہین اُنکی دہنی ہتیلی پر نشان نبوت
ہوتا تھا اور آنحضرت صلعم کی مُہر نبوّت شانہ پر ہوئی اور یہہ مُہر نبوت پیدائشی ہی تھی
لڑکپن مین بھی ویسی ہی تھی جیسی کہ بڑھاپے اور جوانی مین تھی پس آپکی ہی یہہ بشارت
ہی اور آپ کی ہی مہر نبوّت کا بیان ہی اور آپ کے ہی اسماء شریف سے عجیب اور مشیر ہین
اور آپ کو ہی حکم مشورۂ ہوا ہی اور آپ ہی مشورۂ عظمی کے بادشاہ ہین اور رسالت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسی کہ بنی اسمعیل کیواسطے تھی ویسی ہی بنی اسرائیل کیواسطے تھی
اور آپ ہی بڑے حاکم ہین اور آپ ہی سب کے باپ ہین - تمام مخلوق آپکے نور سے پیدا
ہوئی ہی اور آپکے ازواج مطہرات امہات المومنین ہین اور حکمرانی رسول اللہ صلعم
کی کچھہ انتہا نہین ہی آپ سب پر حاکم ہوئے اور آپ پر آپکے بعد و ماقبل کوئی رسل و انبیا
سے حاکم نہین ہی اور جیسے حضرت داؤد علی نبینا و علیہ السلام نبی اللہ و خلیفۃ اللہ فی
ارضہ تھے ایسے ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی رسول اللہ و خلیفۃ اللہ فی ارضہ
ہین اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے نہ شانۂ مبارک پر مہر نبوت تھی اور نہ آپکے نام عجیب و
مشیر تھے اور نہ آپ بادشاہ ہوئے اور نہ آپ نے حکومت کی اور نہ آپ پر نبوت ختم
ہوئی پس یہہ بشارت حضرت مسیح علیہ السلام کی ہرگز نہین ہوسکتی بلکہ یقینا سیدنا
محمد رسول اللہ صلعم کی بشارت ہی اور آپکی مُہر نبوّت کا بیان ہی وہو المطلوب ؛

دوسرے اظہار الحق مین نقل کیا ہی کہ فاضل حیدر علی قریشی نے اپنی تالیف اُردو مسمی
بہ خلاصۂ سیف المسلمین مین کہا ہی پادری اسکان ارمنی نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا

سنہ ۱۶۶۶ عیسوی مین ارمنی زبان مین ترجمہ کیا ہی اور بیالیسوین باب مین کتاب مذکور کے
اس ترجمہ مین ذکر مہر نبوت آنحضرت صلعم کا اس فقرہ مین موجود ہی سبحان اللہ تسبیحا
جدیدا واثر سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد انتہی - اور میری راہی مین یہہ جملہ باب مذکور
کے دسوین درس مین ہوگا اسلئے کہ درس مذکور کے شروع مین ترجمہ جملہ سبحان اللہ تسبیحا
جدیدا آکا باین الفاظ موجود ہی خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ
تیسری غزل الغزلات مین بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی مہر نبوت کا بیان فرمایا ہی
اسلئے کہ ساتوین باب مین فرماتے ہین میری بوا میری زوجہ ہی مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ
ہی اور بند کیا ہوا ایک سوتا ہی اور سر بمہر ایک چشمہ ہی - یہہ خطاب آنحضرت صلعم کو ہی اور
آپ کے چونکہ بدن مبارک سی خوشبو آتی تھی اور آپ پر مہر نبوت لگی ہوئی تھی جو قائم مقام
قفل نبوت کے تھی اسلئے اس مضمون کو باین الفاظ ادا کیا مقفل کیا ہوا ایک باغیچہ
ہی اور چونکہ آپکی انگلیون مبارک سی بطور اعجاز چشمے جاری ہو جاتے تھے اور پھر مہر الہی
قائم مقام قفل تھی اسلئے اس مضمون کو باین الفاظ ادا فرمایا - بند کیا ہوا ایک سوتا ہی
اور سر بمہر ایک چشمہ ہی اور واسطے چیستان بنانے کے اکثر بہ آنحضرت صلعم کو صاف خطاب
فرمایا اور کہا میرا محبوب سرخ و سفید ہی اور پھر دوسری دفعہ بطور مونث تعبیر کیا ہی اور فرمایا
تیری چھاتیون کا بیان پہنچی ہوئی شاہزادی کیا معلوم ہوتے ہین اور پھر کبھی بوا فرمایا کبھی
بہن فرمایا کبھی زوجہ فرمایا - حقیقی معنی کوئی بھی یہان مراد نہین ہو سکتی اور بطور مجاز بوجہ
من الوجوہ واسطے بنانے چیستان کے جو چاہا فرمایا اور جملہ حکمرانی کا نشان اوسکے کاندھے
پر ہی واثر سلطنتہ علی ظہرہ یعنی نشانی حکمرانی کا اسکے پشت پر ہی اور سر بمہر ایک چشمہ ہے
یہہ تینون اس امر کا نشان دیتی ہین کہ آنحضرت صلعم کے درمیان دونون شانون مبارک
کے مہر نبوت ہوگی اور اس مہر کو پشت پر بھی کہہ سکتے ہین اور چونکہ جسم مبارک کا جو سوائے
سر مبارک کے تھا ختم نہان آکر ہوا تو سر بمہر ایک چشمہ بھی آنحضرت صلعم کے جسم مبارک کو

بیان فرماسکتے ہین اور مہر سے مہر نبوت مراد لے سکتے ہین واللہ اعلم۔
اور چوتھے مکاشفات یوحنا کی اونیسوین باب مین بھی آنحضرت صلعم کی مہر نبوت کا
بیان فرمایا ہی **مکاشفات یوحنا باب ۱۹ ورس ۱** - اُن چیزون کے بعد مین نے
آسمان پر بہت لوگونکی بڑی آواز یہہ کہتے ہوئے سُنی **ہللویاہ** نجات اور جلال اور عزت
اور قدرت خداوند ہمارے خدا کے ہین ۲ کیونکہ اُسکی عدالتین راست اور برحق ہین اسلئے کہ اوس نے
بڑی کسبی کی جس نے اپنی زناکاری سے زمین کو خراب کیا عدالت کی اور اپنے بندون کے
لوہوُن کا بدلا اوسکے ہاتھ سے لیا (۳) پھر دوسری بار انھون نے کہا **ہللویاہ** اور
اُسکا دُھوان ابدالاباد تک اُٹھتا رہا (۴) اور وی چوبیس بزرگ اور چار جاندار اوندھے مُنہ
گرے اور خدا کو جو تخت پر بیٹھا ہی سجدہ کیا اور کہا آمین **ہللویاہ** (۵) اور تخت سے ایک آواز
یہہ کہتی ہوئی نکلی تم سب جو اوسکے بندے ہو اور جو اُس سے ڈرتے ہو کیا چھوٹے کیا بڑے
ہمارے خدا کی ستایش کرو (۶) اور مین نے ایک بڑی بھیڑ کی آواز اور بہت پانیونکی سی آواز
یہہ کہتے ہوئی سُنی کہ **ہللویاہ** خداوند قادر مطلق بادشاہت کرتا ہی ہم خوشی و خرمی
کرین اور اوسکو عزت دین اسلئے کہ برّی کا بیاہ آپہونچا اور اُسکی دلھن نے اپنے آپ کو
سنوارا ہی اور اُسے یہہ دیا گیا کہ وہ صاف اور شفاف اور مہین کتانی کپڑا پہرے کہ
مہین کتانی کپڑا مقدس لوگونکی راستیان ہین (۹) اور اوسنے مجھہ سے کہا لکھہ مبارک وے
جو برّی کے جشن مین بُلائے گئے ہین اور وہ مجھہ سے کہتا ہی یہہ خدا کی باتین برحق ہین
اور مین اوسکے پانون پر اُسے سجدہ کرنے کو گرا اور اوسنے مجھہ سے کہا خبردار ایسا نکر کہ
مین تیرا اور تیرے بھائیونکا جن پاس یسوع کی گواہی ہی ہم خدمت ہون خدا کو سجدہ کر کیونکہ
جو گواہی یسوع پر ہی نبوت کی روح کی ہی (۱۱) پھر مین نے آسمان کو کھلا ہوا دیکھا اور دیکھو
ایک لقمری گھوڑا اور اوسکا سوار امانت دار اور سچا کہلاتا ہی اور وہ راستی سے عدالت کرتا
اور لڑتا ہی (۱۲) اوسکی آنکھین آگ کے شعلہ کی مانند اور اوسکے سر پر بہت سے تاج اور اوسکا

ایک نام لکھا ہوا جسے اوسکے سوا کسی نے نجانا (۱۳) اور خونمین ڈوبا ہوا لباس پہنے ہوی
تھا اور اوسکا نام کلام خدا ہی (۱۴) اور وہ فوجین جو آسمان مین ہین صاف اور سفید اور
کتانی لباس پہنے ہوئے نقرئی گھوڑون پر اوسکے پیچھے ہولین اور اوسکے مُنہ سے ایک تیز تلوار
نکلتی ہو کہ وہ اوس سے قومونکو مارے اور وہ لوہے کے عصا سے اُنپر حکمرانی کریگا اور وہ خود
قادر مطلق خدا کے قہر و غضب کی مے مین روندتا ہی (۱۵) اور اُسکے لباس اور اُسکی ران پر یہہ نام لکھا ہی بادشاہون
کا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند (۱۶) انتہی اِس بشارت سے بیجگہ مقصود ہین جملہ اور اُسکے لباس اور
اوسکی ران پر یہہ نام لکھا ہی بادشاہونکا بادشاہ اور خداوندون کا خداوند سے ہی اسلئے
کہ اِسی جملہ مین مہر نبوت کا بیان ہی اور لباس سے موضع لباس مراد ہی یعنی جسم مبارک اور مُہر
نبوت مین بعض روایات کے موافق یہہ لکھا تھا توجہ حیث کنت فانک منصور ترجمہ
توجہ کر جسطرف چاہی تو پس بیشک تو فتح دیا گیا ہی اور یہہ الفاظ گویا کہ ہم معنی جملہ بادشاہون
کا بادشاہ اور خداوندون کے خداوند کے ہین اور اگرچہ تاہم وہ نشان مہر نبوت قائم مقام
لکھنے کے ہی تھا اور ران پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کچھہ نہ لکھا تھا غالباً ترجمہ مین
غلطی ہوئی اوس زبان مین ایسا لفظ مراد ہوگا جسکی ران اور شانہ دونون معنی ہون
اور مسجد پر شانہ کے ساتھہ ترجمہ چاہیئے تھا لیکن ران کے ساتھہ غلطی سے کر دیا اور صدیق
یار غار خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی ران پر البتہ مہر نشان خلافت تھا اور روضۃ الاحباب
مین اسکا ذکر کیا ہی اور یہہ بھی بیان کیا ہی کہ قبل بعثت آنحضرت صلعم کے ایک راہب نے
صدیق رضی اللہ عنہ کے اِس تل کو دیکھہ کے بشارت دی تھی کہ تم نبی آخر الزمان کے
خلیفہ ہوگے پس اگر یہہ اُس تل کا بیان ہی تاہم کچھہ عبارت درمیان سے ساقط ہوئی ہی
واللہ اعلم و علمہ اتم و احکم۔ اور شرح اِس بشارت کی یہہ ہی کہ بڑی کسبی بابل تھا
چنانچہ اور بابون مین اِس کتاب کے اسکی تصریح موجود ہی اور اوسکی عدالت کی گئی اور
حضرت عمر رضی اللہ عنہ کیوقت مین وہ مفتوح ہوا اور انبیاء الہی کے خون کا بدلا اُس سے

لیا گیا اور نقرئی گھوڑا رسول اللہ صلعم کے دلدل نقرئی کو فرمایا ہی اور امین اور صادق آپ کے القاب شریفہ سے ہین اور رسول اللہ صلعم کی آنکھین مبارک سرخ تھین یعنی امین سرخ ڈورے تھے اور آپ ہی نے بذات خود قتال فرمایا ہی اور آپکے سر پر بہت سے تاج تھے اسلیے جو کہ آپکی امت مرحومہ مین ہزارون صاحب تاج ہوئے وہ آپ کے ہی طفیل سے ہین اور وہ کویا کہ آپکے ہی سر مبارک پر تاج ہین اور آنحضرت صلعم کے غزوہ احد مین سر مبارک سے خون جاری ہوگیا اور تمام لباس آپ کا خون سے تر ہوگیا تھا اور غزوہ بدر مین ہزارون فرشتے گھوڑون پر سوار ہوکر کفار کی لڑائی کیواسطے میدان مین حاضر تھے اور آپکے پیچھے پیچھے تھے اور فرشتون کا لباس اسوقت مین سپید ہی تھا اور رسول اللہ صلعم کا نام مبارک کلام خدا ہی یعنی نور احمدی فقط بحکم الہی بکلمہ کن سے پیدا ہوا اور تمام مخلوق نور محمدی صلعم سے پیدا ہوئی اور رسول اللہ صلعم نے نوشیروانیون کو اپنے مُنہ کی تیز تلوار یعنی دعا سے ہلاک کیا اور مارا اور رسول اللہ صلعم نے خوب ہی لٹھہ بازی کی اور آپکی حکمرانی فرمائی اور بارگاہ احمدی صلعم مین ایک عصا تھا اور وہ بعد آنحضرت صلعم کے خلفای کے پاس چلا آتا تھا جب وہ کھویا گیا تب ہی قریش سے خلافت نکل گئی یعنی سلطنت بنی عباس غارت ہوگئی اور ترک اُنپر غالب ہوگئے رباعی ای خاتم انبیاء و فخر آدم ۔ مقصود تو بودہ زخلق عالم ۔ از مُہر نبوتیکہ داری بر پشت ۔ منشور رسالت تو وارد خاتم ۔

بیان خوشبوی جسم مبارک غزل الغزلات کے سابقون باب مین ہی اور تیری تھنون کا رایحہ سیب سا ہوئے ۔ اس جملہ مین فرمایا اور بشارت دی کہ آپکے تھنون سے بھی خوشبو آیا کریگی یعنی تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کریگی اسلیے کہ جب تھنون سے بھی آئی تو پھر اور جسم سے خوشبو نہ آنے کے کیا معنی ۔ اور واقعی آپکے تمام جسم مبارک سے خوشبو آیا کرتی تھی چنانچہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلعم اگر کہین تشریف لیگئے ہوتے اور آپکے پیچھے کوئی آپ کا عاشق صادق مکان پر حاضر ہوتا تو اُن کو بمجرد

خوشبوی جسم مبارک سے چلا جاتا تھا اور آپکی قدمبوسی حاصل کرتا تھا اور آپکے پسینے
مبارک سے بھی خوشبو آیا کرتی تھی - انس سے روایت ہو کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ اپنی
لڑکی کو رخصت کرے یعنی اوسکے شوہر کے گھر بھیجے اور اوسکے پاس اوسکے خوشبو لگانیکو
کچھ تھا پس خدمت نبوی مین حاضر ہوا تاکہ آپ اوسے کچھ نقد عطا فرمائین تاکہ اوس سے
خوشبو خریدے اور آپکے پاس اوسوقت نقد کچھ موجود نتھا پس آپ نے عطر کی شیشی طلب
فرمائی اور چند قطرے پسینے مبارک سے اوسمین ڈالے اور فرمایا کہ اسمین خوشبو سمجھ اور
اپنی لڑکی سے کہہ کہ اسی خوشبو کی جگہہ استعمال کرے پس جب وہ لڑکی اوسے ملتی تھی تمام
مدینہ مین خوشبو پھیلجاتی تھی اور مدینہ والے اسے سونگھتے تھے اور اوس گھر کا نام —
بیت المطیبین ہوا یعنی گھر خوشبو والون کا - اور اسی خوشبو کیوجہہ سے غرل الغزلات مین
آپ کو باغیچہ کہا ہے ۔

نوین فصل آنحضرت صلعم کے نامون مبارک کے بیان مین

بیان نام مبارک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سند اول باظہار الحق مین ہو کہ سیل نے مقدمہ ترجمہ
ام اللہ شریف مین انجیل برنابہ سے یہ بشارت نقل کی اور یہہ بشارت حضرت مسیح نے
برنابہ سے دی ہو اور عبارت اسکی یہہ ہو امی برنابہ جان لے کہ گناہ اگرچہ چھوٹا ہو اور حقیر
ہو مگر اوسپر بھی سزا دیتا ہو کہ وہ گناہ سے راضی نہین ہوا اور چونکہ میری جان اور میرے
شاگردون - دنیا کے سبب سے خطا کی اللہ اون سے غصہ ہوا اور بمقتضای عدل انصاف
کے یہہ ارادہ کیا کہ اس عقیدہ ناپسندیدہ کی کچھہ سزا دیجاوے تاکہ عذاب دوزخ سے
اونکو نجات ہو اور وہان تکلیف مین نہ پڑین اور بلاشبہہ اگرچہ مین تو یقیناً بری تھا مگر بعض
لوگون نے چونکہ مجھکو کہا کہ مین اللہ ہون یا اللہ کا بیٹا اللہ نے اس قول کو برا جانا اور
مقتضای اوسکے عدل کا یہہ ہوا کہ قیامت کے دن شیاطین میرے اوپر نہ ہنسین اور
میرا ٹھٹھا نکرین پس بمقتضای اپنی رحمت کے اوسنے مجھکو ایسا محسن سمجھا کہ یہہ نہ سمجھی دنیا مین میرا

کی موت سے ہوئی کہ گمان کرے ہر شخص مین سولی دیا گیا ہون مگر یہہ ذلت اور ٹھٹھا
باقی رہیگا تا آنے محمد رسول اللہ کے پس بعد آنے اُنکے سب لوگون کو اس غلطی سے آگاہی
ہوگی اور یہہ شبہہ لوگون کے دلون سے اُٹھ جائیگا انتہی اور اسمین آنحضرت صلعم کا نام مبارک
محمد رسول اللہ موجود ہی وہو المطلوب - اور یہہ بہت بڑی بشارت ہی اگرچہ نصرانی اسپر
یہہ اعتراض کرتے ہین کہ ہمارے پادریان سلف نے اس انجیل کو رد کیا ہی مگر مین کہتا ہون
کہ تمھارے پادریون کے رد و قبول کا کیا اعتبار ہی اور پہلے باب مین بیان اسکا ایسا
ہو لیا کہ اُس سے زیادہ متصور نہین - اور یہہ انجیل اناجیل قدیمہ سے ہی اور دوسرے
اور تیسرے قرن کی کتابون مین اسکا ذکر موجود ہی پس اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب
محمد رسول اللہ صلعم کی پیدائش سے دو سو برس پہلے لکھی گئی ہی اور بغیر الہام کے
دو سو برس پہلے کون ایسی خبر صحیح دیسکتا ہی پس ضرور یہہ مسیح علیہ السلام کا ہی قول ہی
اور اگر یہہ دعوی کرین کہ اہل اسلام نے اس کتاب مین تحریف کر دی پس جواب اسکا
یہہ ہی کہ یہہ شبہہ مجنونانہ ہی اور دیوانون کی سی بات ہی اسلئے کہ مسلمانون نے ان
اناجیل اربعہ کی طرف تو توجہ کی ہی نہین اور برنابہ کی انجیل سے جو اس پادری سیل کو
بمشکل ایک بڑے کتب خانہ سے دستیاب ہوئی کہان اتنا ربط ہوتا اور اگر تحریف بھی
ہوئی ہوتی تو یہہ بشارت ایکدو نسخون مین ملتی سارے عالم کے نسخون مین کسطرح
درج ہو جاتی - دوسری یہ کہ نصرانی کہتے ہین کہ علماء اہل کتاب جو مسلمان ہوئے انھون
نے عہدین سے بشارات محمدیہ نقل کین اور انھین تحریف کی پس اُنکے زعم کے موافق مین
کہتا ہون ان علماء کبار نے عہدین کی بشارات محمدیہ مین تحریف کی اور اپنی طرف سے
بنا کر لکھدین اور پھر بھی تمام عالم کے نسخون مین اُنکی تحریف نے اثر نکیا اسلئے کہ تمھارے
قول کے موافق بیبل مین کوئی بشارت احمدی نہین ہی پس کیسے اثر کر گئی تحریف بعض
مسلمانون کے نسخون انجیل برنابہ مین جو نصرانیون کے پاس موجود ہین پس یہہ احتمال

اور ہمن من نسخ المنکبوت ہی اور نہایت ہٹ دہرمی ہی +

تنبیہ یہ خبر ہمنے پہلے اعجاز عیسوی مین ترجمہ مطبوعہ ۱۸۵۰ء سے نقل کی تہی اور اعجاز عیسوی سنہ ۱۲۶۱ ہجری صلعم مین طبع ہوکر اقطار ہند مین مشتہر ہوئی اور ترجمے اور کتابین نصرانیون کی بہ نسبت پہلے کے دوسرے چھاپہ مین متغیر ہوجاتی ہین اور ہر قسم کی تحریف کو مثل تبدیل و زیادتی وغیرہ کو دوسرے چھاپہ مین دخل دیا جاتا ہی اسلئے کہ آزاد محض ہین اور پوپوس نے فتوی محض آزادی کا عطا فرمادیا ہی اور مین مقدمہ کتاب ہذا مین اس امر سے خبردار کرچکا ہون پس اگر کوئی شخص اس بشارت کو بعض تراجم مین جو کسی اور سنہ کے پیچھے ہوئے ہون پاوے تو تردد اور شک مین نہ پڑے اور میرے ساتھ اپنا ظن صالح رکھے اور اس سنہ کے نسخے کو تلاش کرے کہ انشاءاللہ کبھی اس نقل مین سر مو تفاوت نپاویگا خاصکر اگر وہ نسخہ جو عند الناظر موجود ہی چھپا ہوا سنہ مذکور کے بعد کا ہو اسلئے کہ پادریان پروٹسٹنٹ اگر دوسرے چھاپہ مین ترجمہ مذکورہ سے ساقط کردین تو کچھ عجب نہین بلکہ یہہ تو اونکے مثل امر طبعی کے ہی انتہی +

فائدہ واضح ہو کہ عقیدہ غیر لائقہ سے عقیدہ تثلیث فی التوحید والتوحید فی التثلیث مراد نہین ہی اسلئے کہ اس قسم کے گناہ کو بعض الناس کیطرف نسبت کیا ہی نہ اپنی والدہ ماجدہ صدیقہ مکرمہ معظمہ رضی اللہ عنہا کیطرف اور نیز عقیدہ مذکور اوسکے معتقدین کے اعتقاد کے موافق فرض عین ہی نہ قابل الیصال جحیم بلکہ شاید وہ امور مراد ہون جو مرتبہ صدیقیت کے خلاف ہون مثلاً مسیحیت سے یہہ گمان ہوا ہو کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی خلافت ظاہری بھی ابھی ہوگی اور حواری بعد رفع مسیح علیہ السلام کے منتظر خلافت ظاہری تھی اور سمجھتے تھے کہ حضرت مسیح علیہ السلام ابھی نزول فرمائینگے اور ہم نقبا اور ورزا ہونگے اور پطرس نے اس غلطی سے انھین آگاہ کیا اور بشارت مشابہ سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی ذکر کی اور بیان کیا کہ جبتک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث نہونگے مسیح علیہ السلام نزول نفرمادینگے

اور تیسرے باب مین کتاب اعمال یوحنا کے یہہ قصہ مذکور ہی اور جملہ دنیا کے سبب اس
طرف شیر ہی دوسری سند غزل الغزلات کے پانچوین باب مین ہی اور وہ بالکل محمد ہی
یعنی تعریف کیا گیا ہی یعنی اور نام بھی آپکا محمد ہی اور چوتھے باب مین ہی اے میری پیاری
تو سراسر جمال ہی تجھہ مین کوئی عیب نہین ہی اور یہہ بھی ترجمہ نام پاک محمد کا ہی دہوالمطلوب
تیسری سند صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۲ درس ۱ - دیکھو میرا بندہ اقبالمند
ہوگا وہ بالا اور ستودہ ہوگا درس ۱۵ - اسیطرح وہ بہت سی قومون پر چھڑکیگا اور
بادشاہ اوسکے آگے اپنا منہہ بند کرینگے کیونکہ وہ کچھہ دیکھینگے جو اُن سے کہا نگیا تھا
اور جو کچھہ اُنھون نے نہ سُنا تھا دریافت کرینگے انتہے یہہ بشارت آنحضرت صلعم کی ہی
اور عبدہ ورسولہ آپکی نسبت کلمہ مین پڑھتے ہین اور عبداللہ آپ کا لقب ہی اور آپکے والد
ماجد کا نام ہی اور اقبالمندی آپکی ظاہر ہی اور قد مبارک آپکا سیدھا اور بلند تھا اور آنحضرت
فصل مین یہہ بیان گذر گیا ہی اور آپ ستودہ تھے تمام اوصاف واخلاق وعادات وافعال
وحرکات وسکنات آپکی ستودہ ہین اور ستودہ ترجمہ محمد ہی اور محمد آپ کا نام ہی اور پندرھوین
درس کا بھی مطلب ظاہر ہی اور چودھوان درس اس بشارت کا مطلب خبط کرنیکو بڑا دیا ہی
خیر علیہم ما یستحقون ؛

چوتھی سند صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ - خدا نے مجھے دور سے بلایا مین ہنوز اپنی
ماں کے پیٹ مین تھا اور اوسنے میرا نام مذکور کیا اور میرے دہن کو تیغ تیز کی مانند کیا
اور اپنے ہاتھہ کے سایہ تلے مجھے چھپایا اور مجھے خدنگ درخشان بنایا اور اپنے ترکش
مین مجھے پنہان رکھا اور کہا تو میرا بندہ ہی مین تیرے سبب محمود ہونگا اور بعضے نسخون مین
ہی خدا کے نزدیک محمد ہوا انتہی سش حضرت یسعیاہ علیہ السلام یہہ بشارت آنحضرت
صلعم کی زبان مبارک سے ارشاد فرما رہے ہین اور دور سے بلانیکی یہہ معنی ہین کہ محمد رسول
اللہ صلعم زمین شام مین پیدا نہون بلکہ اور زمین مین جو اوسکے مثل ہو اور اُس سے دور ہو

پیدا ہون اور پھر بلائے جاوین اور زمین شام مین تشریف لائین چنانچہ معراج کی رات کو رسول
اللہ صلعم بلائے ہوئے مسجد اقصیٰ مین تشریف لائے اور وہان انبیاء و رسل علی نبینا و
علیہ السلام کے امام ہوئے شعر درآن مسجد امام انبیا شدہ صف پیشینیان را پیشوا شد ؛
اسی فضیلت آنحضرت صلعم کے بیان مین ہی اور آنحضرت صلعم جب ہی کہ اپنی ماں کے پیٹ
مین تھے تب ہی سے آپکا نام مذکور ہوا کاہنون وغیرہ نے بشارات قرب ولادت احمد نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کی دینی شروع کردین نوشیروان نے خواب دیکھے ہون نے بھی
آوازین دینی شروع کردی کہ محمد رسول اللہ کی ولادت قریب ہی اور رسول اللہ صلعم نے
جسپر بد دعا کی وہ ہلاک ہوا اور آپ بڑے فصیح و بلیغ بھی تھے باوجود آپکے اُمّی ہونیکے
پھر بھی آپ فصیح و بلیغ تھے — اور بحالت بچپنے ناقہ کے سایہ تلے چھپا رکھا اس امر کو
بیان کرتی ہی کہ آپ انبیاء علیہم السلام کے بعد پیدا ہون تاکہ آپکی شریعت کا کوئی ناسخ
نہو اور آپ سب شرائع کے ناسخ ہون اور آپ تیز دندان تھے کہ آپ نے ہزارون
اپنے دشمنونکو ہلاک کیا اور آپنے تیز دندان کی مثل اُنکے بدنون کو پھاڑ ڈالا اور عبداللہ
آپ کا لقب ہوا اور محمدؐ آپ کا نام ہی اور محمود بھی آپ کا لقب ہی ؛

پانچوین سند صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۵۵ مین تم سے ابدی عہد
باندھونگا اور داؤدی یقینی رحمتین تمپر کرونگا دیکھو مین اسی لوگونپر گواہ بناؤنگا اور خلق
کا فرمانروا خدا ایک گروہ کو جسے تو نہین جانتا بلاویگا اور وہ قومین جو تجھے نہین
جانتی تیرے پیچھے دوڑینگی کیونکہ اوس نے تجھے ستودہ کیا ہی ۔ اس بشارت
مین امت محمدیہ سے اللہ پاک جلشانہ خطاب کرکے فرماتا ہی اور اسی استدمرحومہ سے
ابدی عہد باندھا کہ شریعت ابدی اُنکو دیگئی اور اُن سے عہد ہوا کہ تمپر عذاب خسف و
مسخ نہوگا اور داؤد علیہ السلام کو جیسی نبوت و خلافت عطا ہوئی تھی ویسی ہی
رسول اللہ صلعم کو بھی رسالت و خلافت عطا ہوئی ہی اور رسول اللہ صلعم میدان

میدان محشر مین اپنی اُمت پر گواہ ہونگے اور آپ کی اُمت اور نبیون پر گواہ ہوگی کہ اُنھون نے اللہ جلشانہ کے احکام اپنی اپنی امتون کو پہونچائے ہین اور اسمین خیانت نہین کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہزارون اُمتی مشرق سے مغرب تک ہین کہ وہ آپ کے پیچھے دوڑتے ہین اور آپ اونکو مثل عرب کی سمجھتے تھے اور آپکا نام محمد ہی اور ستودہ محمد کا ہی ترجمہ ہی۔ اور بشارت مصطفائیہ مین یہہ ثابت ہوچکا کہ نامون کا ترجمہ اہل کتاب کے نزدیک بجای اصل نام کے ہی وہوالمطلوب ؛

بیان نام مبارک احمدؐ۔ سند اوّل۔ اظہار الحق مین ہی کہ خلاصہ سیف المسلمین مین (جو اُردو زبان مین مولوی حیدر علی صاحب کی تصنیفات سے ہی نقل کیا ہی کہ پادری اوسکان ارمنی نے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کا جو ۶۶۶ چھ سو چھاسٹھ عیسوی مین ارمنی زبان مین ترجمہ کیا ہی اُسکے بیالیسوین مین کتاب مذکور کے یہ فقرہ ہی واثر سلطنتہ علی ظہرہ واسمہ احمد یعنی نشان اُنکی سلطنت و نبوت کا اونکی پشت پر ہوگا اور نام اُنکا محمدؐ ہوگا۔ **دوسری سند بشارت فارقلیطیہ**۔ اظہار الحق مین ہی ترجمہ عربیہ مطبوعہ سنہ ۱۸۲۱ء و سنہ ۱۸۲۴ء مطبع لندن۔ ترجمہ اُردو ترجمہ عربی مذکور کے چودھوین باب ہی انجیل یوحنا اگر تم مجھ سے محبت رکھتے ہو تو میری وصیتون پر حفاظت رکھو اور مین طلب کرونگا اپنے باپ سے پس عطا کریگا وہ تمکو فارقلیط دوسرا تاکہ ابد تک تمھارے ساتھ رہی روح حق وہ کہ نہین طاقت رکھتا ہی جہان کہ قبول کرے اوسکو اسواسطے کہ نہین دیکھتا ہی اوسکو اور نہین پہچانتا ہی اوسکو اور تم پہچانتے ہو اسواسطے کہ وہ مقیم ہی تمھارے نزدیک اور وہ ثابت ہوگا تم مین (۱۶) اور فارقلیطہ وہ روح قدس ہی جسکو باپ میرے نام سے بھیجیگا اور وہ سکھلاویگا تمکو ہر شی اور وہ یاد دلاویگا تمکو جو مین نے تمکو کہا ہی اور اب مین نے تمکو واقع ہونے سے پہلے کہدیا ہی تاکہ جب وہ ہووے تو تم اطمینان لاؤ اور بند ہوین باب مین انجیل یوحنا سے اسطرح ہی (۱۶) پس لیکن جب

آویگا فارقلیط وہ کہ بھیجونگا مین اوسکو تمھاری طرف باپ سے روح حق وہ کہ باپ سے
نکلتی ہی گواہی دیگا وہ میرے واسطے اور تم گواہی دوگے اسواسطے کہ تم میرے ساتھہ ابتدا
سے ہو اور سولھوین باب مین انجیل یوحنا سی ہی لیکن مین کہتا ہون تمکو سچ کہ میرا جانا
ہی تمھارے واسطے بہتر ہی اسواسطے کہ اگر مین نجاؤن تو فارقلیط تمھارے پاس نآویگا
پس اگر مین تو بھیجدونگا مین اوسکو تمھاری طرف پس جب آویگا وہ سرزنش کریگا
دنیا کے خطا کے اور اوپر صداقت کے اور اوپر حکم کے لیکن اوپر خطا کے پس اسواسطے کہ وہ
میرے اوپر ایمان نہین لائے اور لیکن اوپر بھلائی کے پس اسواسطے کہ مین جانیوالا ہون
طرف باپ کی اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے اور اوپر حکم کے پس اسواسطے کہ سردار اس عالم پر حکم
کیا گیا ہی اور تحقیق میری بہت سی کلام ہی کہ کہتا مین اسکو تم سے اب اور لیکن تم اوس کے اٹھانے
کی اب طاقت نہین رکھتے ہو (۱۳) پس جب آویگا روح حق وہ پس وہ سکھلاویگا تمکو تمامی
حق اسواسطے کہ نہین بولتا ہی اپنی طرف سی بلکہ کلام کریگا ہی ساتھہ ہر ایک اوس شی کے کہ
سنیگا اور خبر دیگا ساتھہ اوس شی کے کہ قریب ہی کہ آوینگے (۱۴) اور وہ میری بزرگی
کریگا اسواسطے کہ وہ لیگا اوس شی سی کہ میری واسطے ہی (۱۵) کل وہ شی کہ واسطے باپ کے
ہی پس وہ میرے واسطے ہی پس اسواسطے کہا مین نے کہ وہ میری چیزون سے پاویگا اور تمکو
خبر دیگا۔ ترجمۂ اردو مطبوعہ مرزا پور۔ انجیل یوحنا باب ۱۴۔ اگر تم مجھے پیار کرتے
ہو تو میرے حکمونپر بھی عمل کرو (۱۶) اور مین اپنے باپ سی درخواست کرونگا اور وہ
تمھین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمھارے ساتھہ رہی (۱۷) یعنی روح حق
جسے دنیا حاصل نہین کرسکتی ہی کیونکہ اوسے نہ دیکھتی ہی نہ اوسے جانتی ہی لیکن تم اوسے
جانتے ہو کیونکہ وہ تمھارے ساتھہ رہتی ہی اور تم مین ہوویگی (۱۸) مین تمھین یتیم نہ
چھوڑونگا مین تمھارے پاس آونگا (ورس ۲۵) مین نے یہ باتین تمھارے ساتھہ رہتے
ہوئے تم سے کہین لیکن وہ تسلی دینے والا جو روح قدس ہی جسے باپ میرے نام سے

بھیجیگا وہ تمھین سب چیزین سکھلا دیگا اور سب باتین جو کچھہ مین نے تمھین کہی ہین یاد دلا دیگا (ورس ۲۹) اور اب مین نے تم سے اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع مین آوے تو تم ایمان لاؤ (۳۰) بعد اسکے مین تم سے بہت کلام نکرونگا اسلئے کہ اس جہان کا سردار آتا ہی اور مجھہ مین اسکی کچھ نہین الیضاً باب ۱۵ ورس ۲۶ لیکن جبکہ وہ تسلی دینے والا جسے مین تمھارے لئے باپ کیطرف سے بھیجونگا یعنی روح حق جو باپ سے نکلتی ہی آوے تو وہ میرے لئے گواہی دیگا اور تم بھی گواہی دوگے کیونکہ تم شروع سے میرے ساتھہ ہو۔ الیضاً باب ۱۶ ورس ۷۔ لیکن مین تمھین سچ کہتا ہون کہ تمھارے لئے میرا جانا ہی فائدہ ہی کیونکہ مین اگر نجاؤن تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس بھیجدونگا وہ آکر دنیا کو گناہ سے اور راستی سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا (۹) گناہ ہی اسلئے کہ وہ مجھہ پر ایمان نہین لائے اور راستی ہی اسلئے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون اور تم مجھے پھر نہ دیکھوگے عدالت ہی اسلئے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی ورس ۱۲ میری اور بہت سی باتین ہین کہ مین تمھین کہون پر اب تم اُنکی برداشت نہین کرسکتے (۱۳) لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی بلکہ جو کچھہ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمھین آیندہ کی خبر دیگی (۱۴) وہ میری بزرگی کریگی اس لئے کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمھین دکھاویگی (۱۵) سب چیزین جو باپ کی ہین میری ہین اسلئے مین نے کہا کہ وہ میری چیزون سے پاویگی اور تمھین دکھاویگی تھوڑی دیر اور مجھے نہ دیکھوگے اور پھر تھوڑی دیر اور مجھے دیکھوگے کیونکہ مین باپکے پاس جاتا ہون

س یہہ مسلم و یقین ہی کہ مسیح علیہ السلام کی بولی عبرانی تھی اور یونانی نہ تھی اور فارقلیط کی جگہہ یونانی ترجمون مین اب لفظ سر کلیطس ہی اس لفظ کے معنی تسلی دہندہ کے ہین چنانچہ اردو ترجمہ نے تسلی دینیوالے سے ترجمہ کیا ہی مگر یہہ ترجمہ فارقلیط

کا صحیح نہین ہی بلکہ صحیح ترجمہ پیرکلوطوس ہی جو ٹھیک بمعنی احمد ہی اور یہہ دعوی بی فارقلیط
کا صحیح ترجمہ احمد ہی عبرانی زبان کے لغت دیکھنے سے ثابت ہوسکتا ہی پس جیہہ بشارت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بنام احمد ہوئی وہی المطلوب ۔ پادریان نصاری تعصب
وتقلید آبائی سے اس بشارت سے آنکھ چھپاتے ہین اور چشم پوشی کرتے ہین اور دام میطے
بہکانے عوام کے کہتے ہین کہ یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نہین ہی
بلکہ روح القدس کے نازل ہونے کی خبر ہی اور انکی اس تحریف کو سوای کلمہ فارقلیط
ترجمہ نام مبارک احمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اور الفاظ بھی رد کرتے ہین (۱) یہہ ہو کہ
تمہید کی اس جگہہ ضرورت ہوتی ہی کہ مامور کو طاقت انکار کرنے کی مامور بہ سے ہو اور جب
مامور کو مامور بہ سے انکار کرنے کی طاقت ہی نہو تو ایسی جگہہ تمہید روا ہی اور خلاف
قاعدہ ہی اور اس جگہہ پہلے اس بشارت مین تمہید کی اور فرمایا اگر تم مجھہ سے محبت
رکھتے ہو تو میرے حکمون پر عمل کرو پس آگے ایسے حکم کا بیان ہونا ضرور چاہیے کہ
حواریین کو اوس سے انکار کی طاقت ہو اور وہ حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ ایمان کا ہی نہ روح القدس کے قبول کرنیکا اسلیے کہ روح القدس سے انکار نہین
ہوسکتا ہی اسواسطے کہ وہ تو مثل جبان کے تمام جسم مین سما جاتی تھی اور حواریین کو انکے
بول وچال بھی بہلا دیتی تھی اور وہ بیگانون طرح طرح کی بولیان بولنے لگتے تھے (۲)
یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ ہی مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور روح القدس
تمھارے عقیدہ کے موافق خدا کا تیسرا جزو ہی اور متحد بخدا ہی اور جب یہہ بات ہی تو پھر
درخواست کے خدا سے کیا معنی ہونگے (۳) یہہ کہ اس بشارت مین یہہ جملہ بھی ہی
تا کہ وہ ہمیشہ تمھارے ساتھہ رہی اور اس جملہ سے معلوم ہوتا ہی کہ روح القدس اوقت
حواریین کے ساتھہ نہ تھی اور یہہ تمھارے اس عقیدہ کے کہ روح القدس اور خدا اور مسیح
تینون متحد ہین مخالف ہی اور اگر بالفرض تینون کا اتحاد نہین ہی بلکہ روح القدس اور

خدا ہی متعہ ہین تو اس بات سے نعوذ باللہ من ہذا القول خدا کی معبودیت لازم آتی ہی اور
نیز اگر روح القدس بالفرض نازل بھی ہوئی ہو تو فقط ایک دو مرتبہ نازل ہوئی اوسپر کلمہ
ہمیشہ کیسیے صادق آسکتا ہی اور وہ کوئی کلام نہین لائی تھی کہ اُسکا ہمیشہ رہنا گویا کہ روح
القدس کا ہمیشہ رہنا ہو (۴) یہہ کہ اس بشارت مین تعریف فارقلیط مین فرمایا کہ وہ تمہین
سب چیزین سکھلاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی تعریف ہی نہ روح القدس
کی اسلیئے کہ اُسنے کچھہ نہین سکھلایا ہی (۵) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کے ساتھہ
ایمان لانیکا حکم فرمایا ہی اور یہہ حکم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ہی مخصوص ہی
اسلیئے کہ روح القدس سے تو انکار کی طاقت نہین تھی وہان ایمان لانیکے حکم سے کیا علاقہ
اور نیز لفظ ایمان صاف دلالت کرتا ہی کہ یہ خبر اللہ کے رسول کی ہی جسپر ایمان لانا فرض ہی
(۶) یہہ کہ اس بشارت مین ہی ہین تم سے سچ سچ کہتا ہون کہ تمھارے لئے میرا جانا ہی
بہتر ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو تسلی دینیوالا تم پاس نہ آویگا اور اس جملہ سے معلوم ہوتا
ہی کہ جسکی یہہ خبر ہی وہ حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ مین حواریون مین قیام قیامت تک
نہین ہوسکتا ہی اور روح القدس مسیح علیہ السلام کے ساتھہ تھے اور اونپر نازل ہوئی تھے
اور حواریون پر بھی نازل ہوئی تھی پس یہہ اُسکی خبر نہین ہوسکتی بلکہ محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی خبر ہی اسلیئے کہ ایسے دو رسولون صاحب شریعت کا ایک زمانہ مین ہونا ناجایز ہی
(۷) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ دنیا کو اسوجہہ سے سزاوار ٹھہرائیگا کہ وہ مجھپر ایمان
نہین لائے اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی اسلیئے کہ آپ نے ہی
حضرت مسیح علیہ السلام پر ایمان نہ لانے کیوجہہ سے دنیا کو گنہگار ٹھہرایا ہی نہ روح القدس نے
(۸) یہہ کہ اس بشارت مین ہی ہے میری اور بہت سی باتین ہین پر اب تم اُنکی برداشت
نہین کرسکتے ہو لیکن جب وہ روح حق آویگا وہ تمھین ساری سچائی کی راہ بتا دیگا
اسلیئے کہ وہ اپنی نہ کہیگا بلکہ جو کچھہ وہ سُنیگا سو کہیگا اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ

کہ وہ شخص جسکی یہہ بشارت ہی کچھہ احکام شریعت مسیحی مین زیادہ کریگا اور بعض احکام مین زیادتی کمی آویگی اور یہہ بات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہی صادق ہی اسلئے کہ بہت سے احکام مین شریعت عیسوی کی شریعت احمدی مین کمی زیادتی ہوئی اور بہت سے احکام زیادہ ہوئے نہ روح القدس پر اسلئے کہ روح القدس نے کوئی حکم شریعت عیسوی مین نہین بڑہایا اور اگر تحلیل اکثر محرمات کی اور تعلیم عقیدہ تثلیث کی اوسکی طرف نسبت کروگے تو وہ روح روح القدس نہ ہیگی اور نیز روح قدس تمہارے نزدیک متحد بخدا ہو پھر سننے کے کیا معنی البتہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو کچھہ سنتے تھے سو فرماتے تھے ۔ ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحی آپکی شان مین نازل ہی (۹) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ تمھین آیندہ کی خبرین دیگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف ہی کہ آپ نے آیندہ کی خبرین ہزارون دین اور بال برابر آپ کے فرمانیکے خلاف واقع نہین ہوا اور روح القدس نے کونسی خبر دی تھی (۱۰) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری بزرگی کریگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص صفت ہی اسواسطے کہ مسیحی بزرگی حضرت عیسی علیہ السلام کی آپ نے کی کہ دعوی خدائی اور جھوٹ سے آپکو بری کیا اور مرتبہ رسالت کا آپ کے لئے ثابت فرمایا یہود و نصاری افراط و تفریط مین تھے اور درحقیقت تعظیم حقہ کوئی نہین کرتا تھا (۱۱) یہہ کہ اس بشارت مین ہی کہ وہ میری چیزون سے پاویگا اور یہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی وصف ہی کہ آپ اور مسیحا مسیح علیہ السلام اصل رسالت الہی مین برابر ہین اور روح القدس نے کون سی چیز حضرت مسیح علیہ السلام کی پائی اور وہ اور عیسی علیہ السلام تو آپ کے نزدیک ایک شی ہین پھر پانیکی کیا معنی یہہ گیارہ دلیلین ہوئین اسکے کہ فارقلیط نام مبارک احمد کا ترجمہ ہی اسباتکے ہین کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور روح القدس کے نزول کی خبر نہین ہی جو شاید حواریین پر نازل ہوئی ہو اور اس بشارت پر اور بھی پانچ شبہہ کرتے ہین (۱)

یہہ کہ فارقلیط کو اس بشارت مین روح القدس اور روح الحق کے ساتھہ تفسیر کیا ہی اور یہ دونون عبارت ہین اقنوم ثالث سے یعنی خدا کی تیسری خرد سے معاذ اللہ من ہذا القول یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (۲) یہہ کہ اس بشارت مین حوارین سے خطاب کرکے فرمایا کہ فارقلیط روح الحق تم پاس آویگا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حوارین کے پاس کہان آئے آپ تو انکے انتقال سے صدہا برس کے بعد پیدا ہوئے (۳) یہہ کہ اس بشارت مین فارقلیط کے وصف مین فرمایا ہی جسے دنیا حاصل نہین کرسکتی ہی کیونکہ نہ اوسے دیکھتی ہی نہ اوسے جانتی ہی اور یہہ وصف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نہین ہی اسلئے کہ آنکو دنیا نے دیکھا ہی اور جانا ہی (۴) یہ ہی کہ اس بشارت مین فارقلیط کے وصف مین فرمایا ہی کیونکہ وہ تمھارے ساتھہ رہتی ہی اور یہہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف نہین ہی اسلئے کہ آپ حوارین کے ساتھہ کہان رہے (۵) یہہ کہ کتاب اعمال حوارین کے پہلے باب مین یہ عبارت ہی **باب اول درس ۴** - اور اُن کے ساتھہ اکٹھا ہو کے حکم دیا کہ تم یروسلم سے باہر نجاؤ بلکہ باپ کے اس وعدہ کا جسکا ذکر تم سے ہو چکا ہی راہ دیکھو (۵) کیونکہ یوحنا نے پانی سے بپتسمہ دیا ہی لیکن تم تھوڑے دنون کے بعد روح قدس سے بپتسمہ پاؤگے اور یہہ عبارت اسبات پر دلالت کرتی ہی کہ فارقلیط سے وہ روح القدس مراد ہی جو یوم الدار معاذ اللہ من ہذا القول نازل ہوئی تھی نہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسواسطے کہ باپ کے وعدہ سے بھی وہی مراد ہے ۔

یہہ پانچ اعتراض نصرانیون کے ہین پہلے اعتراض کا جواب یہہ ہی کہ پادری فنڈر صاحب میزان الحق نے مفتاح الاسرار کی دوسرے باب کی پہلی فصل مین کہا ہی کہ لفظ روح القدس اور روح قدس اللہ اور روح القدس توریت و انجیل مین بمعنی واحد مستعمل ہوتے ہین انتہی پس اسجگہہ اوس نے دعوی کیا کہ لفظ روح اللہ اور روح القدس بمعنی واحد عہدین

مین آتے ہین اور حل الاشکال مین اوس نے کہا ہی جس شخص کو توریت و انجیل کا کچھ شعور ہی
وہ جانتا ہی کہ روح القدس اور روح الحق اور روح نعم اللہ وغیرہ یعنی روح اللہ ہین اسلئے
مین نے اسکا اثبات ضروری نجانا۔ پس اُس کے دعوی کے موافق معلوم ہوا کہ یہہ سب
الفاظ بمعنی واحد مستعمل ہوتے ہین پس ہم قطع نظر اس سے کہ یہہ اوسکا دعوی فی نفسہ
صحیح ہی یا نہین اس امر کو تسلیم کرتے ہین مگر اس کے منکر ہین کہ یہہ سب الفاظ سب جگہہ
بمعنی اقنوم ثالث ہی آتے ہین اور اسیکے قول کے موافق ہم بھی کہتے ہین کہ جسکو کچھہ
شعور عہدین کا ہی وہ جانتا ہی کہ یہہ الفاظ اور معنے نہین بھی مستعمل ہوتے ہین صحیفہ
خروقیال باب ۳۷ درس ۱۴۔ خداوند یہوواہ اُن بدیون کو یون فرماتا ہی دیکھہ مین
تمھارے اندر روح داخل کرونگا اور یہان روح بمعنی نفس ناطقہ ہی یعنی تمیسری قوم
کے جوادنکے زعم کے موافق عین خدا ہی معاذاللہ اور چوتھے باب مین یوحنا کے پہلے
رسالہ کے ہی ای پیارو تم ہر ایک روح کو یقین نکرو بلکہ روحونکو آزماؤ کہ وے خدا کی
طرف سے ہین کہ نہین کیونکہ بہت سے جھوٹے پیغمبر دنیا مین نکل آئے ہین (۲) اس سے
تم خدا کی روح کو پہچانو ہر روح جو اقرار کرتی ہی کہ مسیح جسم مین آیا وہ روح خدا کی
طرف سے ہی (۳) اور ہر ایک روح جو اقرار نہین کرتی ہے کہ یسوع مسیح جسم مین آیا تو
وہ خدا کی طرف سے نہین۔ اور یہان لفظ روح بمعنی واعظ ہادی و مضل ہی اور
اقنوم ثالث کے معنی مین نہین ہی اسلئے کہ وہ تو انکے زعم کے موافق عین خدا ہی
پس ایسی ہی تفسیر فارقلیط مین روح القدس اور روح الحق بمعنی الواعظ الحق ہی جیسا کہ
لفظ روح الحق اور روح اللہ یوحنا کے پہلے رسالہ مین انھین معنون مین ہی۔ اور
دوسرے شبہہ کا جواب یہ ہی کہ منشا اس شبہہ کا یہہ ہی کہ جو خطاب کیوقت حاضر
ہون وہی اوس خطاب اور کلام کے ساتھہ مخاطب ہوتے ہین اور یہہ صحیح نہین ہی
بلکہ بسا اوقات جو خطاب کیوقت حاضر ہوتے ہین وہ خطاب سے مراد نہین ہوتے ہین

دیکھو متی کی انجیل کے چھبیسوین باب کے درس (۶۴) مین ہی بلکہ مین سچ کہتا ہون کہ
اسکے بعد تم ابن آدم کو قادر مطلق کی داہنی طرف اور آسمان کے بادلون پر آتے ہوئے
دیکھوگے اور یہہ سب مخاطبین مرگئے اور اٹھارہ سو برس سے اوزیادہ گذر گئے
اور کسی نے آپکو بادلون پر آتے ہوئے نہین دیکھا پس اسجگہہ وہ اشخاص مراد ہین جو خصوصت
مسیح علیہ السلام کے نزول کیوقت مین ہونگے ایسے ہی اسجگہہ وہ مراد ہین جو ظہور فاقلیط
کیوقت مین ہونگے چنانچہ وقت بعثت محمد رسول اللہ صلعم کے لاکھون کروڑون نے
آپ کو دیکھا - اور **تیسری شبہہ کا جواب** یہ ہے کہ معرفت سی معرفت کاملہ مراد ہی اور
ایسے ہی رویت سی بصیرت مراد ہی اور یہہ لفظ انھین معنون مین متی کی انجیل کی تیرہوین
باب مین آیا ہی اور وہ عبارت یہہ ہی اسلئے مین اُن سے تمثیلون مین بات کرتا ہون
کیونکہ وہ دیکھتے ہوئے نہین دیکھتے اور سُنتے ہوئے نہین سُنتے اور سمجھتے ہوئے نہین سمجھتے
ہین اور اس لفظ کے اگرچہ یہہ معنی مجازی ہین پر حقیقت عرفیہ کے قائم مقام ہوگئی
ہین سیدنا مسیح کے کلام مین اور بہت جگہہ یہ دونون لفظ ان معنون مین آئے ہین انجیل مذکور کے
گیارہوین باب مین ہی میرے باپ سے سب کچھہ مجھے سونپا گیا اور کوئی بیٹے کو نہین جانتا مگر
باپ اور کوئی باپ کو نہین جانتا مگر بیٹا اور جسپر بیٹا ظاہر کیا چاہے اور یوحنا کی انجیل
کے سترہوین باب مین ہی اے عادل باپ دنیا نے تجھے نہین جانا مگر مین نے ہی تجھے جانا ہے
اور اونہون نے جانا ہے کہ تو نے مجھے بھیجا - ایسے ہی اور بہت سی مقامون مین اسی معنی
مین یہہ دونون لفظ آئے ہین - اور **چوتھے شبہہ کا جواب** یہ ہے کہ ترجمہ عربی
مطبوعہ ۱۸۱۶ء اور ۱۸۲۵ء مین یہہ فقرہ اسطرح پر ہے لانہ مستقر معکم ویسکون فیکم -
اور فارسی کے ترجمہ جو ۱۸۱۶ء اور ۱۸۲۸ء اور ۱۸۴۱ء اور ایسے ہی اردو کے ترجمے
جو ۱۸۱۴ء اور ۱۸۳۹ء مین چھپے ہین وہ سب ان دونون ترجمون عربی کے موافق ہین
اور ترجمہ عربی مین جو ۱۸۶۰ء مین چھپا ہے یہہ فقرہ اسطرح پر ہے لانہ ماکث معکم ویکون فیکم

فصل ثبوت ہی ثبوت بزمانہ استقبال ہی تاکہ سب ترجمے موافق ہو جاوین اور باقی رہا
فقرہ تم مین رہتی ہی اور مقیم عندکم پس اس فقرہ مین بھی قیام استقبالی اور وہ رہنا مراد ہی جو زمانہ آیندہ مین ہوگا لیکن بسبب شدت یقین کے آیندہ کو حال کے ساتھہ
تعبیر کیا ہی ورنہ سب کلام متناقض ہو جاویگا اسواسطے کہ اور سب کلمات بمعنی استقبال
ہین اور وہ کلمات یہ ہین - مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا
تسلی دینے والا بخشیگا کہ ہمیشہ تمھارے ساتھہ رہی اور لیکن وہ تسلی دینے والا جسے
باپ میرے نام سے بھیجیگا وہ تمھین سب چیزین سکھلاویگا اور سب باتین جو مین نے
تمھین کہی ہین یاد دلاویگا لیکن اسلیے مین کلام کرونگا اسلیے کہ اس جہان کا سردار
آتا ہی اور مین نے اوسکے واقع ہونے سے پیشتر کہا تاکہ جب وہ وقوع مین آوے تو تم ایمان
لاؤ پس یہہ سب جملے صراحتہ بمعنی استقبال ہین پس ان دونون لفظونکو بھی بمعنی استقبال
سمجھنا چاہیئے اور یقین کر لینا چاہیئے کہ بسبب شدت یقین کے بصورت حال تعبیر کیا ہی
اور زیادتی یقین کیوجہ سی حال کا کیا حال پھر جو استقبال کو بھی ماضی کے ساتھہ تعبیر کرتے
ہین دیکھو صحیفہ حزقیال علیہ السلام کا باب (۲۹) کہ اس باب مین یاجوج ماجوج کی خبر دیکر
اور انکا موضع تباہی بنی اسرائیل کے پہاڑ بیان کرکے فرمایا ہی دیکھہ وہ پہونچا اور وقوع
مین آیا خداوند یہوواہ یون کہتا ہی یہہ وہی دن ہی جسکی بابت مین نے کہا اور ترجمہ فارسی
مطبوعہ ۱۸۳۱ع مین یہہ جملہ اسطرح پر ہی - اینک رسید و بوقوع پیوست - اور انجیل یوحنا
مین مستقبل کو بصیغہ حال بیان کیا ہی باب ۵ ورس ۲۵ - مین تم سے سچ سچ کہتا
ہون کہ وہ گھڑی آتی ہی اور اب ہی کہ جس دن مین مردی خدا کے بیٹے کی آواز سینگے
اور جی سکے جاگینگے پس جیسے ان دونون موضع مین شدت یقین کیوجہ سے
مستقبل کو ماضی اور حال کے ساتھہ تعبیر کیا ہی ایسے ہی فیما نحن فیہ مین شدت یقین
کیوجہ سے مستقبل کو بصیغہ حال تعبیر کیا اور مانحن فیہ مین تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کو پیدا ہوئے ۱۲۰ تیرہ سو برس سے زیادہ گذر گئے اور ان دو فقروں کا مصداق ابھی نہیں ہوا اور اخیر فقرہ تو محروف ہوا اسلئے کہ مردے بحکم خداوند یحییٰ دوبارہ زندہ ہو گئے نہ بحکم مسیح علیہ السلام اور جو خود اپنی زندگی پر قادر نہ ہو تو وہ دوسرے کو کسطرح حیات بخشنے کا خصوصاً جبکہ وہ مردہ بھی ہو اور مسیح علیہ السلام تو اموات میں شامل ہونگے پھر کس طرح وہ اور مردوں کو زندہ کرینگے اور پانچویں شبہہ کا جواب یہہ ہے کہ ہم کبھی تسلیم کرتے ہیں کہ باپ کی معرفت سے یوحنا کی انجیل میں وہ روح مراد ہے جو تمھارے قول کے موافق یوم الدار نازل ہوئی بلکہ اس سے بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی مراد ہیں اور یروشلم سے بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک باہر نجانے کے یہہ معنی ہیں کہ اسی مدت تک اپنا قبلہ سمجھو اور اس سے وابستہ رہو اور بعد بعثت محمد رسول اللہ صلعم کے قبلہ وہی جمیع عالم کا کعبہ شریف ہوگا واللہ اعلم

بیان القاب شریف مصطفےٰ محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم صیغہ

یسعیاہ کے بیالیسویں باب میں فرمایا ہے دیکھو میرا بندہ جسکو میں سنبھالتا میرا برگزیدہ اور برگزیدہ ترجمہ مصطفےٰ ہے اور تحقیق اسکی گذر گئی اور اسی کتاب کے تینتالیسویں باب میں آپکے اس لقب خاص کا ذکر ہے۔ باب (۴۳) درس (۹) ساری قومیں فراہم کیجاویں اور ساری لوگ جمع ہووین انکے درمیان کون ہے جو اسی بیان کرے یا ہمکو سابق پیشین گوئیاں بتاوے وہ اپنے گواہ بولکولاویں تاکہ وے سچے ثابت ہووین اور لوگ سنیں اور کہیں کہ یہہ سچ ہے تم میرے گواہ ہو خداوند فرماتا ہے اور میرا بندہ بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا ہے تاکہ تم جانو اور مجھپر ایمان لاؤ اور سمجھو کہ میں ہی ہوں مجھسے آگے کوئی خدا نہ تھا اور میرے بعد بھی کوئی نہوگا (۱۱) میں ہی یہوواہ ہوں اور میرے سوا کوئی اور بچانیوالا نہیں ہے (۱۲) میں نے بیان کیا اور میں نے ہی بچا لیا اور میں نے ہی ظاہر کیا جسوقت میں تم میں کوئی اجنبی معبود نہ تھا سو تم میرے گواہ ہو خداوند

فرماتا ہی کہ مین ہی خدا ہون (۱۳) اوسوقت سے کہ دن ہونے لگا مین ہی ہون اور کوئی
نہین کہ میرے ہاتھ سے چھڑا سکے مین کام کرونگا کون ہی جو اُسمین ہرج کرے (۱۴)
خداوند تمھارا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس یون فرماتا ہی کہ تمھاری خاطر سے مین نے
بابل کو بھیجا ہی اور سارے بندونکو تلے اوتارا اور کسدیون کو بھی جو اپنی خوشی کے جہازون
پر ہی (۱۵) مین خداوند تمھارا قدوس ہون اسرائیل کا خالق تمھارا بادشاہ ہون
(۱۶) خداوند یون فرماتا ہی وہ جسنے دریا مین رستہ اور بڑی پانیون مین گذرگاہ بنائی ہے
(۱۷) جسنے گاڑیان اور گھوڑے اور لشکر اور بہادرون کو نکالا ہی یون فرماتا ہی وہ
سب کے سب گر گئے وے نہ اُٹھینگے وے بجھگئی مانند سی تہی کیطرح بجھ گئے (۱۸) تم
اگلی چیزون کو یاد نکرو اور قدیم باتونکو سوچتے نرہو (۱۹) دیکھو مین ایک نئی چیز کرونگا
اب وہ نمود ہوگی کیا تم اُسپر ملاحظہ نکروگے ہان مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین
ندیان بناؤنگا (۲۰) دشت کے بہیمے گیدڑ اور شترمرغ میری تعظیم کرینگے کہ مین بیابان
مین پانی اور صحرا مین ندیان موجود کرونگا کہ وے میری لوگونکی میری برگزیدون کے پینے
کی ہو وین (۲۱) مین نے اِن لوگونکو اپنے لئے بنایا وے میری ستایش کرینگے (۲۲)
لیکن اے یعقوب تو نے میرا نام نہین لیا بلکہ اے اسرائیل تو مجھسے دق ہوا (۲۳) تو
برّون کو اپنی سوختنی قربانی کے لئے میری حضور نہین لایا اور تو نے اپنے ذبیحون
سے میری تعظیم نہین کی مین نے تجھے ہدیون کی بابت تکلیف نہین دی اور نہ خوشبودار
سے تجھے دقت دی (۲۴) تو نے روپئے سے میرے لئے خوشبودار اوکھ نہین
خریدی اور تو نے مجھے اپنے ذبایح کی چربی سے سیر نہین کیا لیکن تو نے اپنے گناہون سے
مجھے بار دار کر دیا اور اپنی خطاون سے مجھے تھکایا (۲۵) مین وہی ہون جو اپنی نام کی
خاطر تیری گناہونکو مٹاتا ہون اور جو کچھ تیری خطاون کو یاد نہین رکھونگا (۲۶) مجھے
یاد دلا کہ ہم مل کے آپسمین بحث کریں اپنا حال بیان کر تاکہ تو صادق ٹھہرے (۲۷)

تیرے بڑے باپ نے گناہ کیا اور تیری تفسیر کرنیوالون نے میری مخالفت کی ہی (۲۷)
اِسلئے مین نے مقدس کے اُمیرون کو ناپاک ٹھہرایا اور یعقوب کو حرم کردیا تاکہ اُسپر طعنہ زنی
ہو انتہی۔ پہلے یہہ دعوی کہ یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی چند شاہد
سے ثابت کرتا ہون شاہد اوّل یہ باب کے نوین درس مین ہی دی اُنکو لاؤ تاکہ وہ سچے ثابت ہون اور اِس فقرہ کے آخر تو کوئی معنی ہونگے کہ یہہ کلام بیمعنی تو نہین
ہی اور اِسی درس مین یہہ جملہ بھی ہی اونکے درمیان کون ہی جو اِسکی بیان کرے یا ہمکو
سابق پیشین گوئیان بتادے اور اس جملہ سے اس کلام کا پیشین گوئی ہونا معلوم ہوتا
ہی پس ہمارے نزدیک اِس درس کے یہہ معنی ہین کہ اللہ تعالی فرماتا ہی دعوت رسالت محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صادق اور واجب التسلیم ہی اور گواہ آپکے معجزات ہین اور
اگر بالفرض تمھارے نزدیک معجزات اور آیات بینات کی گواہی معتبر نہین ہی اور محمد رسول اللہ صلعم
تمھارے نزدیک رسول برحق نہین ہین اور تم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تکذیب مین
سچے ہو تو تم اپنے گواہ لاؤ اور وہ گواہی یہہ ہو کہ تم اپنے بزرگون کو جمع کرو اور ادہر سے
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معہ اپنے لخت جگرون کے تشریف لاوین اور تم دعوے
کرو کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبی برحق نہین ہین اور اپنے دعوی کے صدق
کی یہہ دلیل لاؤ کہ دعا کرو کہ الہی جو ہم مین جھوٹا ہو وہ ہلاک ہو چنانچہ نصاری نجران
سے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ مباہلہ قرار پایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم وقت موعود پر معہ سیدنا فاطمہ رضی اللہ عنہا اور امام حسنین رضی اللہ عنہما اور سیدنا
علی ابن طالب کرم اللہ وجہہ مقام منظور پر تشریف لائے اور ادہر سے نصاری نجران بھی آئے
پس ایک شخص نے جو انکا بڑا تھا یہہ بات کہی کہ جس قوم نے اپنے نبی سے مباہلہ کیا ہی
وہ ہلاک ہوگئی ہی تم مباہلہ نکرو ورنہ ہلاک ہوجاؤگے اور مجھے وہ صورتین نظر آتی ہین
کہ اگر پہاڑ کو کہین کہ زمین پر سے ٹلجا ہی تو ٹل جاوے قسمت اُنکی اچھی تھی اُنہون

رحمت للعالمین تھے مباہلہ سے باز آئے ورنہ سب ہلاک ہو جاتے اور جزیہ قبول کر کے
چلے گئے اور سبب یہ ہے کہ باعث اسکے کہ آپ رحمت للعالمین ہیں یہہ مباہلہ ہونے
والا تھا اسکا انجام نہ بیان فرمایا فقط اتنا ہی فرمایا ہے اپنے گیارہویں کو لاؤ میں تاکہ وے
سچے ثابت ہوویں یہہ ہمارے نزدیک اس جملہ کے معنی ہیں اگر آپکے نزدیک اسکے
کوئی اور معنی ہوں تو بیان فرمایئے دوسرا شاہد یہہ ہے کہ دسویں درس میں ہے
تم میرے گواہ ہو اور میرا بندہ بھی جسے میں نے برگزیدہ کیا ہے تاکہ تم جانو اور مجھ پر
ایمان لاؤ پس گواہی دو قسم پر ہے ایک وہ جو مدعی کے مفید مطلب ہو اور دوسرے
وہ جو مدعا علیہ کے مفید مطلب ہو پس اس درس کے معنی ہمارے نزدیک یہہ ہیں کہ
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے رسول ہیں اور تم محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صدق رسالت کے گواہ ہو اور تمہارے ذمہ یہہ ہے کہ بیان کرو کہ محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی بشارتیں پہلے صحیفوں میں موجود ہیں اور ہم انکو اپنے بیٹوں
کی مانند پہچانتے ہیں اور میرا بندہ یعنی عبداللہ ابن عبداللہ محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم بھی
گواہ تھے اور آپ کے ذمہ صدق رسالت مسیح علیہ السلام کی گواہی تھی پس جیسے کہ محمد
رسول اللہ صلعم نے گواہی جو آپکے ذمہ تھی پوری پوری ادا کی تم بھی اس گواہی کو جو
تمہارے ذمہ ہے ادا کرو اور برگزیدہ ترجمہ مصطفیٰ ہے اور مصطفی لقب خاص محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا ہے تیسرا شاہد بارھویں درس میں ہے میں نے بیان کیا ہے زمانہ
بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہے یعنی آپ اوس زمانہ میں مبعوث ہونگے کہ
یہود بت پرستی سے توبہ النصوح کر چکے تھے اور آپ معصوم اور محفوظ بھی ہونگے
چوتھا شاہد تیرھویں درس میں تمہید ہے اور پھر بیان تعیین اس زمانہ عام کا ہے
اسلئے کہ وہ زمانہ بھی عام تھا اور درمیان میں بعثت مسیح علیہ السلام حائل تھی اس سبب
تخصیص بعد تخصیص فرمائی اور خرابی بابل کا ذکر فرمایا اور بابل زمانہ عمر بن الخطاب رضی

خراب ہوا پانچوان شاہد بلقیسون برس مین ہی مین بیابان مین ایک راہ اور صحرا مین
میدان بناؤن گا۔ اس برس مین بمقام بیدایش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرمایا
ہی اور بیابان سے بیابان فاران مراد ہی جسکا چند مرتبہ ذکر ہو چکا ہی اور وہ بیابان جو
سے وہ جگہہ ہی جہان اب مکہ معظمہ آباد ہی اسلئے کہ اسمعیل علیہ السلام کی نسبت لکھا ہی اور وہ
فاران کے بیابان مین رہا اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین ہی پیدا
ہوئے اور جبل حرا پر بیابان فاران مین ہی آپ کو رسالت عطا ہوئی شہر مین آپ کو
رسالت عطا نہین ہوئی اور اسسے سبیل اللہ شریعت الہی مراد ہی اور یہی شریعت باعتبار
رسالت وختم نبوت وکثرت معجزات وخفت اثقال وشوکت وجدبہ ایک نئی شی ہی
اور اس اعتبار سے بھی کہ پہلے شرایع بنی اسرائیل کے انبیاء مین تھین اور یہہ بنی اسمعیل
مین ہوئی یہہ شریعت ایک نئی شی ہی اور ندیون سے آب حیات یا ملنی کی ندیان مراد
ہین اور وہ ملک قدیم خشک عرب سے باقبال الہی جلشانہ ایسی بہہ نکلین کہ اور
حرکت معکوسی فرماکر شام وروم ومغرب تک پہونچین اور ادہر سمندر سے گذر کی مشرق
تک پہونچین اور مکہ معظمہ مین ظاہری نہر بھی بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آئی چین
زبیدہ اوسکا نام ہی اور آجتک جاری ہی برس (۲۰) دشت کے بھیجے گیڈالنے دشت
سے وہی بیابان فاران مراد ہی اور وہان کے جانورون نے بھی بزبان ظاہر حمد وثنای
الہی بیان کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی اور الناس کالانعام
تو درشتہ سیرت ہوگئی اور انکی غذا بھی حمد وثنای الہی ٹھہر گئی قولہ میری برگزیدون کے
لئے ہو بطفیل محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم آپکی امت عاصی بھی برگزیدہ ہی اور صحابہ
برگزیدہ تھے ہی قولہ مین نے لوگونکو اپنے لئے بنایا اللہ پاک نے اس امت کی نسبت فرمایا
کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتومنون
باللہ قولہ میری ستایش کرین گے نزول امر وجوب قرارۃ سورہ فاتحہ کی خبر دی ہی

اور اگلے درسون مین بنی اسرائیل کی نکوہش ہی اور انکی اُس ذلت کا ذکر ہی جو بوجہ
عدم اتباع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے انکو آپکے زمانہ مین ہوئی اور ان درسون
سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ مہی اور قربانی فربہہ نرے عیب ہونی چاہیئے اِسلیئے کہ
بنی اسرائیل کی عیبدار اور دُبلی قربانی کرنے پر ندمت فرمائی ہی اور آنحضرت صلعم دونون
عالم کے بادشاہ تھے اور پہلے صحیفون مین آپکو بادشاہ خطاب دیا ہی صحیفۂ یسعیاہ
علیہ السلام باب (۳۲) دیکھہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت کریگا اور شاہزادے عدالت
سے حکمرانی کرینگے (۲) ہان ایک شخص آندھی سے پناہ کی مانند ہوگا اور طوفان سے
چھپنے کی جگہہ اور پانی کی ندیون کے اور بھاری چٹان کے سایہ کی مانند ماندگی کی
سرزمین مین (۳) اُنکی آنکھین جو دیکھتے ہین نہ دُھندلائینگی اور اونکے کان جو سُنتے
ہین سُنین گے نئے لحاظ کا دل بھی معرفت سمجھیگا اور لکنتی کی زبان صاف بولنے
مین مستعد ہوگی (۵) پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلائیگا اور بخیل کو کوئی سخی
نہ کہیگا (۶) کیونکہ پاجی آدمی چنڈالپن کی باتین کریگا اور اوسکا دل بدی کے منصوبے
باندہیگا کہ نئے دینی کرے اور خداوند کے برخلاف دروغگوئی کرے اور پیاسی سے
پینے کی چیز کو باز رکھے (۷) اور بخیل کے ہتیار زبون ہی وہ بُرے منصوبے باندہا
کرتا ہی تاکہ جھوٹی باتون سے مسکین کو اور محتاج کو جسوقت وہ حق بیان کرتا ہو ہلاک
کرے (۸) لیکن صاحب مروت سخاوت کے منصوبے باندہتا ہی اور وہ سخاوت کے
کامون مین ثابت قدم رہیگا۔ ش۔ درس اوّل دیکھہ ایک بادشاہ راستی سے سلطنت
کریگا اور شاہزادے عدالت سے حکمرانی کرینگے یہہ مسلم عند الفریقین اہل اسلام و نصاریٰ
ہی کہ اسجگہہ بادشاہ سے وہ خلیفۃ اللہ فی ارضہہ مراد ہی جو صاحب نبوت و رسالت ہو
اور صاحب سلطنت بھی ہو مگر اختلاف تشخیص مین اس خلیفۂ الٰہی کی ہی نصاریٰ کے نزدیک وہ
خلیفۂ الٰہی سیدنا روح اللہ مسیح علیہ السلام ہین مگر آپ پر اطلاق خلیفۃ اللہ اور

بادشاہ کا کسیطور سے باعتبار زمانہ ماضی صحیح نہین ہی اسلئے کہ سلطنت ظاہری آپکی نہین ہوئی
اور نہ آپ شہزادہ جزا کے لئے تمھارے نزدیک آئے تھے پس اسوجہ سے یہہ آپکی بشارت
نہین ہوسکتی بلکہ یہہ بشارت کسی اور نبی کی ہی اور اُسکا صاحب حکومت اور صاحب سزا و جزا بھی
ہونا ضرور ہی اور وہ نبی باقرار پادریان نصاری سیدنا مسیح علیہ السلام سے پہلے نہین ہوا اور
بعد سیدنا مسیح علیہ السلام کے کوئی اور رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا
نہین ہی اور مقدمہ کتاب ہذا کی دوسری فصل مین یہہ دعوی مبرہن ہوچکا ہی پس اسوجہ
سے یہہ بشارت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اور آپ صاحب سلطنت ظاہری
اور باطنی تھے سلطنت ظاہری تو آپ کو حاصل تھی ہی اور باطنی اسوجہ سے کہ آپ صاحب
جزا و سزا تھے **قولہ** اور شاہزادی الخ حضرت مسیح علیہ السلام نے نکاح ہی نہین کیا پھر
صاحبزادی آپکی کہان ہوئی اور نے مان اللہ عزوجل نے صاحبزادی آپکو عطا نہین کی
پس اسوجہ سے یہہ بشارت مسیح علیہ السلام کی نہین ہوسکتی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے صاحبزادے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے اور عرب مین سادات ہی
آجتک صاحب حکومت ہین اور سیدنا امام مہدی علیہ السلام تو آپکی سیرت و نام مین
بھی موافق ہونگے اور وہ آپکے صاحبزادے ہونگے پس اسواسطے یہہ سیدنا محمد رسول اللہ صلعم جد
امجد حضرت امام حسن اور حضرت امام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت ہی اور مسیح علیہ السلام
کی بشارت نہین ہی **ورس (۲)** ہان ایک شخص الخ **ش** ممدوح ورس ہذا مبشر بہ بشارت
ہذا ہوا اور یہہ ظاہر ہی پس ضرور ہی کہ یہہ ورس اُسکی تعریف و توصیف ہو جسکا تمام ورسون
مین بیان ہی اور جسپر تمام ورس صادق ہین اور پہلے ورس کے دوسرے فقرہ کا جسکی
ابھی شرح بیان کی گئی ہی ذات مسیح علیہ السلام پر کسیطرح صدق ممکن نہین ہی جیسا کہ
ابھی بیان ہوا اور اس ورس کے بھی تمام جملے سیدنا عیسی علیہ السلام پر صادق نہین
آسکتے ہین اسلئے کہ اُس سرزمین کو جسمین دودھ اور شہد کی ندیان بہنے کا کلام الہی

بہتی ہون اور برابر انبیاء کرام علیہ السلام بھی وہان مبعوث ہوتے رہے ہون اور جا
پانی کے چشمے وہان آنکھون سے بہتے ہوئے نظر آتے ہون زمین خشک نہین فرما سکتے
ہین البتہ ایسی سرزمین کو جسمین وہ وہ کا عمدہ جانور جسے بھینس کہتے ہین پیدا ہی نہوتا ہو
اور نبوت بھی وہان سے صدہا برس سے منقطع سی ہو اور نے آبی بھی وہانکی مشہور و معروف
ہو کہ بعض موسمون مین ایک پیالہ پانی ایک ایک اشرفی کو ہاتھ نہ آتا ہو اور وہان کے
رہنے والے شدت پیاس مین آخری تمنا یہہ کرتے ہون کہ ایکدفعہ کسی صورت سے
موت سے پہلے کہین ایسی ہی ہو کہ میرے زانوؤن تک پانی پہونچ جاوے اور مین اپنی
مشک کو پانی سے بھر لون اور اس تمنا مین پڑ ہتی ہون ۔ شعر یالیتنی قبل ہذا کنت نسیا
افوز بمنیتی ۔ نہر تلاطم رکبتی واظل املأ قربتی ۔ زمین خشک فرما سکتے ہین اور پہلی
صفت زمین شام کی ہی اور وہان سے نا مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے اور دوسری تعریف
صحرای عرب کی ہی اور وہان محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اور علاوہ
اسکے قولہ پانی کی ندیون کے مانند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ خاص کی
خبر دی ہی اور وہ معجزہ یہ ہی کہ آپ کے اصابع مبارک کے درمیان سے بطور اعجاز
پانی کے چشمے جاری ہو جاتے تھے اور بیان معجزات مین اسکا بھی بیان آویگا ۔
ورس (۳) آنکی آنکھین جو دیکھتے ہین نہ دہندلائینگی الخ ان دونون ورسون
مین ہدایت احمدی صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان ہی یعنی جس مین استعداد قبول ہوگی اگر
وہ فی الحال نے لحاظ اور معرفت الہی سے نے بہرہ ہو مگر بطفیل ہادی عالم محمد رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ ہدایت پاویگا اور صاف بولنے لگیگا اور ساتھہ آواز لا الہ الا
محمد رسول اللہ کے چہچہانے لگا اور ایسا ہی ہوا قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے ملک عرب کی ایسی تباہ حالت تھی کہ بیان سے باہر ہی خانہ خدا کے گرد ہی تین سو
ساٹھہ بت رکھے ہوئے تھے اور غلغلہ شرک اور انکی شرک کا ایسا بلند تھا کہ اس زمانہ

دونی مین کہین بھی کلمۂ توحید لا الٰہ الا اللہ کی آواز نہین سنائی دیتی تھی اور بعد بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے جیسے وہ صاحب معرفت اور صاحب توحید ہوگئے اظہر من الشمس و ابین من الامس ہی ورس (۵) پاجی آدمی پھر صاحب مروت نہ کہلائیگا الخ۔ یہہ اس امت کے فرعون ابوجہل کی مذمت ہی اور بعض مفسرین کے نزدیک سورۂ ماعون مین یمنعون الماعون اسیکی مذمت مین نازل ہی اور ماعون کی تفسیر مین مفسرین نے پانی آگ نمک بیان کیا ہی ورس (۷) بخیل کے ہتیار زبان ہین الخ۔ اس ورس مین بھی اسی فرعون اس امت کی مذمت ہی ورس (۸) لیکن صاحب مروت الخ۔ یہہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا ذکر ہی اور مروت آپکی مشہور اور معروف ہی اور سخاوت بھی آپکی مشہور ہی امۃ محمدیہ پر اپنی جان ہی قربان کردی اور اپنے سامنے تلوار مسلمانونمین نہ چلنے دی ؛

ذکر اسم شریف (وحید) رسول اللہ صلعم کا نام مبارک وحید بھی ہی اور شفاء قاضی عیاض مین نقل کیا ہی کہ ابن سیرین سے مروی ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توریت مین وحید لقب ہی ؛ **سند اول بشارت وحید**۔ زبور ۳۵ ورس (۱۷) ایخداوند تو کب تک دیکھا کریگا انکی خرابیون سے میری جان کو چھوڑ اپنے وحید کو شیر بچون سے۔ (۱۸) مین بڑی جماعت مین تیرا شکر ادا کرونگا مین لوگونکی کثرت کے درمیان تیری ستایش کرونگا ؛ سیدنا داؤد علیہ السلام بالاتفاق ان ورسون مین کسی نبی کی بشارت دیتے ہین اور بسبب شدت محبت کے انکی نسبت کلمہ میری جان اطلاق فرماتے ہین لیکن نصرانی کہتے ہین کہ یہہ ورس سیدنا عیسی علیہ السلام کی بشارت ہین اور ہمارے نزدیک یہہ ورس آنحضرت صلعم کے مبشر ہین اور ہماری دلیل یہہ ہی کہ داؤد علیہ السلام قبول ہونی چاہیئے اور تمھارے نزدیک سیدنا عیسی علیہ السلام مصلوب ہوئے پھر بچانا کہان پایا گیا اور محمد رسول اللہ صلعم بالاتفاق ہمارے

اور تمھارے نزدیک کفار کے ہاتھون سے محفوظ رہی اور بخیر و عافیت مدینہ منورہ
مین رونق افروز ہوئے پس اس سے یہہ آپکی ہی بشارت ہونی چاہیئے اور نیز آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اپنی صفات مین یکتا تھے کوئی مخلوق مین سے آپکا نظیر نہین ہی اور
آپ اپنے ماں باپ کے بھی اکلوتے ہی بیٹے تھے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کے تمھارے
قول کے موافق شاید اور بھائی بھی تھے جیساکہ ان انجیلون مین کہین مذکور ہی ۔

دوسری سند بشارت خلفائیہ زبور ورس (۲۰) میری جان کو تلوار سے
بچا میری وحیدہ کو کتے کے ہاتھ سے (۲۲) مین اپنے بھائیون مین تیرا نام بیان
کرونگا اور مجمع مین تیرا ثنا خوان ہونگا ۔ **شرح** اس بشارت کی خاتمہ کتاب مذا مین
منقول ہوگی کہ اکثر اس مین خلافت خلفاے حقانیہ کا بیان ہی اور اس بشارت مین
بھی رسول اللہ صلعم کا نام مبارک وحید ذکر فرمایا ہی اور ہاے ہوز اگرچہ زیادہ ہی مگر انکے
یہان کی تصحیح اسمار کے موافق یہہ زیادتی نسیا منسیا ہی ۔

دسوین فصل اس بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رسالت عامہ
مبعوث ہونگے اور آپکی رسالت کسی ملک اور کسی قوم اور کسی زمانہ کے ساتھ خاص نہوگی ۔

سند اول بشارت مثلیہ ۔ **باب** (۱۸) ورس (۱۸) مین اُنکے لئے
اُنکے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا یہ کلام بنی اسرائیل کے ساتھہ ہی
اور تمھارے لئے اسمین ارشاد ہی اور بشارت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی اور
تخصیص بنی اسرائیل کی نفی اور بشارات سے ثابت ہی اور کوئی اسکا مدعی بھی نہین ہی ۔

دوسری سند بشارت فارقلیطیہ انجیل یوحنا باب ۱۴ ورس (۱۶)
اور مین اپنے باپ سے درخواست کرونگا اور وہ تمھین دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا کہ
ہمیشہ تمھارے ساتھہ رہی یہہ بھی بشارت رسالت احمدی ہی اور مخاطب امت
عیسوی ہی اور پہلی بشارت مین امت موسوی مخاطب ہی اور اسمین ارشاد ہی کہ وہ تمھین

دوسرا تسلی دینے والا بخشیگا اور اس سے مدعی ثابت ہی اور وہ یہی ہی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رسالت عرب کے ساتھہ خاص نہوگی ۔

تیسری سند بشارت طلوعیہ کتاب استثنا باب (۳۳) خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے طلوع ہوا اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا اس بشارت مذا مین مذکور ہو چکا کہ اس بشارت مین حضرت موسی اور حضرت عیسی اور حضرت محمد رسول اللہ صلوات اللہ علیہم اجمعین کی رسالت کا ذکر ہی اور اس جملہ مین کہ خداوند سینا سے آیا حضرت موسی علیہ السلام نے اپنی رسالت کا ذکر فرمایا کہ طور سینا پر رسالت انکو عطا ہوئی اور دوسرے اس جملہ مین کہ سعیر سے طلوع ہوا رسالت سیدنا عیسی علیہ السلام کا ذکر ہی کہ آپکو سعیر مین رسالت ملی اور اس تیسری جملہ مین اور فاران کے ہی پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا بشارت رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی کہ جلوہ گر ہونا عموم رسالت احمدی صلعم کی خبر دے رہا ہی ۔

چوتھی سند بشارت فارقلیطیہ کی باب ۱۴ کے درس اخیر مین ہی اس جہان کا سردار آتا ہی اور اس سے بھی عموم رسالت ثابت ہی ۔

پانچوین سند بشارت خلقائیہ کا ستائیسوان درس ہی ساری جہان کو سراسر یاد آویگا اور وے خداوند کیطرف رجوع لاوینگے اور یہ جملہ قطع نظر عموم رسالت سے تسلیم عموم کی خبر دی ہی ۔

چھٹی سند بشارت پطرسیہ کتاب اعمال باب (۳) درس (۲۵) تم نبیون کی اولاد ہو اور اوس عہد کے ہو جو خدا نے باپ دادون سے باندہا ہی جب ابرہام سے کہا کہ تیری اولاد سے دنیا کے سارے گھرانے برکت پاوین گے اور اس درس سے علاوہ عموم رسالت احمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے تسلیم عموم بھی ثابت ہی ۔

گیارہوین فصل اس بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہین
اور نبوت آپ پر ختم ہو جاویگی ۔

سند اوّل بشارت حجر زاویہ قصر نبوت زبور (۱۱۲) وہ پتھر جسے معماروں
نے رد کیا ہی کونے کا سرا ہو گیا (۲۳) یہہ خداوند سے ہوا جو ہمارے نظرون مین
عجیب ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بنو کدر ضر کی خواب مین حجر کے ساتھ تعبیر کیا
ہی اور شرح اس بشارت کی پہلے مذکور ہو چکی ہی البتہ اس بشارت کی شرح ہونی
چاہیئے پس معلوم ہو کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہی اسلئے کہ تعجب کی
بات یہی ہی کہ مہین قصر نبوت ہاجرہ علیہا السلام کی اولاد ہو اور سارہ علیہا السلام کی اولاد
ہونے مین کچھہ تعجب نہین تھا اور پھر وہ مہین قصر نبوت بھی نہین ہین اور دوسری فصل
مقدمہ کتاب ہذا مین بیان اسکا ہو لیا اور پھر خود سیدنا مسیح علیہ السلام نے حق مبشریت
ادا کیا اور فرمایا کہ یہ بشارت میری نہین ہی بلکہ ایک اور نبی اسماعیلی قیداری کے ہی
اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور دلیل اسکی یہہ ہی کہ انجیل مرقس کے
بارہوین باب مین ہی پھر وہ انھین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور لگایا اور
اوسکے چارون طرف گھیرا اور کولھو کی جگہہ کھودی اور برج بنایا اور اوسے باغبانون
کی سپرد کر کے پردیس گیا (۲) پھر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون پاس
بھیجا تاکہ وہ باغبانون سے انگورون کے باغ مین سے کچھہ لے (۳) اونھون نے
اُسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھہ بھیجا (۴) اوس نے دوبارہ ایک نوکر کو اُن پاس بھیجا
اُنھون نے اُسپر بھی پتھر پھینکے اور سر توڑا اور بیحرمت کر کے بھیجا پھر اوس نے ایک اور
نوکر کو بھیجا اونھون نے اُسے قتل کیا پھر اور بہتیرون کو بھیجا اُنمین سے بعضونکو پیٹا اور
بعضونکو مار ڈالا (۶) اب اوسکا بیٹا ہی جو اوسکا پیارا تھا آخر کو اوس نے اُسے
بھی یہہ کہکے بھیجا کہ وہ میرے بیٹے سے دبینگے (۷) لیکن اب باغبانون نے

آپسمین کہا یہی وارث ہی آؤ اسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہوجاویگی (۸) اور
اونھون نے اُسے پکڑکے قتل کیا اور انگور کے باغ کی باہر پھینک دیا پس باغ کا مالک کیا
کریگا وہ آویگا اور اُن باغبانون کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اور دونکی سپرد کریگا (۱۰)
کیا تم نے یہہ نوشتہ نہین پڑہا کہ وہ پتھر جسے معماردن نے رد کیا وہی کونے کا سر ہوگیا
(۱۱) یہہ خداوند کیطرف سے ہوا اور ہماری نظر و نمین عجیب ہی مش انگور کے باغ سے
بوستان شریعت الہی مراد ہی اور لگانیوالا اللہ عزوجل جلشانہ ہی اور چارون طرف اوسکو
گھیر الیعنی حدود شریعت الہی مقرر کین اور یہہ مضمون حدیث شریف مین بھی وارد ہوا ہی اور
برج سے قبلۂ الہی مراد ہی اور بنی اسرائیل نے انبیاء کرام علیہ السلام کے ساتھ جو جو کیا ظاہر
ہی بعضونکو زخمی اور مجروح کیا اور بعضونکو شہید کیا اور نوکران الہی انبیاء کرام علیہ السلام
ہین کہ انکا اجر اللہ عزوجل کے یہان ہی اور سیدنا عیسی بن مریم علیہما الصلوٰۃ والسلام
کو اسجگہہ بیٹا بولا ہی اور یقیناً یہان تحریف ہوئی ہی اصل مین کوئی اور لفظ ہوگا اور اس جمل
مین اب تو بیٹا جسکو چاہا لکہا ہی اور انکے موافق اوس سے خدا کا بیٹا ہونا حقیقۃً یا مجازاً
یا فرضاً لازم نہین آتا ہی اور اپنے زعم کے موافق بنی اسرائیل نے آپکو بھی شہید کیا گو
اللہ عزوجل نے انکو آسمان پر اٹھالیا اور انکا ساتھی یہودا اسولی دیا گیا اور زمانہ بعثت
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین اللہ عزوجل نے نظر عنایت سے دنیا کو دیکہا اور گویا
دنیا مین آیا اور بنی اسرائیل سے باغبانی گلستان شریعت و طریقت چہین کر بنی اسمٰعیل
سپرد کیا اور اسکی سند مین وہی بشارت نقل کی اور اس سے معلوم دوا یا کہ یہہ بشارت
میری نہین ہی بلکہ احمد رسول کی تھی جو بنی اسرائیل مین پیدا نہوگا اور وہ خاتم النبیین ہوگا یہ بشارت
ہی اور وہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا اور کون ہی ؛

تیسری سند بشارت تثنیہ ورس (۱۶) باوجود اسکے خداوند یہوداہ یون
فرماتا ہی دیکھو مین صیہون مین بنیاد کے لئے ایک پتھر رکھونگا ایک آزمایا ہوا پتھر کونے

کے سر کا مضبوط نیو والا اوسپر جو ایمان لاوے اتاولی نکریگا یعنی شرمندہ نہوگا یہ بشارت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی بنیاد کعبہ شریف کو فرمایا ہی اور قاموس مین ہی البنیہ کالبنیۃ الکعبۃ ترجمہ بنیہ ضنیہ کے وزن پر کعبہ کا نام ہی اور بنیہ کا اردو مین ترجمہ بنیاد ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصر نبوت کو نیکی یکتا پتھر ہین یعنی اوسکے حافظ ہین اور آپ کے بعد کوئی اور نبی نہین ہی اور آپ نے اپنی ذات مبارک کو قصر نبوت کے کونے کی اینٹ بیان کیا ہی چنانچہ بخاری شریف مین ہی۔ باب خاتم النبیین عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم قال ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنی بنیانا فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون ویتعجبون منہ ویقولون ہلا وضعت ہذہ اللبنۃ فانا اللبنۃ وانا خاتم النبیین ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی کہ میری اور ان انبیاء علیہم السلام کے جو مجھ سے پہلے گذرے ہین ایسی مثال ہی جیسی کہ ایک شخص نے ایک مکان نہایت عمدہ اور خوبصورت بنایا مگر کونے پر کی اینٹ نہ لگائی پس آدمی اسکے گرد پھرتے تھے اور اس سے تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یہہ اینٹ کیون نہین لگائی گئی ہی پس مین وہ اینٹ ہون اور مین خاتم النبیین ہون

چوتھی سند بشارت مصطفائیہ مین ہی وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے عدالت شریعت ہی اور دائم رہنے کے یہی معنی ہین کہ آپ خاتم النبیین ہون اور آپکے بعد کوئی اور نبی نہو و ہو المقصود ؛

بارہوین فصل اس بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بذات خود کفار سے قتال فرمائین گے اور انکو راہ پر لائین گے اور اس دعوی کی چند سند ہین ؛

سند اول بشارت مصطفائیہ۔ درس (۱۳) خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا وہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو ابھاریگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لئے بلائیگا وہ اپنے دشمنون پر بہادری کریگا درس (۱۴) کس نے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت

ہووین اور لوٹیرون کے ہاتھہ مین پڑے کیا خداوند نے نہین جسکے مخالف ہوکے اُنھون نے گناہ کیا کیونکہ اُنھون نے نچاہا کہ اُسکی راہون پر چلین اور وے اُسکی شریعت کے شنوا نہین ہوئے (۲۵) اِسلئے اوس نے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اُسپر ڈالا سو اوسپر گرد اگرد آگ لگی پر وہ اوسے دریافت نہین کرتا وہ اُس سے جلجاتا پر وہ اُسے خاطر مین نہ لاتا انتہی۔ یہہ بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور یہ اُنکے مدعے کا ثبوت اِن ورسون سے ظاہر ہے ۔

دوسری سند بشارت تنزیلیہ۔ درس (۱۳) سو خداوند کا کلام اُن سے یہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم۔ قانون پر قانون۔ قانون پر قانون ہوتا جاتا تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وے چلے جاوین اور پچھاڑی کریں اور شکست کھاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار ہووین انتہی اِس بشارت کی شرح مین گذر گیا ہے کہ اِس درس مین کلام اللہ شریف کے ٹکڑے ٹکڑے نازل ہونیکے فائدہ کا بہ نسبت کفار کے بیان ہے یعنی کفار اِس تھوڑے تھوڑے نازل ہونے کیوجہ سے گرفتار ہوجاوینگے اور مارے پڑینگے اِسلئے کہ شروع اسلام مین اگر آیہ کریمہ (وقاتلوا المشرکین کافۃ) نازل ہوتی تو بظاہر اسباب نیوی جو اِس شریعت مین مرعی ہے کفار پر فتح پانے کی صورت نظر نہ آتی۔ ہان جب شروع اسلام اور ضعف اسلام مین لکم دینکم ولی دین فرمایا اور رفعت وشوکت اسلام قاتلوا المشرکین نازل ہوا تو البتہ کفار نے شکست قید ہوگئے اور مارے گئے اور خراب ہوگئے اور یہ امر بوجہ کلام اللہ کے تھوڑے تھوڑے نازل ہونیکے حاصل ہوا اور اِن ورسون کے بھی میرا مدعی ثابت ہوگیا ۔

تیسری سند بشارت حسنیہ۔ زبور (۴۵) میرے دلمین اچھا مضمون جوش مارتا ہے مین اُن چیزونکو جو مین نے بادشاہ کے حق مین بنایا ہے بیان کرتا ہون میری زبان ماہر لکھنے والیکا قلم ہے (۲) تو حسن مین بنی آدم سے کہین زیادہ ہے تیری ہونٹو

بدن لطف بہایا گیا ہی اے پہلوان اپنی تلوار کو جو تیری حشمت اور بزرگواری ہے
حمائل کرکے اپنی ران پر لٹکا اور اپنی بزرگواری سے سوار ہو اور سچائی اور حلیمت اور صداقت
کیواسطے اقبالمندی سے آگے بڑھ اور تیرا داہنا ہاتھ تجھکو ہیبت کام سکھلاوے گا۔
(۵) تیرے تیر تیز ہین لوگ تیرے نیچے گر پڑتے ہین وے بادشاہ کے دشمنون
کے دلمین لگ جاتے ہین تیرا تخت اے خدا ابدالاباد ہے۔ تیری سلطنت کا
عصا راستی کا عصا ہی۔ (۷) تو صداقت کا دوست۔۔۔ اور شرارت کا دشمن
ہی اسی سبب اے خدا تیرے خدا نے تجھکو خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبون سے زیادہ
مسح کیا ہی (۸) تیری ساری لباس سے مراد عود اور تج کی خوشبو آتی ہی جس سے
ہاتی دانت کے محلون کے درمیان انہون نے تجھکو خوش کیا ہی (۹) بادشاہون
کی بیٹیان تیری عزت والیون مین ہین ملکہ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہوکے تیرے
داہنے ہاتھ کھڑی ہی (۱۰) اے بیٹی سُن اور سوچ اور اپنی کان ادہر دھر اور اپنی لوگون
اور اپنے باپ کے گھر کو بھولجا تاکہ بادشاہ تیرے جمال کا نپٹ مشتاق ہو کہ وہ تیرا خداوند
ہی تو اُسی سجدہ کر (۱۱) اور صیہون کی بیٹی ہدیہ لاویگی قوم کی دولتمند تیری خوشامد
کرینگے (۱۲) شاہزادی کے گھر کے اندر کل جلوہ گر ہی اُسکا لباس سراسر تراش کا ہی (۱۳)
وہ سوزنی کپڑے پہنکر بادشاہ پاس لائی جاتی ہی کنواری عورتین جو اُسکی سہیلیان
ہین اُسکے پیچھے پیچھے تیرے پاس پہونچا جاتی ہین وے بادشاہ کے محل مین داخل
ہوتی ہین (۱۴) تیری بیٹے تیرے باپ دادونکے قایم مقام ہونگے تو اُنھین تمام زمین
کی سردار مقرر کریگا مین ساری پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤنگا پس سارے لوگ ابدالاباد تیری
ستایش کرینگے۔ شرح سیدنا داود علیہ السلام اس زبور مین کسی رسول ذی شوکت و شان
کی بشارت دے رہے ہین اور اُسکو مخاطب کرکے اُسکی خوبیان بیان فرما رہے ہین اور نام مخاطب
اب اس زبور مین درج نہین مگر محمود احمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور یہود کے پاس جو نسخہ

زبور ہی اسمین نام مبارک احمد اب تک موجود ہی اسلئے کہ جناب مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
نور اللہ مرقدہ نے تحفہ اثنا عشریہ مین نوین عیسوی کے تردید مین لکھا ہی اور زبور مین تمام مقدس
محمد جو عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی واقع ہی اور اشتباہ کو جڑ سے اکھاڑ پھینکا ہی زبور مین ہی
اور وہ نسخہ یہود کے پاس محفوظ ہی یا احمد فاضت الرحمۃ علی شفتیک من اجل ذلک بارک علیک
فتقلد السیف فان بہاءک وجدک الغالب وبورکت کلمۃ الحق فان ناموسک وشرائعک
مقرونۃ بہیبۃ سہامک مسنونۃ والامم یخرون تحتک کتاب حق جاء الدین الیمن والتقدیس
من جبل فاران وامتلئت الارض من تحمید احمد وتقدیسہ وملک الارض قد غاب الامم۔
اور یہہ زبور جسکا شاہ صاحب نے حوالہ دیا ہی یہی پنیتالیسوین زبور ہی البتہ اسمین نام مبارک
اور نام مقام پیدائش تحریف کرکے نکالدیا ہی خیر علیہم لا یستحقونہ۔ مگر ہمارا پھر بھی یہ عاصل
ہی اسلئے کہ سوائے نام مبارک کے اور تمام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات اسمین موجود ہین
اور نام مبارک کے نکالدینے سے وہ معدوم نہوئی البتہ اُن اوصاف کا لحاظ کرنا پڑا اور شرح
بشارت ہذا مین ان تمام اوصاف کا ذکر ہوجائیگا۔ حسن خداداد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
تمام بنی آدم سے زیادہ تھا حسن و خوبی چہرۂ مبارک کی جو دیکھتا رات کی چاند سی بھی بڑھی
ہوئی تھی اور آپکے صحابہ نے اس امر کو قسمیہ بیان کیا ہی اور سراپای نبوی صلعم کے بیانمین
مذکور ہولیا آپکے قد مبارک کا وہ عالم تھا کہ کبھی کوئی اُس سے بلند نہین ہوسکا۔ آپکی نظر مبارک
کی وہ تیزنظری تھی کہ در و دیوار اُسکے لئے مثل شیشہ کے تھے۔ آپکی سماعت کی وہ بلندی تھی
کہ آسمان کے احاطہ کی آوازین پرسنتے تھے۔ بلند آوازی کا وہ عالم کہ حجۃ الوداع مین
لاکھون آدمیون مین سبکو برابر آواز پہونچتی تھی۔ شیرین لبی کا وہ نقشہ کہ جس کسی کھاری
کنوئین مین پڑگیا وہ چشمہ شیرین بنگیا۔ شیرین کلامی کا وہ شہرہ کہ مخالف اور موافق اُس کے
ساتھ شیرین زبان ہین۔ دندان مبارک کی وہ چمک کہ دیوارون پر عکس پڑے۔
پسینہ مبارک کی خوشبو کی وہ کیفیت کہ بیاہ سے دولہنون کے عطر کیمجہہ لگایا جاوے۔

آنکھ کی وہ جادوگری کہ موتی کوٹ کے آنسین بھر دیتے ہین - رخسار چاند کے ٹکڑے لب مزی ڈوری گردن ہاتی دانت کی سی خوبصورت شکم نرم بالائی کی ناخنہ سیمین ساق قدم محبوبون کے رخسارون سی زیادہ شرم اور ملائم - غرضکہ آپکی ذات پاک مین تمام خوبیان مجتمع تہین اور کسی نے آپکی شان مین خوب کہا ہی **شعر** حسن یوسف دم عیسی ید بیضا داری ؛ آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ؛ **قولہ** تیرے ہونٹون مین لطف بٹایا گیا ہی - آپکی خوش خلقی اور شیرین زبانی مسلم جمیع اقوام ہی - ورس (۳) اے پہلوان اپنی تلوار کو الخ پہلوان بمعنی قوی ہی اور بعض نسخون مین پہلوان کی جگہہ لفظ قادر ہی اور قادر آپکے القاب شریف سی ہی اور آپنے فرمایا ہی انا رسول اللہ بالسیف مین اللہ کا رسول ہون تلوار کے ساتھہ اور عرب اپنے تلوار لٹکاتے ہین اور آپ نے بھی لٹکائی ہی اور یہہ کنایہ جہاد سی ہی اور آپ نے جہاد بھی کیا ہی ورس (۴) اور اپنی بزرگواری سے سوار ہوا الخ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد مین سوار ہوئے اور آگے بڑھے اور نرمی اور صداقت کے ساتھہ مخالفین پر اپنی فتحیابی اور اس ورس کے اس جملہ مین تیرا داہنا ہاتھہ تجھہ کو مہیب کام سکھلاویگا شق القمر کا بیان ہی اور اس سی زیادہ اور کونسا مہیب کام ہوا ہی اور اسی ہیبت کی وجہ سی علامت قیامت ہی اور مبطل شبہہ عدم شق تمام علوی ہی جو شاید کسیکو در باب قیام قیامت واقع ہو - اور کلام شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نور اللہ مرقدہ مین بھی لفظ بیم واقع ہوا ہی اور وہ یہہ ہی ؎ چو دستش برآہیخت شمشیر بیم ؛ بمعجز میان قرزد دو نیم ؛ اور اس معجزہ عظیم کا بیبل مین اور جگہہ بھی صراحۃ بیان ہی اور ان شاء اللہ معجزات کے بیان مین وہ بشارت مذکور ہوگی - ورس (۵) تیری تیز تیز ہین الخ - یہہ بھی بیان فتحیابی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور بادشاہ محمد رسول اللہ صلعم کو بھی فرمایا ہی کہ آپ شاہ دو عالم ہین اور اس دنیا مین بھی بکلو مت ظاہری خلیفۃ اللہ فی الارض تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی تیر آبدار تھے اور اس

مہم کیواسطے جدامجد حضرت اسماعیل علیہ السلام کے وقت سے تیراندازی کی مشق ہو رہی تھی اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو شخص تیراندازی سیکھکر بھلا دیگا وہ ہمین سے
نکل جاویگا۔ ورس (۶) تیرا تخت ایخدا ابدالاباد ہی الخ خدا بمعنی صاحب اور صاحب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا لقب ہی اور آپ کے تخت کے ابدالاباد ہونیکے یہ معنی
ہین کہ برابر قیام قیامت تک آپکے امتی بادشاہ ہوتے رہین اور بحمد اللہ آجتک برابر بادشاہ
ہوتے رہے اور قیامت تک انشاء اللہ العزیز اسیطرح ہوتے رہین گے اور ممالک عرب اور
شام کی خلافت کا اسجگہہ اعتبار ہی قولہ تیری سلطنت کا عصا راستی کا عصا ہی اسکے معنی
یہہ ہین کہ آپکی سلطنت راستی اور صدق اور حقیقت دین سے قائم رہیگی اور وہ گویا کہ راستی پر
تکیہ کئے ہوئی ہوگی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب مین ایک عصا تھا اسپر تکیہ کرکے
آپ خطبہ پڑہا کرتے تھے اور بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وہ عصا خلفاء کے پاس رہا
اور وقت زوال دولت عباسیہ کے وہ عصا گم ہوگیا ہی۔ ورس (۷) تو صداقت کا دوست
اور شرارت کا دشمن ہی اسی سبب ایخدا تیرے خدا نے تجھکو خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبون
سے زیادہ مسیح کیا۔ ظاہری معنی اس ورس کے ظاہر ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بدی کے دشمن تھے خواہ اپنے قریب سے ہی کیون نہو اور صداقت کو دوست رکھتے تھے
گو وہ کسی اجنبی آدمی ہی کیون نہو اور شاید شرارت سے وہ شخص مراد ہی جو سراپا شرارت
تھا یعنی فرعون الامۃ ابوجہل۔ اور صداقت سے وہ مراد ہو جو سراپا صداقت کی وجہ سے
بنام صدیق مشہور ہوا اور ذکر فرعون اس امت کا اور ذکر خلیفۂ اول رضی اللہ عنہ کا اور جگہہ
بھی بیبل مین صراحۃً آیا ہی چنانچہ مطالعہ رسالہ ہذا سے ظاہر ہوگا مگر اس توجیہ پر ایک اعتراض
سخت وارد ہوتا ہی اور وہ یہہ ہی کہ اس جملہ مین فرمایا ہی تو صداقت کا دوست اور شرارت کا
دشمن ہی اور پھر فرماتے ہین اسی سبب ایخدا تیرے خدا نے تجھکو خوشی کے تیل سے تیرے مصاحبون
سے زیادہ مسیح کیا اور کوئی عاقل نہین کہہ سکتا کہ صدیق کی دوستی کیوجہ سے تہ رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کا زیادہ ہو یہہ تو شاید کلمہ کفر ہو تو نے کیا کہدیا اور دشمنی ابوجہل سے
ہم بحث نہین کرتے اسواسطے کہ اُسکی عداوت کیوجہ سے کہ وہ عدو خداوند کریم تھا تہ یہ اگر زیادہ
تو ممکن ہی مگر دوستی صدیق سے رتبہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیسے زیادہ ہوا البتہ
صدیق کا رتبہ صداقت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ ہو کیا یہہ برعکس اور جواب
اسکا یہہ ہی کہ صدیق کو خدمت نبوی صلعم کیوجہ سے خلعت رضا و لسوف یرضی ملا ہی اور سورہ
والضحی مین و لسوف یعطیک ربک فترضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلعت رضا عطا
ہوا اور تم بھی قایل ہو کہ صدیق کو ملا وہ بصدقہ خدمت نبوی صلعم ہی پس جو صدیق کو
ملا گویا کہ وہ آپکو ہی ملا پس اسصورت مین آپکے دو خلعت رضا ہوئے اور اور رسل علیہم السلام
کا جو باعتبار اصل رسالۃ حاصل ہی ایک ہی خلعت رضا وہو المطلوب۔

تنبیہہ پادری بوجہ لفظ خدا کے سیدنا مسیح علیہ السلام پر اس بشارت کو جاتی ہین گو اناجیل
اول تا آخر خلاف کیون نہو اور اُنکے عقیدے غیر مرضیہ کیموافق حضرت مسیح علیہ السلام
خدا سے ثالث ثلثہ کی نسبت رکھتے ہین اور جواب اس شبہہ کا یہہ ہی کہ اولاً یہہ لفظ ہی
اصل مین نہین ہی اسلئے کہ اظہار الحق مین جواب مین اسی شبہہ کا فرمایا ہے کہ یہہ لفظ
محرف ہی اور پولس نے ترجمہ مطبوعہ ۱۸۲۱ء و ۱۸۳۱ء و ۱۸۴۳ء و ۱۸۴۴ء مین یہہ فقرہ
اسطرح نقل کیا ہی احببت البر و ابغضت الاثم لذلک مسحک اللہ الہک بدہن الفرح افضل
من اصحابک۔ تو نے دوست رکھا نیکی کو اور بغض رکھا گناہ سے اسیواسطے مسح کیا اللہ
معبود تیرے نے تیل خوشی کیساتھ افضل تیرے اصحاب سے۔ اور اسکی ترجمہ فارسی مطبوعہ
۱۸۱۶ء و ۱۸۲۷ء و ۱۸۴۱ء اور ایسے ہی ترجمہ اردو مطبوعہ ۱۸۳۹ء اور ۱۸۴۰ء
اور ۱۸۴۱ء مطابق ہین اور آپکے مقدس پولوس رسول کا قول آپکے لئے کافی
اور وافی ہی اور اگر بالفرض مسیح مان لیا جاوے تو خدا بمعنے صاحب ہوگا اسلئے کہ خدا حقیقی کا
خدا نہین ہو سکتا ہی اور پھر اُسکے بہت سے مصاحب بھی نہین ہو سکتے اور صاحب آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کا لقب ہی۔ قرآن شریف مین آپکی نسبت فرمایا ہی وما صاحبکم بمجنون م
درس (۸) تیری ساری لباس سے مراد عود اور نجے کی خوشبو آتی ہی جس سے ہاتی دانت
کے محلون کے درمیان انھون نے تجھکو خوش کیا ہی ش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کے تمام جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی اور یہہ اسکا بیان ہی اور لباس بدن کے اوپر ہوتا
اور بنیل مین آپکی گردن مبارک اور شکم مبارک اور ساق شریف کو ہاتی دانت کے
ساتھ تشبیہ دی ہی پس اس درس مین ہاتی دانت کا محل جسم مبارک کو قرار دیا ہی اور اعضا
اعضا کے صیغہ جمع لائے ہین اور معنی یہ ہین کہ یہہ خوشبو آپکے جسم مبارک سے آتی ہی اور
آپ کے جسم مبارک مین خمیر کی ہوئی ہی درس (۹) بادشاہون کی بیٹیان تیری
عزت والیون مین ہین ملکۂ اوفیر کے سونے سے آراستہ ہوکے تیری داہنے ہاتھ کھڑی ہی
یہہ حضرت شہربانو کا بیان ہی اور اوفیر ایک شہر عراق مین ہی اور عراق مین سلطنت نوشیروان
کی تھی اور یزدگرد کی ولیعہد حضرت شہربانو ہی تھین درس (۱۰) ای بیٹی سن لے اور سوچ
اور اپنے کان ادہر دہر اور اپنے باپ کے گہر کو بھول جا۔ یہہ حضرت شہربانو کو نصیحت ہی۔
درس (۱۱) تاکہ بادشاہ تیرے جمال کا نپٹ مشتاق ہو۔ یہہ بھی انھین کو پند و نصیحت ہی
اور بادشاہ سے اسجگہہ شاید سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ مراد ہین کہ سجدہ کا جواز اگر عورت
سے ہوتا تو شوہر کے لئے ہوتا اور اس سے معلوم ہوتا ہی کہ خلیفہ برحق عند اللہ اور مستحق
خلافت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ تھے درس (۱۲) صور کی بیٹی ہدیے لاویگی قوم
کے دولتمند تیری خوشامد کرینگے۔ پہلے درسون مین سلطنت کسروی کا بیان تھا اور اس درس
بیٹیون سے رسول اللہ صلی علیہ وسلم کے بیٹون کے گہر مین داخل ہونیکا مذکور ہی اور اس درس
مین سلطنت قیاصرہ روم کا ذکر ہی اور اس سلطنت کے ہدیے اور تحفے بھیجنے کا خدمت نبوی
مین مذکور ہی اور انھون نے ہدیے بھیجے اور شاہ اسکندریہ نے ماریہ قبطیہ خدمت نبوی صلعم مین
ہدیہ بھیجین اور ان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے اور ان کا انتقال زمانہ شیرخواری

ہین ہوگیا اور دلدل بھی امیر اسکندر یہ نے ہی بھیجا تھا درس (۱۲) شاہزادی گھر کے اندر
مل جلوہ گر ہی اسکا لباس سر لہر تاش کا ہی۔ یہہ حضرت شہر بانو کی کثرت آل کا ذکر ہی اور حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے انتقال کی خبر ہی (۱۴) وہ سونے کپڑے پہنکے بادشاہ پاس لائے
جاتی ہی۔ کنواری عورتین جو اسکی سہیلیان ہین اسکے پیچھے پیچھے تیرے پاس پہونچائے
جاتے ہین (۱۵) خوشی اور شادمانے سے وے پہونچائے جاتے ہین وے بادشاہ
کے محل مین داخل ہوتے ہین۔ یہہ اُن عورتونکا بیان ہی جو ایران سے اور صحابہ کرام رضی اللہ
عنہم اجمعین کے تصرف مین آئین درس (۱۶) تیرے بیٹے تیرے باپ دادوں کے قائمقام
ہونگے تو اونھین تمام زمین کے سردار مقرر کریگا مصداق اسکے حضرت امام حسن و حضرت امام
مہدی علیہما السلام ہین۔ درس (۱۷) مین ساری پشتونکا تیرا نام یاد دلاؤنگا پس سارے
لوگ ابدالاباد تیری ستایش کرینگے مین نے تحفہ شاہ صاحب نور اللہ مرقدہ سے نقل کیا
کہ اس زبور کے شروع مین یا احمد تھا اُسکی یہہ دلیل ہی اسلیے کہ جب نام ہی نہین لیا
پھر یہہ کہنا کہ مین سارے پشتون کو تیرا نام یاد دلاؤنگا ٹھیک نہین معلوم ہوتا اور جملہ
تیری ستایش کرینگے بھی ترجمہ محمد نام مبارک نبینا صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اور اگر ذکر
نام مبارک کا لحاظ نکیا جاوے تاہم یہہ اوصاف سوای آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور کسی پر صادق نہین آتی اور سید نا مسیح علیہ السلام مین تو شروع بشارت سے اخیر تک
ان محامد کے اضداد موجود ہین پس اس بشارت کو آپ پر کوئی کسطرح جما سکتا ہی۔ اور
پادری عبارت مذکورہ صحیفہ یسعیاہ کی باب ۵۳ کو بشارت مسیح علیہ السلام بتلاتے
ہین۔ اور وہ تمامہ بمضامہ محامد بشارت بذا ہین پھر کیسے دونون ایکذات واحد کی بشارت
ہونگے اور وہ عبارت یہہ ہی۔ باب ۵۳۔ ہمارے پیغام پر کون اعتقاد لایا اور خداوند کا
ہاتھ کس پر ظاہر ہوا۔ ۲ وہ اسکے آگے کونپل کیطرح پھوٹ نکلا ہی اور اُس جڑ کی مانند جو
خشک زمین سے نکلتی ہو اسکی ڈیل ڈول کی کچھ خوبی نتھی اور نہ کچھ رونق کہ ہم اوسپر نگاہ

کرین اور کوئی تمنا لیش بھی نہین کہ ہم اوسکے مشتاق ہون ۳ وہ آدمیون مین نہایت ذلیل اور حقیر تھا وہ مرد غمناک اور رنج کا آشنا ہوا لوگ اوس سے گویا رو پوش تھے اوسکی تحقیر کی گئی اور ہمنے اوسکی کچھ قدر نہ جانی یقیناً اوس نے ہماری مشقتین اُٹھالین اور ہماری غمون کا بوجھ اپنے اوپر چڑہایا پھر ہمنے اُسکا یہہ حال سمجھا کہ وہ خدا کا مارا کوٹا اور ستایا ہوا ہی پر وہ ہمارے گناہون کے سبب گھایل کیا گیا اور ہماری بدکاریون کے باعث کچلا گیا ہماری ہی سلامتی کے لیئے اوسپر سیاست ہوئی تاکہ اوسکے مار کھانے سے ہم چنگے ہون آپ ناظرہا انصاف نظر غور سے دیکھ لے کہ بہادر حسن اور لطف اور برکت اور قدرت اور ہمت اور تلوار لٹکانے اور حشمت اور بردگاری اور تیراندازی اور نیزہ بازی وغیرہ کے جو پہلی بشارت مین مذکور ہین مخالف ہین یا نہین اور وقت تسلیم اس امر کے کہ مبشر بہ باب ۵۳ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام حضرت مسیح علیہ السلام ہین اور یہہ سب اوصاف سیدنا مسیح علیہ السلام کے ہین پھر اس بشارت کو کس طرح کوئی آپ کی بشارت بتلائیگا اور در صورت عدم تسلیم بھی یہہ تمام بشارت اس انداز سے بیان کی گئی ہی کہ اگر کوئی نام محمد رسول اللہ صلعم نکال ڈالے تب بھی سوائے آپ کے اور کسی پر صادق نہ آوے اب مثلاً جہاد اور نیزہ اور شق القمر اور صدیق اور معجزہ اور شہر بانو اور ازواج و اولاد اور باپ اور دادا حضرت مسیح علیہ السلام کیواسطے کہان سے ثابت کرینگے اور درحقیقت یہہ سب امور ایسے ہین کہ مسیح علیہ السلام کیواسطے ثابت نہین ہوسکتے مگر فقرہ باپ دادے کا تو ایسا واقع ہوا ہی کہ کسی طرح وہ مسیح علیہ السلام پر صادق نہین آسکتا ہی نہ حقیقۃً نہ مجازاً

پانچوین سند بشارت صادقہ۔ صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۲ درس ۲ کہ اُس سرفراز کو پورپ کیطرف سے برپا کیا اور اپنے پانون کی کرسی کے پاس بولایا اور امتونکو اوسکے آگے دہر دیا اور اوس کو بادشاہون پر مسلط کیا کہ اونہین خاک کی مانند اوسکے تلوار کے اور اڑتے بہوسے کی مانند اوسکے کمان کے حوالہ کیا۔ ۳۔

اوسنے انکا پیچھا کیا اور جس راہ پر کہ پیشتر قدم نہارا تھا سلامت گذر گیا ۴ کسنے یہ کام کیا ہوا اور کسی انجام دیا وہ جو ساری پشتوں کو ابتدا سے طلب کرتا ہی مین خداوند پہلا ہونگا اور پچھلون کے ساتھ مین ہی ہون ش واسطے ترجمہ صادق ہی اور صادق لقب توصیفی محمد رسول اللہ صلعم کا ہی اور شام سے عرب یورپ کیطرف واقع ہی اور بابون کی کرسی کے پاس آپ کو شب معراج مین بلایا اور بابون کی کرسی عرش عظیم ہی عبارت ہی اور جملہ امتونکو اسکے آگے دہرایا فتوحات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر دی ہی اور تیسرے درس مین غزوہ تبوک کی خبر ہی ؛

چھٹی سند بشارت صبیحہ ۔ سموئیل کی دوسری کتاب باب ۲۳ ۔ درس (۳) اسرائیل کے خدا نے کہا اسرائیل کی چٹان نے مجھے کہا انسان پر حکومت کرتا ہوا ایک صادق ہی خداترسی کے ساتھ حکومت کرتا ہوا ۔ (۴) اور وہ صبح کی روشنی کے مانند ہوگا جبکہ سورج نکلتا ہی ایسی صبح جسکے ساتھ بدلیان نہین ہوتین اور گھاس کی مانند جو بارش سے بعد کڑی دھوپ کے بعد زمین سے نکلتی ہی ۵ اگرچہ میرا گھر خدا کی بہ نسبت اس ڈول کا نہین لیکن اوس نے ایک ابدی عہد جو سب چیزون مین آراستہ اور پائدار ہی میری ساتھ کیا ہی کہ میری ساری سلامتی اور میرا سارا شوق یہی ہی باوجودیکہ وہ اوسے نہ اوگادے (۶) پر بلعال کے سبکے سب کانٹون کی مانند اکھاڑ پھینکے جاوینگے کیونکہ وہ ہاتھون سے پکڑے نہین جاتے (۷) اور جو شخص کہ انھین پکڑنا چاہی اسکو ضرور ہی کہ لوہا یا نیزہ کے پھل کو اس کام مین لاوے ش بیان اسکا ظاہر ہی انسان سے نوع انسان مراد ہی اور عنوم بعثت کافۃ الناس کی طرف مشیر ہی اور صادق آپ کا لقب ہی اور آپکی حکومت خداترسی کے ساتھ تھی ہی اور روشنی چہرۂ مبارک کی ایسی تھی ہی جیسے حضرت داؤد علیہ السلام نے بیان کی ہی اور قرآن مجید مین چہرۂ مبارک کو ضحی کے ساتھ تعبیر کیا ہی اور اسکی قسم کھائی ہی اور پانچوین درس مین یہہ بیان ہی کہ محمد رسول اللہ صلعم بنی اسرائیل مین پیدا نہین ہونگے

کہ یہ حق بڑے بیٹے ابراہیم علیہ السلام کا ہی اور وہ حضرت اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ السلام ہین اور
اسی عہد شاید یہہ ہو کہ کچھہ بنی اسرائیل مین سے پیغمبر آخرالزمان پر ایمان لاوین اور وہ ملک
نہون اور شاید یہہ ہو کہ سیدنا عیسی علیہ السلام امت محمدیہ مین ہون فائدہ حضرت یعقوب
علیہ السلام کا کلام اخیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بشارت پر ہوا۔ کتاب پیدایش باب ۴۹
اور یعقوب نے اپنے بیٹونکو بلایا اور کہا اپنے کو جمع کرو تاکہ مین اسکے جو پیچھے دنون مین تم پر ہونیوالا
تمہین خبر دون ورس (۱۰) یہوداہ سے سلطنت کا عصا جدا نہوگا اور نہ حاکم اس کے
پانون کے درمیان سے ہٹا رہیگا جب تک کہ سیلاہ آوے اور یہہ بشارت محمدی ہی اور سیلا محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لقب فرمایا ہی اور بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
یہوداہ سے امامت کا عصا جدا ہوگیا اور وہ عصا بنی عبد عصا محمد رسول اللہ صلعم کو ملگیا
اور سیدنا عیسی علیہ السلام کی بعثت کے بعد بھی یہود مستقل طور پر کہین رہتے تھے اور سیدنا عیسی
علیہ السلام کا وہ عصا ہی نہین ہی چنانچہ ظاہر ہی اسلئے یہہ سیدنا مسیح علیہ السلام کی بشارت
نہین ہوسکتی اور یہہ بشارت مع اپنی شرح کے پہلی منقول ہوچکی ہی اور ایسی ہی سیدنا
موسی علیہ السلام کا کلام اخیر بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ کتاب استثنا باب ۳۳
اور یہہ وہ برکت ہی جو موسی مرد خدا نے اپنے مرنے سے آگے بنی اسرائیل کو بخشی۔ (۲) اور
اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور سعیر سے اسپر طلوع ہوا فاران کے پہاڑ سے وہ
جلوہ گر ہوا انتہی۔ پہلے جملہ مین دوسرے ورس کے اپنی رسالت کا ذکر کیا اور فرمایا خداوند سے
آیا کہ آپکو سینا پر رسالت ملی اور دوسرے جملہ مین سیدنا مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا اور فرمایا
اور سعیر سے اسپر طلوع ہوا اور سیدنا مسیح علیہ السلام کو سعیر مین رسالت عطا ہوئی اور تیسرے
جملہ مین محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر کیا اور فرمایا فاران کے پہاڑ سے
وہ جلوہ گر ہوا اور آپکو فاران کے پہاڑ یعنی مکہ معظمہ کے پہاڑ جبل نور پر رسالت عطا ہوئی
اور چونکہ مقصود یہہ تھا کہ نام خاتم النبیین پر کلام ختم ہو اور نیز آپ خاتم النبیین ہین اسلئے

آپ کا پیچھے ذکر فرمایا اور ایسے ہی سیدنا مسیح علیہ السلام نے اخیر وقت مین بشارت دی اور فرمایا کہ میرا جانا ہی تمہارے واسطے بہتر ہی کیونکہ مین نہ جاؤن تو فارقلیط نہ آویگا اور فارقلیط ترجمہ احمد جیسا پہلے مذکور ہوچکا ۔ اور ایسے ہی داؤد علیہ السلام کا کلام اخیر بشارت خاتم النبیین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا۔ بشارت صادقیہ کا شروع یہہ ہی داؤد کا پچھلا کلام ہی ؛

تیرہوین فصل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوات کے بیان مین۔

بیان غزوۂ بدر صحیفۂ یسعیاہ ۱۔ باب ۲۔ ورس ۱۳۔ ترجمہ عربیہ النبوۃ فی العرب وہبی قیدار۔ ترجمہ مطبوعہ مرزاپور ورس ۱۴۔ پانی لیکے پیاسے کا استقبال کرنے آو اے تیما کی سرزمین کے باشندو روٹی لیکے بھاگنے والیکے ملنے کو نکلو (۱۵) کیونکہ وے تلوارون کے سامنے سے ننگی تلوار سے اور جنگ کی شدت سے بھاگے ہین (۱۶) خدا نے مجکو یون فرمایا ہنوز ایک برس مان مزدور کی ٹھیک ایک برس مین قیدار کی ساری حشمت جاتی رہیگی۔ (۱۷) اور تیراندازون کے جو باقی رہی قیدار کے بہادر لوگ گھٹ جاینگے کہ خداوند اسرائیل کے خدا نے یون فرمایا ہی۔ پہلے باب کی دوسری فصل مین ان ورسون کا بھی بیان ہوچکا ہی اور خلاصہ اسکا یہہ ہی کہ ان شتر سوار کے وطن کا جنکا ذکر پاک اس بشارت کے پہلے ورسون مین ہی ان ورسون مین بیان ہی یعنی عرب مین پیدا ہونگے اور نبوت بھی آپکی عرب مین ہی ہوگی اور آپ قیدار ہونگے یعنی سیدنا ذبیح اللہ اسمٰعیل علیہ السلام کے بیٹے قیدار کی اولاد مین آپ پیدا ہونگے۔ یہہ تیرہوین ورس کا بیان ہوا اور چودہوین ورس مین ذکر ہجرت رسول الثقلین ہی اور تیما اصل مین طیبہ ہوگا تحریف ہوکر تیما ہوا اور مدینہ منورہ والے ہر روز راستون مکہ معظمہ پر آکر انتظار رسول اللہ صلعم کا کیا کرتے تھے یعنی جس زمانہ مین کہ آپکی آمد آمد تھی اور راستہ مین آپکو پیاس کی تکلیف ہوئی ہی اور سیدنا صدیق علیہ السلام نے لسی آپ کو پلائی ہی اور پندرہوین ورس مین وجہ ہجرت بیان فرمائی ہی کہ بسبب ارادہ شہادت اور

اتفاق کفرہ حکم ہجرت کا احکم الحاکمین سے آپکو آیا ہوا اور سولہوین برس مین اس ارادہ بد کی
سزا کا بیان ہو یعنی ہجرت سے برس روز کے بعد قریش اس ارادہ بد کی سزا پائین گے اور
ہلاک ہونگے اور مارے جائین گے چنانچہ پورے برس روز کے بعد ہجرت سے اذن قتال ہوا
اور انیسوین مہینے ہجرت رسول الثقلین صلے اللہ علیہ وسلم سے غزوہ بدر ہوا اور اس مین
مکہ والے قریشی مارے گئے اور ہلاک ہوئے اور قید ہوئے اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا
ومن اصدق من اللہ قیلا - اور کیفیت اس غزوہ عظمی کی یہہ ہی کہ قبل ہجرت جان نثارون
نے صدہا مرتبہ جان نثاری کیواسطے خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین عرض کیا مگر آپ
نے ارشاد فرمایا کہ مجھے ابھی قتال کا حکم نہین ہی یعنی ابھی تک وہ وقت نہین آیا ہی کہ جس
مین قتال مقدر کیا گیا ہی اور ابھی انکی شرارت بھی حد سے زیادہ نہین بڑھی اور بعد
ہجرت برس روز تک اجازت قتال نتھی برس روز کے بعد اذن قتال ہوا اور آیہ کریمہ
اذن للذین یقاتلون بانہم ظلموا الخ نے نزول جلال فرمایا اور اس آیہ کے نزول سے چند
مہینے کے بعد اللہ جل جلالہ عم نوالہ عظم شانہ کے وعدہ پورا ہونے کیواسطے یہہ ہوا کہ
قافلہ قریش کہ ملک شام سے سوداگری کا مال واسباب خرید کرنے گئے تھے واپس آتا تھا
مسلمانونکو خبر ہوئی اور جب یہہ قافلہ سوداگران دشمن دین کا قریب مکہ کے پہونچا آپ نے
بقصد اس قافلہ کے مع جماعت قلیلہ مہاجرین کے مدینہ منورہ سے نہضت فرمائی اور تجہیز
سامان لشکر کچھہ نہین کیا تمام لشکر مین کل آٹھہ تلوارین تھین اور امیر قافلہ قریش بخیال
نہضت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ ہولیا اور صحابہ سے بھی مکہ مین قریش کو
اطلاع دی کہ اہل اسلام ہمارا ارادہ رکھتے ہین تم قافلہ کی حمایت کے لئے گھر سے نکلو مگر قافلہ
بچکر مکہ پہونچگیا اور مکہ والے بیٹے بھائی اپنے گھرون سے نکلکر اپنے مذبحون کیطرف
دوڑے اور بدر مین آپہونچے اور مسلمانون سے مقابلہ ہوا اللہ عزوجل نے باوجود
قلت سامان مسلمین اور قوت وشوکت کفرہ فجرہ کے مسلمانونکو فتح عنایت فرمائی اور کفار

سی ستر سوار مارے گئے اور ستر قید ہوئے اور سب مال و اسباب لٹ گیا اور ذلیل و خوار ہو کر
باقی بھاگ گئے اور اللہ کا وعدہ پورا ہوا ؛

بیان غزوۂ احد بشارت قتل ابوجہل زبور ۳۰ ورس ۳۳ - انسان کے قدم
خداوند ثابت رکھتا ہی اور اوسکی راہ کو دوست رکھتا ہی اگر وہ گر جاوے پر پڑا نہ رہیگا
کیونکہ خداوند اسکا ہاتھ تھامتا ہی ۱۲ یہہ بشارت معہ اپنی شرح کے خاتمہ کتاب
مین انشاء اللہ مذکور ہوگی اور اس درس مین انسان سے باعث وجود عالم قرۃ العین محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو انسانون مین سب سے افضل ہین مراد ہین اور گر جانا آپکا
غزوۂ احد مین ہوا کہ آپ ایک جگہہ گر پڑے اور بظاہر صورت شکست بھی تھی واسطے تصدیق
نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہوئی پس اس درس مین اسی غزوہ کا ذکر ہی اور
آپکو برابر پھر فتوحات حاصل ہوئین اور کفار سے بدلا لیا گیا اور صورت اس غزوہ کی یہ
ہوئی کہ غزوہ بدر مین جب قریش بہت ہلاک ہوئے اور ستر قید ہوئے رسول اللہ صلعم
مسلمانونکو اختیار دیا کہ یا تو تم ان کفار کو مار ڈالو اور یا مال لیکر چھوڑ دو مگر بصورت
چھوڑنے کے سال آیندہ مین اسی تعداد کے موافق تم سے شہید ہونگے مسلمانون نے
بظاہر صورت قضیہ اختیار کو دیکھہ کر چھوڑنے کفرہ کو اختیار کیا اور کہا کہ اگر سال آیندہ مین
ہم شہید ہونگے تو جنت دار رضا مین پہونچینگے پس موافق وعدہ الہی سال آیندہ مین بہتات
کا وقت سر پر آیا اور کفار چڑھ آئے - پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمین کاملین اور
تجربہ کار کی یہہ رای ہوئی کہ مدینہ منورہ سے باہر نہین جانا چاہیے تب وہ حملہ آور ہون تو
انکو روکنا چاہیئے مگر نوعمر اور ناتجربہ کارون کو اس مین خیال جہین پیدا ہوا انہون نے
خروج کو پسند کیا اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہتیار لگائے اور زرہ پہن لی اور
ارادہ شہر سے باہر آنیکا فرمایا اوسوقت انھون نے بھی عرض کیا کہ اچھا ہم شہر ہی مین
رہین گے آپ نے فرمایا جب اللہ کا رسول ہتیار لگائے پھر بغیر حکم الہی نہین کھول سکتا ہی

بس آپ میدانمین تشریف لائے اور مقابلہ ہوا آپ نے پچاس صحابہ کو ایک گھاٹی پہاڑ پر
متعین کیا اور حکم دیا کہ اگر بالفرض ہم سب مارے جاوین تب بھی تم اسجگہہ کو نچھوڑنا پس جب
لڑائی شروع ہوئی اور کفار بھاگے اور ان کے آدمی مارے گئے تو ان گھاٹی والون مین
سے اکثرون نے خلاف حکم رسول الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم کیا اور فتح دیکھکر وہ جگہہ چھوڑ
دی ہرچند اُنکے سردار نے منع کیا مگر کہانمانا اور اسجگہہ سے چلدئے اوسطرف سے کفار نے
حملہ کیا جو وہان چند آدمی باقی تھے وہ شہید ہوئے اور مسلمانون کے عقب مین آکر کفار
نے تلوارین مارنی شروع کین اور وہ بھاگے ہوئے بھی لوٹ پڑے اور دو طرف سے
مسلمان گھیر گئے اور وہی ہشتر آدمی جنکا وعدہ تھا شہید ہوئے اور باوجود فتح کے
پھر بسبب وعدہ الہی اور خلاف اوامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شکست ہوگئی
اللہ کے رسول کی تھوڑی سی نافرمانی کی اسیسی ہی سزا ہوتی ہی اور آپکی نسبت بشارت
تثنیہ مین مصرح ہی کہ جوکوئی اوسکی بات نہ سنیگا اوسکا حساب اوس سے لیا جائیگا ۵
بیان غزوہ احزاب بشارت باد صبا بہ زبور داؤد۔ خداوند بزرگ ہی اور لائق
ہی کہ ہمارے خدا کے شہر مین اُسکی مقدس پہاڑ پر اوسکی ستایش بہت طرح سے کیجاوے
۲ بلندی سے خوبصورت تمام زمین کے خوشی دہ میہون ہے اُسکے اترا طراف مین
بڑے بادشاہ کا شہر ہی ۳ اوسکی محلونمین مشہور ہی کہ خدا جانے پناہ ہے ۴ کیونکہ
بادشاہ ہم اور ایک ساتھ گذرے ۶ وہی دیکھکر فوراً دنگ ہوئی وہ گھبرائی اور بھاگ گئی
کپکپی نے اُنہین وہان پکڑا اور ایسے درد نے جیسے جننے کیوقت عورت کو ہوتا ہی ۷
اُس پوربی ہوا سے جو ترسیس کے جہازونکو توڑ ڈالتی ہے جیسا ہمنے سُنا تھا ویسا ہی
لشکرون کے خداوند کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین دیکھا خدا اُسے ابتک برقرار رکھیگا
اس زبور مین سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ السلام بشارت رسالت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم دیتے ہین اور فرماتے ہین کہ خداوند کے شہر مین یعنی بلد اللہ الامین مکہ معظمہ مین حمد وسایش

بہت طرحسے ہو یعنی حامد محمود احمد صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ مین پیدا ہوئے اور آپکے
بعثت کے بعد حمد اللہ جل جلالہ کی ہزارون طرح حرم محترم اللہ جل جلالہ مین ہو اور مکہ معظمہ
پہاڑون کے بیچ آباد ہی اور جبل رحمت عرفات مین ہی درس ۴ بلندی سی خوبصورت تمام
زمین کی خوشی کوہ صیہون ہی تمام زمین و آسمان سے حرم محترم افضل ہی اور بلندی سے
آسمان مراد ہی اور صیہون لقب مکہ معظمہ ہی ذلہ اوسکے اوتر اطراف مین بڑی بادشاہ کا
شہر ہی یعنی مہاجر بڑی بادشاہ سرور رسل مصداق لولاک لما اظہرت الربوبیۃ محمد رسول اللہ
فخر اولین و آخرین شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ معظمہ کے اتر مین ہی اور مدینہ منورہ علی صاحبہا
الف صلوات و تسلیمات مکہ معظمہ سی گویا جنوب شمال مین بھی واقع ہی اور آپکا شہر ہی یعنی
مدینۃ الرسول ہی اور کچھ عجب نہین کہ اصل مین مدینۃ الرسول ہی ہو مگر ترجمہ ہوتے ہوتے
یہہ لفظ باقی رہا درس (۳) اوسکے محلون مین مشہور ہی کہ خدا جای پناہ ہی یعنی یہہ بات اہل مدینہ
مین مشہور ہی کہ صاحب یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہہ شہر جای پناہ ہی اور مہاجر
ہو چنانچہ برابر یہہ بات مشہور ہی اور بہت سی قومین مدینہ منورہ مین آکر اسید جہ سی سکونت
پذیر ہوئی تھین اور تبع کے ساتھی بھی بہت سو رہگئے تھے اور انھین کی اولاد سے انصار
ہین اور تبع نے ایک مکان بھی واسطے نزول اجلال سرور کائنات صلعم کے لیکر چھوڑ دیا تھا
اور ابو ایوب انصاری اسمین رہتے تھے اور پہلے آپ نے وہین نزول فرمایا اور ایک وصیتنامہ
اطاعت نبی آخر الزمان کی نسبت برابر انصار مین تا وقت بعثت رسول صلعم چلا آتا تھا اور
یہودی بھی بسبب سنا سی جلاوطن ہونے کے بعد مدینۃ الرسول اور اوسکے قرب و جوار
مین اسی خیال سے آکر رہے تھے مگر بعثت اکثر نے نصیب آتش حسد سے جلکر ایمان نہ لائی
اور راہی نار اللہ الموقدہ کو ہوئے خلاصہ یہہ کہ مدینۃ الرسول محمد عربی مکی
قریشی قیداری اسماعیلی ابراہیمی علیہ السلام کا مہاجر و جای پناہ ہی قدیم سی مشہور اور معروف
تھی ہزارون آدمی اسپر اسطرح آکر رہے تھے درس (۴) کیونکہ دیکھہ کہ بادشاہ بہم آئی

اور ایک ساتھ گذری وہی دیکھکر فوراً دنگ ہوئی وہ گھبرائے اور بھاگ گئی (۵) کپکپی نے انھین آن پکڑا اور ایسے درد نے جیسا جنتے وقت عورت کو ہوتا ہی اُس پوربی ہوا نے ترسیس کے جہازون کو توڑ ڈالتی ہی ٭

اِن تینون ورسون مین غزوہ احزاب کا بیان ہی اور اس غزوہ مین تمام قبائل عرب جمع ہوکر مدینہ منورہ پر چڑھ آئے تھے اور اُنکا ارادہ تھا کہ کسی مسلمان کو سالم نچھوڑو لیکن جسکا اللہ مددگار ہو اُسکو کون زیر کرسکے اللہ عزوجل نے ایک رات پوربی ہوا چلائی کہ جس سے اُن کے خیمے اُکھڑ گئے۔ آگ بجھ گئی گھوڑے چھوٹ گئے آخرکار وہ خود ہی بھاگ گئے اور اللہ نے مسلمانونکو غیب سی یہہ فتح عنایت فرمائی ومن اصدق من اللہ قیلاً۔ درس (۶) جیسا ہمنے سُنا تھا ویسا ہی لشکرون کے خداوند کے شہر مین اپنے خدا کے شہر مین ہمنے دیکھا خدا اسی ابد تک برقرار رکھیگا سیدنا داؤد علیہ السلام بوجہ یقین کے مستقبل کو ماضی کے ساتھ تعبیر فرمارہی ہین اور مدینہ منورہ اللہ کے رسول کا شہر ہی تو گویا اللہ ہی کا شہر ہی اور اکثر علما کے نزدیک حرم مدینہ منورہ مثل حرم مکہ معظمہ کے ہی اور آجتک برقرار ہی اور انشاء اللہ تعالی قیام قیامت تک برقرار رہیگا ٭ **اور بیان وقوع اِس غزوہ کا یہ ہی**

کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کو بسبب نقض عہد کے بحکم خالق لایزال جب جلاوطن فرمایا بعض اُنمین سی خیبر جارہی تھے اور اُنھون نے مکہ معظمہ مین جاکر قریش سے عہد باہم استیصال اہل اسلام پر کیا اور پھر غطفان سی بھی عہد کیا پس قریش مع تین سو راس اسپ اور ایکہزار بہار شتر کے بڑی شوکت سی ساتھ جمعیت تین ہزار کے مکہ معظمہ سی چلکر مرالظہران یعنی وادی فاطمہ مین آکر ٹھرے اور یہان قبائل عرب مثل اسلم اور اشجع اور کنانہ اور فزارہ اور غطفان بھی اُن سے آملے اور اُن سے ملکر یہہ سب جمعیت دسہزار کو پہونچی اور اہل اسلام مقابل اُنکے کُل تین ہزار تھے پس جس یہہ خبر آنحضرت صلعم کی خدمت مین پہونچی آپ نے اُنکے مقدمہ مین صحابی سی مشورہ کیا سلمان فارسی نے رای خندق

کھودنے کی گر دلشکر کے دی اور یہی رای مقبول ہوئی اور یہہ خندق سلع پہاڑ کی طرف
(جسکا ذکر بشارت مصطفائیہ مین ہی) کھودی گئی اور آپ نے بذات فیض آیات خود اس خندق
کو کھودا ہی ۵ گر نبود ی کوشش احمد بہم ۔ می پرستیدی جوا جداد صنم ۔ علیہ وآلہ الصلوٰۃ
وسلام بعد اتمام ہونے کھودائی خندق کے لشکر قریش نمودار ہوا اور ایک وادی مین اور تر
اور لشکر نبوت سلع کیجانب تھا اور درمیان لشکر کفر اور لشکر اہل اسلام کے یہہ خندق تھی اور
یحیٰی ابن اخطب یہودی بنی نضیری جو مبدا فساد اور اشقی الناس عداوت نبوی مین تھا
بنی قریظہ کے پاس پہونچا اور بنی قریظہ اور درمیان اہل اسلام کے ابتک صلح تھی انھون
نے اسے اندر نہ آنے دیا آخر بہزار حیلہ و تدبیر دروازہ کھلوا کر اندر گیا اور ان سے بھی
نقض عہد کرادیا۔ حکم الہی جو انکے حق مین تھا وہ قریب آگیا تھا ۵ اذا جاء القضا
ضاق الفضا ۔ یحجب الابصار اذا جاء القضا ۔ اور قریش تین روز سے زیادہ تک مسلمانون
کا محاصرہ کئے ہوئے پڑے رہے اور ان ایام مین محاربات مسلمانون اور اہل کفر مین بہت
واقع ہوئے اور سعد بن معاذ کی رگ اکحل پر اسی غزوہ مین تیر لگا مگر بسبب مقبولیت انکی
دعا کے فیصلہ بنی قریظہ تک زندہ رہے اور پھر جان بجان آفرین تسلیم کی۔ القصہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کفر پر دعا کرنی شروع کی اور آپکی دعا قبول ہوئی اور
خداوند کریم نے باد صبا کو لشکر کفر پر مسلط کیا اوس نے انکے لشکر مین زلزلہ ڈالدیا اور
دیگیں اونکی الٹ دین اور خیمے اوکھاڑ پھینکے اور فرشتے بھی خداوند کریم نے بھیجے انھون نے
طنابین خیمون کی کاٹ ڈالین اور آگین بجھادین آخر الامر رعب انکے دلونمین ایسا پیدا
ہوگیا کہ سوای فرار چارہ نہ دیکھا اور بھاگ گئے اور اسکا بیان اس سورہ مین ہی قولہ دیکھہ بادشاہ
باہم آئی گویا کہ ترجمہ اخراب کا ہی قولہ وے گھبرائے اور بھاگ گئے اور کپکپی نے انھین
وہان پکڑا اور ایسے ڈرنے جیسا جننے کیوقت عورت کو ہوتا ہی اوس پوربی ہوا سے جو
نرسیس کے جہاندنکو توڑ ڈالتی ہی۔ ان فقرون مین اسی ہوا کا بیان ہی اور یہہ غزوہ موسم

سر ما مین ہی تھا اور آیہ کریمہ - یا ایہا الذین امنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جاءتکم جنود فارسلنا علیہم ریحا وجنودا لم تروہا وکان اللہ بما تعملون بصیرا اسی غزوہ کے باد صبا کے چلنے اور فرشتون کے اترنے کا بیان ہی اور اسی غزوہ کے بعد آپ نے فرمایا تھا اب وہ ہم پر نہ آئینگے ہم اونپر جائین گے چنانچہ ایسا ہی ہوا ہ

فتح حرم محترم مکہ معظمہ زادہ اللہ شرفاً - زبور (۱۶) ورس (۱۴) وہی بہیڑونکی مانند پاتال مین ڈالی جاتی ہین موت انہین چر جائیگی اور راستکار صبح کو انپر مسلط ہونگے ۱۲ کلام اللہ مین قصۂ قوم لوط علیہ السلام مین سورۂ رعد مین فرمایا ہی - الیس الصبح بقریب کیا انہین ہی صبح نزدیک - شاہ عبدالقادر صاحب نور اللہ مرقدہ نے اس آیۃ پر تحریر فرمایا ہی کہ یہ سناتا ہی مکہ والونکو کہ رسول اللہ صلعم اور مسلمان صبح کو ہی مکہ معظمہ پر مسلط ہونگے پس میری راہ مین جو انشاء اللہ عین صواب ہی اور مؤید اور آیات الہی سے جنکا ذکر آگے آتا ہی اس درس مین اسی فتح کا ذکر ہی اور راستکار مسلمان ہین اور وہ صبحکو ہی دشمنونپر مسلط ہوئے اور اس زبور مین تمام حالات رسول اللہ صلعم کا ہی بیان ہی اور زبور ۳۷ ورس ۳۴ مین ایک خاص واقعہ عجیب فتح مکہ معظمہ کا بیان فرمایا گیا ہی - ورس ۳۴ خداوند کا منتظر رہ اور اوسکی راہ کو یاد رکھ کہ وہ تجکو زمین کا وارث کرکے سرفرازی بخشیگا اور جب شریر کاٹے جائینگے تو دیکھیگا ۱۲ خطاب سیدنا محمد بن عبداللہ رسول اللہ صلعم کو ہی اور اللہ پاک نے آپکو زمین کا وارث کرکے سرفرازی بخشی اور اگلے ورس مین جب شریر کاٹے جائینگے الخ بیان اس دن کے قصۂ عجیب کا ہی کہ جسدن ام القریٰ فتح ہوا اور تمام عرب کیا بلکہ روی زمین زیر نگین خاتم احمدی صلعم آگئی اور ظہور اسکا تا قیام قیامت آپکی امت مین رہیگا اور وہ قصہ یہ ہی کہ غزوۂ احد مین جب مسلمانونکو کفار سے حد سے زیادہ تکلیف پہنچی اور عم رسول اللہ حضرت حمزہ سید الشہدا جو آپ کے رضاعی بھائی تھے شہید ہوئے اور آنکا کلیجا تک نکالکر چاب ڈالا گیا اوسوقتمین رسول اللہ صلعم کے زبان مبارک وحی

ترجمان سے جاری ہوا کہ اگر قریش پر مجھے قابو ملا تو میں بھی ستر آدمی مثل شہدا اوحد کے قتل کرونگا خداوند کریم نے اُسوقت یہ آیہ کریمہ نازل فرمائی - لیس لک من الامر شی او یتوب علیہم او یعذبہم فانہم ظالمون - یعنی ایسا ارادہ نہیں کرنا چاہیئے یعنی وہ بھی تمہارے مالک کے بندہ ہیں کیا عجب ہے کہ رجوع لائیں اور بندے خالص مخلص بنجائیں کہ جب وہ زمانہ آیا کہ رسول صلعم کو خداوند کریم نے قریش پر قابو عنایت فرمایا تو اپنے رسول کے کلام کو پورا فرمانے کیواسطے یہہ صورت کی کہ جب مکہ معظمہ فتح ہوا تو حضرت خالد سے کچھہ آدمیوں نے لڑنا شروع کیا اور حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے قتل کرنا شروع کیا اور رسول اللہ صلعم نے خالد کو منع کرکے بھیجا کہ اوروں کو اور کسیکو قتل کرو جب زاعہ چلا سو ہیں اُسکو ایک فرشتہ ملا اور اس نے کہا کہ خالد سے جاکر یہہ کہو کہ قتل کرو چنانچہ اوس نے ایسا ہی کیا اور خالد نے قتل کرنا شروع کیا اور حضرت کو خبر ہوئی کہ ستر آدمی قتل کر چکے اور کو جب خبر ہوئی تو آپ نے خالد کو منع کیا اور کہا کہ تم نے میرے حکم کا کیوں خلاف کیا اونہوں نے عرض کی کہ مجھے قتل کا حکم نہونچا اور آپکے رسول نے مجھے بھی حکم پہونچایا ہی آپ نے قاصد سے بلاکر پوچھا اوس نے کہا کہ فرشتہ جو حکم الہی تھا عرض کیا آپ نے فرمایا صدق اللہ و صدق رسولہ احد کے دن میں نے کہا تھا کہ اگر قریش پر مجھے غلبہ ہوگا تو ستر آدمی اُن میں سے قتل کرونگا اور اللہ پاک نے مجھے اُسوقت منع فرمایا لیکن آج میری بات کو پورا کردیا - اور حقوق علیہ السلام کے صحیفہ میں حلت قتال کو حرم محترم میں خاصہ جناب سید المرسلین صلعم کا قرار دیا ہے - بشارت قدوسیہ میں توریہ باب (۳) درس (۱۳) تو اپنی قوم کو رہائی دینے کے لئے ہاں اپنے مسیح کو رہائی دینے کے لئے نکل چلا تو بنیاد کو گردن تک ننگا کرکے شریر کے سر کو کچل ڈالتا ہے بنیاد کعبہ شریف ہی اسلئے کہ اسمار کعبہ شریف سے بنیہ ہے اور ترجمہ اسکا بنیاد ہے اور گردن تک ننگا کرنا حلت قتال کیطرف ایما ہے اور چونکہ باوجود فتح عنوہ کے چند بھی خاصہ بلد اللہ المحترم کے ساکنین قتل سے بچے اور

اور اُنکے مال اور جانین محفوظ رہین اسلئے قید گردن تک فرمائی واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم اور صورت اس فتح الٰہی کی یہہ ہوئی کہ چھٹے سال ہجری مین صلح قریش سے ہوگئی تھی اور شرائط صلح سے ایک یہہ شرط بھی تھی کہ کوئی طرفین سے خلیفون اور ہم عہد ون کسی سے متعرض نہو اور لڑائی اور مخاصمت نکرے اور ہر ایک قبیلہ کو اختیار رہے کہ چاہی عہد رسول اللہ صلعم مین آئے یا عہد قریش مین داخل ہو پس بنی بکر اس شرط سے عہد قریش مین آگئی اور قبیلہ خزاعہ عہد رسول اللہ صلعم مین داخل ہوا اور ان دونو قبیلون مین نزاع زمانہ جاہلیت سے چلا آتا تھا مگر بسبب واقعہ بیعت رسول اللہ صلعم کے سب امور بھول گئے تھے اب بعد صلح اطمینان چندے حاصل کرکے پھر حالت اصلی اور نزاع قدیم کے درپے ہوئے اسی اثنار مین ایکروز ایک شخص بنی بکر سے کلمات نے ادبی شان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین کہہ رہا تھا ایک خزاعی وہان کھڑا تھا اوس نے منع کیا باز نہ آیا آخر اس خزاعی نے غصہ ہوکر اُسکو مارا اور سر اور منہہ اُسکا زخمی کردیا پس اس شخص نے استغاثہ بنی بکر سے کیا پس ایک قوم بنی بکر سے مشہور بہ نفاثہ لڑائی خزاعہ کے لئے مستعد ہوئے اور بنی مدلج سے استمداد چاہی اُنھون نے انکار کیا پس قریش کے طرف رجوع لائی اور اسی استعانت چاہی پس ایک جماعت نے قریش سے اپنی صورت بدلکر اور اپنے چہرون پر نقاب ڈالکر بنی بکر کے ساتھہ ہوکر خزاعہ پر شبخون مارا اور بازار جنگ خوب گرم ہوا یہانتک کہ جنگ کرتے کرتے حرم مین آگئے بنو خزاعہ نے فریاد کی اور نوفل بن معاویہ ہی کہ سردار بنو بکر تھا کہا خدا سے ڈرو اور حرمت حرم کو نگاہ رکھو نوفل بن معاویہ نے کہا یہہ بات بہت بڑی ہی اور مین جانتا ہون لیکن فرصت عمل کرنے کی اسپر نہین رکھتا ہون اور کہتے ہین کہ خزاعہ سے تیس آدمی اس لڑائی مین مارے گئے اور گمان قریش یہہ تہا کہ کسی آدمی نے ہمین نہین پہچانا اور یہہ قصہ پوشیدہ رہیگا اور آنحضرت صلعم کو اُسی شب وحی سے اللہ علیم نے خبردار کیا اور حضرت عائشہ رضہ ام المومنین سے اپنے ذکر کیا کہ قریش نے نقض عہد کیا اور پھر عمرو بن سلم خزاعی ساتھہ

۴۰ مرد کے اہل مکہ سے خدمت نبوی صلعم مین حاضر ہوا اور یہہ قصہ بیان کیا اور طلب مدد
کی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چادر کھینچتے اوٹھے اور فرمایا اگر تمھاری مدد نکروں اس شے
مین کہ اپنے نفس کی مدد کرتا ہون تو مین مدد نہ کیا جاؤن اور فرمایا یہہ ابر مجھے خبر دیتا ہے نصرت
بنی کعب کی اور یہہ ایک قوم خزاعہ سے ہے اور فرمایا کہ تم اپنے وطن کو لوٹجاؤ اور غم نہ کھاؤ کہ
زمانہ نصرت اور فتح قریب آیا ؎ رسید مژدہ کہ ایام غم نخواہد ماند ؎ چنان نماند چنین نیز ہم
نخواہد ماند ؎ پس وہ لوگ چلے آئے پس آپ نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مجھے نظر آتا ہے کہ
ابوسفیان تجدید عہد اور زیادت مدت صلح اور عذر کے لئے آیا ہے اور خائب و خاسر لوٹ گیا
ہے اور روایت ہے کہ قریش نے اپنے فعل سے پشیمان ہوکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت
مین ابوسفیان کو بھیجا تا عذر کرے کہ یہہ کام میرے مشورہ سے نہین ہوا اور پھر از سر نو عقد
صلح قائم اور مضبوط کرے اور کچھہ مدت صلح مین بھی زیادہ کرے پس ابوسفیان مدینہ مین آیا
اور پہلے اپنی لڑکی ام حبیبہ ام المومنین کے گھر گیا اور فراش نبوی پر بیٹھنے لگا انہون نے کھینچ لیا
وہان سے رنجیدہ ہوکر اٹھکر خدمت نبوی صلعم مین آیا اور چند تجدید عہد مین گفتگو کی کچھہ جواب
نملا پس ناامید ہوکر صدیق رضہ کی خدمت مین آیا یہان سے بھی سوا ناامیدی کچھہ نملا۔ پھر
سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی خدمت مین آیا اور کہا تمہاری بہن زینب نے ابوالعاص
کو امان دیا تھا اور حضرت نے جائز رکھا تھا آپ نے فرمایا مجھے اس امر مین کچھہ داخلت نہین
آخر ہارون امت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کی خدمت مین آیا وہان سے سوا ئے ثمرہ یاس
کچھہ ہاتھہ نہ آیا آخر الامر نے نیل مراد مکہ کو لوٹ آیا اور بعد لوٹنے ابوسفیان کے آپ نے
تیاری سفر کی شروع کی اور حکم تیاری صحابہ کرام کو دیا اور کچھہ مدت تک صحابہ کو یہہ معلوم
نہوا کہ کسجگہہ کا ارادہ ہے سوا ئے چند خواص کے اور بعد اسکے تبلا دیا اور پھر صحابہ کرام
کو اُن قبایل کیطرف جو مسلمان ہوئے تھے واسطے حکم تیاری سفر بھیجا اور حاطب
ابن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو خط لکھا وہ خط بھی روضہ خاخ سے بعد معلوم بوحی الہی علی

رضی اللہ عنہ اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما سے منگوالیا اور دوسری تاریخ رمضان
شریف علی اصح الروایات سنہ آٹھ ہجری کو مدینہ منورہ سے بقصد قریش نہضت فرمائی
اور مدینہ سے باہر آکر شمار لشکر کی کی سات سو جوان مہاجرین جنمین تین سو سوار تھے شما
مین آئے اور چار ہزار جوان انصار سے معلوم ہوئے اور انمین پانسو سوار تھے اور اوقبائل
سے اسیطرح چار چار سو یا پانسو ہزار ہزار تھے کل سوار و پیادہ دس بارہ ہزار جوان ہوگئے
مع اُنکے جو پیچھے سے آکر شریک لشکر الہی ہوئے اور چلتے چلتے مرالظہران مین جسے
اب فاطمہ وادی کہتے ہین اور مکہ معظمہ سے دس بارہ کوس ایک جگہ ہے اور اب بھی مدینہ منورہ
جاتے ہوئے پہلی منزل وہی ہوتی ہے پہونچے اور اس وقت تک قریش کو مطلق خبر نہین ہوئی
البتہ یہان سے حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کی طرف اس تلاش مین
اپنے خچر پر سوار ہوکر دوڑے کہ کوئی قریش سے اگر ملجاے تو خبر کردون تاکہ ایسا نہو کہ رسول اللہ
صلے اللہ ناگاہ آکر سر قریش پر پہونچین تو سب ہلاک ہون اتفاق سے ابوسفیان ملگئے
ملاقات ہوتے ہی اس قصہ سے خبردار کیا اور اپنے ساتھ لاکر مسلمان کیا اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ابوسفیان کے گھر مین داخل ہو یا ہتیار ڈالدے یا گھر مین
بیٹھ رہے اور دروازہ بند کرلے یا مسجد الحرام مین داخل ہو وہ امان مین ہے اور ابوسفیان
نے کہ مین خبر کردی مگر قریش نے نمانا اور انکار کیا اور رسول اللہ نے لشکر کو روانہ کیا اور
حکم کیا کسی قریش سے نہ لڑنا البتہ اگر کوئی مقابلہ کرے تو خیر پھر دریغ نکرنا اور خالد کو
بھی یہی حکم دیا اور اُنکے ساتھ لشکر بہت تھا اور اسفل مکہ مین قریب عمارات مکہ کے حکم دیا
کہ تم اپنا نشان وہان نصب کرنا لیکن جب خالد رضی اللہ عنہ نے وہانگا ارادہ کیا قریش
مانع ہوئے آخر کار نوبت بجنگ پہونچی اور سخت لڑائی ہوئی اور لڑتے لڑتے کعبہ شریف کے
قریب تک پہونچگئے اور اٹھائیس ۲۸ قریش بھی اسمین مارگئے اور دو ۲ اہل اسلام شہید ہوگئے۔
آپ کو جب یہہ خبر پہونچی فرمایا مین نے لڑائی سے خالد کو منع کیا تھا عرض کیا کہ قریش

مانع ہوئے تھے اس سبب سی اتفاق جنگ ہوا فرمایا قضاء اللہ۔ خیر اسکے بعد ایک شخص آپ نے خالد کے پاس بھیجا اور فرمایا ضع عنہم السیف یعنی تلوار ان سی علحدہ رکھ لے اور انھین قتل نکردہ گیا اور اوسنے کہا ضع فیہم السیف یعنی انھین تلوار رکھہ اور انھین قتل کر اور خالد نے ستر آدمی قتل کئے پس جب یہہ خبر آپکو پہونچی خالد سی پوچھا خالد نے عرض کیا مین کیا کرون جس شخص کو آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اوس نے مجھہ سی آکر کہا ضع فیہم السیف۔ آپ نے اس شخص کو بلاکر پوچھا کہ مین نے تجھے کیا کہا تہا اور تو نے کیا کہا۔ عرض کیا کہ مین جب خدمت سی علحدہ ہوا ایک شخص مجھے ملا کہ جسکا سر آسمان سی لگا تھا اور اوسکے پاس ایک حربہ تہا اوسنے مجھہ سی کہا کہ تو ضع فیہم السیف خالد سی جاکر کہہ اگر نکہیگا تو مین تجھی مار ڈالونگا اسلئے مین نے یہہ جاکر کہا پس آپنے فرمایا صدق اللہ و صدق رسولہ احد کے دن مین نے کہا تہا کہ اگر قریش پر مجھے غلبہ ہوگا تو ستر آدمی اُن سی قتل کرونگا گو اُس روز اللہ عزوجل نے منع کیا مگر آج اپنی رسول کی بات پوری کردی +

بیان غزوہ بنی قریظہ و بنی نضیر بشارت مصطفائیہ ورس ۲۲

کون ہی تمھاری در میان جو اسپر کان دہری اور کون ہی کہ جی لگاوی اور آیندی مین سنا کرے کسنے یعقوب کو حوالہ کیا کہ غنیمت ہون اور اسرائیل کو کہ لٹیرون کے ہاتھہ مین پڑین کیا خداوند نے نہین جسکے مخالف ہوکے اُنھون نے گناہ کیا کیونکہ اُنہون نے نچاہا کہ اسکی راہون پر چلین اور نہ اسکی شریعت کے شنوا نہین ہوئے اسلئے اوس نے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اُسپر ڈالا اوسپر گرداگرد آگ لگی پر وہ اوسے دریافت نہین کرتا وہ اُس سے جل جاتا پر وہ خاطر مین نہ لاتا +

غزوہ بنی قریظہ کا بیان یہہ ہی کہ یحیٰی بن اخطب یہودی بنی نضیر ی منازل بنی نضیر سے جلاوطن ہوکر وہان جارہا اس غزوۂ خندق مین جسکا ابھی بیان ہوا بنی قریظہ سی نقض

عہد کرایا جبرئیل امین اُسی روز حکم غرا بنی قریظہ لائے آپ غسل بھی نکرنے پائے تھے
بعد ظہر آپ نے اسیدن یعنی اُس روز کہ غزوہ خندق سے فراغت پائی لشکر کشی بنی قریظہ
پر کی اور عشا سے پہلے منازل بنی قریظہ مین آپ نیمہ زن ہوئے اور پچیس یا پندرہ روز
بنی قریظہ کا محاصرہ کئے رہے۔ آخر کار خداوند قدیر نے اُنکے قلوب مین رعب ڈالا اور اُنھون
نے عرض کیا کہ ہمکو اجازت ہو کہ مثل بنی نضیر جلاوطنی اختیار کرین اور ہم مع اپنے عیال
واطفال اور اپنے مال کے جو ہمارے اونٹ اُٹھا سکین سوائے ہتھیاروں کے لیکر یہان سے نکلجائین
پھر کہا کہ ہم اپنے مال اسباب سے دست بردار ہوئے ہمکو اجازت ہو کہ اپنے عیال واطفال کو
لیکر نکلجائین آپ نے فرمایا یہہ بھی منظور نہین مگر یہہ کہ میرے پاس اُتر آو اور جو ہم حکم دین وہ
منظور کرو پس کعب نے جو اُنکا راس ورئیس تھا کہا کہ اے لوگو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر
ایمان لاؤ وہ رسول خدا ہی اور وہ وہی ہی کہ تعریف اُسکی توریت مین ہمنے پڑھی ہی اور ہمنے
جان لیا ہی کہ وہ پیمبر برحق ہی اور انکار ہمارا فقط حسد اور بغض کیوجہ سے ہی پس اُس کعب اپنے
رئیس کا بھی کہا نمانا اور یہ کعب بھی اُنکے ساتھہ دوزخ مین گیا اور نار کو اُس عار پر کہ لوگ
یون کہین گے کہ جان کے ڈر سے مسلمان ہوگیا اختیار کیا۔ اعاذنا اللہ من ہذہ الشقاوۃ
والعبادۃ۔ بعد ازان کعب نے کہا کہ مین تمھین تین وصیت کرتا ہون۔ ایک کے ساتھہ اُن
مین سے عمل کرو۔ اوّل یہہ کہ ایمان لاؤ جیسا مین نے تمھین کہا اور اگر اس سے انکار کرتے
ہو تو آؤ ہم اپنے بچون اور عورتون کو مار ڈالین بعد ازان محمد اور اُنکے اصحاب سے لڑین جو
کچھہ خدا کرے سو ہو اگر ہم مارے گئے تو خیر پہنچے تو اپنے کوئی نہین جو رسوا ہو اور اگر
فتحیابی نو زن و فرزند ہو سکتے ہین۔ اِسے بھی نمانا اور کہا نے گنا ہو نکو سیطرح عزیز
اور یہہ کیا زندگی ہی کہ نے زن و فرزند زندہ ہین اِسکے بعد کعب نے کہا کہ اگر یہہ بھی
نہین کرتے ہو تو اوشب شنبہ ہی اور محمد اور اُنکے یار ہم سب سے بیخوف بیخبر اندیشہ ہین
یکایک شب خون مارین اور دیکھین کہ کیا ہو اِسکو بھی نمانا اور کہا کہ تعظیم اِس شب کی

ہمارے دین مین ہی اُسکو کطرح ہاتھہ لگاتے اور پہلون نے ترک اس تعظیم کا کیا اُسپر کیا عذاب
مسخ وخسف نازل ہوتی القصہ بنی قریظہ حصار سے تنگ ہوکر قلعہ سے اُترنے اور حکم آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم پر راضی ہوئی اور رای سعد بن معاذ کے اپنے حق مین قبول کی پس آپکے حکم سے
مسکین مرد ونکی باندہی گئین اور عبد اللہ ابن سلام نے اپکے حکم سے عورات اور اطفال اور اموال اور
ہتیار اُنکے جمع کئے کہتے ہین کہ پندرہ سو شمشیر اور تین سو زرہ اور دو ہزار نیزہ اور بانسو سپر اُس
قلعہ مین موجود تھین اور مال اور اونٹ بیشمار تھے اوسیون نے کہ ہم قسم بنی قریظہ کے تھے
عرض کیا کہ جیسے بنی قینقاع پر کہ ہم قسم عبد اللہ ابن ابی تھے آپنے رحمت فرمائی اور اُنکی تقصیر
معاف فرمائی ایسی ہی اُنکی تقصیر بھی جو نقض عہد ہی معاف فرمائی آپنے کہا اب بتلاؤ
اور تامل کیا اور سعد بن معاذ کے پاس ایک شخص بھیجا اور وہ بسبب [illegible]
ایک دراز گوش پر سوار کرکے اُنہین لائی جسوقت سعد نواحی بنی قریظہ مین پہونچے اُوسے
اُنکے لوگ گئے اور کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی قریظہ کے حق مین حکم تمہاری
رای پر موقوف رکھا ہی اور وہ تمھارے ہم قسم ہین اور وہ ہر طرف سے منہ پھیر کر
تمہاری طرف رجوع لائے ہین دیکھو عبد اللہ ابن ابی نے اپنے ہم قسم بنی قینقاع کی خلاصی
مین کیسی سعی کی اور اُنکو آخر بچا ہی لیا اب تم سے یہ امید ہی کہ تم بھی مراسم شفقت و رحمت
اُنکے حال پر مبذول رکھو تاکہ بلیۂ قتل سے خلاص پاوین اُسوقت سعد کچھہ بہت کچھہ سنتے
تھے مگر سعد بن معاذ ساکت رہے جب الحاح اُنکا حد سے گذرا کہا ملامت کرنیوالے
راہ خدا مین اُس تک نہین پہونچسکتے ہین پس اُسنے ناامیدی ہوئی اور جانا کہ اُنکے قتل
کا حکم کرینگے القصہ سعد خدمت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوتے اور اُنہون نے
باوجود ناامیدی کے پہر وہی الفاظ و حکایت سفارش راہ عود کی سعد نے کہا
میثاق خداوندی تمہارے اس بھی کہ جو کچھہ مین کہون سب اُس پر راضی ہین اُنہون نے
کہا کہ ہان ہم راضی ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا کہ ہان حکم

وہ ہی جو تم کرو پس سعد نے کہا مین کیا حکم کرون حکم یہہ ہی کہ انکے مرد قتل کئے جاین
اور عورات اور اطفال انکے سبے بنائی جاوین اور مال واسباب انکا مسلمانونمین
تقسیم ہو آپ نے فرمایا ای سعد تو نے وہ حکم کیا کہ خداوند تعالے نے فی سات آسمانونکے
اوپر سے حکم کیا ہی اور ایک روایت مین حکم کیا تو نے بحکم بادشاہ یا بحکم فرشتہ بعد ازان
بحکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی قریظہ کی مشکین باندہکر مدینہ منورہ مین لائے اور قید کیا
پس بعد تشریف آوری اپکے مدینہ منورہ مین حکم نبوی سی خندقین کھودی گئین اور علی اور زبیر
رضی اللہ عنہما نے بنی قریظہ کو قتل کیا اور جو باقی رہے انکو روشنی مشعل مین قتل
کیا اعوذ باللہ من غضب اللہ ومن غضب رسولہ اب بعد بیان کیفیت غزوہ ہذا
شرح درسہاے مذکورہ مشروحاً معروض ہی پس یہ امر مسلم ہی کہ یہ باب بشارت
احمدی ہے اور ثبوت قید اربت صلی اللہ علیہ وسلم مین اس دعوی کا بیان
گذر گیا اور بعد تسلیم اس دعوے کے لابد یہ حال زمانہ احمدی ہے اور کسی غزوہ
احمدی کا بیان ہی اور بعد دیکھنے غزوات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے معلوم ہوا کہ یہ
بیان اسی غزوہ کا ہی اور دلیل اسکی یہہ ہے کہ بیسوین درس مین ہی کون ہی
تمہارے درمیان جو اس پر کان دہرے کون جی لگاوے اور آیندے مین
سنا کرے یہہ الفاظ تمہید اس امر کو بیان کرتے ہین کہ آگے کسی امر عظیم الشان
کا بیان ہی کہ جو یہود پر اس زمانہ مین واقع ہوگا اور قولہ کس نے یعقوب کو حوالہ کیا کہ
غنیمت ہووین اور اسرائیل کو کہ لٹیرون کے ہاتہہ مین پڑین یعقوب سے
نبی یعقوب اور اسرائیل سی بنی اسرائیل مراد ہین اور لٹیرے وہ لوگ جنکو لوٹ دینے
غنیمت حلال ہے اور امت محمدیہ صلی اللہ علی نبینا وسلم ہی نکتہ اس نکتہ سی
یعنے بیان اس امر سے کہ لوٹ مسلمانون کو حلال ہے اتنی بات و یقیناً معلوم ہوئی
کہ یہہ غزوہ بعد غزوہ بدر ہوگا واللہ اعلم اتم واحکم اور یہہ بھی معلوم ہو گیا کہ

یہ حکم یعنی قتل رجال فقط واطفال خواص زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے ہی اور سعد اگر یہہ حکم
نکرتا تو کیا کرتا اور یہہ فرمانا رسول اللہ صلعم کا کہ تو نے وہ حکم کیا کہ اللہ نے حکم کیا ہی
باعتبار صحف وکتابت وانزال ماتقدم بھی صحیح اور بجا ہی اور اسی وجہ سے کوئی عرض اون کے
جلاء وطن کی دونون طرز مسببہ بیان غزوہ ہذا قبول نہوئی اسلئے کہ یہ فقرہ اس امر کو
بیان کرتا ہی کہ خود بنی اسرائیل مع تمام مردون اور عورتون اور بچون کی غنیمت والون
کے ہاتھہ مین پڑے اب چاہین وہ قتل کرین اور چاہین غلام بناوین اور چاہین کسیکو چھوڑدین
اور آزاد کردین اور اوس صورت مین بنی اسرائیل کہان ہاتھہ مین پڑتے بلکہ انکا مال ہاتھہ
مین پڑتا اور کوئی اور ایسا غزوہ بنی اسرائیل زمانہ نبوی مین نہین ہوا ہی اور غزوہ بنی نضیر
مین بھی مال ہی ہاتھہ مین آخر پڑا تھا ۔

قولہ کیا خداوند نے نہین جسکے مخالف ہوکی انھون نے گناہ کیا اور انھون نے نچاہا
کہ اسکی راہون پر چلین ۔ **ش** یعنی یہہ سزا کفر اور نقص عہد کیوجہ سے ہوگی اگر کاش
حالت حصار مین بھی کعب کا کہا مان لیتے اور ایمان لے آتے تو بچ جاتے اور **قولہ**
خداوند اس امر کو بیان کرتا ہی کہ یہہ حکم جبرئیل امین لیکر آے ہین اور غرض دنیوی
کو اسمین دخل نہین اور یہہ عیب خداوند کریم نے اونکے دلونمین ڈالا ہی اور فرشتے بھی اس غزوہ
مین موجود اور حاضر ہین **قولہ** اور وہی اسکی شریعت کے شنوا نہین ہوئی شریعت موسیٰ
احمدی مسلم ہی **قولہ** اسلئے اوس نے اپنے قہر کا شعلہ اور جنگ کا غضب اُسپر ڈالا یعنی
مردونکو قتل کرایا اور خندقون مین انکا خون بہادیا اور انکو جو بچرہی روشنی مشعل مین قتل
کرایا اور تلوار اسد اللہ ملقب بہ ہارون کی انکی گردنون پر چلوائی اور اونکے بچون اور
عورتونکو لونڈی وغلام بنادیا اور مال کو مسلمانون مین تقسیم کرایا **قولہ** سواے سپر کہ داگرد
آگ لگی وہ آگ سے جل جاتا پر خاطر مین نہ لاتا ۔ یہہ بیان غزوہ بنی نضیر کا ہی اور راقمی
کو بصیغہ حال تعبیر کیا ہی اور معنی یہہ ہین کہ یہود بنی نضیر نے نقص عہد کیا تھا اور اونکو

سزا یہہ دیگئی تھی کہ گرد اگرد اُنکے آگ لگوادی تھی اور انکی کھجورین تمھارے ہی بھائی عبداللہ
ابن سلام سے کنوئین بھتین اور وہ جلا وطن کئے گئے تھے مگر تم نے خیال نکیا اور تم نے بھی
نقض عہد کیا اور یحیی بن اخطب یہودی بنی نضیری کو جو سخت دشمن ہمارے حبیب کا کیا
بلکہ ہمارا ہی دشمن تھا تم نے ٹھہرایا اور کچھہ خیال نکیا اسلیئے تمھین اور سزا زیادہ دیگئی
پس اب ان دونون غزوون کا بیان ہی اور نقض عہد بنی قریظہ کا تو بیان
ہوگیا نقض عہد بنی نضیر اور اس غزوہ کا ذکر بھی مناسب معلوم ہوتا ہی پس واضح ہو کہ
بنی نضیر بھی ایک قبیلہ عظیم یہود سے تھا اور قریب مدینہ منورہ کے ایک مدت دراز سے
بامید ہجرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ مین آرہے تھے پس جب آنحضرت صلعم
ہجرت فرماکر مدینہ منورہ مین جلوہ فرما ہوئے پہچان گئے مگر حسد و بغض سے ایمان نہ لائے اور
درپے عداوت ہوئے مگر بظاہر صلح کی۔ ایکروز آنحضرت صلعم اُنکے محلہ مین معہ مہاجرین و
انصار کے رونق افروز ہوئے اور بنی نضیر نے بتقریب ضیافت آپکو اور آپکے ہمراہیونکو
ٹھہرالیا آپ اور آپکے ہمراہی ایک دیوار کے نیچے بیٹھہ گئے۔ یحیی ابن اخطب یہودی جو
اعدای نبوی سے تھا اور آخرالامر اسی عداوت کیوجہ سے دام قضا نے جلاوطن ہونے
دیا اور بنی قریظہ کے ساتھہ اُسکا شکار کیا اوس نے کہا کہ ای بنی نضیر تمہین پھر کبھی ایسی
تنہائی ابوالقاسم سے نملیگی تم مین کوئی ایسا نہین جو چھت پر چڑھکر ایک بڑا سا پتھر لیکر اوپر
سے سر مبارک پر مارے لعنت اللہ علیہ عمرو بن جحاش نے کہا میں اس کام کو پورا کرونگا بنی نضیر نے
ہر چند منع کیا اور کہا تمہارا کام پورا نہوگا اور آنحضرت آسمان سے خبر لیگی اور باعث نقض
عہد ہوگا ایک نہ سُنی شعر اذا جار القضا ضاق الفضاء ۔ یحجب الابصار اذا جار القضاء
اور یہہ مردود عمرو بن جحاش چھت پر چڑھکر چاہتا تھا کہ اپنا کام کرے جبرئیل امین
نے آکر خبر دی آپ ایسے طور سے اُٹھہ کھڑے ہوئے کہ کوئی قضای حاجت کو جائے
اور آپ کے صحابہ بھی بعد تھوڑی دیر کے جب آپکے آنیمین دیر دیکھی اُٹھکر آپ سے راہ

مین آملے آپ نے یہ ماجرا بیان کیا اور بعض مفسرین نے کہا ہی کہ یہ آیہ کریمہ یا ایہا الذین
آمنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ ہم قوم ان یبسطوا الیکم ایدیہم فکف ایدیہم عنکم واتقوا اللہ وعلی اللہ
فلیتوکل المومنون اسی مقدمہ مین نازل ہوئی ہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
منورہ سے محمد بن سلمہ کو بنی نضیر مین بھیجا کہ تم ہمارے دیار سے نکلجاؤ تمنے
عہد شکنی کی دس روز کی تمھین مہلت ہے اور جو دس روز کے بعد یہان رہیگا
وہ گردن مارا جائیگا پس یہود کا ارادہ جلاوطنی ہوا جنگل سے اپنے اونٹ
انہون نے منگوالئے اور اور اونٹ کرایہ کرلئے تاکہ جلاوطن ہوجائین ناگاہ عبداللہ
ابن ابی نے ایک شخص انکے پاس بھیجا کہ تم اپنے وطن کو نچھوڑو اور مرفہ الحال رہنے
قلعونمین رہو دو ہزار آدمیون سے تمہاری مدد کو آتا ہون اور یہود بنی قریظہ اور بنی
غطفان تمہارے ہم قسم بھی تمہارے مددگار رہونگے پس یہود قول اس منافق سے مغرور
ہوگئے اور جواب مین خدمت نبوی مین کہلا بھیجا کہ ہم وطن نہین چھوڑ سکتے جو چاہو سو
تم کرو پس جب یہہ خبر آپکی خدمت مین پہونچی آپ نے بلند آواز سے تکبیر کہی اور آپکے صحابہ
نے بھی آپکی موافقت سے تکبیر کہی اور باشارہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ تیاری اسباب
غزا مشغول ہوئی پس ابن ام مکتوم کو مدینہ منورہ مین خلیفہ کیا اور علی بن ابیطالب رضی اللہ
عنہ کو نشان بردار کیا اور مدینہ منورہ سے نہضت فرماکر قریب منازل بنی نضیر کے
نماز عصر ادا کی اور یہود بنی نضیر مدینہ منورہ کے پاس ہی رہتے تھے پس یہودنے سپاہ اسلام
دیکھکر دروازے قلعونکے بند کرلئے اور تیر اور پتھر سے لڑنا شروع کیا اور نماز عشا تک
مقابلہ کرتے رہے اور بعد نماز عشا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مع چند صحابہ کے مدینہ منورہ
مین تشریف لائے اور تمام صحابہ کرام حصار مین نماز صبح تک مشغول رہے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم پندرہ روز تک انکا محاصرہ کئے رہے اور عبداللہ بن ابی اور اور قبیلے کچھہ
فریاد رسی آنکی نکرسکے پس آپ نے ابولبابہ مازنی اور عبداللہ ابن اسلام کو حکم دیا کہ

لے ای بیان والو یاد کرو احسان اللہ کا اپنے اوپر جب قصد کیا کسی قوم نے کہ بڑھائین تمہاری طرف ہاتھ اپنے پھر روکے اپنے ہاتھ تمہاری طرف سے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور اللہ ہی پر چاہیے بھروسا ایمان والون کو ۱۲

کھجورین بنی نضیر کی کاٹ ڈالین اور ایک روایت مین آیا ہی کہ جلادین پس الولیلا عمدہ
انواع کھجور کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ بنی نضیر پر انکا کاٹنا زیادہ گران ہی اور عبداللہ بن سلام
اردو انواع کھجور کاٹتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے معلوم ہی کہ عنقریب بنی ملک یہود املاک مسلمین
ہونگے پس عمدہ انواع کو اہل اسلام کے لئے چھوڑتا ہون اور بخاری اور مسلم مین ابن عمر سے
روایت ہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نخل بنی نضیر کو آگ لگوادی تھی اور اسی مین
ہی شعر مشہور حسان بن ثابت کا شعر وہان علی اسراۃ بنی لوی حریق بالبویرۃ مستطیر +
بویرہ اسجگہہ کا نام ہی جہان نخل بنی نضیر تھے القصہ حقتعالی نے انکے قلوب مین رعب ڈالا
اور انہون نے عرض کیا کہ ہم تمہارے شہر سے نکلجاتے ہین آپنے فرمایا آج تمہارے ہوش ٹھکانے ہین
تاہم اس طور کہ تمام ہتھیار یہان چھوڑو اور جو مال تمہاری اونٹ اٹھا سکین وہ لیجاؤ اور باقی یہین
پس بضرورت و اضطرار راضی ہوئے اور اپنے مکانونکو خراب کرنیلگے اور یہ کریمہ ھو الذی اخرج
الذین کفروا من اھل الکتاب من دیارھم لاول الحشر ما ظننتم ان یخرجوا وظنوا انھم مانعتھم حصونھم
من اللہ فاتٰھم اللہ من حیث لم یحتسبوا وقذف فی قلوبھم الرعب یخربون بیوتھم بایدیھم وایدی المومنین
فاعتبروا یا اولی الابصار ولولا ان کتب اللہ علیھم الجلاء لعذبھم فی الدنیا ولھم فی الاخرۃ عذاب
النار اسی باب مین نازل ہی جمعہ ہوا دستور پر اسباب لاد کر مدینہ منورہ سے نکلکر بعض شام کیطرف اور
بعض خیبر اور نواحی خیبر کیطرف نکلگئے اور باقی اموال اور اسباب اور باغ اور منقولات اور
غیر منقولات بغیر لڑئے اور قتال کے ملک مسلمانون کے ہوئی اور اکثر مہاجرین پر بر رضاء
انصار تقسیم ہوئی اور ترجمہ اس آیہ کریمہ پر شاہ عبدالقادر صاحب نے لکھا ہی جب یہہ
قوم ملک شام سے نصاری کے غلبہ مین بھاگے تھے تو انکے بڑون نے کہا تھا نہین
یہان سے ویران ہوکر پھر جانا ہوگا شام مین مدینہ منورہ سے اجڑکر خیبر مین
رہے پھر وہان سے اجڑکر شام کو گئے یہہ بیان اس غزوہ کا ہی اور شاید مکتوب
مکتوب صحف پیشین ہو یعنی اس آیت مین مراد ہو اور منہیہ شاہ صاحب لغہ اللہ مرقدہ بھی

اِس اشارہ کا مؤید ہی ؛

بیان غزوہ خیبر بشارت سیلائیہ کتاب پیدایش باب ۴۹ ورس ۱۰ یہوداہ سی ریاست کا عصا جدا گانہ ہوگا اور نہ حاکم اوسکے پانون کے درمیان سے جاتا رہیگا جبتک کہ سیلانہ آوی اور قومین اوسکے پاس اکھٹے ہونگی وہ اپنا گدہا انگور کے درخت سی باندہیگا اپنا بچہ خاصہ انگور کے درخت سی باندہیگا اپنا لباس مے مین اور اپنی پوشاک آب انگور مین دہوویگا (۲) اُسکی آنکھین مے سے لال ہونگی اور اوسکے دانت دودہ سی سفید ہونگے

ش ثبوت زمانہ بعثت نبوی صلعم مین بیان اِس بشارت کا گذر گیا اور وہ یہی ہی کہ سیلا لقب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی اِسلئے کہ ترجمہ اوسکا جو حق ٹھہرا نیوالا انکے بعض مترجمون نے کیا ہی آپکے اوصاف سی ہی اور عصای ریاست اور نیز ریاست یہوداسے آپکے زمانہ مین ہی خاصکر اُس روز کہ آپ نے خیبر پر فتحپائی اور آپ وہان تشریف لائے جدی ہی اِسلئے کہ آپکے زمانہ سے پہلے عرب مین آزاد رہتے تھے اور حصون اور قلعون مین چین کرتے تھے اور اپنی حکومت رکھتے تھے اور قبل فتح خیبر بھی خیبر مین حکومت رکھتے تھی یہانتک کہ بعض بنی نضیری جلاوطن ہوکر خیبر مین بھی آئے تھے مگر بعد تشریف آوری آپکے خیبر پر اور فتح خیبر کے پھر کہین حکومت یہوداہ نرہی اور عصای ریاست یہوداہ سی چھین لیا گیا اور باعتبار تشریع بھی یہود سی خلافت موقوف ہوئی یعنی خلیفہ ہونا یہود سی اگرچہ مسلمان ہی کیون نہو ناجائز ہوا اور قریش مین خلافت آگئی - خلاصہ یہ کہ خلافت نبوت خلافت ملکی سلطنت استدراجی ہر صورت سی یہوداہ سی آپکے زمانہ بعثت مین چھن گئی اور ریاست کا عصا اُن سی لیا گیا اور وہ قریش کو دیدیا گیا اور وہ اسطرح بیان زوال ہر دو حکومت و خلافت کے اِس امر کو دو فقرہ مین بیان کیا اور پہلے فقرہ مین خلافت حقہ اور دوسری سی حکومت مراد رکھی مذہب اسلام مین ہو یا غیر مذہب اسلام مین **قولہ** اور قومین اوسکے پاس اکھٹی ہونگی - **ش** یعنی آپکی بعثت عام

اقوام کے لئے ہوگی بنی اسمعیل اور بنی اسرائیل کیساتھہ کچھہ خاص نہوگی **قولہ** وہ اپنا گدھا انگور کے درخت سے الخ شرح مدارج النبوۃ مین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر کو فتح کیا ایک حمار سیاہ ومان دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ اونے کلام کیا آپ نے اُس سے فرمایا تیرا کیا نام ہے کہا یزید ابن شہاب اللہ عزوجل نے میری دادی کی نسل سے ساٹھہ حمار پیدا کئے ہین کہ اُنپر سوای نبی کے سوار نہین ہوا ہے اور مجکو امید ہے کہ آپ میرے اوپر سوار ہونگے اور میری دادی کی نسل سے سوای میرے باقی نہین رہا اور انبیاء سے سوای آپکے باقی نہین رہا اور آپ نے اُسکا نام یعفور رکھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُسپر سوار ہوتے تھے اور جب آپ اُس سے اُترتے تو اُسکو جہاد پر بلانا ہوتا اُسے بھیجتے پس یعفور اُسکے دروازہ پر سر مارتا رہتا وہ شخص جب باہر آتا یعفور اسی اشارہ کرتا اور وہ سمجھکر عذت نبوی مین حاضر ہوتا اور بعد وفات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آپکے غم سے ایک کنوئین مین گرکر مر گیا اور وہ کنوان اُسکی قبر ہوا پس یہ بیان اُسی حمار کا ہے اور شراب اس فتح خیبر مین حرام کرادی گئی ہے اور آپکے زمانہ مین شراب حرام ہوگئی اور گوشت حمار اہلی بھی فتح خیبر مین حرام ہوا پس گدھے کا درخت انگور سے باندھنا شاید کنایہ حرمت شراب سے ہو **قولہ** وہ اپنی کلام مین اور اپنا لباس آب انگور مین دھوویگا یعنی آپ غرق نشہ شراب محبت الٰہی ہونگے حاصل یہ ہے کہ اگرچہ یہ شراب آپکے زمانہ مین حرام ہوجاویگی مگر شراب محبت الٰہی مین ہمیشہ غرق رہین گے اور اُسکے آپکے زمانہ مین ترقی ہوگی **قولہ** اُسکی آنکھین مے سے لال اور اُسکے دانت دودہ سے سفید ہونگے آپکی آنکھین سرخ تھین اور دندان مبارک دودہ کے مانند تھے چنانچہ حلیہ مین بیان ہوچکا ہے اور یہ فتح خیبر حضرت علی شیر خدا ملقب بہ مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے نامزد ہے کہ اخیر قلعہ خیبر آپکے ہاتھہ فتح ہوا **اب دہوین فصل دلائل رسالت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان مین اور اس فصل مین اربا حصات نبوت خاتم الانبیاء علیہ السلام اور معجزات آپکے بائبل سے نقل کئے گئے ہین۔**

جزو اول ارہاصات کے بیان مین پہلا ارہاص اصحاب فیل کا قصہ ہے
اور یہہ قصہ اُس زمانہ مین ہوا ہی کہ آپ اِس عالم مین تشریف لاکر برج حمل اپنی والدہ
ماجدہ آمنہ سے طلوع ہوکر تمام عالم کو منور فرمانے والے تھے یعنے جس زمانہ مین کہ
آپ دُرِ یتیم صدف شکم بی بی آمنہ مین پرورش پاتا تہا یہ قصہ ہوا اُن لوگونکا ارادہ
یہی تہا کہ خانہ کعبہ کو منہدم کرین اور بے انتہا لشکر لیکر وہ لوگ آئے تھے پس جب وہ
حرم کے قریب پہونچے خداوند کریم نے غیب سے سبز سبز جانور بھیجے اور اُنکے پنجون اور
منقارون مین کنکریان تہین پس وہ تمام لشکر پر محیط ہوئے اور مینہ کنکریونکا
برسانا شروع کیا اور ہر جانور کے پاس تین تین کنکریان تہین جسکے یہ کنکری لگتی تھی
پار ہوجاتی تھی اور وہ شخص ہلاک ہوجاتا تہا غرض کہ اسیطرح وہ تمام لشکر ہلاک ہوگیا
اور گو یہہ تائید غیبی خانہ کعبہ کے لئے تہی مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محبوب
کعبہ شریف کے نبوت کی بھی دلیل ہی اور اگر حقیت کعبہ شریف کو تسلیم کرو اور فقط اس خرق
عادت کو تائید کعبۃ اللہ پر ہے منحصر کہو تب بھی ہمارا مطلوب فوت نہین ہوتا اور وہ حقیت
رسالت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حقیت خانہ کعبہ قران شریف ہی خیر بہر حال
اس ارہاص عظیم الشان کا بیان مکاشفات یوحنا کے سولہوین باب مین ہی اور آسمان سے
آدمیون پر من من بھر کے اولے گرے اور اولے کی آفت سے آدمیون نے خدا پر کفر بکا
کیونکہ اُسکے اولی کی نہایت ہی سخت آفت تھی شروع سے اس باب مین ذکر قرب پیدایش
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اور اولون سے وہی کنکریان جزا ہین جو آسمان سے
تہین اور عالم غیب کے ہی وہ جانور اور کنکریان تہین اور وہ لشکر ابرہہ پر گرتی تہین
اور وہ اس آفت سے کلمات کفر بکتے ہونگے گو وہ حقیقت مین مصدق کعبۃ اللہ شریف
تہین لیکن مصیبت کے وقتین خاصکر ایسے جاہل کلمات کفر بک اُٹھتے ہین اور اُسکی سختی
کا کیا ٹہکانا کہ تمام لشکر اُس مار سے تباہ ہوگیا۔ اور بیان اُسکا پہلے ہوچکا ہی۔

دوسرا ارہاص - زلزلہ ایوان کسرے وغیرہ ہے اور ثبوت اُسکا بشارت نوریہ
کی اس جملہ اور زمین مدیان کے پردے کانپ گئے علے ارجح التا دبلین سے ہوگیا ہی اور خلاصہ
اُسکا یہ ہی کہ شروع سے اس کل باب مین پیدایش سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان
ہی اور اُس مین یہہ جملہ بھی ہی اور اس جملہ کے معنی یہہ ہین کہ وقت پیدایش نور خدا صلی اللہ
علیہ وسلم دار السلطنت فارس یعنی مدائن مین زلزلہ ہوا اور کنگرے ایوان کسرے کے گرے اور
محل شق ہوگیا ؎ چو صنیش در افواہ دنیا فتاد ٭ تزلزل در ایوان کسرے فتاد ٭ -

تیسرا ارہاص ظہور نور وقت پیدایش نور الٰہی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہی
جس سے آپکی والدہ ماجدہ نے بصرے شام کے محل دیکھے اور بشارت ممدوح کے
اس جملہ گہربار مین اُسکی بجلیون نے عالم کو روشن کیا اس ارہاص کا بیان ہی یعنے ولادت
سید الاولین والآخرین کے ایک نور ظاہر ہوگا جس سے عالم روشن
ہوجائیگا اور بیان اسکا ابھی گذرا کہ آپکی والدہ مکرمہ نے شہر بصرے
شام کے محل اُس نور سے دیکھے تھے جو وقت ولادت سید الاولین والآخرین
ظاہر ہوا تھا **چوتھا ارہاص** بحیرہ ساوا کا خشک ہوجانا ہی اور یہہ ارہاص بھی
بشارت مذکور سے اس جملہ سے کہ یا دریاؤن پر تیرا قہر بنایا ثابت ہی **پانچوان ارہاص**
شب ولادت شریف مین ساوہ ندی کا جاری ہونا ہے جو خشک پڑی تھی اور یہہ بھی بشارت
موصوف سے اس جملہ سے تو نے زمین کو چیر کے اُسے ندیان کر دیا ثابت ہی **چھٹا ارہاص**
مہر نبوت کا پشت خاتم الانبیا پر ہونا ہی جو پیدایش کے وقت سے آپکی ختم نبوت کی
دلیل ہی اور وہ یہودی اسی خاتم نبوت کو دیکھکر بیہوش ہوکر گر پڑا تھا اور یہہ ارہاص
بہت جگہ مین اور مذکور ہے بشارت مصطفائیہ مین ہے اثر سلطنت علی ظہرہ
اور بیان اسکا ہوچکا ہی مکا شفات یوحنا مین ہے باب ۱۹ ورس ۱۶ - اسکی لباس
اور اسکی ران پر یہہ نام لکھا ہی خداوندون کا خداوند اور بادشاہون کا بادشاہ یعنی

لہ نشان اسکی سلطنت اور سلطنت کا اسکی ثبت ہوگا -

محمد مصطفے علیہ السلام کے بجائے لباس یعنی پشت پر علامت نبوت ہوگی اور اسکے
یار غار کی ران پر علامت خلافت ہوگی غزل الغزلات مین ہے باب ۵ ورس ۱۲
میری ہوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہے اور بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سر بمہر
ایک چشمہ ہے بیان علیہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین یہہ ورس ہے اور آپکے
معجزہ جسم مطہر سے خوشبو آنیکا اور انگلیون مبارک سے پانی جاری ہونے کا اور
پشت مبارک کے مہر نبوت کا اس انداز سے بیان کیا ہے کہ آپ گویا کہ ایک چشمہ
تھے لیکن سر بمہر یعنے خاتم النبیین ساتوان ارماص قد مبارک کا بلند رہنا ہے
اور آپکا قد مبارک سب سے بلند رہتا تھا اور کسی شخص کا قد مبارک پر بلندی نہین
پاسکتا تھا اس معجزہ کی خبر غزل الغزلات مین ہے باب ۵ ورس ۱۰ دس ہزار آدمیون
کے درمیان وہ جھنڈے کی مانند کھڑا ہوتا ہے - یعنے محمد رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا قد مبارک مثل علم کے تمام آدمیون سے بطور معجزہ اونچا رہا کرے گا
اور یہی بات آپ کے قد مبارک مین تھی چنانچہ حضرت علی سے روایت
ہے کہ آپ یون تو میانہ قد سے کچھ بلند تھے مگر بطور اعجاز آپکا قد مبارک
تمام آدمیون کے قدون سے اونچا اور بلند رہتا تھا اور بیان اس کا
علیہ شریف مین ہوا ہے - آٹھوان ارماص - شیرین لبی ظاہری و باطنی
حبیب الٰہی کی ہے اور باب مذکور کے اس جملہ اسکا منہ شیرینی ہی سے
دونون قسم کی شیرینی ثابت ہے نوان ارماص خوشبوی جسم عنبرین ہے
اور ورس باب ۵ مذکور کے اس کلمہ سے مقفل باغیچہ ہے یہہ ارماص ثابت ہے
یعنے ہزار ہا طرح کی اسمین خوشبوئین بند ہین اور اس پر مہر لگی ہوئی
ہے جو بجائے قفل ہے براہ پسینہ وغیرہ وہ خوشبو کچھ نکل آتی ہے اور
اصل خوشبو وہ اس عالم مین ظاہر نہین ہو سکتی ہے جہان ظاہر ہوگی

تمام کون و مکان کو معطر کر دی کی اللہ جل جلالہ ہمین بھی اُس سی بہرہ ور کرے
اور ہمارے مشام جان کو معطر فرماوے آمین ثم آمین اور زبور ۴۵ کے آٹھوین ورس
مین بھی خوشبوے جسم مطہر کا بیان آیا ہے فرماتے ہین تیرے ساری لباس
سے مُر اور عود اور تج کی خوشبو آتی ہی جن سے ہاتھی دانت کے محلون کے
درمیان اُنہون نے تجھے خوش کیا ہی اُس ورس مین خطاب سیدنا محمد رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور ثبوت اسکا پہلے مذکور ہو چکا ہے اور آپکے
جسم مبارک کو ہاتھی دانت کے محل کیساتھہ تعبیر فرمایا ہے اور وجہ اسکی
یہہ ہے کہ اکثر اعضاء محل نبوت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہاتھی دانت کے ساتھہ
کلام الہی مین تشبیہ دی ہے گردن مبارک کی نسبت ارشاد ہوتا ہے غزل الغزلات
باب ۷ ورس ۴ تیری گردن ہاتھی دانت کے برج کی مانند ہے۔ خطاب
سید الاولین والآخرین کو ہے چنانچہ حلیہ شریف مین بیان ہو چکا ہے
اور آپکی گردن مبارک صفائی مین مثل ہاتھی دانت کی تصویر کی گردن
کے تھے اور حدیث صحیح مین یہہ تشبیہ وارد ہوئی ہی اور وہ حدیث حلیہ
شریف مین منقول ہو چکی ہی شکم مبارک کی نسبت فرماتے ہین غزل الغزلات
باب ۵ ورس ۱۴۔ اُس کا پیٹ ہاتھی دانت کا سا کام ہے خطاب آنحضرت
کو ہے اور چونکہ شکم مبارک صاف تھا اس لئے ہاتھی دانت کیساتھہ تشبیہ دی
ہی اور حدیث شریف مین بہ رتبہ کاغذ کے ساتھہ تشبیہ وارد ہوئی ہی ساق سیمین
کے نسبت ایسا ہے اُسکے پیر ایسے جیسے سنگ مرمر کے ستون۔ اس جملہ مین
اصل مین وہ لفظ ہے جسکا ترجمہ پنڈلی ہے لیکن مترجمین نے پیر کے ساتھہ
ترجمہ کیا ہے اور پیر ساق کو بھی شامل ہی۔ اور احادیث مین کھجور کی جڑ کے
[illegible] وارد ہوئے ہے اور مقصود بیان

نرو تازگی اور سپیدی ہی اور وہ دونون تشبیہون سے حاصل ہی پس اسوجہ سے
کہ اکثر اعضای شریف کو از سر مبارک تا قدم پاک، ہاتھی دانت سے تشبیہ
دی ہے کل جسم مبارک کو ہاتھی دانت کا محل قرار دیا اور بوجہ عظمت کے
واحد کو جمع بولا اور مطلب یہہ ہے کہ یہہ خوشبو جسم مبارک سے آتی ہے جو قضا
و قدر نے جسم الطہر مین خمیر کی ہی اور خوشبوی خارجی نہین ہی **فصل پندرہوین**
خوارق اور معجزات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین **معجزہ اول** مباہلہ
ہے جو یہود کے ساتھ ہوا اور وہ اسمین ہارے اور اسلام کا حق ہونا ظاہر
ہوا اور بیان اس مباہلہ کا قران شریف مین ہی سورہ بقر مین خطاب کرکے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا ہے قل ان کانت لکم الدار الآخرۃ عند اللہ خالصۃ
من دون الناس فتمنوا الموت ان کنتم صادقین ولم یتمنوہ ابدا بما قدمت
ایدیہم واللہ علیم بالظالمین ترجمہ اس آیۃ کریمہ کا یہہ ہے تو کہہ
اے محمد ہمارے رسول یہود سے خطاب کرکے اگر ہووے تمہارے
لئے پچھلا گہر اللہ کے یہان خالص سوای اور آدمیون کے پس تمنا موت
کرو یعنے ایک دفعہ یہ کہہ لو کہ ہم تمنای موت کرتے ہین اور ہرگز تمنای موت
نکرین گے بسبب اسکے جو مقدم کیا انکی جانون نے اور اللہ جانتا ہے ظالمون
کو یہود کہتے تھے نحن ابناء اللہ واحباءہ ہم ہین اللہ کے بیٹے اور اس کے دوست
اور جنت مین ہمین ہے چین ہوگے اور ہم مین سے چالیس ۴۰ روز سے
زیادہ کوئی جہنم مین نرہے گا اور قران شریف مین صاف انکے
کفر اور مغضوبیت اور خالدیت جہنم کا ارشاد ہوا اس پر بہت بڑی اور اتباع
نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی انکار کیا اور موسے علیہ السلام کی شریعت
کو غیر منسوخ بتانے لگی اور اس زمانہ شمس الرسل مین بھی روشنی موسوی

کو ہی اپنا منور قرار دینے لگے باوجودیکہ اُسکا دفت ہوچکا تھا اور روشنی نور الٰہی
مین داخل ہونیسے انکار کیا پس اللہ جل جلالہ نے ایک آسان طریقہ سے اونکے
اس غرور کو توڑا اور اُنکے دل کی بات کو ظاہر فرمایا اور اُنسے ارشاد ہوا کہ دار آخرت
کو خاص اپنے دادا جی کی میراث نے استحاد مذہب سمجھتے ہو اور اُسمین میراث جاہی
کرتے ہو پس اچھا ایک دفعہ زبان سے یون تو کہو کہ ہم تو مرنا چاہتے ہین تاکہ
ہمین تمہارے اس عقیدہ کا کہ بھلا گھر ہمارے ہی واسطے ہی حال معلوم ہو پس
یہہ آیت کریمہ یہود کو سنائی گئی مگر کسی یہودی نے تمنای موت نکی چنانچہ اللہ تعالےٰ
نے پہلے سے ہی یہہ خبر دیدی تھی کہ وہ ہرگز تمنای موت نکرین گے اس لئے کہ اونکو
اپنے پاپ پن خوب معلوم ہین اور دوزخ مین گرنیکا یقین ہے پس تمنای موت
کیونکر کرین پس یہہ مباہلہ بہت بڑا معجزہ ہی کہ ذراسی بات مین عاجز کردیا۔
قید و جلاوطنی و قتل و خواری کو اختیار کیا مگر یہہ لفظ زبان سے نہ نکالا کیونکر
نکالتے خوب جانتے تھے کہ اس صورت مین اگر ایسا کیا تو زبان نکلکر باہر جاے
گی تکذیب نبی اللہ کے کیا چھوٹی بات ہے اور اس معجزہ عظیمہ کا بیان
صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے باب ۲۸ مین ہے فرماتے ہین تمہارا عہد موت سے
ہوا ٹوٹیگا اور تمہاری موافقت عالم غیب سے قائم نرہیگی خطاب بنی اسرائیل سے
ہی اور بشارت نبوی ہی اور زمان بعثت کی یہ علامت ارشاد فرمائی ہی کہ تم جو کہتے تھے
کہ ہمارے ہی واسطے آرام آخرت کا ہی اور ہم لقماے اسکے ہر وقت
مشتاق جام موت ہین یہ عہد تمہارا ٹوٹ جائے گا اور تم سے درخواست
کی جائے گی کہ تم تمنائے موت کرو اور تم تمنائے موت نکر سکو گے چنانچہ
زمانہ سید الاولین والآخرین مین ایسا ہی ہوا اور بیان اُس کا ابھی
ہوا **دوسرا معجزہ** - وہ مباہلہ ہے جو نصارے کے ساتھہ ہوا اور

اور بیان اسکا یہہ ہے کہ نصارے سے تمام قران شریف مین جابجا امور واقعی نسبت
روح اللہ حضرت مسیح علیہ السلام اور آنکی والدہ ماجدہ صدیقہ مریم علیہا السلام کو ارشاد
فرمائے اور آنکی الوہیت کو طرح طرح سے باطل فرمادیا اور رسالۃ اور قرب اور عبدیت
کو ثابت فرمایا کہین ارشاد فرمایا ان مثل عیسے عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب
ثم قال لہ کن فیکون ۔ ترجمہ بیشک مثل عیسے کی اللہ کے نزدیک مثل آدم
کی ہے پیدا کیا اسکو مٹی سے پھر کہا اسکے ہوجا پس ہوگیا کہین ارشاد ہوا کانا یاکلان الطعام
ترجمہ تھی وہ دونون کہ کہاتے تھے کہانا کہین انکی زبان مبارک سے اقرار عبدیت کو نقل
فرمایا وقال انی عبد اللہ اور اکثر مواضع مین قران مجید مین آنکی الوہیت کی ابطال
پر دلائل عقلیہ اور نقلیہ اللہ علیہم جل جلالہ نے بیان فرمائین مگر نصاری نے
باوجود دانا اور ذی عقل ہونے کے بوجہ تقلید ابائی کی انکی طرف توجہ نکی اور
عبدیت عیسوی سے بہت ناراض ہوئے اور ختم المرسلین سے عرض کیا کہ حضرت عیسے علیہ السلام
کو جو آپ عبد اللہ فرماتے ہین اور عاب اللہ ہین تو آپ انکو سب وشتم کرتے ہین۔
پس خداوند کریم نے بطور مباہلہ انکو ساکت کرنا فرمادیا اور یہہ آیۃ کریمہ نازل فرمائی
فمن حاجک فیہ من بعد ما جاءک من العلم فقل تعالوا ندع ابناءنا وابناءکم ونساءنا ونساءکم
وانفسنا وانفسکم ثم نبتہل فنجعل لعنت اللہ علی الکاذبین ترجمہ پس جو شخص حجت کرے آپ سے
بعد اسکے کہ آیا اسکے پاس علم سے پس کہہ آؤ بلاؤ ہم اپنے بیٹون کو اور تمہارے بیٹون کو اور اپنی
عورتون کو اور تمہاری عورتون کو اور اپنے جانون کو اور تمہارے جانون کو پس گردانین ہم لعنت اللہ کی اوپر جھوٹون کے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے انہین نصارے نجران سے مباہلہ کا ارشاد فرمایا انہون نے
قبول کیا اور مباہلہ پر آمادہ ہوئے اور تاریخ معینہ کی طرف سید المرسلین معہ
اپنے تمام لخت جگران یعنی حضرت فاطمہ حسنین اور ہر سے نصاری نجران جگہ
مقررہ پر پہونچے سید المرسلین خاتم صاحبزادی حسنین سے ارشاد فرمایا کہ

کہ میری دعا کیساتھ تم آمین کہنا مگر وقت ہی نہ آیا تہا یعنی نصرانیونکے ایک بڑے
عالم نے قافلہ الٰہی کو دیکھکر کہا کہ ای لوگو ان سے مباہلہ نکرو جس قوم نے اپنی نبی سے مباہلہ
کیا ہو وہ ہلاک ہوئی ہو اور مین وہ صورتین دیکھہ رہا ہون کہ اگر یہہ لوگ پہاڑون کے
اوکہاڑنے کی دعا کرین تو پہاڑ اوکہڑ جائین لوٹ چلو اور جزیہ قبول کرو چنانچہ اسنے یہی کیا
کے کہنے سے سب وہ جزیہ قبول کرکے لوٹ گئے اور مباہلہ نکیا قسمت اچھی تھی ورنہ تمام
نجران جلکر خاک سیاہ ہوجاتا اور چڑیان تک اُسکی چہتونمین جل جاتین پس اس مباہلہ
کا ذکر بھی صحف انبیاء علیہم السلام مین ہو صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۳ درس ۹
اُنکے درمیان کون ہو جو اسے بیان کرے یا ہمکو سابق پیشین گوئیان بتا دیوے
وے اپنے گواہون کو لاوین تاکہ وہی سچے ثابت ہوون اور لوگ سُنین اور کہین کہ یہہ
سچے ہین۔ تم میرے گواہ ہو اور میرا بندہ بھی جسے مین نے برگزیدہ کیا تاکہ تم جانو اور مجھپر
ایمان لاؤ یہ بیان اسی مباہلہ کا ہی اور بسبب اسکے کہ وہ حقیقتہً واقع ہونیوالا تہا
اُسکی سزا کا ذکر نہین فرمایا اور ہمین وہ زبان فیض ترجمان سید المرسلین
سے معلوم ہوگیا چنانچہ ابہی منقول ہوا کہ اگر وہ مباہلہ کرتے تو تمام نصاریٰ نجران
جل جاتے اور عذاب دوزخ مین وہ اسی راستہ سی پہونچتے اور اُنکی شامت سے
اور جانور بہی جلکر خاکستر ہوجاتے یہانتک کہ چڑیان بھی مکانونکی چہتونمین جل جاتین
تیسرا معجزہ شق القمر ہی اور اس معجزہ سی وہم واہم جو نسبت بقائے دوام عالم بسبب
عدم تغیر کذائی عالم علوی مین ہوتا جاتا رہا اور اسیوجہ قرب ساعت کا بھی
گواہ ہوا اور ارشاد ہوا اقتربت الساعۃ وانشق القمر۔ ترجمہ۔ قریب آگئی وہ گھڑی
اور شق ہوگیا چاند اور یہہ معجزہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ وسلم نے قبل ہجرت
شہر محترم مکہ معظمہ مین باستدعای ابوجہل وغیرہ دکہلایا اور یہہ استدعا اُنکی
خاص واسطے اسکات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے تہی کہ پہلے انبیاء برحق

علیہم السلام سے بھی اس قسم کا معجزہ ظہور مین نہین آیا ہی مگر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے اشارہ انگشت شہادت سے چاند دو ٹکڑے ہوا کہ پہاڑ حرا اُن دونون
کے درمیان نظر آنے لگا اور آپ نے فرمایا اشہدوا - گواہ ہو تم اور اس معجزہ
عظیم کا ذکر جو علامت قرب قیامت بھی ہی اب اس بیبل مین دو جگہہ ہے زبور
۱۰۳ مین فرماتے ہین تیرا دہنا ہاتھہ تجھکو مہیب کام سکھلاویگا خطاب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہی اسلیے کہ آپکا نام مبارک پہلے مذکور تھا اور آپکی ہی بشارت تھی اور آپکے دست مبارک
سے مہیب کام مثل شق القمر کے اور کوئی نہین ہوا اور مہیب کیون نہو گویا کہ ساعت قایم ہوتی
ہی اور شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی نور اللہ مرقدہ کی زبان مبارک سے بھی یہی لفظ ظاہر
ہوا ہی کیون نہو ایسے لوگ مویدبروح القدس ہوتے ہین بوستان مین فرماتے ہین ؎ چو
دستش بر آہنیت شمشیر بہم ؛ بمعجز میان قمر زد دو نیم ؛ سبحان اللہ کیا لفظ بہم اور
معجز بیت مترادف المعنی ہین اور دوسرے صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام کے باب ۱۳ کی
ورس ۱۳ مین ہی ورس ۱۳ اور مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ جبوقت کہ رب
الافواج کوہ صیہون اور یروسلم پر اپنے بزرگونکے گروہ کے آگے حشمت کیساتھہ سلطنت کریگا
زمانہ بادشاہت رب الافواج کی جو یروسلم مین ہوگی مضطرب چاند اور شرمندگی سورج
وارد دیکھی ہی اور بادشاہت رب الافواج سے وہ سلطنت مراد ہی جسمین تمام قوانین اور
احکام جانی اور مالی اور ملکی موافق حکم الٰہی کے ہونگے اور وہ سلطنت بجز سلطان
دوجہان فخر المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم کے سلطنت کی اور کسکی
ہوگی اور آپ کی ہی سلطنت الٰہی کے زمانہ مین چاند مضطرب ہوا یعنی اپنی حال
سے متغیر ہوا اور منشق ہوا چنانچہ بیان اسکا ابھی ہوا اور سورج شرمندہ ہوا کہ
ایک مرتبہ حرکت سکو جس اسکو کرنی پڑی اور حرکت ارادی کی عقیدہ کا بطلان ہوا
مسخر اور قیدی اور بیگاری نکلے اور بیان اسکا یہ ہے کہ غزوہ خیبر کی منزل

صہبا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو و مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کی سر مبارک
رکھی ہوی تھے کہ آپ پر آثار وحی ظاہر ہوی اور غروب آفتاب تک زمانہ نزول وحی رہا
ہوا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کی نماز عصر قضا ہو گئی پس بعد افاقہ کے آپنے
دریافت فرمایا کہ ای علی نماز پڑہی آپ نے عرض کیا نہین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دعا کی کہ الہی علی تیرے اور تیرے رسول کی اطاعت مین
تہا کہ نماز قضا ہوی پس اپنی رحمت سے واسطے ادا ے نماز علی کے سورج
کو پہر طلوع فرما ے پس دعاے حبیب الہی صلی اللہ علیہ وسلم مقبول ہوی اور
حضرت شمس پہر مغرب سے طلوع ہوے کہ جو پ اسکی زمین پر پہیلی اور حضرت
علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر ادا کی اور دوسری رکعت چلتے چلتے ٹہر گئی اور وہی حرکت
ارادے کے خلاف پر گواہ پیدا ہوا اور بیان اسکا یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے شب معراج کے بعد مشرکین سے کہا کہ شب کو مین زمین شام سے
عرش بریں اور لامکان تک کی سیر کرایا ہون اور راستہ مین تمہارا قافلہ شام
سے آتا ہوا ملا تہا اور وقت آسمین ایک اونٹ بہاگ گیا تہا اور ایک شخص
اسکے پیچہے دوڑتا پہرتا تہا کفار نے کہا یہ فرمایئے کہ وہ قافلہ یہان کب
پہونچیگا آپ نے فرمایا پہار شنبہ کو یعنے بدہ کے دن کفار نے کہا دن قافلہ کے
آنے کا مین تکذیب رسول اللہ کے لئے بیٹہے اور قافلہ کے آنیمین شام سے دیر ہوی اور شام
قریب آئی پس آپ نے دعا کی اور دعاے سید الاولین سے اتنی دیر تک سورج اپنی حرکت سے
باز رہا کہ قافلہ آپہونچا یہہ وہ اس تاویل پر جو مین نے بیان کی خاص سرور کائنات
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی بشارت ہوی ہے اور اگر بادشاہت رب الافواج
سے امام برحق حضرت سیدنا امام مہدی موعود علیہ السلام کی خلافت مراد ہو تو
کچہہ عجب نہین ہے اسلئے کہ اسکی خلافت سلطنت الہی ہوگی کہ تمام زمین پر شریعت

الٰہی کے احکام جاری ہونگے اور کل کرہ زمین سے غلغلہ اور طنطنہ لا الہ الا اللہ محمد
رسول اللہ کا بلند ہوگا جزیہ موقوف ہوجائے گا تمام زمین کو آپ عدل سے
بھر دینگے اور یروسلم کے ہی نواح مین آپکی فتح ہوگی اور یروسلم سے اور لوگ آپکے
زمانہ مین اخراج ہونگے غرضکہ ہر طرح رب الافواج کی سلطنت اس خلافت کو گھیرے
ہین تو اسصورت مین چاند کا اضطراب اور سورج کی شرمندگی چاندگہن اور سورجگہن سے
عبارت ہی جو وقت غیر معہود ہین ایک مہینے کے عرصہ مین جس سال مین حضرت
امام سے بیعت ہوگی .... ہونگے اور اس صورت مین اضطراب چاند یہ ہی کہ غیر وقت
مین گہن ہو اور شرمندگی سورج بھی یہی ہی کہ غیر وقت مین منہ چھپانے لگے واللہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم چوتھا معجزہ حبس شمس و رد شمس ہی اور بیان اسکا ابھی ہوا ۔
پانچوان معجزہ معجزات عظیمہ سے پانی کا انگلیون مبارک سے جاری ہونا ہی جو مثل
چشمون کے چند دفعہ بطور اعجاز جاری ہوا اور ہزارون مخاوف من العنز والطلال نے
اس سے دل کو تازہ کیا اور از سر نو زندگی پائی اور یہہ معجزہ احمدی چونکہ کرآت و مرات
مقامات مختلفہ اور ازمنہ متعددہ مین جماعات کثیرہ کے سامنے واقع ہوا اور ایک
جماعت سے روایت ہی اس سبب قریب بتواتر کے ہی غزوہ تبوک مین جسکو بہ سبب
شدت تکالیف غزوہ العسرہ بھی بولتے ہین یہہ معجزہ اصابع ساقی حوض کوثر سے
ظاہر ہوا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ صحابہ کو اس غزوہ مین جب پیاس کی
تکلیف بہت ہوئی تو خدمت نبوی مین حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہم
پیاسے مرتے ہین اور اونٹ بھی ہمارے پیاس کے مارے جان بلب ہین ؎
ما ہمہ تشنہ لبانیم و تو ئی آب حیات ۔ رحم فرما کہ زحد میگذرد تشنہ لبی ۔ آپ نے
فریاد رسی کی اور فرمایا کہ اگر تم پاس کچھہ پانی ہو تو لے آؤ تاکہ نظر بدنہ لگے اور کہین
گمان اور میرے ساتھہ کوئی احمق نہ کر بیٹھے پس ایک شخص ایک پرانی مشک مین سے

تھوڑا سا پانی پیالی مین سے آیا پس آپ نے ہتھیلی مبارک اُس پانی مین کھولی انس
رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین بچشم خود دیکھا کہ انگلیون مبارک رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے چشمے جاری ہوگئے پس ہم نے بھی پیا اور اونٹون اور جانورون
کو بھی پلایا اور باقی مشکون مین بھر لیا اور نیز انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
کہ بالتحقیق مین نے دیکھا ہے کہ ایک روز نماز عصر کا وقت آیا اور لوگون کو پانی نملا
اور آپکے وضوء کے لئے پانی لائے آپ نے اپنا ہاتھ مبارک اُس پانی مین رکھا
اور حکم کیا کہ وضو کرو پس مین نے دیکھا کہ پانی آپکی انگلیون مبارک کے بیچ مین سے مثل
چشمون کے نکلتا تھا اور ایک روایت مین ہے کہ اطراف انگلیون سے پانی
نکلتا تھا پس سب قوم نے وضو کر لیا اور کوئی باقی نرہا انس رضی اللہ عنہ سے
اس حدیث کی روایت کی بعد کسی نے سوال کیا کہ تم کسقدر آدمی تھے کہا تین سو آدمی
ہونگے اور انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ ایک روز آپ قباء مین تشریف
لائے اور ایک شخص ایک چھوٹا سا پیالہ لے آیا آپ نے اوسمین پنجہ مبارک رکھنا چاہا
مگر پیالہ کے چھوٹے ہونے کیوجہ سے پیالہ مین نہ آسکا پس آپنے چار انگلیان
مبارک اوسمین رکھین پس آپکی انگلیون مبارک سے پانی جاری ہوا اور صحیحین مین
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حدیبیہ کے دن ہم پیاسے ہوکر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے جمع ہوئے اور آپکے پاس کچھ تھوڑا سا پانی تھا پس آپنے ارشاد فرمایا
کہ تم میرے پاس کس لئے جمع ہوئے عرض کیا یا رسول اللہ پانی نہ وضو کو ہے اور نہ پینے کو
مگر یہہ جو آپکے پاس ہے پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا پنجہ مبارک اُسمین
رکھا پس آپکی انگلیون سے پانی مانند چشمے کے جوش مارنے لگا پس ہم سب نے
پیا اور وضو کیا جابر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ تم کتنے آدمی تھے کہا اگر لاکھ ہوتے
تب بھی کافی ہوتا ہم پندرہ سو آدمی تھے اور جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے

کہ غزوہ بواط مین چند قطرے ایک مشک مین پانی ملا پس آپ نے اُسکو ایک پیالہ
مین نچوڑکر اپنی انگلیان مبارک پھیلا کر اُسمین رکھین پس آپ کی انگلیون مبارک کے
درمیان سے پانی جوش مارنے لگا پس آپ نے حکم کیا کہ پانی پیو پس لوگون نے پیا اور
سیراب ہوئے اور اس معجزہ عظیمہ کا ذکر غزل الغزلات مین ہے باب ۴ ورس ۱۲ میری
بوا میری زوجہ ایک مقفل باغیچہ ہے بند کیا ہوا ایک سوتا ہے اور سربمہر ایک چشمہ ہے
باعتبار رسالت خطاب خاتم نبوت صلے اللہ علیہ وسلم کو ہے اور آپ مقفل باغیچہ
تھے کہ مہر نبوت آپ کے تھی اور خوشبوئین جسم مبارک سے آپکے آتی تہین اور آپ
بند کئی ہوئے سوتے اور سربمہر چشمہ تھی کہ آپکے جسم مبارک سے پانیکے چشمے بطریق انگلیون
مبارک کے مقامات مختلفہ مین جاری ہوئے اور بیان اسکا ہو چکا ہے چھٹا معجزہ
پہاڑونکا ہلنا ہے اور یہہ معجزہ چند مرتبے واقع ہوا ہے احد اور حرا وغیرہ پر واقع
ہوا اور بشارت نوشیرکے ورس (۱) کی اس جملہ سے پہاڑون نے تجھے دیکھا اور کانپ گئے
یہہ زلزلہ ثابت ہے ساتوان معجزہ فخیمہ معراج شریف ہے جو قبل آپکے اس حیثیت سے
تمام رسل وانبیا علی نبینا وعلیہم السلام مین کوئی اس قدر منزلت کے ساتھ مفخر
نہین ہوا اور نہ بعد آپکے ہوا اور معراج سید المرسلین اس جسم کیساتھ ہوئی اور آپ نے
تمام آسمانون اور عرش برین اور دوزخ وجنت کی سیر کی اور قرب مالک ذوالجلال
کا آپکو اسقدر ہوا کہ کسیکو نہین ہوا تہا یہانتک کہ دیدار الہی مین ہے اگر بفرض
کسیکو کلام رہا تو رہا ورنہ کل مدارج قرب طے ہو چکے اور دیدار بھی اکثر علماء کے
نزدیک ہوا اور یہہ قصہ معراج احمدی صلے اللہ علیہ وسلم یقینی اور متواتر ہے
قرآن شریف مین بھی مذکور ہے اور احادیث کثیر مین مروی ہے اور اس معجزہ
عظیمہ کا ذکر سیتا لیکسون زلبد مین ہے اور اس زلبد کا نام بشارت معراجیہ ہوا
زلبد ۴ ورس ۴ وہ ہمارے لئے پسند کرتا یعقوب کا فخر جسے وہ چاہتا ہے ۵ ضنا

خوشی سے للکارتے ہوئے اوپر چڑہا ہان خداوند تعالیٰ کی آواز کیساتھہ گیت
گاکے خدا کی ستایش کرو ہمارے بادشاہ کی ستایش کے گیت گاؤ خدا سارے
جہان کا بادشاہ ہے سوجہ سمجھہ کے اسکی ستایش کے گیت گاؤ ۸ خدا قومون پر بادشاہت
کرتا ہے خدا اپنے مقدس تخت پر بیٹھا ہے قومونکے امرا ابرہام کے خدا کے لوگونکے ساتھہ
ملکے جمع ہوئے ہین کیونکہ جہان کی سپرین خدا کی ہین وہ نہایت بلند ہین ۱۰
نصرانیون اور ہم مین اس بات کا اتفاق ہے کہ داؤد علیہ السلام اس باب مین کسی کی
بشارت دیتے ہین اور اسکی اطاعت کا حکم فرماتے ہین مابہ النزاع یہہ بات ہے کہ آیا یہہ
بشارت خاتم النبیین صاحب قاب قوسین اوادنی کی ہے یا حضرت مسیح علیہ السلام کی
ہے جنکی شان مین بل رفعہ اللہ فرقان حمید مین وارد ہوا اور ہم متوہین کو دور کیا ہے
ہم اول کا اعتقاد رکہتے ہین اور نصرانی دوسری بات کا زبان سے اقرار کرتے ہین
ہمارے پاس تو اپنے دعوے کے ثبوت مین اس تمسک سے اتنی حجتین ہین حجت
اول درس ۵ ہے خدا خوشی سے للکارتے ہوئے اوپر چڑہا اس درس مین خدا
کیطرف ..... چڑہنے کو نسبت کیا جو خوشی کیساتھہ ہوا اور خدای جلشانہ چڑہنے اور
اترنے سے بری ہے پس خدا اپنے معنی حقیقی پر نرہا بلکہ اور معنی پر محمول ہوا اور
محمل اسکا ہمارے نزدیک بمعنی صاحب سے اور کوئی عمدہ نظر نہین آتا اس لیے
کہ خدا بمعنی صاحب آتا ہے اور صاحب لقب سیدنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ
وسلم کا ہے کلام پاک مین فرمایا وما صاحبکم بمجنون اور نہین تمہارا صاحب دیوانہ
اور صاحب اس ایہ کریمہ مین لقب صاحبنا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کا ہے اور آپ ہی خوشی کے ساتھہ للکارتے ہوئے اوپر چڑہے یعنے چڑہنے
کیوقت آپ نے خطبہ پڑہا اور اس خطبہ مین آپ نے اپنے فضایل مخصصہ بیان فرمایئے
اور تمام انبیاء کرام علے نبینا وعلیہم السلام نے آپکی بزرگی تسلیم کی اور آپ کے

ساتھہ اقتدا کی اور مسیح علیہ السلام کا نہ لقب صاحب ہی اور نہ آپ خوشی کیساتھہ
للکارتے ہوی اوپر چڑہے تمہاری نزدیک مصلوب ہونیکے بعد پھر زندہ ہوکر اٹھائے
گئے اور بالتحقیق اور نیز ہمارے نزدیک قبل صلب اللہ پاک نے انکو اٹھا لیا لیکن اعدا
کی شر سے بچانیکے لئے نہ خوشی کیواسطے اور سیر کے واسطے حجت دوم ہان خداوند
تیری کی آواز کے ساتھہ اس جملہ مین لفظ خدا کی تفسیر فرماوے کہ بمعنی متعارف نہین
ہی بلکہ بمعنے خداوند ہے یعنے صاحب اور جملہ تیری کی آواز کے ساتھہ معیت صاحب
صور اسرافیل علی نبینا وعلیہ السلام کیطرف اشارہ ہی اور آپ مامور شیہ بردار سیدنا
اسوقت تھے اور سیدنا مسیح علیہ السلام کیساتھہ حضرت اسرافیل علیہ السلام نہ تھے
حجت سوم قومون کے امرا ابرہام کے خدا کے لوگون کے ساتھہ ملکے جمع ہوئے
ہین بیبل مین یہ قاعدہ ہی کہ منصب اولاد یعقوب علیہ السلام کا جس جگہہ بیان کرنا منظور
ہوتا ہی نام اسرائیل علیہ السلام لیتے ہین اور جہان کہین منزلت آل ذبیح اللہ علیہ السلام
کا بیان منظور ہوتا ہی تو وہان نام ابراہیم علیہ السلام لیتے ہین اور یہ قاعدہ بیبل مین
غالبًا شاید کہین منقوض ہو تو ہو ورنہ کلیہ ہی اور اسی قاعدہ مسطورہ پر یہان ابراہیم ع
کا نام لیا کہ معلوم ہو کہ یہہ بیان آل ذبیح اللہ ہے نہ آل اسرائیل اور آل ذبیح اللہ سے ہے محمد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آسمان کو تشریف لیگئے ہین پس اسلئے یہ آپکا ہی
ذکر ہوا اور تمام قومون بنی اسرائیل وغیرہ کے امرا اور غربا آپکی ساتھہ جمع ہوے کہ شریعت
واحدہ بسکے واسطے قرار پائی اور کوئی اس شریعت سے علحدہ رہکر دار رضا مین داخل نہین ہوسکتا
ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم اور یہہ بات کہ ذکر معراج رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم صحف انبیا مین ہی اقوال علماء متقدمین اہل کتاب سے بھی ثابت ہی واقدی مین
ہی کہ ربیعہ رضی اللہ عنہ سے ایک بڑے پادری نے کہا کہ ہماری علم سے معلوم ہوا ہی کہ
کہ اللہ تعالے پیدا کریگا حجاز مین ایک نبی عربی قریشی ہاشمی اللہ علما کریگا اللہ تعالے

سولھوین فصل قرآن مجید اور حدیث شریف کی پیشین گوئیون کے بیان مین

اور پیشین گوئی یعنی زمانۂ آئندہ کے حالات کی خبر دینی بھی لوازمات نبوت خاتم النبیین
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہے اسواسطے کہ بشارت فارقلیطہ کے سولھوین باب
کے تیرھوین اس مین سے لیکن جب وہ روح آوے تو تمہین ساری سچائی کی راہ بتاویگی اسلیے کہ وہ اپنی
نہ کہیگی بلکہ جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہین آئندہ کی خبر دیگی پس اس صفت کی ظہور کا بیان
بھی ضرور ہوا اور ہم اوسکو دو مقصد مین بیان کرتے ہین مقصد اول کلام اللہ شریف
کی پیشین گوئیون کے بیان مین اور اس مقصد مین ترتیب سور اور آیات کا لحاظ رکھا گیا ہے

(۱) پہلی پیشین گوئی سورہ بقر کے تیسرے رکوع مین فرمایا ہے وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ
مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ
وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝ ترجمہ اور اگر تم شک
کرو اوس کلام مین جو اوتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لاؤ ایک سورہ مثل اوسکے اور بلاؤ جنکو حاضر کرو
اللہ کے سوا پس اگر نکر سکو اور کبھی نکر سکوگے تو بچو اوس آگ سے جسکی چھپان ہین آدمی اور پتھر تیار ہے منکرون
کیواسطے اس آیت مین پہلی خبر دیدی کہ تم اسسے قرآن شریف کی مانند ایک چھوٹی سی چھوٹی سورہ
بھی نہ بنا سکوگے اور موافق اس خبر صادق کے عرب سے فصیح و بلیغ معاند و مکابر قرآن
شریف کی مانند ایک چھوٹی چھوٹی سورہ نہ بنا سکے اور اگر بنا سکتے تو اس سے عمدہ سہل
طور تکذیب سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کونسی ہاتھ آنیوالی تھی کہ
اوسے اختیار کرتے اور اسے چھوڑتے پس اسکا نہ اختیار کرنا اور اوسے چھوڑنا اور قتل
وقتال کا اختیار کرنا صاف سبات پر دلالت کرتا ہے کہ وہ اوس سے عاجز تھے اور یہہ
اونکی قوت سے خارج تھا اور وہ کیا بلکہ تمام انس و جن کی قوت سے خارج ہے
چنانچہ سورۂ بنی اسرائیل مین ارشاد ہوتا ہے قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ

عَلٰی اَنْ یَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ
ظَهِیْرًا ۝ ترجمہ کہہ اگر جمع ہوون آدمی اور جن اسپر کہ لاوین قران لاوینگے ایسا اور
پڑھے مدد کرین ایک کی ایک دوسرا یک امر کا تمام جن و بشر کی قوت سے خارج ہونا بلکہ تمام مخلوقات
کی قوت سے خارج ہونا اسپر دلالت کرتا ہے کہ وہ کام خالق کا ہے نہ مخلوق کا وہو المقصود
دوسری پیشین گوئی اس سورہ کے گیارہوین رکوعمین بہ ارشاد اہل کتاب خاص کر یہود کی (۲)
نسبت وارد ہوا ہے قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ
دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ ۝ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ
اَیْدِیْهِمْ وَاللّٰهُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ ترجمہ تو کہہ اگر تمکو ملنا ہے گھر آخرت کا اللہ کے
یہان الگ سوائے اور لوگون کے تو تم مرنیکی آرزو کرو اگر سچ کہتے ہو اور یہہ آرزو کبھی نہ کرینگے
بسبب اوسکے کہ آگے بھیج چکے ہین ہاتھ اونکے اور اللہ خوب جانتا ہے گنہگارون کو اس آیہ کریمہ مین
یہود کو ایک طریقہ سہل تکذیب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان فرمایا کہ تمنای موت
کرو اور پھر فرمایا کہ تم اسکو ہرگز نکروگے چنانچہ کسی یہودی نے تمنای موت نکی قتل اور استرقاق
اور جلاوطنی کو اختیار کیا اور ہلاک ہوئے لفظ تمنائے موت زبان پر نلائے اور اس اعجاز
کا بشارت تنزیلیہ مین ذکر ہے تیسرے پیشین گوئی سورہ ممتحنہ کے چھبیسوین رکوعمین (۳)
مسلمانون کیلئے یہ ارشاد ہے اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا یَاْتِكُمْ مَّثَلُ
الَّذِیْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ مَسَّتْهُمُ الْبَاْسَآءُ وَالضَّرَّآءُ وَزُلْزِلُوْا حَتّٰی یَقُوْلَ
الرَّسُوْلُ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ اَلَآ اِنَّ نَصْرَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ ۝
ترجمہ کیا تمکو خیال ہے کہ جنت مین چلے جاوگے اور ابھی تمپر آئے نہین احوال اونکے
جو تمسے پہلے ہو چکے ہے تم سے پہونچی سختی اور تکلیف اونکو اور جھڑجھڑا لے گئی یہانتک کہ کہنے لگا
رسول اور جو اوسکے ساتھہ ایمان لائے کب آویگی مدد اللہ کی سن رکھو اللہ کی مدد نزدیک ہے
اس آیہ کریمہ مین خبر ہے کہ مسلمانون پر پہلے نزول فتح الٰہی سے ایکمرتبہ شدت اور بھوک اور بیماری

اور محنت پہونچیگی اور پھر مدد الہی نازل ہوگی چنانچہ غزوہ احزاب مین مسلمانونپر تکلیف موعود ہوئی
اور پھر مدد الہی نازل ہوئی اور بعد اسکے قریش مدینہ منورہ علی صاحبہا الف الصلوٰۃ والتسلیمات
پر چڑھکر نہین گئے بلکہ مسلمانون کی کفار قریش پر چڑھائی شروع ہوئی آخر ام القری فتح ہوا
اور پھر اور تمام عالم مین فتوحات اہل اسلام کو خداوند کریم نے عنایت فرمائے اور سورہ احزاب
مین مسلمانون کی زبانی ھذا ما وعدنا اللہ اللہ عزوجل نے فرمایا یعنی مسلمانونے
سچی غزوہ احزاب مین کہا یہ وہ تکلیف ہے جسکا وعدہ کیا تہا ہمارے ساتھ اللہ نے یعنی اس آیہ
سورہ بقر مین واللہ اعلم چوتھی پیشین گوئی سورہ ال عمران کے گیارہوین رکوع مین
(۴) یہود کے خواری ابدی کی خبر دی اور فرمایا ضربت علیہم الذلۃ اینما ثقفوا
الا بحبل من اللہ وحبل من الناس وباؤا بغضب من اللہ وضربت علیہم
المسکنۃ ذلک بانہم کانوا یکفرون بایات اللہ ویقتلون الانبیاء
بغیر حق ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون ترجمہ ماری گئی ہے اوپر ذلت
جہان دیکہے سوائے دستاویز اللہ کے اور سوائے دستاویز لوگون کے اور کمالائے غصہ
اللہ کا اور اوتاری گئی اوپر محتاجی اسواسطے کہ وہ رہے ہین منکر اللہ کے آیتون کے اور
مارتے رہے نبیون کو ناحق اور موافق اس خبر کے دنیا مین تمہین ایک بیگہہ زمین پر حکومت
یہود کی نہین ہی اور پہلی خبر وغیرہ مین حکومت مستقلہ رہتی ہے مگر بعد خرابی خیبر وغیرہ کے پھر کبہین روی زمین پر حکومت
۵ نہین ہی اور نہ قیامت تک کبہین اونکی حکومت ہوگی پیچہین پیشین گوئی سنا کر فرمین آنحضرت صلعم
کے احتمال کی خبر دی کہ بعض الناس کالانعام مرتد ہوجائینگے اور مومنین ثابت قدم
رہکر اونکو راہ راست پر لائینگے اور فرمایا یاایہا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ
فسوف یاتی اللہ بقوم یحبہم ویحبونہ اذلۃ علی المومنین اعزۃ علی
الکفرین یجاہدون فی سبیل اللہ ولا یخافون لومۃ لائم ذلک
فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم ترجمہ اے ایمان والو جو

کوئی پھر یگا تم مین اپنے دین سے تو اللہ اسکے لاوے گا ایک لوگ کہ اونکو چاہتا ہے
اور وہ اوسکو چاہتے ہین نرم دل مین مسلمانونپر اور زبردست ہین کافرون پر لڑتے ہین اللہ کی
راہ مین اور نہین ڈرتے ہین کسیکے الزام سے یہ فضل ہے اللہ کا دیگا جسکو چاہے اور اللہ بڑی
کشایش والا ہے خبردار اور موافق خبر صادق کے سیدنا محمد رسول اللہ صلعم کی انتقال کے بعد
بعض گنوار پھر گئے اور کہنے لگے کہ اگر آپ نبی ہوتے تو انتقال نفرماتے نبوت کو خدائی سمجھ بیٹھے
اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے اونکے ساتھہ قتال کیا اور اون کو راہ پر لائے اور اونپر اللہ کا فضل ہوا

(۶) چھٹی پیشین گوئی سورہ بوقۃ الذکر کے نوین رکوعمین جہان یہ خبر دی کہ محمد رسول اللہ کفار مین
رہینگے اور کوئی اونکو شہید نکر سکیگا اور فرمایا یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَیْكَ
مِنْ رَّبِّكَ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ وَاللّٰهُ یَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَهْدِی الْقَوْمَ الْكٰفِرِیْنَ ترجمہ اے رسول پہونچا جو نازل
کیا گیا تجکو تیری رب سے اور اگر نکیا تو تونے کچہہ نہ پہونچایا اوسکا پیغام اور اللہ تجکو
بچائیگا لوگون سے تحقیق اللہ راہ نہین دیتا منکر قوم کو اور موافق خبر الہی کے آپ اونکے نہین ہے
اسمانپر شریف نہین لیگئے اور آپ کو کوئی شہید نکر سکا باوجودیکہ پھر بعد نزول اس آیہ کریمہ کے

(۷) پھر اور غیرہ کچہہ نتھا ساتوین پیشین گوئی سورہ اعراف کی تیری رکوعمین پیشین گوئی
تباہی کفار قریش کی کی اور فرمایا وَلِكُلِّ اُمَّةٍ اَجَلٌ فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ لَا
یَسْتَاْخِرُوْنَ سَاعَةً وَّلَا یَسْتَقْدِمُوْنَ ترجمہ اور ہر فرقے کا ایک وعدہ ہے
پھر جب پہونچا اونکا وعدہ نذیر کرینگے ایک گھڑی اور نہ جلدی اور یہہ اجل اونکی جیسے کہ

(۸) لوح محفوظ مین ثابت تھی ویسی ہی پہلے صحیفون مین ہے اور بیان اوسکا ہوگیا ہے آٹھوین
پیشین گوئی سورہ انفال کے آٹھوین رکوعمین فرمایا یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّمَنْ
فِیْۤ اَیْدِیْكُمْ مِّنَ الْاَسْرٰۤی اِنْ یَّعْلَمِ اللّٰهُ فِیْ قُلُوْبِكُمْ خَیْرًا
یُّؤْتِكُمْ خَیْرًا مِّمَّاۤ اُخِذَ مِنْكُمْ وَیَغْفِرْ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ

ترجمہ اے نبی کہدی اونکو جو تمہارے ہاتھ مین ہین قیدی اگر جانیگا اللہ تمہارے
دلمین کچھ نیکی تو دیگا تمکو بہتر اوس سے جو تمسے چھین گیا اور تمکو بخشیگا اور اللہ بخشنے والا مہربان
ہے اس آیہ کریمہ کا شان نزول یہ ہے کہ فتح مبین بدر مین روسا قریش قید ہوکر آئے
اور ان قیدیون مین سے عباس بن عبد المطلب عم رسول اللہ بھی تھے اور آخر الامر قید یونکا
چھوٹنا بھی فدیہ کے ادا کرنے پر تھا پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ
سے چار آدمیونکی فدیہ ادا کرنیکا حکم دیا اپنا اور عقیل ابن ابیطالب کا اور نوفل بن حارث کا اور
اور یہ دونون حضرت عباس کے بھتیجے تھے اور قیدیون مین سے تھے اور چوتھے عتبہ بن حجدم کا اور
وہ حلیف حضرت عباس کا تھا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے کہا ای محمد یہ چاہتے ہو کہ تمہارا
چچا اپنے بیگانے سے سایل ہو اور ہاتھ پھیلائے مین اسقدر مال کہان سے لاؤن اور کسطرح ادا کرون
فرمایا وہ سونا جو ام الفضل کے پاس گنا ہے اور یہ اوسوقت کہا تھا وہ تو ہے پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ کہنے
مینے تو یہ باتین پوشیدہ کہین تھین تمہین کیسے معلوم ہوئین آپنے فرمایا میرے رب نے
مجھے وحی سے معلوم کرادیا پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ یہ معجزہ دیکھکر مسلمان ہوئے اور اپنا
اور اون تینونکا فدیہ ادا کیا مگر دلمین ملول ہوئے پس یہ آیہ کریمہ اسلئے حضرت عباس رضی اللہ عنہ
کے نازل ہوئی اور اسمین کریمہ مین اونسے وعدہ کیا گیا کہ جتنا تم سے مال لیا گیا ہے اگر تم مومن
کامل ہوگے تو اللہ تمہین اوس سے زیادہ مال و دولت عنایت کریگا اور اللہ تمہین بخشدیگا گو تمنے
مقابلہ احمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیا اور اس وعدہ کو اللہ نے اونکی دلمین ڈالدیا چنانچہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ
سے روایت ہے کہ آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرے رب نے مجھسے دو وعدے کئے تھے ایک تو اوسمین
سے یہ تھا کہ جتنا مجھ سے فدیہ مین مال گیا تھا اوس سے زیادہ دنیا مین عنایت کریگا تو اللہ نے
پورا کیا اب میرے بیس غلام ہین اور ہر ایک اونمین سے میرے مال سے میرے لئے بیس ہزار دینار کی
تجارت کرتا ہے اور سقایہ زمزم مجھے عنایت کیا وہ مجھے سب مالون سے زیادہ عزیز ہے اور دوسرا
وعدہ جو حضرت سے سوا لعاسی سے مجھے امید ہے کہ اوسے بھی پورا کرے اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ

۹ کی اولاد مین بہت پادشاہ ہوئے اور یہ کتنی بڑی خبر ہے نویں پیشین گوئی
سورہ ہود کے پہلے رکوع مین قریش کی نسبت فرمایا وَاِنْ تَوَلَّوْا فَاِنِّیْٓ اَخَافُ عَلَیْکُمْ
عَذَابَ یَوْمٍ کَبِیْرٍ ۝ ترجمہ اور اگر تم پھر جاوگے تو ڈرتا ہون تمپر ایک بڑے دن کی مار سے
اور اس عذاب سے یا عذاب قیامت مراد ہے اور اسمین بڑا دن وہی ہوگا یا عذاب روز بدر مراد
یا وہ عذاب بھوک مراد ہے جو قریش پر کئی برس تک رہا اور اسمین مردار کھا گئے اور دوسری
تفسیر صحف انبیاء سابقین سے موافق ہے اسلئے کہ زبور مین ابوجہل کی نسبت فرمایا ہے خداوند اسپر ہنسیگا
کیونکہ وہ دیکھتا ہے کہ اوسکا دن آتا ہے اور اسد نسے روز بدر مراد ہے کیونکہ وہ اسی دن مارا گیا ہے
(۱۰) پس یہان یہی چونکہ عذاب قریش کا بیان ہے غالب ہی کہ وہی مراد ہو واللہ اعلم دسویں پیشین گوئی
سورہ مذکور کے اسی رکوع مین قریش کی نسبت فرمایا وَلَئِنْ اَخَّرْنَا عَنْهُمُ الْعَذَابَ اِلٰٓى اُمَّةٍ
مَّعْدُوْدَةٍ لَّيَقُوْلُنَّ مَا يَحْبِسُهٗ اَلَا يَوْمَ يَاْتِيْهِمْ لَيْسَ مَصْرُوْفًا عَنْهُمْ وَحَاقَ بِهِمْ
مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ترجمہ اور اگر ہم دیر لگاوین اوسنے عذاب کو ایک مدت گنے تک
البتہ کہینگے کیا روک رہا ہے اوسکو سنتا ہی جسدن کہ اوسیگا اوپر عذاب نہ پھیرا جاویگا اون سے
اور اولٹ پڑیگا اوپر جسکے ٹھٹھے کرتے تھے۔ پانچ شخص اشراف قریش سے محجوب خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کو بہت تکلیف دیتے تھے اور استہزا اور ایذا اونکی حد سے گذر گئی تھی اس آیہ کریمہ مین اونکے
ہلاک ہونیکا بیان ہے اور اونکی عذاب کی پیشین گوئی ہے اور صورت وقوع اس عذاب کی یہ ہوئی
کہ ایکروز آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جبرئیل علیہ السلام کیساتھ مسجد الحرام مین تشریف رکھتے
اور وہ پانچون آئے اور اپنے قاعدے کے موافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کیساتھ استہزا سے
پیش آئے اور طواف کعبہ شریف کا کرنیلگے جبرئیل علیہ السلام نے کہا کہ اگر حکم ہو تو مین ابھی
شر کو کفایت کرون پس جبرئیل نے ولید بن مغیرہ کی پنڈلی کیطرف اور عاص
بن وائل کے تلوے کیطرف اور حارث بن قیس کی ناک کیطرف اور اسود بن عبد یغوث کی پیٹ
کیطرف اور اسود بن المطلب کی آنکھ کیطرف اشارہ کیا اور اس اشارہ سے اون سب کا کام تمام

پس ولید ایک تیر گر کی دکان کے پاس سی گذرا اور سو فا تیر اوسکی دامن مین لگا بسبب تکبر کے
سر نہ جھکایا اور اوسے اونہ نکالا پس اوس تیر قضا سی اوسکی پنڈلی زخمی ہوئی اور ایک شریان اوس سے
کٹ گئی اور وہ مرکر دار البوار مین پہونچا اور عاص بن وائل کے تلوے مین ایک کانٹا چبھا اور ورم
سوج کر مر گیا اور حارث کی ناک سے پیپ اور خون جاری ہوا اور مر گیا اور اسود بن عبد یغوث نہ بھوک
کو زمین پر مارتے مارتے مر گیا اور اسود بن مطلب کی آنکھ بی نور ہو گئی اور غضب سے سر زمین پر
دیدے مارتا مارتا بھاگتا تک کہ مر گیا اور یہ کریمہ اِنَّا کَفَیْنٰکَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ مین بیان انہین
پانچون کے شر کی کفایت کا ہے ۔ گیارہوین پیشین گوئی سورہ حجر کے پچھلے رکوع مین (۱۱)
ہے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۔ ہمنے آپ اوتاری ہی یہ نصیحت
اور ہم اوسکی نگہبان ہین اس آیہ کریمہ مین یہ خبر ہے کہ قران شریف آخر دہر تک نہ معدوم ہوگا
نہ محرف اور مشتبہ اور مشکوک ہوگا اور یہ پیشین گوئی آج تک پوری ہے اور انشاء اللہ
قیامت تک پوری رہیگی بارہوین پیشین گوئی سورہ بنی اسرائیل کے ساتوین رکوع (۱۲)
مین فرمایا وَاِنْ کَادُوْا لَیَسْتَفِزُّوْنَکَ مِنَ الْاَرْضِ لِیُخْرِجُوْکَ مِنْهَا وَاِذًا لَّا
یَلْبَثُوْنَ خِلَافَکَ اِلَّا قَلِیْلًا ۔ اور وہ تو لگتے تھے گھبرانے تجکو اس زمین سے
کہ نکال دین تجکو یہانسے اور تب نہ ٹھہرینگے تیرے پیچھے مگر تھوڑا اس آیہ مین پیشین گوئی
ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین مکہ سے ہجرت کر جائینگے تب قریش امن و
امان سے مکہ مین تھوڑے دنون ٹھہرینگے اور پھر وہ ہلاک ہونگے اور ایسا ہی ہوا کہ جب آپ نے
ہجرت کی ہجرت سے دوسرے برس قریش ہلاک ہوئے یعنی جنگ بدر مین اکثر روسا قریش مارے
گئے اور قید ہوئے تیرہوین پیشین گوئی سورہ بنی اسرائیل کے آٹھوین رکوع مین (۱۳)
قُلْ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَهُوْقًا ترجمہ اور کہدیا
سچ اور نکل گیا جھوٹ بیشک جھوٹ ہے بہاگنے والا اس آیہ مین یہ پیشین گوئی ہے
کہ زمین عرب سے کفر معدوم ہوگا اور بھاگ جاویگا اور کفار و مان نہ رہینگے اور اسلام

غالب ہوگا اور مسلمان بسین کے اور مطابق واقع ہے وللہ الحمد اور بروز فتح مکہ معظمہ
فرمایا اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین ایک لکڑی تھی اور خانہ کعبہ کے گرد
تین سو ساٹھ بت تھے اور وہ سیسہ وغیرہ سے زمین مین جمے ہوئے تھے پس آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم اس لکڑی سے اون بتونکی طرف اشارہ فرماتے پس وہ بت اوندے گر پڑتے اور اس آیہ
کے پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اسمین مفہوم ہوتا ہے کہ یہ پیشین گوئی
فتح مکہ معظمہ کی تھی اور حق اسی اون مین مکہ معظمہ مین بزور آیا اور باطل یعنی شرک و کفر اسی دن
مکہ معظمہ سے نکل بھاگا وللہ الحمد چودھوین پیشین گوئی سورہ انبیا کے آخر کو عمین فرمایا (۱۴)
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ أَنَّ الْأَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ
ترجمہ اور ہمنے لکھدیا ہے زبور مین نصیحت کے پیچھے کہ آخر زمین پر مالک ہونگے میرے
نیک بندے یہنے خاتمہ اس کتاب مین اس مکتوب کا نشان دیا ہے اگر مان لین تو مطلب
حاصل ہے اور اخبار بالغیب ہے اور اگر تقلید آبائی مین اگر نمانین تو پیشین گوئی صادق ہے اسلئے
کہ صحابہ کرام زمین کے مالک ہوگئے اور ہزار دن شہر انہون نے فتح کئے اور امت محمدیہ بھی
مشرق سے مغرب تک زمین کی مالک ہوئی پندرھوین پیشین گوئی سورہ حج کے (۱۵)
چھٹے رکوع مین فرمایا أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ
نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ترجمہ حکم ہوا اون کو جن سے لوگ لڑتے ہین کہ اُنپر ظلم ہوا اور اللہ
اونکی مدد کرنے پر قادر ہے اسقدر یہ آیہ کریمہ ہجرت سے برس دو برس کے بعد نازل ہوئی اور
اس آیہ کریمہ مین پیشین گوئی ہے کہ اللہ کی مدد سے مسلمان فتح پاوینگے اور قریش مغلوب
ہونگے اور بحمداللہ ایسا ہی ظہور مین آیا سولھوین پیشین گوئی سورہ نور کے ساتوین (۱۶)
رکوع مین فرمایا وَعَدَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ
فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَىٰ لَهُمْ
وَلَيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي

لا یشرکون بی شیئا ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم مین ایمان لائے ہین اور
اور کرتے ہین نیک کام البتہ پیچھے حاکم کریگا اونکو ملک مین جیسا کہ حاکم کیا تہا اگلون
کو اور جماویگا اونکو دین اونکا جو پسند کردیا اونکو اور دیگا اونکو اونکے ڈر کے بدلے امن میری
بندگی کرینگے نہ شریک کرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس کے پیچھے وے لوگ ہین بیحکم
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو خطاب ہے اور موافق وعدہ
الہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد صحابہ خلیفہ ہوئے اور دین الہی کی ترقی ہوئی اور اونہون
نے اللہ وحدہ لاشریک کی عبادت کی اور کبہی کسی کو اوسکا شریک نہین کیا اور اس وعدہ
کا زبردست نشان ملتا ہے اور خاتمہ اس رسالہ مین اوسکا بہی ملاحظہ کرنا چاہیے ؛

۱۷ سترہوین پیشین گوئی سورہ قصص کے آٹھوین رکوع مین فرمایا اِنَّ الَّذِیْ فَرَضَ
عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لَرَآدُّکَ اِلٰی مَعَادٍ ترجمہ جس شخص نے حکم دیا قرآن کا وہ پہیر نیوالا
تجکو پہلی جگہ انتہی جسوقت مین آپ مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ کو روانہ ہوئے اوسوقت
یہہ آیہ نازل ہوئی اور موافق وعدہ الہی آپ پہیر مکہ معظمہ مین تشریف لائے اور مکہ معظمہ
مفتوح بہی ہوا ؛

۱۸ اٹھارہوین پیشین گوئی سورہ روم کا شروع ہے الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْٓ اَدْنَی
الْاَرْضِ وَہُمْ مِّنْ بَعْدِ غَلَبِہِمْ سَیَغْلِبُوْنَ فِیْ بِضْعِ سِنِیْنَ لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ وَیَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰہِ یَنْصُرُ
مَنْ یَّشَآءُ وَہُوَ الْعَزِیْزُ الرَّحِیْمُ وَعْدَ اللّٰہِ لَا یُخْلِفُ اللّٰہُ وَعْدَہٗ وَلٰکِنَّ
اَکْثَرَ النَّاسِ لَا یَعْلَمُوْنَ ترجمہ دب گئے رومی لگے ملک مین اور وہ اس
دنے پیچھے اب غالب ہونگے اللہ کے ساتھہ ہین کام پہلے اور پیچھے اوسدن خوش ہونگے
مسلمان اللہ کی مدد سے مدد کرے جسے چاہے اور وہی ہے زبردست مہربان مدد کرنیوالا
رحم والا اللہ کا وعدہ ہے خلاف نکریگا اللہ اپنا وعدہ لیکن لوگ بہت ہین جانتے ۔

اس آیہ کا شان نزول یہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نوین برس خسرو
پرویز شاہ فارس نے لشکر بیشمار ولایت روم پر بھیجا اور اونہون نے کچھ شہر ملک عراق کے
رومیون کے شہر و زمین سے لئے اور لشکر اونکا بھاگ گیا پس جسوقت مکہ مین یہ خبر پہونچی
کفار قریش خوش ہوکر مومنون سے کہنے لگے کہ تم اور نصرانی اہل کتاب ہو اور ہم اور فارسی
امی ہین پس جیسے ہمارے بھائی تمہارے بھائیون پر غالب ہوئے ہین ہمین بھی امید ہے کہ ہم بھی تم پر
غالب ہونگے اور مومنون کو اونکی اس خوشی سے رنج پہونچا پس حق سبحانہ تعالی نے
یہہ آیہ کریمہ نازل کی اور فرمایا کہ اب واقعی رومی مغلوب ہوگئے ہین اور تم بھی تو ابھی
مغلوب ہو مگر بضع سنین کے بعد رومی پھر غالب ہونگے اور تم بھی قریش پر غالب ہوگے
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس آیہ کریمہ کے نزول کے بعد مشرکین سے کہا کہ تمہاری
بات پوری نہوگی اور تمھاری آنکھین ٹھنڈی نہ رہینگی دیکھو اب سے نو برس مین رومی پھر
غالب ہونگے ابی بن خلف مشرک نے کہا رومی غالب ہونگے اور اگر غالب ہون تو میرے
تمہارے شرط سے دس دس جوان اونٹون پر اگر رومی غالب ہون تو مین دونگا نہین تو تم
دیجیو اور تین برس کی مدت قرار پائی ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خدمت نبوی صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین آکر یہہ تمام بیان کیا آپنے فرمایا بضع تین سے نو تک ہوتے ہین جا مال اور
مدت اور زیادہ کر پس صدیق رضی اللہ عنہ نے لوٹکر نو برس کی مدت سو سو اونٹ کی
شرط پر مقرر کی اور جانبین سے ضامن لیے گئے اور اسی مدت مین پہر فارسیون اور رومیون
مین لڑائی ہوئی اور موافق خبر الہی کے رومی پھر غالب ہوئے اور ملک عرب مین اس خبر کی تحقیق فتح
کے دن یا غزوہ حدیبیہ کے زمانہ مین ہوئی اور دونون دن مسلمانون کی فتح کے تھے
پہلے دن کی تو فتح ظاہر ہے اور دوسرے دن مین وہ صورت صلح پیش آئی کہ جس سبب سے
مکہ معظمہ فتح ہوا اور صدیق رضی اللہ عنہ نے بعلی التقدیر پیرائی سے اور دوسری تقدیر پر
اوسکے ضامن ہوئے اسواسطے کہ ابی بن خلف غزوہ احد مین مقتول ہو چکا تھا

(۱۹) اوسیوین پشین گوئی سورہ احزاب کے پانچوین رکوع مین فرمایا مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا ۝ ترجمہ محمدؐ نہین باپ کسی کا تمھارے مردون مین لیکن رسول ہی اللہ کا اور مہر نبیون پر اور ہے اللہ سب چیز جانتا انتہے اس آیہ کریمہ مین پشین گوئی ہے کہ کوئی مرد جو فرزند آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جوان نہین ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا

(۲۰) بیسوین پشین گوئی سورہ صافات کے پانچوین رکوع مین فرمایا وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِينَ ۝ إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنصُورُونَ ۝ وَإِنَّ جُندَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندون کے حق مین جو رسول ہین بیشک انھین کو مدد ہوتی ہے اور ہمارا لشکر جو ہے بیشک وہی غالب رہے سو تو پھیر انسے کچھ نا ایکوقت تک انکو دیکھتا رہ کہ آگے دیکھہ لین گے انتہے اس آیہ کریمہ مین پشین گوئی ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غالب ہونگے اور کفار مغلوب ہونگے وبحمدہ اللہ العظیم ایسا ہی ظہور مین آیا ۔

۲۱ اکیسوین پشین گوئی سورہ دخان کے پہلے رکوع مین فرمایا فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ۝ يَغْشَى النَّاسَ هَٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ إِنَّا مُؤْمِنُونَ ۝ أَنَّىٰ لَهُمُ الذِّكْرَىٰ وَقَدْ جَاءَهُمْ رَسُولٌ مُّبِينٌ ۝ ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوا مُعَلَّمٌ مَّجْنُونٌ ترجمہ سو تو راہ دیکھہ جسدن کہ لاوے آسمان دہوان صریح جو گھیرے لوگون کو یہہ ہے دکھہ کی مار اے رب کہولدی ہمسے یہہ آفت ہم یقین لاتے ہین کہان ہے اونکو سمجھنا اور آچکا اون پاس رسول کہول سنانیوالا پھر اس سے پھیرے اور کہنے لگے سکھایا ہوا ہے باؤلا انتہے اس آیہ کی تفسیر مین دو قول ہین ایک یہ کہ پشین گوئی اوس عذاب شدت قحط کی ہے جو قریش پر مسلط ہوا اور جسمین وہ مردار وغیرہ کھاگئے اور کئی برس تک وہ اوسمین مبتلا رہے اور دہوان ایام محنت مین سبب

شدت بھوک کی زمین و آسمان کے درمیان نظر پڑا کرتا ہے اور اوسی کو دخان مبین فرمایا ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ یہہ دھواں قیامت مین ہوگا اور کافر اوس سے بیہوش ہوکر گر پڑینگے اور مومنون کو اوس سے زکام کی کیفیت پیدا ہوگی اور پہلی تقدیر پر اس آیت کی گویا ہولیا اور دوسرے قول پر قیامت کو ہوگا ؛

(۲۲) بائیسوین آیت گوئی سورہ دخان مین اسی آیہ کے بعد فرمایا اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْکُبْرٰی اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ترجمہ ہم کھولتے ہین عذاب تھوڑے دنون تم پھر وہی کرتے ہو جسکو ہم پکڑینگے ہم بڑی پکڑ پکڑینگے بدلا لینے والے ہین جب شدت محط ہوئی ابوسفیان خدمت نبوی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین حاضر ہوا اور عرض کیا کہ آپ صلہ رحمی کا حکم کرتے ہو اور آپ کی قوم ہلاک ہوئی جاتی ہے جناب باری جلشانہ مین دعا کیجئے کہ یہ عذاب اپکی قوم پر سے اوٹھے آپنے دعا کی اور وہ عذاب برطرف ہوا مگر اس آیہ کریمہ مین فرمایا کہ جب ہم عذاب تھوڑے سے دنون کو اوٹھا لینگے تم پھر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تکلیف کے درپے ہوگے اور پھر ہم بڑی پکڑ پکڑینگے اور ایسا ہی ظہور مین آیا کہ بعد رفع عذاب کے پھر عداوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین سرگرم ہوئے اور اللہ عزوجل نے بھی موافق وعدہ کی پھر پکڑا اور بدر کے روز سخت پکڑ مین پکڑے گئے اور قید ہوئے اور پہلے صحیفون مین بھی غزوہ بدر کے بیان مین لفظ دن واقع ہوا ہے اور بیان غزوات مین وہ بشارت منقول ہے ؛

(۲۳) تیئیسوین آیت گوئی سورہ محمد کے چوتھے رکوع مین فرمایا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ ثُمَّ لَا یَکُوْنُوْٓا اَمْثَالَکُمْ ترجمہ اور اگر تم پھر جاؤگے بدل لیگا کوئی لوگ سوا تمہارے پھر وہ نہونگے تمہاری طرح انتہی اس آیہ کریمہ مین یہ شبہ نہین ہے کہ سوائے دیار عرب کے اور ملکون مین بھی اصحاب دین پیدا ہونگے اور موافق ترین اقوال کے اس قوم سے فارس والے مراد ہین اور ہزارہا علما اور فضلا وہان پیدا ہوئے

اور امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ بھی فارس سے ہین اور حدیث شریف مین وارد ہوا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم وہ کون ہین اور سلمان فارسی رضی اللہ عنہ آپ کے پاس حاضر تھے آپنے سلمانؓ کی ران پر ہاتھ مار کے فرمایا ھذا وقومہ یعنے اور قوم اوسکی۔

(۲۴) جو یہ سین شین گوئی سورہ فتح کی شروع مین آنحضرت صلعم کو خطاب کرکے فرمایا اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا ترجمہ ہمنے فیصلہ کردیا تیرے واسطے فیصلہ صریح اسنتے غزوہ حدیبیہ مین یہہ آیہ نازل ہوئی اور اسمین بشارت دی کہ یہی صلح باعث مکہ معظمہ کے فتح کی ہوگی اور ایسا ہی ہوا وَمَنْ أَصْدَقُ مِنَ اللَّهِ قِيلًا ط

(۲۵) یہ سین شین گوئی سورہ فتح کے آخر دوسرے رکوع مین فرمایا سَيَقُولُ الْمُخَلَّفُونَ إِذَا انطَلَقْتُمْ إِلَىٰ مَغَانِمَ لِتَأْخُذُوهَا ذَرُونَا نَتَّبِعْكُمْ يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا كَلَامَ اللَّهِ قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ترجمہ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلوگے تم غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا تو کہہ تم ہمارے ساتھ ہرگز نہ جاؤگے یون ہی کہدیا اللہ نے پہلے سے پھر اب کہینگے نہین تم جلتے ہو ہمارے بھلے سے کوئی نہین پر وہ سمجھتے نہین تھے مگر تھوڑا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جسوقت عمرہ کا ارادہ کیا تو عرب کے قبیلونسے جو مسلمان ہوگئے تھے مثل سلم اور مزینہ وغیرہما کو ہمرکابی کیلئے اشارہ فرمایا مگر وہ ہمرکابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے جو مبدء فتوحات تھا محروم رہے اور یہان حدیبیہ مین صلح ہوگئی اور لڑائی ہوتے ہوتے رہ گئی۔ اور بیعۃ الرضوان بھی ہوئی اور اللہ عزوجل اونسے راضی ہوا اور اون کو اجر عاجل امر اطاعت و فرمانبرداری خیبر و تولاح خیبر کا عطا فرمایا اور اوسکی اس آیہ کریمہ مین شین گوئی کی کہ اوسکو ایسا فرمایا کہ گویا غنیمت رکھی ہوئی ہے فقط اوٹھا لینے کو جاتا ہے چنانچہ موافق وعدہ الٰہی

وہ فتح ہوا لیکن حکم دیدیا کہ جو اس سفر میں ساتھ نہیں ہوا وہ اس غنیمت کی حاضر ہونے
محروم رہے چنانچہ کوئی اوسمیں حاضر نہیں ہوا اور وہ حصہ خاص بیعۃ الرضوان والے کا رہا
(۲۵) پچیسویں پشین گوئی اس سورہ فتح کے آیہ کریمہ کی بعد فرمایا قُلْ لِّلْمُخَلَّفِيْنَ
مِنَ الْاَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ اِلٰى قَوْمٍ اُولِيْ بَاْسٍ شَدِيْدٍ تُقَاتِلُوْنَهُمْ اَوْ يُسْلِمُوْنَ فَاِنْ تُطِيْعُوْا يُؤْتِكُمُ اللّٰهُ اَجْرًا حَسَنًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُمْ
مِّنْ قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ ترجمہ کہہ پیچھے رہگئے گنواروں کو کہ تم بلاوینگے
گے ایک لوگوں بڑی سخت کڑو سے تم اون سے یا وہ مسلمان ہونگے پھر اگر حکم مانوگے
دیگا اللہ تمکو نیک اجر اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے پہلی بار مار دیگا تمکو دکھہ کی مار
اور اس قوم بڑی سخت سے باہمراہی مسیلمہ کذاب کے مراد ہیں اور صدیق رضی اللہ عنہ کے
زمانہ میں بھیجا لڑائی واقع ہوئی اور اللہ عزوجل نے فتح دی اور مسیلمہ کذاب مارا گیا یا قبیلہ ہوازن
مراد ہے جو غزوہ حنین میں مقابل تھے اور یا فارس اور روم کے مراد ہیں اور چاروں تقدیر
پر یہ پیشین گوئی پوری ہو چکی ۞ چھبیسویں پشین گوئی سورہ فتح کے تیسرے رکوع
(۲۶) کے شروع میں فرمایا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ
الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا
قَرِيْبًا وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ ترجمہ
اللہ خوش ہوا ایمان والوں سے جب بیعت ملا رہے تھے تجھ سے اوس درخت کے نیچے پھر جانا
جو اونکے جی میں تھا پھر اوتارا اوپر چین و آرام اور انعام دے اونکو ایک فتح نزدیک اور
غنیمتیں چو اونکو ملینگی اور ہے اللہ زبردست حکمت والا انتہی اس آیہ کریمہ میں خیبر کو
فتح قریب فرمایا چنانچہ اس صلح حدیبیہ کے بعد ہی فتح ہوا اور بہت سی غنیمتیں فارس و روم
وغیرہ کی اللہ عزوجل نے مسلمانوں کو عنایت کیں ۞
ستائیسویں پیشین گوئی سورہ تحریم کے تیسرے رکوع میں فرمایا اَمْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ

جَمِيعٌ مُنْتَصِرٌ سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّوْنَ الدُّبُرَ ۝ ترجمہ کیا کہتے ہیں ہم سب کا
میل بھی مدد لینے والے اب شکست کھاوینگا ۔ میل اور بھاگینگے پیٹھ دیکر انتہی یہ غزوہ
بدر کی شکست کفار کی بقید ہزیمت خبر ہے اور ایسے ہی واقع ہوا ہے اور آنحضرت صلی
علیہ آلہ وسلم غزوہ بدر میں پھرتے تھے اور فرماتے تھے سیھزم الجمع ویولون الدبر
اور اس سے اشارہ تھا کہ وہ ہزیمت کفار پر آج واقع ہوگی اور حضرت فاروق رضی اللہ عنہ نے
یہ روایت سنی ۔ اٹھائیسویں شین گوئی سورہ نصر میں فرمایا اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ ۲۸
وَالْفَتْحُ وَرَاَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُوْنَ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اَفْوَاجًا فَسَبِّحْ بِحَمْدِ
رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ ترجمہ جب پہونچ چکی مدد اللہ کی اور
فیصلہ اور تو نے دیکھے لوگ داخل ہوتے اللہ کے دین میں فوج فوج تب پاکی بول اپنے رب کی
خوبیاں اور گناہ بخشوا اپنے رب سے بیشک وہ معاف کرنیوالا ہے ۔ یہ سورہ اخیر عمر رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نازل ہوئی اور اسمیں فرمایا کہ کافر شناسی کرتے تھے فیصلہ آپ کا
فتح ہوچکا اور ملک عرب میں مسلمان قابل کے دل ہوجینگے وعدہ سچا ہوا اب امت کی گناہ کے
بخشش کی طلب کرو تا درجہ شفاعت کا ملے اور اس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سمجھ لیا
دنیا میں جو میرا کام تھا وہ پورا ہوا فقط کار آخرت باقی رہا جو شفاعت امت ہے اور سفر آخرت
قریب آیا اور اس سورہ کے نزول سے دو مہینے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتقال
فرمایا اور کوئی پوری سورہ اس سورہ کے نازل ہونیکے بعد نازل نہیں ہوئی روایت ہے
کہ بعد نازل ہونے اس سورہ کے آپنے یہ سورت پڑھی حضرت عباس رضی اللہ عنہ رو پڑے
آپنے فرمایا کیوں روتے ہو عرض کیا کہ اس سورہ میں آپ کے انتقال کی خبر ہے آپنے فرمایا
تا میں اور کشاف میں روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سورہ کے نازل ہونیکے
بعد حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بلایا اور فرمایا اے میری بیٹی میری وفات کی خبر دی ہے
شعر نامہ رسید از جہان بھر مرا ۔ عزم رحیل میکند دست بر بر مرا

پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا روئیں پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اہلبیت سے
پہلے میرے پاس تم پہونچو گی پس حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ہنس پڑیں اور ایسے ہی ظہور میں
آیا کہ تمام اہل بیت نبوی سے پہلے بعد انتقال آپکے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے چھ مہینے
گذرنیکے بعد اس جہان فانی سے انتقال فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملاقات کی

دوسرا مقصد حدیث شریف کی پیشین گوئیونکے بیان میں

پہلی پیشین گوئی عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من ارض الحجاز تضیء اعناق الابل
ببصریٰ رواہ البخاری ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہا اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت نہین قایم ہوگی تاوقتیکہ نہ نکلے آگ حجاز سے جس سے روشن
ہوجاوین گردنین اونٹونکی بصرے مین اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے روایت کی ہے
اور یہہ آگ جو علامت قیامت سے ہے ۶۵۴ ہجری مین حجاز مین نکلی اور نکلنا اوسکا بتواتر ثابت
ہے اور بیان اوسکا یہہ ہے کہ سنہ مذکور کی ماہ جمادی الآخر کو مدینہ منورہ سے ایکمنزل کی فاصلہ
پر ہفتہ کے دن یہ آگ ظاہر ہوئی اور روشنی اوس آگ کی ایسی تھی کہ اون رات سے دن
شرماتا تھا اور رات کو اہل مدینہ دن کی مانند کام کرسکتے تھے اور چاند اور سورج کی روشنی اون
دونمین ماندہ ہوگئی تھی اور بعض اہل مکہ نے روشنی اوسکی بصرے اور بصرے مین دیکھی اور تنگل
تک ظہور اوسکا رہا اور پھر ظہور اوسکا زیادہ ہوا اور اسی وجہ سے بعضون نے لکھا ہے کہ تیسری
جمادی الآخر کو بدھ کے دن یہ آگ ظاہر ہوئی مگر صحیح یہہ ہے کہ شروع اوسکا غرہ جمادی الثانی کو
ہوا اور زیادتی ماہ مذکورہ کی تیسری تاریخ کو ہوئی اور چہارشنبہ سو زلزلہ بھی اوسکے ساتھہ آیا
اور سب مین بلند لگی اور اوس جنگل کے بسنے والون کے لئے ڈراونی ڈول ہونیلگے گویا کہ
زمین ایک کشتی ہوگئی تھی جو کسی دریائے ذخار مین ڈانوان ڈول ہوتی ہو اور تمام اہل مدینہ
کو اس زلزلے سے اپنی ہلاکت کا یقین ہوا اور جمعہ کو تو پھر کچھہ ٹھکانا ہی نرہا دوپھر کیوقت

آسمان مین دہوان پھیل کر مثل آگ کے بھڑک اٹھا اور قریظہ مین جامع التنعیم کے
پاس یہ دہوان ٹھیرا اور اُسمین ایک بڑے شہر کی صورت نظر پڑتی تھی اور اُسکے گرد قلعہ
بنا ہوا نظر آتا تھا اور اس قلعہ پر کنگرے اور برج بھی موجود تھے اور اوسکے اندر کے
بھی آدمیون کی صورتون مین نظر آتے تھے - اور جس پہاڑ
پر وہ گذرتی تھی اوسے ٹکرے ٹکرے کر دیتی تھے اور پگھلا دیتے تھے اور درختون
کو جلاتے تھے اور پتھرون کو پانی کر دیتے تھے اور اوسمین سے ایک نہر سرخ اور ایک نیلی بہتی
نظر پڑتی اور گرج کی آواز اوسمین سے آتی تھی اور پرندون اور پتھرون کو اپنے آگے رکھتے ہے مگر بر
رحمۃ للعالمین محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ مین جو بے ضرر آتی تھی اور ایک
پتھر اوتا حرم مدینہ مین داخل نہا اور خارج تھا خارج کو پہونچ دیا اور اوسکو جو حرم مدینہ منورہ مین
نہا جلا سکے اور دہان آگر ہو گئی اور ستاسیون رجب کو شب معراج مین پیدا آگ بجھ
ہو گئی اور امام قسطلانی شارح بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رسالہ مسمی بجمل الایجاز فی الحجاز
بنا کر الحجاز اس آگ کے حال مین لکہا ہے اور اس آگ کے ظہور کو صدق اکثر حدیثون کا جو بہ سنت
احوال آگ دوزخ کے قران و حدیث مین وارد ہوئی ہے علامت قیامت سے ہو

دوسری حدیث کو بھی عن ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ینزل ناس من امتی بقاع یسمونہا البصرۃ عند نہر یقال لہ دجلۃ یکون
علیہ جسر یکثر اہلہا ویکون من امصار المسلمین واذا کان آخر الزمان
جاء بنو قنطورا عراض الوجوہ صغار الاعین حتی ینزلوا علی شط النہر فیفترق
اہلہا ثلث فرق فرقۃ یاخذون فی اذناب البقر والبریۃ وہلکت فرقۃ فیحملون
ذراریہم خلف ظہورہم ویقاتلونہم وہم الشہداء رواہ ابوداؤد

ترجمہ ابی بکرہ سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کی کچھ
ایک میدانمین اوترینگے جسکا نام بصرہ رکھتے ہین ایک نہر کے پاس جسکو دجلہ کہتے ہین اور

اور اوسکے رہنے والے بہت ہونگے اور وہ مسلمانونکی چھٹی پشت مین ہی ہوگا اور جب آخر زمانہ ہوگا تو آوینگے قنطورا کے بیٹے چوڑے مونھ اونکے ہونگے اور آنکھین چھوٹی ہونگی یہانتک کہ وہ اوتریںگے نہر کے کنارے پر پس شہر والے تین فرقے ہوجاوینگے ایک فرقہ اونمین اور جلیون کی دمونکے پیچھے ہوگا اور ہلاک ہوئے اور ایک فرقہ امان چاہیگا اور یہ بھی ہلاک ہونگے اور ایک گروہ اپنی اولاد کو اپنی پشت پر ڈالینگے اور لڑینگے اور یہ بھی شہید ہونگے ابوداود نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اس حدیث مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بغداد کی آبادی اور معموری کی خبر دی اور بصرہ بغداد کے قریب ایک شہر ہے اور بغداد کا باب البصرہ اسی طرف کا دروازہ ہے اور یہ شہر دجلے پر ہی آباد ہوا اور جب تخت خلافت شاہان عباسی رہا اور ۶۵۶ھ ہجری مین جسمین آپنے جزری ستھی ظہور مین آیا کہ ترک چڑھ آئے اور باہل بغداد تین گروہ ہوگئے ایک کسان بنے وہ بھی ہلاک ہوئے ایک گروہ امان چاہتے ہوئے نکلے وہ بھی مارے گئے اور معتصم باللہ اخیر خلیفہ عباسی بھی اسی گروہ مین تھا اور ایک گروہ لڑا اور لڑتے لڑتے میدان مین شہید ہوئے اور زندگی ابدی حاصل کی ۔

تیسری پیشین گوئی وعن جابر بن سمرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیفتحن عصابۃ من المسلمین کنز آل کسریٰ الذی فی الابیض رواہ مسلم ۳

ترجمہ روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے البتہ کھولے گی ایک جماعت مسلمانون کی خزانہ آل کسریٰ کا جو کوشک سفید مین ہے اس حدیث کو مسلم نے نقل کیا ہے کسریٰ فارس کی بادشاہ کا لقب تھا اور ابیض مدائن مین ایک قلعہ تھا اور فارس والے اسی سفید کوشک کہتے تھے اور اب اوسکی جگہ مدائن مین مسجد ہے اور یہ خزانہ سیدنا عمر الفاروق رضی اللہ عنہ کی زمانہ مین مسلمانون نے نکالا ۔ مسلم

چوتھی پیشین گوئی وعن رافع بن عتبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تغزون جزیرۃ العرب فیفتحها اللہ ثم تغزون فارس فیفتحها اللہ ثم
تغزون الروم فیفتحها اللہ ثم تغزون الدجال فیفتحها اللہ رواہ مسلم
ترجمہ روایت ہے رافع بن عتبہ سے کہا او سنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
تم جہاد کروگے جزیرہ عرب پر پس اللہ فتح عنایت کریگا تمکو پھر جہاد کروگے فارس پر پس اللہ
فتح دیگا او سپر پھر جہاد کروگے روم پر پس اللہ فتح دیگا او پر پھر جہاد کروگے دجال سے
ساتھہ پس اللہ فتح عنایت کریگا تمکو او سپر مسلم نے یہ حدیث نقل کی ہے انتہی
جزیرہ عرب مین فتح حاصل ہوئی اور ایسی ہی فارس و روم بھی مفتوح ہوا اور یہہ تینون پیشین گوئیان
پوری ہوئین جو کچھی باقی ہے وہ دجال پر فتح پانی ہے اور انشاء اللہ اوس پر بھی اللہ تعالی
فتح عنایت کریگا اور یہ پیشین گوئی پوری ہوگی ۔

پانچون پیشین گوئی عن ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا تقوم الساعة حتی تقتتل فئتان عظیمتان تکون بینهما مقتلة
عظیمة دعوتهما واحدة ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلعم
نے فرمایا قیامت قایم نہوگی تاوقتیکہ قتال نکرلین دو جماعت ہوویگا اونکے
بیچ قتال اور اون دونون کا ایک دعوی ہوگا یہہ پیشین گوئی ہے اوس لڑائی کے
بابت درمیان سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ وجہہ اور امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے ہوئی اور دونون
کا ایک دعوی تہا کہ ہر ایک اپنی حقیت کا دعوی کرتا تہا مگر حق بجانب سیدنا علی ابن ابیطالب کرم اللہ

چھٹی پیشین گوئی عن ابی بکرة قال رایت النبی صلی الله علیه وسلم
علی المنبر والحسن ابن علی الی جنبه وهو یقبل علی الناس مرة وعلیه اخری
ویقول ان ابنی هذا سید ولعل الله یصلح به بین الفئتین العظیمتین من المسلمین
رواہ البخاری ترجمہ روایت ہے ابی بکرہ سے کہا دیکہا میںنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کو منبر پر اور حسن ابن علی رضی اللہ عنہما آپ کے پہلو مین بیٹہے تہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

ایکدفعہ لوگون کی طرف توجہ فرماتے تھے اور دوسری مرتبہ حسن ابن علی کی طرف یعنی
لوگون کیطرف واسطے وعظ و نصیحت کے توجہ فرماتے تھے اور حسن ابن علی رضی اللہ عنہما کو ازراہ
شفقت و محبت دیکھکر آنکھین مبارک ٹھنڈی فرماتی تھے اور اوسوقت ایسا فرماتی تھے
کہ یہہ میرا سید ہے اور امید ہے کہ اللہ تعالی اسکی سبب سے ایکدو بڑی جماعتون من
مسلمانون کی صلح کرادیگا اور یہہ دو بڑی جماعتین جمراہیان حضرت امام حسن اور جمراہیان
امیر معاویہ رضی اللہ عنہ دو بڑی من مسلمان تھے اور لڑائی برابر مسلمانون مین چلی جاتی تھی مگر بتفصیل جو
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے مسلمانونمین صلح ہوگئی اور لاکھون بندگان خدا بچ گئے
اور پیشین گوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی پوری ہوگئی ۔

ساتوین پیشین گوئی عن ام الفضل بنت الحارث انہا دخلت علی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم فقالت یارسول اللہ انی رایت حلما منکرا اللیلۃ
قال وما ہو قالت شدید قال وما ہو قالت انہ کان قطعۃ من جسدک قطعت
ووضعت فی حجری فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت خیرا تلد فاطمۃ
ان شاء اللہ غلاما فیکون فی حجرک فولدت فاطمۃ الحسین فکان فی حجری کما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخلت یوما علی رسول اللہ صلعم
فوضعتہ فی حجرہ فکانت منی التفاتۃ فاذا عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تہریقان الدموع قالت فقلت یانبی اللہ بابی انت وامی مالک قال اتانی
جبریل فاخبرنی ان امتی ستقتل ابنی ہذا فقلت ہذا قال نعم واتانی بتربۃ
من تربۃ حمراء ترجمہ روایت ہی ام الفضل حارث کی بیٹی سے کہ وہ بیان کرتی تھی کہ میں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئی اور مینے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلعم میں آج
کی رات ایکخواب دیکھا ہے آپنے فرمایا کیا ہے وہ مین نے عرض کیا وہ سخت ہے آپ نے فرمایا
کیا ہے وہ بیان کیا کہ مینے خواب مین دیکھا ہے کہ ایک ٹکڑا آپکے جسم مبارک سے کاٹا گیا

اور میری گود میں کیا گیا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تو نے اچھا خواب دیکھا ہے انشاء اللہ فاطمہ کے لڑکا پیدا ہوگا اور تیری گود میں ہوگا یعنی پرورش کریگی پس ایسا ہی حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پیدا ہوئے اور وہ میری گود میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کی موافق پس ایکروز میں خدمت نبوی صلعم میں حاضر ہوئی اور میں حسین کو اپنی گود میں کھیلا رہی تھی اور طرف مجھ توجہ ہوئی تھی کہ ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں مبارک سے آنسو بہتے ہیں دیکھا اسے پس عرض کیا میں نے آپ پر میرے ماں باپ قربان آپکی آنکھوں مبارک سے آنسو کیوں جاری ہوگئے فرمایا ابھی میرے پاس جبرئیل آئی اور مجھکو خبر دی کہ میری امت میرے اس بیٹے کو قتل کریگی یعنی ازراہ ظلم شہید کریگی میں عرض کیا اسکو فرمایا اور لائی میرے پاس جبرئیل تھوڑی سی سرخ مٹی زمان کی مٹی کے یعنی جس جگہ یہ شہید ہونگے وہاں کی جبرئیل مٹی لائے اور وہ میدان کربلا تھا اور آپ ہیں شہید ہوئے ۔

+ آٹھویں پیشین گوئی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ثقیف کذاب ومبیر فقال عبد اللہ بن عصمۃ الکذاب ابو المختار والمبیر هو الحجاج بن یوسف وقال هشام بن حسان احصوا ما قتل الحجاج صبرا فبلغ مائۃ الف وعشرین الفا رواہ الترمذی ورویہ مسلم فی الصحیح حین قتل الحجاج عبد اللہ بن الزبیر قال ایضا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثنا ان فی ثقیف کذاب ومبیرا فاما الکذاب فرأیناہ واما المبیر فلا اخالک الا ایاہ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبیلہ ثقیف بن ایک بڑا جھوٹا ہوگا ہے اور ایک مفسد اور ہلاک کرنیوالا کہا عبد اللہ بن عصمہ نے بڑا جھوٹا تو وہ مختار ہے جسنے دعوی نبوت کیا اور آخر کار موافق وعدہ الٰہی مارا گیا اور ہلاک کرنیوالا وہ حجاج بن یوسف ہے اور ہشام بن حسان نے کہا ہے لوگوں نے ان مقتولوں کو جو حجاج بن یوسف کو شمار کیا جاوے تو ایک لاکھ بیس ہزار ہوئے اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا

کہ جبوقت حجاج نے عبداللہ ابن زبیر کو شہید کیا کہا اسماء نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہمسے یہ بیان کی تھی کہ ثقیف مین ایک کذاب اور ایک مبلا کو ہوگا پس کذاب تو ہم دیکھ چکے
یعنی وہ مختار تہا اور مبلا کو میرے خیال مین تو حجاج بن یوسف وہی مبلا کو ہے جسکی مجھن نے
صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی ۔

۹ نوین پیشین گوئی عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
اذا رأیتم الذین یسبون اصحابی فقولوا لعنۃ اللہ علی شرکم رواہ الترمذی
ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے کہا اوسنے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے
جبوقت دیکھو تم اون لوگون کو کہ بُرا کہتے ہون میرے اصحاب کو پس کہو تم اللہ کی لعنت ہو
تمہارے شر پر اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور مصنف اشاعۃ السنۃ نے بھی اس پیشین گوئی کو اپنے خراج مین روا فضل

۱۰ دسوین پیشین گوئی عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی مرضہ الذی مات فیہ ادعی لی ابابکر ابالک واخاک حتی اکتب کتابا فانی اخاف ان یتمنی
متمن ویقول قائل انا اولی ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر رواہ مسلم وفی
کتاب الحمیدی انا اولی بدل انا ولا ترجمہ روایت ہے عائشہ سے کہ کہا اوسنے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے پاس اپنے باپ اور بہائی کو بلا دے تاکہ لکھدون
مین سند خلافت کی پس تحقیق مجکو خوف ہوتا ہے کہ تمنا کرے کوئی تمنا کرنیوالا اور کہے کوئی
کہنے والا کہ مین مستحق خلافت ہون اور میرے سوا کوئی مستحق خلافت نہین ہے انکار کریگا
اللہ اور مومن مگر ابوبکر کو یعنے خلیفہ بلافصل میرے بعد ابوبکر ہوگا اللہ بھی ابوبکر ہی کو خلافت
کو پسند فرمائیگا اور مسلمان بھی ابوبکر ہی کو پسند کرینگے اور ایسا ہی ظہور مین آیا مسلم
یہ حدیث نقل کی ہے اور حمیدی نے کتاب مین انا ولا کی جگہ لفظ انا اولی ہے یعنی کہی کہ مین
مستحق ہون خلافت کے لئے ۔

گیارہوین پیشین گوئی وعن ابی موسی الاشعری قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فی حائط من حیطان المدینۃ فجاء رجل فاستفتح فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ ففتحت لہ فاذا ابوبکر فبشرتہ بما قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ ..... وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتح لہ وبشرہ بالجنۃ فاذا عمر
فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ ثم جاء رجل فاستفتح فقال افتح لہ و
بشرہ بالجنۃ علی بلوی تصیبہ فاخبرتہ بما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فحمد اللہ ثم قال اللہ المستعان متفق علیہ ترجمہ روایت ہے ابوموسیٰ اشعری سے
کہا اوسنے تہا میں ساتھ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک باغ میں مدینہ کے باغوں سے
اور اوس باغ کا دروازہ بند تھا پس آیا ایک شخص اور اوسنے دروازہ کھلوانا چاہا اور کہا
اوسسے پہچانا پس فرمایا نبی صلعم نے اوسکے لئے دروازہ کیولدے اور خوشخبری جنت
کی اوسکو سنادی پس پہنچے دروازہ جاکر کھولا پس ناگاہ ابوبکر ہے پس بشارت دی میں
ساتھ اوسکے کہ فرمایا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پس حمد بجالایا اللہ کی ابوبکر
پھر ایک شخص آیا اور اوسنے دروازہ کھلوایا پس فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوسکے لئے دروازہ کیولدے اور جنت کی خوشخبری اوسے دے پس کیولا میں دروازہ
میں شخص کیلئے پس ناگاہ وہ شخص عمر ہے پس خبر دی میں ساتھ اوسکے کہ فرمایا تہا
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پس تعریف بجالایا اللہ کی عمر پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوایا
پس فرمایا حضرت نے اوسکے لئے دروازہ کیولدے اور بہشت کی خوشخبری سنادے اوسکو
علیحدہ کہ پہونچیگی اوسکو پس کیولا میں نے دروازہ پس ناگہان وہ شخص عثمان ہے پس خبر
دی میں ساتھ اوسکے کہ فرمایا تھا حضرت نے پس شکر کیا اللہ کا عثمان نے پھر کہا اللہ ہی
مدد چاہا گیا ہے یہہ حدیث بخاری اور مسلم نے نقل کی ہے اور عثمان جیسے بڑے
اور بلاؤں کے ساتھ شہید ہوئے ظاہر و باہر ہے

بارہوین پیشین گوئی وعن عبدالرحمن بن سلیمان قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سیأتی ملک من ملوک العجم یملک عشرین علی الدمشق کلہا الا دمشق رواہ ابوداؤد مترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن سلیمان سے کہ کہا اونہون نے فرمایا رسول اللہ صلعم نے قریب ہے کہ آویگا ایک بادشاہ عجم کے باہ ماہون کا پس غالب ہوگا تمام شہرون پر سوائے دمشق کے اس حدیث کو ابوداؤد نے نقل کیا ہے اور یہ اسمیں تیمور کی خبر ہے اور یہ بادشاہ سوائے دمشق کی اور تمام شہرون پر غالب ہوگیا تھا

واللہ اعلم علمہ واتم واحکم

دوسرا باب کلام مجید کے بیان مین

پہلی فصل اس بیان مین کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نیا کلام الہی نازل ہوگا اور وہ قرآن شریف ہے **دلیل اول** بشارت مصطفائیہ کے دسوین اور گیارہوین دہس مین ہے خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ ای جو تم سمندر پر گذرتے ہو سلع کے بسنے والے ایک گیت گاؤ منلے گیت یعنی کلام الہی ہے اور زبور کا ترجمہ گیت کیساتھ ہیبل مین کرتے ہین اور نیا گیت قرآن شریف جو صاحب شاریع پر نازل ہوا۔ **دوسری دلیل** بشارت بیت العتیق کی تیرہوین دہس مین ہے اور تیرے سب فرزند یہی خداوند سے تعلیم پاوینگے خطاب کعبہ شریف کو ہے اور فرزندان اسماعیل ذبیح اللہ اور اونکی تعلیم قرآن ہی ہوئے ہے ۔

دوسری فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف مثل توریت کے الواح پر لکھا ہوا نازل نہوگا بلکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلب مبارک پر اولا نازل ہوگا اور بواسطہ زبان نبوی کے امت کو پہونچیگا **بشارت استثنائیہ** دس ۱۸ مین اونکے لئے اونکے بھائیون مین سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے مونہہ مین ڈالونگا اور اپنا کلام قرآن مجید کلام اللہ ہے اوسکو مونہہ مین ڈالنے سے یہی مطلب ہے کہ اولا قلب رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوا اور آپ کو اونہین کلمات اور نظم سے محفوظ رکھا اور آپ نے اپنی زبان مبارک سے امت کو پہونچا دیا تیسری فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف ایک ہی مرتبہ پورا نازل ہو جائیگا بلکہ تھوڑا تھوڑا نازل ہوگا اور وہ بھی ایک جگہ نہین بلکہ از منہ متعددہ اور مقامات مختلف مین نازل ہوگا بشارت تنزیلیہ برس ۹ وہ کسکو دانش سکھاویگا اور کسکو وعظ سمجھائیگا اونکو جنکا دودھ چھڑایا گیا جو چھاتیون سے جدا کئے گئے کیونکہ حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون ہوتا جاتا ہے تھوڑا یہان تھوڑا وہان ۱۱ ہان وہ وحشی کیسے ہونٹون اور اجنبی زبان سے اس گروہ کیساتھ باتین کریگا ۱۲ اور اونسے اونسنے کہا یہ وہ آرام گاہ ہے تم اون کو جو تھکے ہوئے ہین آرام دیجیو اور یہ چین کی حالت ہے پر وے شنوا نہوئے ۱۳ سو خداوند کا کلام اونسے یہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون پر قانون تھوڑا یہان تھوڑا وہان تاکہ وے چلے جاوین اور پیچھے گریں اور شکست کھاوین اور دام مین پھنسین اور گرفتار ہوویں یہ بشارت قرآن شریف کی نزول کی ہے اور خبر اس بات کی ہے کہ قرآن مجید سورہ سورہ اور آیت آیت ہو کر نازل ہوگا اور دفعہ واحدہ مین نازل نہوگا اور آیہ کریمہ قُلْ اٰمِنُوْا بِهٖۤ اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا اِنَّ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا يُتْلٰى عَلَيْهِمْ يَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا وَّيَقُوْلُوْنَ سُبْحَانَ رَبِّنَآ اِنْ كَانَ وَعْدُ رَبِّنَا لَمَفْعُوْلًا ۞ مین اسی بشارت کیطرف اشارہ ہے اور اہل علم اسو بشارت سے جانتے تھے کہ قرآن شریف محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر دفعہ واحدہ مین نازل نہوگا بلکہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر نازل ہوگا اور پیدائش کے سو لہوین باب مین بہ نسبت اسماعیل علیہ السلام کے مذکور ہے وہ وحشی آدمی ہوگا اور زبان اسماعیل ذبیح اللہ کی عربی تھی پس قرآن شریف کے عربی زبان مین نازل ہونیکی اس بشارت مین خبر ہے

چوتھی فصل اس بیان مین کہ قرآن شریف کا شروع بسم اللہ کیساتھ ہوگا بشارت

بیت العتیق ورس اچھاڑ تو جاتے رہین اور کوہ ہلجائین پر میری مہربانی جو تجھ سے

کبھی غالب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش نکریگا خداوند جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یوں فرماتا ہے
درس ۱۳ - اور تیرے سب فرزند بھی خداوند سے تعلیم پاوینگے پھر خطاب کعبہ معظمہ کو ہے
اور خبر ہے کہ اللہ تجھپر رحم کریگا اور کلام مجید تیرے فرزندوں کی تعلیم کیواسطے نازل
ہوگا پس شروع میں اوسکی بسم اللہ الرحمن الرحیم ہو تو مناسب ہے ؛

پانچوین فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف میں نسخ احکام بھی ہوگا بشارت توریت
درس ۱۳ - پھر خداوند کا کلام اون سے یہ ہوگا حکم پر حکم حکم پر حکم قانون پر قانون قانون
پر قانون تھوڑا یہاں تھوڑا وہاں تاکہ وے چلے جاویں اور پیچھے ماری گریں اور شکست کھاویں
اور دام میں پھنسیں اور گرفتار ہوویں اس سے صاف ظاہر ہے کہ کلام مجید کو کئی مرتبہ
نازل فرما کر پورا کرینگے اوسکا فایدہ یہ ہوگا کہ کفار گرفتار ہوویں اور اوسکی صورت یہی
ہوگی کہ صف سلام میں یہ کریمہ لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ نازل ہو اور پھر غزوات اسلام میں
وَقَاتِلُوا الْمُشْرِكِينَ كَافَّةً كَمَا يُقَاتِلُونَكُمْ كَافَّةً نازل ہو اور اسکا نام منسوخ ہے
چھٹی فصل اس بیان میں کہ قرآن شریف میں یہ کریمہ قُلْ إِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ
الْآخِرَةُ عِنْدَ اللَّهِ خَالِصَةً مِنْ دُونِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ
وَلَنْ يَتَمَنَّوْهُ أَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيهِمْ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالظَّالِمِينَ ہوگی اور اوسکی
دلیل یہہ ہے کہ بشارت توریت کے درسوں مذکورہ کے بعد یہہ درس ہیں ۱ پس اے
تھے ما بنا آدمیوں چواس گروہ پر کہ یروسلم میں ہے حکمرانی کرتے ہو خداوند کا کلام سنو اے
سبکے تم کہا کرتے ہو کہ ہمنے موت سے عہد باندھا اور عالم غیب سے پیمان کیا جب وہ بہلک تازیانہ ہم
سے ہو کر چلیگا وہ ہم پر نہ پریگا کہ ہمنے جھوٹ کو اپنی پناہ کیا ہے اور دروغگوی کی آڑ میں
ستین چھپا دیا ہے اوسکی خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے دیکھو میں صیہون میں بنیاد کیلئے ایک
پتھر رکھوا ایک مہنگ مولا ایک مضبوط بنیو والا پتھر کہ اوسپر جو ایمان لاوے ناموں نکریگا
درس ۱۸ اور تمہارا عہد جو موت سے ہوا نہ ٹیگا آخر درسوں میں ذکر اس امر کا ہے کہ

ای یہود جو تم دعوی اس امر کا کرتے ہو کہ دار آخرت ہمارے واسطے ہے اور عالم غیب سے
ہمنے عہد باندھا ہے یعنے عہد اور دعوی تمہارا نا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ٹوٹے گا
اور تمسے کہا جائیگا کہ تم ایکدفعہ ہی تمنا سے موت کرو اور تم نکر سکوگے مگر تنزیل کلام مجید کیسا تھہ
ذکر کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ بواسطہ قران شریف کے اس دعوی یہود کا نقض ہوگا
اور اسمین یہ کریمہ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ الایہ نازل ہوگی اور کسی یہودی نے
تمنای موت نکی اور اگر کرتے تو ہلاک ہوتے اسلیے فرمایا وَلَنْ يَّتَمَنَّوْهُ اَبَدًا الایہ

تیسرا باب کعبہ شریف کے بیان مین

اور اس باب مین کئی فصل ہین

پہلی فصل

اس بیان مین کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امام القبلتین ہین
اور کعبہ شریف کی طرف تو آنجناب قایم کیا ہی کرینگے اور وہ آپکا اور آپکی امت کا ہمیشہ
کیلئے قبلہ ہوگا مگر کچھ زمانہ تک آپ مسجد اقصی قبلہ بنی اسرائیل کیطرف نماز قایم فرمائینگے
اور اتنی مدت تک وہ آپکا قبلہ رہیگا اور دلیل اس دعوی کی یہ ہے کہ غزل الغزلات کے
پانچوین باب مین ہے ای یروسلم کے بیٹیو مین تمہین قسم دیتی ہون کہ اگر تمہین میرا محبوب ملجائے
تم اوس سے کہیو کہ مین عشق کی بیمار ہون مسجد الحرام کے زبان سے یہ عبارت حضرت سلیمان
علے نبینا وعلیہ السلام نے ارشاد فرمائی ہے اور مخاطب مسجد اقصی ہے اور محبوب کعبہ شریف
کے محبوب جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور ملنا آنحضرت کا پروسلم کی بیٹیون سے
یعنی اون عبادت خانون سے جو اوسکی طرف کو بنے ہوئے تھے اوسکی طرف کو نماز
پڑہتے رہے اور سولہ مہینے تک مدینہ منورہ مین ہونیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسجد اقصی کی طرف نماز پڑہی ہے اور اس مدت مین وہی قبلہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا تہا اور بعد اسکے یہ حکم منسوخ ہوا اور آپ اپنے خاشق کی طرف
متوجہ ہوگئے اور عشق کعبہ سعظمہ نے قلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پر اثر کیا اور اپکو اپنا عاشق بنا لیا آیہ کریمہ قَدْ نَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ
اس امر کو بیان فرماتی ہے ؛

دوسری فصل اس بیان مین کہ کعبہ شریف ہی قبلہ دائمی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
اور آپکی امت کا ہوگا صحیفہ یسعیا علیہ السلام بشارت رحمیہ باب ۵۴ ساری باب تو
جو نہین جنتی تھی خوشی سے للکار تو جو حاملہ نہین ہوتی ہے وجد کرے گا اور خوشی سے
چلا کیونکہ خداوند فرماتا ہے کہ بی کس چھوڑے ہوئے کی اولاد حضم والی کی اولاد سے
زیادہ ہیں ۲ اپنے خیمے کے مقام کو بڑھا دے ہان اپنے مسکنون کے پردے پھیلا دریغ
مت کر اپنی ڈوریان لمبی اور اپنی میخین مضبوط کر ۳ - اسلئے کہ تو داہنے اور بائین طرف
پھیلیگی اور تیری نسل قومون کی وارث ہوگی اور اجاڑ شہرون کو بساویگی مت ڈر کہ
تو پھر پشیمان ہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جاویگی اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نکریگی
کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اوسکا نام رب الافواج ہے اور تیرا نجات دینے والا
اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا کیونکہ تیرا خدا کہتا ہے کہ خداوند
نے تجھے طلاق کی ہوئی عورت اور دل آزردہ عورت سے ہے اور جوانی مین ایک جورو کی مانند
جورو کی گئی ہو پھر بلایا ہے ۷ - مینے ایکدم کیلئے تجھے چھوڑ دیا لیکن اب مین ::::
بہت سی مہربانیون کے ساتھہ تجھے جمع لونگا قہر کی شدت کی حال مین مینے اپنا مونھہ
تجھسے ایک لحظہ چھپایا پر اب مین ابدی عنایت سے تجھپر رحم کرونگا خداوند تیرا بچانیوالا
یون فرماتا ہے ۹ - کہ میرے آگے نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے کہ جسطرح مینے
قسم کہائی تھی کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ آویگا اسیطرح اب مینے قسم کہائی
کہ مین تجھسے پھر کبھی آزردہ نہونگا اور تجھکو نہ گھرکونگا ۱۰ - پہاڑ تو جاتے رہین اور
کوہ ہل جائین پر میری مہربانی جو تجھپر ہے وہ کبھی غائب نہوگی اور میری صلح کا عہد جنبش
نکریگا خداوند جو تیرا رحم کرنیوالا ہے یون کہتا ہے ۱۱ - ای جو آزردہ مضاطرے

اور آندہی کی سی اچبالی ہوئی ہے اور تسلی سے محروم ہے دیکھہ مین تیری پتھرونکو سرمہ سے
لگاون گا اور تیری بنیاد نیلمون سے ڈالونگا ۱۲- مین تیری فصیلون کو لعلون سے
اور تیرے پھاٹکون کو چمکتی ہوئے پتھرون سے اور تیرے سارے احاطے بیش قیمت جواہر سے
بناونگا ۱۳- اور تیرے سب فرزند بھی خداوند سے تعلیم پاوینگے اور تیرے فرزندون
کی سلامتی کامل ہوگی ۱۴- اور تو راست بازی سے پایدار ہوجاویگی اور تو ظلم سے
دور رہیگی اور گھبراہٹ سے کہ وہ تیرے قریب نہ آویگی ۱۵ ممکن ہے کہ وے کبھی آوین
پر میرے حکم سے نہین جو تیری خلاف جمع ہون وے اپنون کو چھوڑکے تیری طرف
آوینگے ۱۶- دیکھہ مینے لوہار کو پیدا کیا ہے جو کوئلی آگ مین ڈال کے دھونکتا ہے
اور اپنے کام کیلیے ہتیار نکالتا ہے اور غارت گر کو خراب کرنیکے لئے پیدا کرتا ہون کوئی ہتیار
جو تیرے برخلاف بنایا گیا کام نہ آویگا اور جو زبان عدالت مین تجھہ پر چلیگی تو اوسے مجرم
کریگی انتھے درس اقولہ اری یا بخبہ بعد تیاری کعبہ شریف کے کونی رسول اللہ محمد رسول
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے آل ابراہیم علیہ السلام سے مکہ معظمہ مین مبعوث نہین ہوا اب
سبب سے کعبہ شریف کو بابخبہ فرمایا اور مسجد اقصی کی بانی کی آل موسی و عیسی علی نبینا و علیہما السلام
برسے رسول ہوتے ہین اور ہزارون پیامبر ہوئے قولہ خوشی سے چلا اور وعدہ کرکے گا
الخ جسوقت پیدائش آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوئی کعبہ شریف خوشی سے چلا
اور چارون گوشون کعبہ شریف سے آواز آئی قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مِّنْ أَنفُسِكُمْ
ترجمہ تحقیق آیا تمہاری طرف ایک رسول تم مین سے اور قریش اس آواز سے بہت گھبرا گئے تھے قولہ کیونکہ
خداوند فرماتا ہے کہ بیکس چھوڑی ہوئی اولاد حضرت والیکی اولاد سے زیادہ ہے ش کعبہ شریف کی اولاد امت
محمدیہ ہے اور امت محمدیہ کی زیادتی امتہ موسوی و عیسوی سے ظاہر ہے اسلئے کہ حضرت
موسی اور حضرت عیسی علیہما السلام کی امت بنی اسرائیل تھی اور رسالت موسوی اور عیسوی
خاص بنی اسرائیل کے لئے تھے اور رسالت محمدی ثقلین کیواسطے ہے پہ نہ

اور پھر دونوں شریعتیں منسوخ ہوگئیں مین اور شریعت احمدی باقی ہے اور منسوخ ہونے سے پہلے کبھی آپنے محمدیہ سے نہین پھری ہین اور ہمیشہ کعبہ شریف کو فرمایا اور خصم والی مسجد اقصے کہ اوسوقت قبلہ انبیا علیہم السلام تھا اور رس ۳۳ - اپنے خیمہ کے مقام کو بڑہا دے الخ تا زمانہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام فقط اوتنی ہی تھی کہ جسجگہ طواف کرتے ہین اور اوسی مطاف کہتے ہین اور بعد آنحضرت صلعم کے قریش کے مکانات خرید ہوکر مسجد مین شامل ہوئے اور مسجد نے اپنے خیمہ کے مقام کو بڑہایا اور مسجد الحرام اتنی ہوگئی کہ اب موجود ہے - اصل مسجد سے بیسون حصے زیادہ ہوگئی ہے اور اس وس مین اس سے زیادتی ہوئی مسجد الحرام کا بیان ہے اور اشارہ اسطرف ہے کہ کسیقدر مسجد الحرام زیادہ ہوجاوے مگر داخل مسجد کے حکم مین اور نیز پہلے حج خانہ کعبہ کرتے تھے وہ فقط عرب تھے اور اب تمام عالم حاجی ہوگیا ہے اور کعبہ قبلہ عالم بنگیا ہے درس ۳۴ - تو دائیں اور بائیں جانب بڑہیگی اور تیری نسل قومون کی وارث ہوگی مسجد الحرام ہی دائین اور بائین ہے اُمتہ محمدیہ ہی دائین اور بائین زیادہ پھیلی انتہائے مشرق اور انتہائے مغرب تک پہونچگئی اور نسل کعبہ شریف اُمت احمدی آل اسماعیل ذبیح اللہ قومون کی وارث ہوئی کوشیر وانیون ہی ایرانیون اور نصرانیون ہی شام مین لیا اور بہت سے ملکون کو وارث ہوئے قولہ اور اُجاڑ شہرون کو بسا دیگی ہزارون شہر مشرق سے مغرب تک امت محمدیہ سے آباد ہین والحمد للہ علی ذالک درس ۳۴ مت ڈر کہ تو پھر شرمسار نہوگی مت گھبرا کہ تو پھر رسوا نہ ہوگی کہ تو اپنی جوانی کی ننگ بھول جائیگی اور اپنی بیوگی کا عار پھر یاد نکریگی ۵ کیونکہ تیرا خالق تیرا شوہر ہے اوسکا نام رب الافواج ہے اور تیرا نجات دینے والا اسرائیل کا قدوس ہے وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا کہ خداوند نے تجھے طلاق کئی ہوئی عورت اور دل آزردہ عورت سے ہے اور جوانی مین ایک جورو کی مانند جورو کی گئی ہو پھر بلایا ش سیدنا ابراہیم اور اسماعیل علیہما السلام نے کعبہ شریف کو تعمیر کیا ہے اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل اور حضرت اسحاق علی نبینا وعلیہم السلام

کعبہ شریف کو بھی اپنا قبلہ سمجھتے تھے اور حضرت یعقوب علیہ السلام کو بنیاد مسجد اقصیٰ کی کا
حکم ہوا اور سلیمان علیہ السلام نے اسکو پورا کیا اسلئے نبی یعقوب علیہ السلام کا یہ قبلہ قرار پایا
اور زمانہ بنی اسرائیل کی رعایت ہی سے سولہ مہینے تک مسجد اقصیٰ قبلہ اُمت آنحضرت
صلے اللہ علیہ والہ وسلم کا قرار پایا مگر وہ حکم پھر منسوخ ہوا اور حکم ہو گیا کہ تا قیام قیامت
قبلہ جمیع عالم کا کعبہ شریف ہی رہیگا اور اُن دو رسوں کے یہی معنی ہیں اور خالق اللہ
عزوجل کو اوسکا شوہر قرار دیا ہے اور محاورات میں امتی قسم کے ہیں اور کعبہ شریف کو جورو
قرار دیا ہے اور وہ رد کی ہوئی کی مانند تھی کہ اپنا اور سے علاقہ پیدا کیا اور اپنے رسول ہی اوسکی
طرف بھیجنے شروع کر دئے اور اپنے غلاموں کو اوسکے دامن پکڑنیکا حکم دیا اور اوسکی
طرف نہ کوئی رسول بھیجا نہ کثرت سے پیامبر اور آپ بلائی ہوی ہو گئی کہ اپنے رسول محمد رسول
صلے اللہ علیہ والہ وسلم کو اوسکی طرف بھیجا اور تمام غلاموں کو اوسکے دامن پکڑنیکا حکم دیا
اور پھر پیشمان نہو گی اس بات کی خبر دی ہے کہ کسیوقت میں اور کوئی اب قبلہ نہو گا بلکہ
تو ہی ہمیشہ کو قبلہ اور مقصود عالم رہیگی اور مسیح رسول بنی اسرائیل بھی تیری ہی طرف
نماز پڑھیں گے اور جملہ وہ ساری زمین کا خدا کہلائیگا اور تسلی کعبہ شریف کی ہے اور
تکلیف ہو جو اوسے بتوں کے ماتھہ سے پہونچی تھی ورس ۷ - میں اکیدم کیلیے تجھے چھوڑا
لیکن اب میں بہت سی مصریانیوں کے ساتھہ تجھی سمیت لونگا ۸ - قہر کی شدت کے حال میں
میں نے گو اپنا مونھہ تجھسے چھپایا پر اب میں ابدی عنایت سے تجھپر رحم کرونگا خداوند تیرا
بچانیوالا یوں فرماتا ہے کہ میرے آگے یہ نوح کے پانی کا سا معاملہ ہے جسطرح میں نے
قسم کھائی ہے کہ پھر زمین پر نوح کا سا طوفان کبھی نہ آویگا اوسی طرح اب میں نے قسم
کھائی ہے کہ میں تجھسے کبھی آزردہ نہونگا اور تجھکو نہ گھرکونگا پہاڑ تو جاتے ہیں اور کوہ بھی
پر تیری مہربانی جو تجھپر ہے کبھی غایب نہو گی اور میری صلح کا عہد جنبش نکریگا خداوند تیرا
رحم کرنیوالا ہے یوں فرماتا ہے ذکر غزوات میں بیان ہو لیا ہے کہ سید محمد رسول اللہ صلعم

کی رسالت کے خواص مینسے صحف الہی ہی ایک یہ امر بھی تہا کہ حرم محترم مین ایکمرتبہ آپکے
لئے قتال حلال ہو اور حرم مین قتال واقع ہو اور بعد اوسکے جیسی کہ پہلے حرمت تھی
ویسی ہی پھر ثابت ہو پس اسی امر کا ان رسولون مین بیان ہے اور یہ بیان دفعیہ گلہ کعبہ شریف
کا ہے جو بلا نے کیوقت شاید کرتے کہ یہ عجب بلاد اور دیار ہوا کہ پہلے ہی بیحرمتی اور بیحرمتی
کی اور دفعیہ اس کا اس طور پر فرمایا ہے کہ جیسے کہ زمانۂ نوح علیہ السلام مین بسبب شامت کفار
کے ظہور صفت قہاریت ہوا اور تمام عالم کو ڈبو دیا تہا اور تیری جگہہ بہی پانی پھر گیا تہا
ایسے ہی اسوقت مین بسبب سزا سے تکلیف تیرے رسولؐ کے اور شامت کفار نجار کے
بی حرمتی ایکدم کے لئے ہوئی اور تجھے اس بیحرمتی کے ساتہہ انجاس اصنام سے پاک کر دیا
مگر جیسے کہ قسم کہائی گئے ہے کہ نوح کا سا طوفان پہر کبہی نہ آویگا ایسی ہی قسم کہائی گئی
کہ تیری حرمت پہر کبہی زایل نہوگی اور تجھہ مین پہر کسی کو قتال حلال نہین ہوگا اور تیرے
رسولؐ نے یہ حکم حجۃ الوداع مین سنا دیا اور سن ۱۱ ای تو جو آزردہ خاطر ہے اور تسلی سے
محروم ہے دیکھہ کہ مین تیری پتہرون کو سرمے سے لگاؤنگا اور تیری بنیاد نیلمون سے
ڈالون گا ۲ مین تیری فصیلون کو لعلون سے اور تیرے پھاٹکون کو چمکتے ہوئے جواہر
اور تیرے ساری احاطے بیش قیمت پتہرون سے بناؤنگا ۳ ش زمانہ بشارت سے
تلامذہ سید الرسل محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کعبہ شریف کے گرد مکانات حرم
محترم اور چاردیواری مسجد الحرام ہی نہتی بلکہ کعبہ شریف کی قریب ادہر اودہر قریش کے
مکانات تھے مگر بعد زمانہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے واسطے پورا ہونے وعدۂ
الہی کے تعمیر حرم شریف ایسی ہوئی کہ خوبی اوسکی بیان مین نہین آسکتی خلاصہ تواریخ مکہ
معظمہ مین ہے کہ جب کثرت ہوئی مسلمانون کی زمانہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ مین اور
مسلمان مسجد الحرام مین نہ جا سکے اور مسجد گہری ہوئی تہی قریش کے مکانون سے
اور اوسکے گرد کچہہ احاطہ وغیرہ نہا پس عمر رضی اللہ عنہ نے تجویز کی کہ مسجد بڑہائی جاوے

اور قریش کے مکانات خرید کر اور ڈھا کر مسجد مین داخل کئے اور بعضے قریشیون نے
مکانون کے بیچنے سے انکار کیا تو اُن سے زبردستی لیکر مسجد مین داخل کئے اور اُنکی قیمت
جو چار آدمیون نے مقرر کی وہی کعبہ شریف مین رکھدی اور گھر والونکے عاجز ہو کر قیمت
لے لی پس ایسی دیوارون کے بنانے کا حکم دیا جو قد آدم سے کم ہون اور چار و نظر فر
یہہ دیوار تیار ہوئین اور اُن پر چراغ روشن ہوتے تھے اور اس دیوار مین دروازے
پہلے دروازونکے سامنے بنائے گئے تھے اور یہہ تعمیر ستر ہوین سنہ ہجری مین
ہوی پھر جب ازحد زیادتی ہوئی مسلمانونکے زمانہ مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی
خلافت کی پھر زیادہ کیا مسجد کو حضرت عثمان نے اور قریش کے گھر خرید کر مسجد مین
گئے اور جس نے انکار کیا اُسے قید کا حکم دیا اور یہہ زیادتی ۲۶ سنہ ہجری نبوی صلی اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مین ہوئی اور والان مسجد مین پہلی مرتبہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے
اس دفعہ کی زیادتی مین بنائی پھر زیادہ کیا مسجد الحرام کو عبد اللہ بن الزبیر رضی اللہ
عنہما نے اور قریش کے گھر خرید کر اور سیمین داخل کئے یہہ تعمیر صحابہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
کا بیان ہی اور بانی اول انمین سے وہ ہین جنکی شان مین زبان وحی ترجمان سے وارد
ہوا ہی لوکان نبیا بعدی لکان عمر اور یہہ تجویز زیادتی مسجد تھی اُنہین امور غیبیہ سے
تھی جو امیر المومنین عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے قلب پر عالم غیب سے ریزان ہی
اور اب اور سلاطین اہل اسلام کی تعمیر کا ذکر ہی پھر تعمیر کیا اُسکو عبد الملک بن مروان نے
اور بلند کیا اُسکی دیوارون کو اور چھت اُسکی سنگلی ڈالی اور ہر ستونکے سر پر چار مثقال
سونا لگایا اور عمدہ تعمیر کی اور پھر ولید بن عبد الملک نے تعمیر عبد الملک کو اکھڑوا کر پھر
از سر نو تعمیر کی اور یہہ تعمیر محکم اور مضبوط تھی عبد الملک کی تعمیر سے یہانتک تعمیر
سلاطین مروانیہ کا بیان ہوا اب سلاطین عباسی کی تعمیر کا بیان ہی اور سنہ ۱۶۱ ہجری
مین حکم کیا ... ابو جعفر منصور عباسی نے واسطے زیادہ کرنے مسجد کے قریش کے

مکانات خرید کرکے پس زیادہ کی گئی مسجد رکن شامی کیطرف جو قریب ہی دار الندوہ کے یعنی
مصلے حنفی کی اور زیادہ کیا اسکے اسفل مین اوس منارہ تک کہ باب بنی سہم مین ہی اور
جنوبی طرف مین رند کے ڈر سے کچھہ نہ بنا سکا اسکو ویسا ہی چھوڑا مگر زیادہ عمارتی متولی
عمارت نے زیادتی کی اعلی مسجد مین اور امیر المومنین عبد اللہ نے بھی زیادتی کی
مسجد الحرام مین اور تعمیر عمدہ کی مسجد الحرام کی اور قریش کے مکانات خرید کرکے مسجد
کیطرف سے اور منہدم کرکے مسجد مین داخل کئے اور یہہ مکانات بحساب فی ڈیڑہ گز بکسو پچیس ۱۲۵
دینار کے خریدے تھے اور ازرق کی ایک زمینون مین سے اٹھارہ ہزار کو خریدے تھے اور خراعیہ کے
مکان کی اڑتالیس ۴۸ ہزار دینار قیمت دیکر مسجد مین داخل کیا اور اسی عبد اللہ مہدی نے
سنگ مرمر کے ستون مصر سے منگوائے اور مسجد مین لگوائے اور زمانہ عباسیہ مین مسجد
الحرام کی بہت زیب و زینت ہوی اور رباطین اور مدرسے کعبہ شریف کے گرد بہت بنا
گئے یہہ بیان تعمیر حرم محترم ہولیا اور تیسرا قسمتی جیسے یہان آی ظاہر و باہر ہی و من اصدق
من اللہ قیلا ورس ۱۳ اور تیرے فرزند بھی خداوند سے تعلیم پائین گے۔ یہہ قرآن شریف
کے نزول کا بیان ہی قولہ الہد تیرے فرزندونکی سلامتی کامل ہوگی کوئی شخص کیسا ہی
صاحب سلطنت و حکومت کیون نہو تمام امۃ محمدیہ کو جو فرزندان کعبہ شریف ہین ہلاک
کر سکیگا اور نیز خسف و مسخ جیسا کہ فرزندان مسجد اقصے مین ہوا یہان نہوگا کہ امۃ
رحمۃ العالمین ہی اور دجال بھی حرمین مین داخل نہوگا ورس ۱۴ تو راستبازی
سے پائدار ہوجاوگی تو ظلم سے دور رہیگی کہ نہ ڈرے گی اور گھبراہٹ سے کہ وہ تیرے
قریب نہ آویگی ۱۵ ممکن ہی کہ وہ کبھی اکٹھے ہون پر میرے حکم سے نہین جو کوئی
تیرے برخلاف جمع ہون وہ اپنونکو چھوڑکے تیری طرف آوینگے ش راستبازی
کعبہ شریف کی یہ ہی کہ فرزندان کعبہ شریف راست گو ہون اور الحمد للہ کہ سب فرزندان
کعبہ شریف راست گو ہین اور آور دروغگو فرزندان کعبہ شریف لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

ش اسکے زیادہ کسی کی بات نہیں

کہتے ہین اور سچی ہین اور اُور اسکے خلاف کہتے ہین لعد خلاف پر ہین اور کعبہ شریف
پر کبھی اٹک کبھی نہ ہوگی یعنے بعد قصہ اصحاب فیل اور وہ بھی تو ہلاک ہوی اور پندرہوین
درس مین حضرت عبداللہ ابن الزبیر رضی اللہ عنہما کی شہادت کا بیان ہی اور آگے قیامت
تک اسی امر کا بیان ہی کہ قبل قیامت کوئی کعبہ شریف کو منہدم نکر سکیگا اور جملہ یہ خداوند
کے بندونکی میراث ہی اور اُنکی راستبازی مجھسے ہی اس امر کی پیشین گوئی ہی کہ یکہ خطہ
مین قیامت تک مسلمانون کی ہی حکومت رہیگی اور اس بشارت کی جملہ تو پھر پشیمان
نہوگی سی استقال دائمی کعبہ شریف کا ثابت ہی دوسری دلیل بشارت طلوع
جلال الٰہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۶۰ اوٹھ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی اور
خداوند کے جلال نے تجھپر طلوع کیا ہی ۲ کہ دیکھہ تاریکی زمین پر چھاگئی اور نیرگی
قومون پر لیکن خداوند تجھپر طالع ہوگا اور اُسکا جلال تجھپر نمود ہوگا ۳- اور قومین
تیری روشنی مین اور شاہان تیرے طلوع کی تجلی مین چلینگے ۴- اپنی آنکھین اٹھا کر چارون
طرف نگاہ کر وی سب کے سب اکٹھے ہوتے ہین وی تجھہ پاس آتے ہین تیرے بیٹے دور سے
آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اُٹھائی جاوینگی ۵ تب تو دیکھے گی اور تیرا دل اُچھلیگا
اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی فراوانی تیری طرف پھری گی اور قومونکی دولت تیرے
پاس فراہم ہوگی ۶- اونٹنین کثرت سی تجھہ آکے چھاپلین گی مدیان اور عیفہ کی جوان
اونٹنین وی سب جوسبا کی ہین آوینگی اور سونا اور لبان لاوینگی اور خداوند کی تعریفون
کی بشارتین سناوینگی ۷- قیدار کی ساری بھیڑین تیری پاس جمع ہونگی بنیط کے مینڈھے
تیری خدمت مین حاضر ہونگے وی میری منظوری کیواسطے میری مذبح پر چڑھائے جاوینگے
اور مین اپنی شوکت کی گھر کو بزرگی دونگا ۸- یہ کون ہین جو بدلی کیطرح اوڑتے
آتے ہین اور کبوترونکی مانند اپنی کابک کیطرف یقیناً بحری ممالک میری راہ تکینگے
۹- اور ترسیس کے جہاز پہلے آوینگے تاکہ تیرے بیٹونکو اُنکے روپے اور سونے سمیت

دور سے خداوند تیرے خدا اسرائیل کے قدوس کے لئے لاوین ۱۵ کیونکہ اُسنے
تجھے برگزیدی ہی اور اصیونکی بیٹی بھی تیری دیوارین اُٹھاوینگی اور اُنکے بادشاہ تیری
خدمتگزاری کرینگے اگرچہ مین نے اپنی قہر سے تجھی مارا پر اپنی مہربانیون سی تجھپر رحم
کرونگا ۱۱ - اور تیری پھاٹکین نت کھلی رہینگی وی دنرات کبھی بند نہونگی تاکہ قومونکی
دولت تیری پاس لاوین اور اُنکے بادشاہونکو دھوم دھام کیساتھہ کہ وہ قوم اور مملکت
جو تیری خدمتگزاری نکریگی ہان وی قومین ایک لخت ہلاک کیجائینگی ۱۲ پھنا اُنکا جلال
تجھہ پاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھہ ..... تاکہ مین اپنی مقدس مکان
کو آراستہ کرون اور اپنی پانونکی کرسیکو رونق بخشون ۱۳ - اور تیری غارتگرونکی بیٹی بھی
تیرے آگے نہڑی آوینگی ہان وی سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیری پانونپر پڑینگے اور
وی خداوند کا شہر اسرائیل کی قدوس کا صیہون تیرا نام رکھینگے ۱۵ - اُسکے بدلے
کہ تو ترک کی گئی اور تجھہ سے نفرت ہوئی ایسا کہ کسی آدمی نے تیری طرف گذر بھی نکیا
تجھے شرافت دائمی اور پشت در پشت کی لوگونکا سرور بناونگا ۱۶ تو قومونکا دودھ بھی چوسیگی
لیگی ہان بادشاہونکی چھاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا اور مین یعقوب
کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون ۱۷ مین پیتل کے بدلے سونا لاونگا اور لوہے کے بدلے روپا اور
لکڑی کے بدلے پیتل اور پتھرونکے بدلے لوہا اور مین تیرے حاکمون کو سلامتی اور تیرے عاملون کو
صداقت بناونگا ۱۸ - آگی کو تیری سرزمین مین ظلم کی آواز کبھی نہ سُنی جائیگی اور نہ تیری
سرحدونمین خرابی یا بربادی کی تو اپنی دیوارونکا نام نجات اور اپنی دروازونکا نام حمد رکھیگی
رکھیگی ۱۹ - اگی کو تیری روشنی دن کو سورج سی اور راتکو تیری چاندنی چاند سی نہوگی بلکہ
خداوند تیرا ابدی نور اور تیرا خدا تیرا جلال ہوگا (۲۰) تیرا سورج پھر کبھی نہ ڈلیگا اور تیرے
چاند کا زوال نہوگا کیونکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور تیری ماتم کے دن آخر ہوجائینگے
(۲۱) اور تیری سب لوگ راستباز ہونگے وی میری ابد تک سرزمین کے وارث اور میرے

لگائی ہوئی ہنسی اور میری ہاتھہ کی کاریگری ٹھہرینگی تاکہ میری بزرگی ظاہر ہو ۲۲ - ایک
چھوٹی سی ایک ہزار ہونگی اور ایک حقیر سی ایک قوی گروہ ہوگی مین خداوند اسکی
عین وقت مین یہہ سب کچھہ جلد کرونگا ۲۳ درس آٹھہ روشن ہو کہ تیری روشنی آئی
کعبہ معظمہ کخطاب ہی اور یہہ آلیش آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت ایک نور ظاہر ہوا
جس سی بصریٰ شام کے محل آپکی والدہ ماجدہ نے دیکہے تھی اور جیسے روشنی باطنی کعبہ
شریف کی مثل قبلہ ہونے تمام عالم کے اور مثل پاک ہونی دامن کعبہ شریف کی تیون کے
نجاست سی والی غیر ذالک بوجود باجود سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حاصل
ہوئی ایسی ہی روشنی ظاہری بھی حاصل ہوتی اب کئی ہزار قندیل حرم محترم مین روشن
ہوتی ہین اور ایسی روشنی کی رونق ہوتی ہی کہ بیان مین نہین آسکتی درس ۲
دیکہہ تاریکی زمین پر چھاگئی اور تیرگی قومون پر لیکن خداوند تجھہ پر طالع ہوگا اس درس
مین زمانہ بعثت نور الٰہی کو کعبہ شریف سے فرمایا ہی یعنی جسوقت مین تمام عالم مرض شرک
وکفر مین گرفتار تھا اور دین حق پر بعض اہل کتاب ہی تھی اور یہہ مضمون حدیث شریف
مین وارد ہوا ہی درس ۳ - اور قومین تیری روشنی مین اور شاہان تیرے
طلوع کی تجلی مین چلینگے اس درس کے پہلے جملہ مین اس امر کا بیان ہی کہ جسوقت
نور الٰہی مبعوث ہوگا اسوقت اور شریعتین منسوخ ہوجائینگی اور قومین تیری
روشنی مین چلینگی یعنے تیرے نور سے نور حاصل کرینگی اور دوسرا جملہ اسکو
بیان فرماوی ہی کہ امت محمدیہ مین فقط غربا ہی نہونگے بلکہ اس روشنی الٰہی
سی شاہان زمین بھی بہرہ ور ہونگے اور ہزارون بادشاہ تیری خادم ہونگے اور اپنا
لقب خادم الحرمین الشریفین رکہینگے حتطراعن شرالاشرار الی یوم القرار درس ۴
اپنی آنکہین اٹہاکر چارو نطرف نگاہ کرو سب کے سب اکہٹی ہوتی ہین وی تجھہ
پاس آتی ہین تیری بیٹی دور سے آوینگے اور تیری بیٹیان گود مین اٹہائی جاوینگے

یہ بیان حج ہی اور چار و نطرف سی مثل جانوران پرند کعبہ شریف کو اڑی چلے جاتی ہین
اور بعثت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے پہلے اتنی کثرت کہان ہوتی تھی ورس ۵
تب تو دیکھینگی اور روشن ہوگی نان تیرا دل اوچلیگا اور کشادہ ہوگا کیونکہ سمندر کی
فراوانی تیر لطرف پہرینگی اور فوجونکی دولت تیرے پاس فراہم ہوگی ش اس ورس مین
بیان ہی کہ جسوقت حجاج تیرے طواف کے لئے چار و نطرف سی آوینگے اُسوقت مین
خلافت تیری آل کی ہوگی اور اُونکی دولت تیری اولاد کے پاس اُسوقت مین
اُٹھی ہوگی اور ایسی ہی بحد اللہ ظہور مین آیا اسلئے کہ کثرت حجاج کی خلیفہ ثانی سیدنا
عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے شروع ہوئی اور پہر روز بروز ترقی ہی ہوتی رہی
ورس ۶ - اونٹنین کثرت سی تجھہ آکے چھا لینگی مدیان اور عیفہ کی جوان اونٹنین وی
سب جو سبا کی ہین آوینگی اور خداوند کی تعریفون کی بشارتین سناوینگی ش جو
جو کثرت اونٹون کی موسم حج مین حرم محترم مین ہوتی ہی دیکھنی سے تعلق رکھتی ہی
اور ہر طرف سی اونٹون پر حجاج آتے ہین اور بشارت تعریف اللہ پاک شاید تلبیہ کو
فرمایا ہی واللہ اعلم ورس ۷ قیدار کی ساری بھیڑین تیرے پاس جمع ہونگی نبیط کی مینڈھے
تیری خدمتگزاری کیواسطے حاضر ہونگی وی میری منظوری کیواسطے میری مذبح پر چڑہائی جائینگے
اور مین اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا - اس ورس مین قربانی وغیرہ کی ذبیحہ کا
بیان ہی اور قیدار اور نبیط دو صاحبزادی اسمعیل علیہ السلام کے تھے اور قیدار جد امجد
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہین اور جملہ میری منظوری کیواسطے میری مذبح پر چڑہائے
جاوینگے اس امر کو بیان کری ہی کہ منا مین ذبح ہدی وغیرہ ہوا کری کہ مذبح الہی وہی
ہی اسلئے کہ ابراہیم اور اسمعیل علی نبینا وعلیہما السلام سی وہین امتحان ہوا اور آپکے
بدلے مینڈھا وہین ذبح ہوا تو لہ اور مین اپنی شوکت کے گھر کو بزرگی دونگا ش
رب البیت نے جو قبلہ کعبہ شریف کو ساتھہ نزول آیۃ کریمہ فول وجھک شطر المسجد الحرام

الی طرف ۱۲ منہ

وحینئذ ما تقسم تولو وجہکم شطرہ بزرگی عطا فرمائی ہی اظہر من الشمس وابین من الامس
ہی کروڑوں جن وبشر اُسکی طرف منہ کرکے سجدہ وحدہ لاشریک بجالاتے ہین اور ہزاروں
اُسکے قربان ہوتی ہین سیکڑوں اُسکا دامن پکڑکے رب البیت سی عرض ومعروض مناجات
کرتے ہین ہزاروں جانور نام خدا پر ہر سال وہان ذبح ہوتی ہین لاکہوں خلق خدا امیر
وغریب وشاہ وفقیر ایک وردی سی حاضر ہین سر کہلے ہین بال بکہرے ہوئے ہین چہرے
پر غبار عاشقانہ پڑا ہوا ہی قربان ہوتے پہرتے ہین موید الاسلام کی تمیار ہوئی صفحہ کی
حاشیہ پر منقش کرکے لکہا ہی کعبہ کی عمارت مین جسکو اہل اسلام سب سی زیادہ مقدس سمجہتے ہین
ایلو لکڑی کے ستون لگے ہوئے ہین اور اُن ستونونکے بیچمین چاندی کے چراغ آویزان
ہین اور سونیکا پرنالا ہی جس سی تمام چہت کا پانی گرتا ہی تمام دیوارین باہر کیطرف
سیاہ مشجر سی ڈہکی ہوئی ہین اور اُسکے پردی مین طلائی ڈوریان آراستہ ہین
یہ پردہ ہر سال شاہ روم کی طرف سی بدلا جایا کرتا ہی برخت صاحب جنہون نے
حال مین کعبہ معظمہ کے بیان مین ایک کتاب لکہی ہی یہہ فقرہ لکہتے ہین درگاہ کا
اثر اُسکے عجیب طرحکے پردے چاندی اور سونیکی افراط چراغونکی روشنی اور لاکہون آدمیونکا
مسجود ہونا گمان اور خیال کی طاقت سے باہر ہی۔ ورس ۸ لی کون مین جو بدلی
کیطرح اوڑتے آتے ہین اور نیز کبوترونکی مانند اپنی کابک کیطرف لاکہون عاشقان الٰہی
ہر سال مثل کبوترونکی اوڑکر حرم محترم مین جو اُنکے لئے مثل کابک کے امن اور حرز مین ہی پونہچتے
ہین اور وہان جاکر قمریونکی مانند اپنی اوقات یاد خدا مین گذارتے ہین اور حرم محترم مین
کبوترونکی بھی کثرت ہی مدارج النبوت مین ہی بعض سیر کی کتابون مین عبد اللہ بن عباس
رضی اللہ عنہما سی روایت ہی کہ خانہ کعبہ کی گرد نمین سو ساٹھ بت رکہے تھے اور قبایل عرب
انہین کے لئے قربانی وغیرہ کرتے تھے اور تلبیہ مین بھی انہین شریک کرتے تھے پس
خانہ کعبہ نی جناب باری مین عرض کیا کہ الٰہی میرے گرد ان بتونکی کثرت پوجا ہوا کریگی

اور کب تک تیری عبادت میری گردنہو گی پس اللہ عزوجل نے خانہ کعبہ کیطرف
وحی بھیجی کہ فریاد سے کہ پیدا کرونمین تیری لئے ایک حبشی فانوس کو اور بھیجونمین تیرطرف
ایک قوم کہ آوینگی وہ تیرطرف کرگسونکی مانند اور میل کرینگی تیرطرف جیسا کہ میل کرتا ہی پرند
اپنی بیضونکی طرف اور آواز کرینگے تیرے گرد تلبیہ کیساتھہ قدس ۷ یقینا بحری ممالک میری
راہ تکینگے اور ترسیس کے جہاز پہلے آوینگے کہ تیرے بیٹونکو لاوینگے روپے اور سونے سمیت دور سے
خداوند تیری خدا اور اسرائیل کے قدوس کے نام کی لئے لاوین کیونکہ اُسنے تجھے بزرگی دی
ہی ش بحری ممالک راہ تکتے ہین اور ترسیس کسی شہر فارس کا نام ہی اور وہانسے بھی بوسیلہ
دریا بھی جہم کو آتی ہین اور چاندی سونا اُنکا جہازون ہی لدا ہوا رہتا ہی درس ۹ اور
اجنبیونکی بیٹی بھی تیری دیوارین اُٹھاوینگی اور اُنکے بادشاہ تیری خدمتگاری کرینگے
سلطنت عثمانیہ کے زمانہ مین دیوارین کعبہ شریف کے روکی صدمہ سے سست ہوگئین تہین
پھر سلاطین عثمانیہ کے زمانہ مین تعمیر ہوئی اور سلاطین عثمانیہ ادام اللہ اقبالہم ابتک
محض کعبہ شریف سی ہین نہ اسماعیل علیہ السلام کی اولاد مین نہ ابراہیم علیہ السلام کی
آل ہی ہین اور انہین کا لقب خادم الحرمین الشریفین ہی درس اگرچہ مین نے اپنی
قہر سے تجھے مارا پر اپنی مہربانیون سی تجھپر رحم کرونگا یہہ بیان حلت قتال حرم محترم کا
ہی جو آپ کی لئی ہوئی اور پھر حرمت ابدی ثابت ہوی درس ۱۱ - اور تیری پھاٹکین
نت کہلی رہین گی وی دنرات کبھی بند نہونگی اُسپر پیشینگوئی الٰہی کیموافق دنرات
حرم شریف کی پھاٹکین کہلی رہتی ہین وی دنرات کبھی بند نہین ہوتی ہین ومن اصدق
من اللہ قیلا اور مسجد نبوی کے دروازے رات کو بند ہوجاتے ہین درس ۱۲ کہ قوم اور
مملکت جو تیری خدمتگاری نکریگی برباد ہوجاویگی ہان وی قومین ایک سخت ہلاکت
کیجاوینگی ش یہوہ خدمتگار کعبہ معظمہ نہی ہلاک ہوتی ایسی ہی توشیروانی بھی خدمتگار
کعبہ معظمہ نہ تھی وہ بھی ہلاک ہوئی اصحاب فیل عداء کعبہ معظمہ تھی وہ بھی ہلاک ہوئے

قرامطی جو خدا تنگزار کعبہ معظمہ نہ تھے وہ بھی ہلاک ہوئے ایسی ہی وہ لوگ کہ خدا تنگزار کعبہ معظمہ
نہ تھے بلکہ بے ادب تھے اور سلطان محمود خان مرحوم مغفور کیوقت مین حرمین پر مسلط ہوگئے
تھے ہلاک ہوئے ورس ۳۵ - لبنان کا جلال تجھہ پاس آویگا سرو اور صنوبر اور دیودار ایک ساتھ
تاکہ مین اپنے مقدس مکانکو آراستہ کرون اور اپنے پاونکی کرسیکو روشن بخشون ش لبنان
ایک پہاڑ شام کا نام ہے اور وہانکی لکڑی شاید اچھی ہوتی ہو اور پہلے حرم شریف کی
تعمیر مین لکڑی بہت صرف ہوئی تھی پھر جب آگ لگ گئی اور بہت سے ستون بھی آہن
خاکستر ہوگئے تھے چھت لداؤ کی ہوگئی ہے اور قبلہ عالم ہونا کعبہ معظمہ کا پانون کی کرسی
ہونے پر دلالت کرتا ہے اور درحقیقت یہ لفظ از قبیل متشابہات ہے ورس ۱۴ - اور تیرے
ستمگرونکی بیٹے بھی تیرے آگے تہرے ہوئے آوینگے ہان وے سب جنہون نے تیری تحقیر کی تیرے
پانون پر پڑینگے اور وے خدا اسرائیل کے قدوس کا صہیون تیرا نام رکھینگے ش ثابت ہوا
کہ غازیگر اصحاب فیل تھے اور وہ لشکر مین سے آیا تھا اور تمام اہل یمن مسلمان ہوئے اور کعبہ معظمہ
کی پانون پر آپڑے والایمان یمان والحکمۃ یمان زبان وحی ترجمان سے انکو بشارت ملی
اور شاہ حبش بھی مسلمان ہوا اور اسکے انتقال کے بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صدہا
کوس کے فاصلہ سے اسکی نماز جنازہ پڑہی اور مدارج النبوت مین لکھا ہے کہ مکہ معظمہ کی ناموس سے
حبشیون کو بھی ہے اور اگر نہ تھا تو اب ہوگیا ۱۵ اسکے بدلے کہ تو ترک کیگئی اور تجھہ سے نفرت ہوئی
ویسا کہ کسی آدمی نے تیرے طرف گذر بھی نکیا مین تجھے شرافت دائمی اور پشت در پشت کی
اوجونکا سرور بناؤنگا مکہ معظمہ مین قبل بعثت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی اکمل
اور افضل انسان یعنی نبی علیہ السلام پیدا نہین ہوا اسلیے فرمایا کہ کسی آدمی نے تیرے طرف
گذر بھی نکیا اور شرافت دائمی یہی ہے کہ قبلہ دائمی ٹہرا ورس ۱۶ تو قوموں کا دودہ بھی
چوسیگی ہان بادشاہونکی چھاتی چوسیگی اور تو جانیگی کہ مین خداوند تیرا بچانیوالا ہون
مین یعقوب کا قادر تیرا چھڑانیوالا ہون ش قوموں کے دودہ چوسنے کی یہہ معنے ہین کہ

ایسی خدمت کرین جو حق ہوا ور وہانکی رہنے والونکو مثل اپنے شیرخوار بچونکی پرورش کرین اور خادم
الحرمین الشریفین ادام اللہ اقبالہم ایسا ہی کرتے ہین ورس ۷ امین پیتل کے بدلے سونا لاوینگا
اور لوہے کے بدلے روپا اور لکڑی کے بدلے پیتل اور پتھرونکے بدلے لوہا اور مین تیری حاکمون کو
سلامتی اور تیری عاملونکو صداقوت بناوینگا اس ورس کے پہلے جملہ مین بیان ہے کہ حرم محترم میں
بعد بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سونیکی بہت بکثرت ہوگی اور پیتل کے بدلے سونا فقط
ہوگا اور ایسا ہی ظہور مین آیا خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ مین ہے اور اول جسنے سونا لگایا خانہ کعبہ
پر وہ عبد الملک بن مروان ہے اور اُسنے میزاب رحمت پر سونا لگایا تھا اور پھر ولید بن عبد الملک
نے چھتیس ۳۶ ہزار دینار کی تیری خانہ کعبہ کے دروازے اور میزاب رحمت اور کعبہ شریف کے اندر کے
ستونون پر لگائی اور امین ابن ہارون رشید نے مسلم کے پاس اٹھارہ ہزار دینار بھیجے اور یہہ مسلم
اُسکی طرف سے مکہ معظمہ کا عامل تھا اور حکم دیا کہ اُنکی سونیکی تیری بنواکے خانہ کعبہ کے دروازے
پر لگوادو پس مسلم نے پہلے تیری اکھڑوا کر اُنکی ساتھہ ملاکر اور تیری بنوائی اور دروازے
خانہ کعبہ پر لگائی اور سنجین اور دونون حلقے اور پٹیکین بھی سونے ہی کی لگائین اور خلیفہ
متوکل عباسی نے اسحاق سُنار کو حکم دیا کہ تمام گوشہای خانہ کعبہ کو سونے سے بنادی اور اُسکو سونا
بہت سا اس کام کے واسطے دیا اور مقدار اُسکی اٹھارہ ہزار مثقال تھی پس اس کام کو پورا کیا اور چھت
کعبہ شریف کی پورانی سال کی ہوگئی تھی اُسکو بھی بدل دیا اور اُسکے اوپر چاندی کی تیری لگوائی
اور ستر ہزار درہم سے مقام ابراہیم کو محلی کیا اور المقتدر باللہ نے حکم دیا تھا کہ خانہ کعبہ کے اندر کے
ستونون پر سونا لپیٹ دین پس ایسا ہی کیا گیا سنہ ۳۱۱ ہجری نبوی مین صلی اللہ علیہ وسلم
اور پانچہزار دینار وزیر جمال بن علی الجوادی نے سنہ ۵۹۲ ہجری نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں
بھیجے واسطے لگانے سونیکی تیرونکی خانہ کعبہ کے اندر کے ستونون پر اور منجملہ اونکے جنہون نے
محلی کیا خانہ کعبہ کو غسانی ملک مظفر صاحب یمن ہے اور اُسکا پوتا بھی اونہین مین سے ہے اور
اُسکا ملک محامد ہے اور محلی کیا ناصر صاحب مصر نے خانہ کعبہ کو ساتھہ پینتیس ۳۵ ہزار درہم کے

اور اُسکے پوتے نے بھی محلی کیا خانہ کعبہ کو اور ۹۶۱ سنہ ہجری نبوی مین سلیمان خانکے حکم سے
چاندی کی تیری چڑہائی گئی اور نیز خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ مین ہی روایت کی گئی ہی کہ جب عمر
بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے وقتمین مدائن کسریٰ فتح ہوا تو حضرت عمر رضی عنہ نے دو ہلال
کعبہ شریف کو بھیجے اور وہی خانہ کعبہ کے اندر لٹکائی گئی اور سفاح عباسی نے ایک کالی سبز بھیجی تھی
وہ بھی خانہ کعبہ شریف مین لٹکائی گئی اور ہارون رشید نے ایک یاقوت سبز زنجیر طلائی کیساتھ بھیجا
اور موسم حج مین خانہ کعبہ کی دروازے پر اُسی لٹکائی تھی اور متوکل عباسی نے ایک کلس طلائی مرصع
بھیجا پس لٹکایا گیا وہ روی کعبہ شریف پر اور اُسمین موتی عمدہ اور یاقوت اور زمرد بہت لگے
ہوئی تھی اور معتصم باللہ نے ایک قفل خانہ کعبہ کیواسطے بھیجا تھا اُسمین ہزار مثقال سونا تھا اور
جب شاہ سند سلمان ہوا ۹۷۴ سنہ ہجری مین تو اُسنے خانہ کعبہ کیواسطے ایک طوق سونیکا مرصع بھیجا
اور اُسمین جواہر بہا لگے ہوئی تھی اور ایک یاقوت بھی اُس نے خانہ کعبہ شریف کیواسطے بھیجا
تھا پس لٹکایا گیا وہ کعبہ شریف پر معتمد خلیفہ کے حکم سے اور سوا اُسکے نفائس بیشمار تھین اور
بادشاہ بھیجتے تھے قندیلین سونیکی واسطے لٹکانیکے کعبہ شریف مین اور پھر جب واقع ہوئین
فتنی مکہ مین اور محتاج ہوئی خادم حرم شریف کی لیگئے بعض اُن نفائس سے اور کہا گیا
اور یہی عادت تھی اُنکی کہ جب اُن پاس مال ہوتا تو صرف کرتے اُسکو جو ہیچ خانہ کعبہ مین محتاج
ہوتی تو صرف کرنے اُنکو اپنے حاجات اور اخراجات اہل جہاد اور دفع فساد مین بلکہ خرچ
کرتے تمام اوقافون اور مدرسون اور رباطون مین اور مدرسونکی کتابون مین بھی اُنکا
معمول تھا یہانتک کہ کہا ایک شیخ نے جبکہ پکڑا گیا وہ اور اوسکی آستین مین سونیکا
ٹکڑا تھا خانہ کعبہ کی قندیل کا کہ نہین نفع دیتا خانہ کعبہ کو لٹکانا اُسکا اور نہین ضرر دیتا
اُسکو نہ لٹکانا اسکا یہہ تو پہلے مضمون اس درس کی شرح ہوئی رہا دوسرا مضمون اور وہ
یہہ ہی کہ تیری حاکم سلامتی خلق کے باعث ہونگے اور سچی ہونگے پس اسکا بیان یہہ ہے
کہ حاکم خانہ کعبہ کے اہل ایمان ہین جو باعث امن خلق کے ہین اور پہلے حاکم بعد نزول خدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے صدیق اکبر ہین ورس ۱۸ آگے کو تیری سرزمین مین ظلم کی
آواز سُنی نہ جائیگی اور نہ کہ تیری سرحدون مین خرابی یا بربادی تو اپنی دیوارونکا نام
نجات اور اپنے دروازونکا نام ستودگی رکھیگے شرک ظلم عظیم ہی اور وہ وہان سے معدوم
ہوا اور دیوارین مسجد الحرام کی نجات کی دیوارین ہین اُنمین اگر اگر قاتل بھی پناہ لے لی
تو ہاتھ نہ ڈالیگا وہان سے پکڑنا جائز نہین ہی ورس ۱۹ آگے کو تیری روشنی دن کو سورج
کی اور رات کو تیری چاندنی چاند سی نہوگی بلکہ خداوند تیرا ابدی نور ہوگا اور تیرے ماتم کی
دن آخر ہو جائینگے تصدیق کامل اس ورس کی اُسکو نصیب ہو جو مشرف بزیارت خانہ کعبہ ہوا
ہو اور قول برخت صاحب کا پہلے منقول ہو چکا ہی اور بت پرستی کعبہ شریف کی گرد کی موقوف ہونا
ماتم خانہ کعبہ کا ختم ہونا ہی ورس ۲۱ تیری سب لوگ راستباز ہونگے وہ ابد تک سرزمین کے
وارث اور میری لگائی ہوئی ٹہنی اور میرے ہاتھ کی کاریگری ٹہرینگی تاکہ میری بزرگی ظاہر
ہو یہہ امتہ محمدیہ کی تعریف ہی اور امتہ محمدیہ کے راستباز ہونیکی سند کے لئے مؤید الاسلام سے
قول آف جونکا نقل کرتا ہون وہ صدق مقال و دیانت مسلمانونکے بیان مین بہت سا
حال سلطنت روم کے مسلمانونکی صدق و امانت وار لکھکر لکھتا ہی واقعی یہ بات تمام قوم
کی دیانت کی سبب سے ہی اور اس قوم کی دیانت اور امانت ضرب المثل ہی اور امتہ محمدیہ ہی
لگائی ہوئی ٹہنی دست قدرت کی ہی اور تمثیلون مین مسیح علیہ السلام نے بھی اس قسم کی
مضمون امتہ محمدیہ کی نسبت بیان فرمائی ہین اور اس بشارت کی بندہ ہون ورس کے
جملہ مین تجھی شرافت دائمی اور پشت در پشت کے لوگونکا سرور بناونگا سی ثابت ہی کہ کعبہ
شریف ہی دائما قبلہ رہیگا اور یہہ شرافت اُسکی کبھی موقوف نہوگی اور یہہ بھی کعبہ
شریف کی بشارت ہی صحیفہ یسعیاہ علیہ السلام باب ۴۹ - اے بحری سرزمینو میری
سنو اے تم لوگو جو دور ہو کان دھرو خداوند نے مجھے رحم سے بلایا مین جب سے اپنے
ماں کے پیٹ سے نکلا تب ہی سے اُسنے میرا نام مذکور کیا ۲ - اور اُسنے میرے مُنہ کو

تیر ملوار کی مانند کیا اور مجکو اپنے ہاتھہ کے سایہ تلے چہپا رکہا اُس نے مجھے تیر اندار کیا
اور اپنے ترکش مین مجھے چہپا رکہا ۳ - اور اُسنے مجھسے کہا تو میرا بندہ ہی تجہہ مین
ای اسرائیل مین اپنا جلال ظاہر کرونگا ۴ - ۶ وہ فرماتا ہی کہ یہہ تو کم ہی کہ تو یعقوب
کی فرقونکے برپا کرنے اور اسرائیل کے بچے ہونکے پہر آنیکے لئے میرا بندہ ہو بلکہ مین نے
تجکو غیر قومونکے لئے نور بخشا کہ تجھسے میری نجات زمین کے کنارون تک پہونچے ۷ - خداوند
اسرائیل کا قدوس اور اُسے بچانیوالا اُسی جیسے انسان حقیر جانتا ہی اور جس امت کو نفرت
ہی اور اُسے جو حاکمونکا چاکر ہی - یون فرماتا ہی کہ شاہان نظر کرینگے اور اُٹھہ کہڑے
ہونگے شاہزادی بہی اور سجدہ کرینگے خداوند کے لئے جو صادق القول ہی اور اسرائیل کا قدوس
ہی جسنے تجھے برگزیدہ کیا ہی ۸ - یہوہ فرماتا ہی کہ مقبولیت کیوقتمین تیری سُنی اور نجات کی دن مین نے
تیری مدد کی اور مین نے تیری حفاظت کی اور امت کے لئے تجھے ایک عہد بخشا تاکہ زمین کو
برقرار رکھے اور ویران میراث وارثونکو دیوے ۹ تاکہ تو قیدیونکو کہے کہ نکلجاؤ اور اُنکو
جو اندہیرے مین بیٹھے ہین کہ آپ کو دکہلاؤ وہ راہونمین چرینگے اور ساری اونچی جگہہ
اُنکی چراگاہین ہونگی ۱۰ - نہ بہوکی ہونگی نہ پیاسی اور نہ گرمی کا جوش اور دہوپ اُنکو ماریگا
کیونکہ وہ جسکی رحمت اُن پر ہی اُنہین لیچلیگا اور پانیکے سوتونکی طرف اُنکی رہبری کریگا
۱۱ - اور مین اپنے ساری کوہستانکو ایک راہ گذر کرڈالونگا اور میری شاہ راہین اونچی
کیجائینگی ۱۲ دیکہیے یہ دور سے آوینگے اور دیکہیے یہ اوتر سے اور پچھم سے اور یہ سینیم کی ملک سے
۱۳ - ای آسمانو گاؤ خوش ہو ای زمین آواز نغمہ اُٹھاؤ ای پہاڑو کہ خداوند اپنے لوگون کو
تسلی بخشتا ہی اور اپنے رنجورون پر رحم فرماتا ہی ۱۴ لیکن صیہون کہتی ہی یہوواہ نے مجھے
ترک کیا ہی اور خداوند مجھے بہول گیا ہی ۱۵ - کیا ہوسکتا ہی کہ کوئی عورت اپنے دودہ پیتے
بچے کو بہول جائے اور اپنے حمل کے فرزند پر ترس نہ کہاوے ہان وے شاید بہول جاوین پر مین
تجھے نہ بہولونگا ۱۶ دیکہہ مین نے تیری تصویر اپنی ہتیلیون پر کہودی ہی اور تیری شہرپناہ

ہمیشہ تک میری سامنے ہی ۱۷۔ تیرے بیٹے آنے مین جلدی کرتے اور وے جو تجھے برباد اور
اُجاڑ کرتے تھے تیرے بیچ سے نکلجاتے ۱۸۔ اپنی آنکھین اوپر کر اور چارونطرف نگاہ کر یہ
سب کے سب جمع ہوکر آتے ہوتے ہین اور تجھہ پاس آتے ہین خداوند کہتا ہی اپنی حیات کی قسم تو ان
سبھونکو زیور کی مانند پہن لیگی اور انہین اپنے اوپر دلہن کی مانند باندہیگی ۱۹ کہ تیری
خراب اور اجاڑ مکانون اور برباد کئی ہوئی ملک مین اب بسنیوالونکی کثرت سے گنجایش
نہ ہیگی اور وے جو تجھے غارت کرتے تھے دور دفع ہونگے ۲۰ بلکہ تیری وے لڑکے جو تجھہ
سے لئے گئے تھے تیری کانو نمین پھر کہینگی کہ جگہہ بسنے کے لئے تنگ ہی ہمین جگہہ دے کہ ہم
بسین ۲۱۔ تب تو اپنے دلمین کہیگی کون میرے لئے انکا باپ ہوا کہ مین تو لاولد ہوگئی اور
اکیلی تھی مین تو خارج کی ہوئی اور پردیس مین رہی سو کس نے انکو پالا دیکھہ مین اکیلی چھوڑی
گئی پھر یہہ کہان تھی ۲۲۔ خداوند یہوواہ یون فرماتا ہی دیکھہ مین غیرقومون پر اپنا ہاتھہ اٹھاؤنگا
اور امتون پر اپنا جھنڈا کھڑا کرونگا اور وے تیرے بیٹونکو اپنی گود مین لیوینگے اور تیری بیٹونکو
اپنے کاندہون پر چڑہاکے پہونچاینگے ۲۳۔ اور شاہان تیرے پالنے والے باپ ہونگے
اور انکی بیگمات تیری پالنے والی مائین وے تیرے آگے اوندہے منہ زمین پر جھکینگی
اور تیرے پاؤنکی خاک چاٹینگی اور تو جانیگی کہ مین ہی خداوند ہون کیونکہ وے جو میری
راہ تکتے ہین پشیمان نہونگے ہمارے نزدیک یہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہی اور کعبہ شریف کی شوکت وعظمت کا جو بعد پیدایش آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے اسکو حاصل ہوی اسمین بیان ہی اسلئے کہ برگزیدہ ترجمہ مصطفےٰ جو لقب خاص
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ہی اور نیز اسلئے کہ ترکش مین چھپا رکہنا۔
اسطرف مشیری کہ وہ رسول الٰہی جنکی یہہ بشارت ہی خاتم النبیین ہوا اور تمام انبیا
ورسل کے بعد پیدا ہوا اور وہ بشارت انبیاء کیموافق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی
ہین اور نیز اسلئے کہ تیسرے درس مین مبشر یہ بشارت ہذکو عبد اللہ فرماکر لکھلا ہی

اور عبد اللہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے القاب سے ہی اور آپکے والد ماجد
کا بھی نام ہی اور نیز اسلئے کہ آٹھوین ورس مین ہی مین تیری حفاظت کرونگا اور
نزدیک گوسیدنا مسیح علیہ السلام مصلوب نہین ہوئے بلکہ آپکے اعدا کو یہہ بات نصیب
ہوئی مگر یہہ لفظ اسطرف مشیر ہی کہ امت مین رکھکر حفاظت کیجاوے اور اس قسم کی
حفاظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوئی کہ آپ اعدا مین رہکر حصن حصین واللہ
یعصمک من الناس مین محفوظ رہے اور نیز اسلئے کہ نوین ورس مین بادشاہونکی نظر
کرنیکا ذکر ہی اور یہہ خاصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی کہ بادشاہون نے نذرین اور
ہدیئے اور تحفے خدمت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین بھیجے اور نیز اسلئے کہ اسی آٹھوین
ورس مین ہی اور امت کے لئے تجھے ایک عہد بخشا اور یہہ مقام محمود کا جو مخصوص آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ مین ہی بیان ہی اور حضرت مسیح علیہ السلام بھی آپکے امتی
ہونگے اور کتاب اعمال کے تیسرے باب سے یہ دعوی ثابت ہی اور نیز اسلئے کہ نوین اور
دسوین ورس مین ہی تاکہ توقیدیونکو کہے کہ نکل چلو اور یہہ صحابہ کرام کی ہجرت کا
بیان ہے اور پانی کے سوت مدینہ منورہ مین تب بھی جاری تھے اور اب بھی جاری ہین
اور نیز اسلئے کہ بائیسوین ورس مین باین الفاظ دیکھہ خداوند یہوواہ یون فرماتا ہے
کہ مین غیر قومون پر اپنا ہاتھہ اٹھاونگا شاہ حبش اور اور مسلمان حبش کا بیان ہی جو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ بابرکت مین مشرف باسلام ہوئے اور خدمت نبوی
صلے اللہ علیہ وسلم مین مدینہ منورہ مین حاضر ہوئے اور آیہ کریمہ اذا سمعوا ما انزل
الی الرسول انہین کی شان مین نازل ہوئی ہی اور شاہ حبش نے مسلمانون کو
بہت سی راحت سی رکھا اور خود مسلمان ہوا اور پھر صحابہ کرام کو مدینہ منورہ مین حمد
نبوی صلے اللہ علیہ وسلم مین بآرام تمام پہونچایا والحمد للہ علی ذالک تفسیر مرقصل
کعبہ شریف کے لباس کے بیان مین غزل الغزلات کے پہلے باب مین ہی مین سیاہ فام

جمیلہ ہون اسی پر وسلم کے ہیمو قیدار کے خیمونکی مانند سلیمانکے پردونکی مانند۔
یہہ کلام کعبہ شریف کا ہی جسکو سلیمان علیہ السلام نے گویا کہ نقل فرمایا ہی اور کعبہ شریف کی
تعمیر بھی گو سیاہ پتھر سے ہو مگر قیدار کی خیمون اور سلیمان کے پردون کی تشبیہ سے
یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ اپنے لباس کی سیاہی کا بیان فرماتی ہی اور آخر کار اس پیشینگوئی
کیموافق خانہ کعبہ کا لباس سیاہ ہی قرار پایا اور بیان اسکا یہہ ہی خلاصہ تواریخ مکہ معظمہ مین
ہی اسعد تبع حمیری نے ہجرت نبوی صلے اللہ علیہ وسلم سے ہزار برس پہلے خانہ کعبہ کو
غلاف پہرایا اور اسمین دروازہ بھی رکھا اور یہہ غلاف اُسنے خواب دیکھکر کہ وہ خانہ کعبہ
کو غلاف پہراتا ہی تیار کیا تھا اور یہہ بھی روایت آئی ہی یعنی اس غلاف پہرانیکی وجہ مین
کہ اسعد تبع حمیری قریب مکہ کے وارد ہوا اور کوئی اہل مکہ سے اُسکے ملنے کو نہ آیا پس
پر غضب ہوا اور کہا کعبہ شریف کو مین ضرور منہدم کرونگا اسلئے کہ یہی انکی تکبر کا باعث
ہی پس وہ بیمار ہوگیا اور ایسا بیمار پڑا کہ سب طبیب اُسکے علاج سے عاجز ہوئے اور کوئی دوا
اُسکو نفع نہ بخشتی تھی پس کہا ایک یہودی نے میری رای مین یہ بیماری اس ارادہ بد
کیوجہ سے ہی پس توبہ کی اسعد نے اپنے اُس ارادہ بد سے اور تندرست ہوا۔ اور حاضر ہوا
مکہ معظمہ مین زیارت خانہ کعبہ کو اور تعظیم کی مکہ کی رہنیوالون کی اور کعبہ کو بڑا قیمتی غلاف
پہرایا اور مورخون نے لکھا ہی کہ امرا کعبہ شریف کیواسطے عمدہ عمدہ غلاف ہدیہ بھیجتے تھے
وہ غلاف یمن کی چادرون کے اور نقاسے بنے ہوتے تھے اور نمط ایک عمدہ کپڑا ہوتا ہے
اور سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کعبہ شریف کو یمن کی چادرون کا ہی
غلاف پہرایا ہی اور پھر حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے قباطی غلاف پہرایا
اور حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے دیبا اور قباطی غلاف پہرایا اور تہہ مین
کی چادر دونکا اور زیادہ کیا اور پھر ہر سال کعبہ شریف کو دیبا کا غلاف پہرایا جاتا
تھا اور مامون رشید کی خلافت مین ایک برس مین تین مرتبہ غلاف پہرایا جاتا

آٹھویں ذیحجہ کو دیباجی سرخ اور پہلی رجب کو قباطی اور عید کو دیباجی ابیض اور پھر بعد ضعف خلافت عباسیہ ہوتا رہا لباس کعبہ شریف کا کبھی مصر سے اور کبھی یمن سے اور پھر آخر ایک سلطان مالک مصر نے ایک گانون اور وقف کیا اسکو غلاف کعبہ شریف پر اور پھر جب ممالک عرب کے سلاطین آل عثمان مالک ہوئے پس انہوں نے کعبہ شریف کا غلاف ویسا ہی کہ جیسا پہلے ہوتا تھا لیکن سلیمان خان عثمانی نے حکم کیا کہ کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ رہے پنانچہ اجتک برابر کعبہ شریف کا غلاف ہمیشہ سیاہ ہی رہتا ہے اور اب پیشینگوئی صادق ہوگئی اور باعتبار ذات اگر دیکھے تو ہمیشہ کو وہ صادق ہی تھی اور قیدار لوگ بھی اکثر جیسے سیاہ ہی ہوتے ہین اور سلیمان علیہ السلام نے بھی پرکے سیاہ ہی بنوائی ہونگے **چوتھی فصل** کعبہ شریف کی خوارق کے بیانمیں

(۱) کعبہ معظمہ کے مقابلہ سے عادات سے ہی ہلاک ہونا اصحاب فیل کا جانوران سبز سے کہ وہ جانور اوپر سے انکے کنکری مارتے تھے جسکے لگتی تھی گولی سے زیادہ کام دیتی تھی غرض کہ اُن جانوروں نے انہین کنکریوں سے اُن سبکو ہلاک کر دیا اور ذکر اسکا مکاشفہ یوحنا کے سولہوین باب کے اکیسوین ورس مین ہے اور آسمان سے آدمیون پر من مین کے اولے گرے اور اولونکی آفت سے آدمیونے خدا پر کفر بکا اور یہہ کنکرین وہ کام دیتی تھین کہ من بھر کا اولا اتنا ہی کام دے اور تمام بیان اُنکی ہلاکی کا پہلے باب مین مذکور ہوچکا (۲) اور کعبہ معظمہ کی ہی خرق عادات سے تھا وہ کہ غزوہ حدیبیہ مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ناقہ مبارک جسکا نام قصوا تھا بیٹھ گئی اور نہ اُٹھی اور لوگون نے کہا اونٹنی کی عادت بیٹھنے کی ہوگئی ہے فرمایا نہین بلکہ بٹھا دیا اسکو اُس نے جس نے روک دیا اصحاب فیل کو یعنی اللہ عزوجل نے پس آپنے قسم رب البیت یاد کی اور فرمایا کہ جو کفار قریش ایسی بات کہینگے جسمین حرم محترم کا احترام ہوگا مین وہ سب قبول کرونگا پس ناقہ مبارک اسمجھ گئی ہے (۳) اور کعبہ معظمہ کی ہی خوارق سے تھا وہ کہ مرامیلون کے

فساد کے زمانہ مین ایک فرامطی میزاب رحمت خانہ کعبہ شریف کا اکھاڑنے چڑہا
وہ گر کے مرا سیر دوسرا چڑہا وہ بھی گر کے مرا اور نے نیل مقصود دونون دونخ مین پہونچے
(۴) انہین خوارق سی ہی نکلنا برق کا بنیاد قدیم کعبہ شریف سی اور بنیاد قدیم کعبہ
شریف کے سنگ سبز سی ہی پس جب قریش نے قبل بعثت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
آپکے عالم شباب مین پھر اسی نو خانہ کعبہ کی تعمیر کی وہ بنیاد ظاہر ہوئی پس اسپر کسی نے
پہاڑ اوغیرہ مارا پس اس قسم کی بجلی نکلی کہ قریب تہا کہ انکو کہا جائے اور انہون نے
پھر اسے نہ چھیڑا اور اسی خانہ کعبہ کی دیوار قایم کی (۵) انہین خوارق سی بیمار ہونا ہی
اسعد تبع حمیری کا اس ارادہ بد کی وجہ سی اور اسنے ارادہ کیا تہا کہ کعبہ شریف کو منہدم
کرے ورنہ صحت پانی کسی دوا سی اور صحت پائی بعد توبہ کرنیکے اس ارادہ بد سی (۶)
اور انہین خوارق سی ہی یہہ ایک حاکم یمن نے اس زمانہ مین خانہ کعبہ کی داخلی چابی خدام
کعبہ شریف نے اسوقت کسیوجہ سی انکار کیا اس نے خانہ کعبہ کی بزور حکومت کنجی منگوائی
کہ ہم خود کہول لینگے پس دروازہ کعبہ شریف کا قفل ہرگز نہ کہلا عاجز ہوکر انہین کچھ متمین
آدمی بھیجا کہ جنکو کنجی خانہ کعبہ کی ابدالاباد کے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دی
ہی پس انہون نے اپنے بچے شیر خوار کو بھیجدیا کہ اسکا ہاتہہ کنجی پر رکہہ دیجیو قفل کہل جائیگا
پس انہون نے ایسا ہی کیا اور قفل دروازہ شریف کا کہل گیا (۷) انہین خوارق سی
ہی وہ کہ زمانہ سابق مین خانہ کعبہ کے اندر ایک مرد عورت نے برا کام کیا تہا وہ دونون
پتہر بنگئے تہے ایک کا نام اساف تہا دوسرے کا نائلہ نام تہا اور انکو عبرت کیواسطے
رکہہ چہوڑا تہا اور پھر رفتہ رفتہ انکی پوجا ہونے لگی تہی (۸) اور انہین خوارق سی
ہی یہہ کہ مطاف مین کعبہ شریف کے پاس مقام ابراہیم پر ایک مقدمہ خون مین
اڑتالیس آدمیون نے جہوٹی قسمین کہائین وہ سب کے سب برس دن کے اندر مر گئے
اور انہین خوارق سی یہ کہ مطاف طواف کرنیوالی سی خالی نہین رہتا کوئی نکوی

ہر وقت طواف کرتا رہتا ہی کیسی ہی گرمی کیون نہو اور کیسی ہی اندھیری اور بارش
کیون نہو مگر کوئی نہ کوئی قربانی ہوتا رہی (۱۰) اور انہین خوارق سے یہ ہی کہ آپ زمزم
ہر مرض کیواسطے شفا ہی (۱۱) اور انہین خوارق سے ہی قبول ہونا دعا کا خانہ کعبہ مین ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم - خاتمۃ الکتاب خلفاء خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم
کے بیان مین **مکاشفات یوحنا - باب ۶** - ورس ۱ اسکے بعد اور اسکی ران پر یہہ
نام لکھا ہی خداوندون کا خداوند اور بادشاہون کا بادشاہ - پہلے باب مین مسیح
اس بشارت کی مذکور ہو چکی اور وہان معلوم ہو گیا ہی کہ اس جملہ مین مہر نبوت کا بیان ہی
اور جزو اخیر اس ورس مین خلیفہ اول خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم خاتم خلافت صدیقیت
حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کی مہر خلافت کا ذکر ہی اور وہ ایک تل تھا جو ران یا رغار پر تھا
اور جسکو ایک راہب نے ملک شام مین دیکھکر بشارت خلافت خاتم النبیین دی تھی اور روضۃ الاحباب
سی ذیل مین شرح بشارت ہذا کی یہہ کل قصہ منقول ہو چکا ہی صحیفہ دانیال باب ۷ ورس ۲۵
اور وہ حقتعالی کی مخالفت مین باتین کریگا اور حقتعالی کے مقدسونکو تصدیعہ دیگا اور چاہیگا
کہ وقتون اور شریعتونکو بدل ڈالے اور وے اسکے قبضہ مین دیئے جائینگی یہانتک کہ ایک مدت
اور مدتین اور آدہی مدت گذر جائیگی - ۲۶ پر عدالت بیٹھیگی اور وے اسکی سلطنت اس سے
لیلینگے کہ اسی ہمیشہ کے لئے غنیمت و نابود کرین - اس بشارت کی شرح مین معلوم ہو چکا
ہی کہ ان ورسون مین خلفائے ثلاثہ یعنی حضرت صدیق رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثانی حضرت
عادل عمر رضی اللہ عنہ اور خلیفہ ثالث حضرت ذی النورین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
کی خلافت کا بیان ہی اور مدت خلافت ہر ایک کا بھی اس بشارت سی نشان معلوم
ہوتا ہی اسلیے کہ نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ پر یزدگرد بادشاہ اس
سلطنت کا ہلاک ہوا اور مدت اول قرن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہی اور مدتین
زمانہ خلافت شیخین ہی اور آدہی مدت نصف خلافت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ہے

پس اس انداز سے بیان کرنے سے عمر رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مدت خلافت
خلفاء ثلثہ معلوم ہوگئی شیخین کی تمام مدت خلافت تو صاف صاف معلوم ہوگئی اور کل مدت
خلافت حضرت عثمان بھی نصف کی معلوم ہونے سے واضح ہوگئی اور اسی قاعدہ سے
کعب الاحبار نے زمانہ بلوی مین حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی عمر بیان کی تھی واللہ اعلم
وعلمہ اتم واحکم۔ زبور۔ (۳۷) بدکارونکے سبب تو مت کڑھ بُرے کام کرنے والون سے تو حسد
نہ کر (۲) کہ وے جلدی گھاس کی مانند کاٹ ڈالے جائینگے اور ہری سبزی کیطرح مرجھائینگے
(۳) خداوند پر توکل رکھ اور نیکی کر تو سرزمین مین زندگانی بسر کر اور دیانت داری سے چرا کر
(۴) خداوند کی یاد مین مسرور رہ کہ وہ تیرے دل کے مطالب پورے کریگا (۵) اپنی راہ خداوند پر
چھوڑ دے اُسپر توکل کر وہ خود بنا لیگا (۶) وہ تیری صداقت کو نور کیطرح ظاہر کریگا اور تیری
عدالت کو دوپہر کیسی روشنی بخشیگا (۷) خداوند کیطرف چپکے رجوع ہو اور اُسکے انتظار مین
شہرا رہ اُس شخص کے سبب جو اپنی راہ مین کامیاب ہوتا ہے مت کڑھ (۸) غصہ کرنے سے
باز آ اور غضب کو ترک کر اپنے تئین مت اُسکا ایسا نہو کہ تو شرارت مین گرے (۹) کہ بدکار
کاٹ ڈالے جائینگے لیکن وے جو خداوند کے منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے (۱۰) کہ ابھی
تھوڑی سی مدت ہے کہ شریر نہوگا تو غور کرکے اُسکا مکان ڈھونڈیگا اور وہ نہوگا۔
(۱۱) لیکن وے جو حلیم ہین زمین کے وارث ہونگے اور بہت سی راحت پاکر خوشدل
ہونگے (۱۲) شریر صادق کے برخلاف بد شین باندھتا ہے اور اُسپر دانت کچکچاتا ہے
(۱۳) خداوند اُسپر ہنستا ہے کیونکہ دیکھتا ہے کہ اُسکا دن آتا ہے (۱۴) شریر اپنی تلوار کھینچتے
اور اپنی کمان کھینچتے ہین تاکہ مسکین اور محتاج کو گرا وین اور اُنکو جنکی راہ
جہان سے مارین (۱۵) اُنکی تلوار اُنہین کے دل مین بیٹھیگی اُنکی کمانین
(۱۶) تھوڑا سا جو صادق کا ہے بہت سے شریرونکے مال سے بہتر ہے
کے بازو توڑے جائینگے پر خداوند صادقونکا تھامنے والا ہے (۱۸) خداوند

کے دلونکو بچاتا ہی اور اُنکی میراث ابدی ہوگی (۱۹) وی بُری وقت مین شرمندہ نہوونگے
بلکہ کال کے دنون مین سیر رہینگے (۲۰) لیکن وی جو شریر ہین ہلاک ہونگے اور خداوند کے دشمن
برونکی چربی کے مانند فنا ہونگے وی دہوئین کی مانند جاتی رہین گے (۲۱) شریر اُدھار لیتا ہی پر
ادا نہین کرتا ہی پر صادق رحم کرتا ہی اور انعام دیتا (۲۲) کہ جنپر اُنکی برکت ہی زمین کے وارث ہونگے
اور جنپر اُسکی لعنت ہی کٹ جائینگے (۲۳) انسان کے قدم خداوند ثابت رکھتا ہی اور اُسکی راہ
کو دوست رکھتا ہی اگرچہ وہ گر جاوی پر پڑا نہ رہیگا کیونکہ خداوند اُسکا تھامنے والا ہی (۲۵) مین
جوان تھا اب بوڑھا ہوا پر مینے صادق کو ترک کیا ہوا اور اُسکی نسل مین سے کسیکو ٹکڑی مانگتے
نہ دیکھا (۲۶) وہ سدا رحم کرتا ہی اور قرض دیا کرتا ہی اُسکی نسل مبارک ہی (۲۷) بدی سے بہا
اور نیکی کر اور ابد تک آباد رہ (۲۸) کہ خداوند عدالت کا دوستدار ہی اور اپنے مقدسین
لوگونکو ترک نہین کرتا ہی وہ ابد تک محفوظ رہینگے پر شریرونکی نسل کاٹی جائیگی (۲۹) صادق
زمین کی وارث ہونگے اور ابد تک اُسپر بسین گے (۳۰) صادق کا مُنہ دانائی کی بات
کہتا ہی اُسکی زبان سے عدالت کا کلمہ نکلتا ہی (۳۱) اُسکی خدا کی شریعت اُسکے دل مین ہی اُسکا پانو
کبھی نہ پھسلیگا (۳۲) شریر صادق کی گھات مین لگتا ہی اور اُسکے قتل کی درپے رہتا ہی (۳۳)
خداوند اُسکو اُسکے قابو مین چھوڑیگا اور عدالت کیوقت اُسے مجرم نہ ٹھہرائیگا (۳۴) خداوند کا
منتظر رہ اور اُسکی راہ کو یاد رکھہ کہ وہ تجکو زمین کا وارث کرکے سرفراز بخشیگا اور جب شریر کاٹے
جائینگے تو تو دیکھیگا (۳۵) مین نے شریر بڑا زبردست دیکھا جو اپکو اُس ہرے درخت کی مانند جو خود
رو ہو پھیلاتا تھا پر وہ گذر گیا گویا تھا ہی نہین مین نے اُسکی ڈھونڈھا وہ کہین نہ ملا (۳۷)
کامل پر کوتاہی کر اور سیدھے کو دیکھہ کہ ایسے آدمی کا انجام سلامتی ہی (۳۸) پر خطاکار سبکے سب
ہلاک ہوجائینگے شریرونکا انجام بستی ہی (۳۹) صادقون کی نجات خداوند سے ہی وہ دکھ کیوقت
انکا محکم قلعہ ہی (۴۰) خداوند اُنکی مدد کریگا اور اُنہین رہائی دیگا اور اُنکو شریرونسے چھڑاویگا
اور بچاوینگا اسلئے کہ اُنکا بھروسا اُسپر ہی۔ اس بشارت کی شرحکا پہلے ہمنے وعدہ کیا تھا

چنانچہ اپنا وعدہ ایفا کرتے ہین اور اس بشارت کی شرح کرتے ہین پس معلوم ہو
کہ پہلے ورس سے پانچوین ورس تک سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کو نصیحت ہی اور وعدہ
نصرت وفتح ہی اور جس قسم سی کہ ان سورتون مین وہ فتح مذکور ہی اسی قسم سی کلام اللہ شریف مین
بھی آیات الہی مین فتح اور نصرت کی وعدہ مصرح اور مفسر ہین اور غالب بلکہ تحقیق ہی کہ شروع
بشارت نہا مین بھی مثل بشارت حسنیہ کی یا مجمل ہوگا مگر مثل تحریف بشارت زبور (۵۰) کی
اس زبور مین بھی تحریف کی اور نام سرور رسل صلی اللہ علیہ وسلم اس بشارت سی علیحدہ کرکے
اپنا نام دفتر صالحین سی علیحدہ اور حک کرایا اور دلیل میرے اس دعوی کی یہہ ہی کہ ورس کے
پہلے جملہ مین فرماتے ہین وہ تیری صداقت کو نور کیطرح ظاہر کریگا اور اس جملہ مین
بظاہر گو نصیحت اور وعدہ نور ہی مگر در حقیقت اسمین خلافت صدیق رضی اللہ عنہ کی خبر ہی
اور شب ہمراہی نور کیطرح سوا سوائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت صدیق
ظاہر کہی گئی اور پہر دوسرے جملہ مین فرماتے ہین اور تیری عدالت کو دوپہر کیسی روشنی تحقیق
اور اسمین موافق جملہ اول کے بظاہر وعدہ ہی مگر در حقیقت خلیفہ عادل حضرت عمر رضی اللہ
کی خلافت کا ذکر ہی اور آپکی خلافت کے وقت مین ترقی اسلام ایسی ہوئی کہ آفتاب اسلام
عین سماء عروج پر تھا اور بعد انتقال خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دوپہر ہوچکا
اور اب وقت زوال آیا اور تیسرا پہر شروع ہوگیا اور حدیث مین وارد ہوا ہی کہ عمر
کی زندگی سی دروازہ فتنہ بند ہی جب یہہ دروازہ گر جائیگا پہر دروازہ فتنہ کہلیا جائیگا
چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ زمانہ خلیفہ ثانی تک مسلمانونمین آپسمین کسی قسم کا فتنہ نہین ہوا
اور بعد انتقال کے دروازے فتنے کے کہلگئے اور نیز صحابہ کرام نے بیان کیا ہی کہ جیسے
عمر کی زندگی برابر ترقی اسلام ہوتی رہی اور ظاہر ہے کہ آپکی انتقال کے بعد فتنہ
شروع ہوگیا۔ اور ورس (۹) مین کہ بدکار کاٹ ڈالی جائینگے لیکن وہ جو خداوند کے
منتظر ہین زمین کو میراث مین لینگے مسلمانونکی فتح اور کفار کی تباہی اور ہلاکی

اور خسرابی کا بیان ہی اور ایسی ہی درس (۱۱) میں لیکن وہی جو حلیم ہین زمین کی وارث ہونگے امتہ
محمدیہ کی خلافت کا بیان ہی اور صحابہ کی خلافت کا اصالتاً اسمین ذکر ہی اور قران شریف
مین ارشاد فرمایا ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثہا عبادی الصالحون سا
باتحقیق لکھا ہی ہمنے زبور مین ذکر کے بعد تحقیق زمین وارث ہونگے اسکی میرے بندے
صالح ۔ صالح اور حلیم قریب قریب ہین اور ذکر سے مراد یا توریت ہی اور یا یہی نصیحت جو
ان ورسون بشارت ہذا مین ہی درس ۱۲ شریر صادق کے برخلاف بند شین باندہتا ہی
اور اُسپر دانت کچکچاتا ہی ۱۳ - خداوند اُسپر ہنستا ہی کیونکہ دیکھتا ہی کہ اُسکا دن آتا ہی
اس درس مین شریر ابوجہل فرعون اس امتہ کا ہی اور صادق یا لقب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم ہی اور یا صادق صدیق ہین اور روز بدر ابوجہل کا دن تہا اور اُسیدن
وہ ہلاک ہوا اور کلام مجید مین یوم نبطش البطشتہ الکبریٰ انا منتقمون فرمایا اور بیان
غزوہ بدر مین لفظ یوم لاتے تاکہ مطابق صحف پیشین ہو جاوے درس (۱۴) سے ۲۸ - تک
مسلمانونکی فتح اور کفار کی خوار یکا پہر بیان ہی اور اُنکی کمانین غزوہ بدر مین ٹوٹ گئین
اور وہ ہلاک ہوئے اور اللہ جل جلالہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اُنکے شر سے
محفوظ رکہا اور درس ۲۳ مین غزوہ احد کا ذکر ہی درس ۲۹ - مین خلافت صدیق
رضی اللہ عنہ کا ذکر ہے اور درس ۳۴ مین فتح مکہ معظمہ اُسی واقعہ فتح کا بیان ہی
جسمین لشکر کافر مارے گئے درس ۴۰ مین ہجرت کا ذکر ہی اور اس زبور سے خلافت حضرت
صدیق رضی اللہ عنہ اور خلافت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا پتہ ملگیا اور یہہ بھی معلوم
ہوگیا کہ خلیفہ اول صدیق ہونگے اور خلیفہ ثانی حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہونگے اور یہہ
بھی معلوم ہوگیا کہ زمانہ ترقی اسلام وہی ہوگا جسمین خلافت حضرت عمر العادل کی ہوگی
اور اگرچہ اور مضامین عمدہ بھی اس بشارت مین ہین مگر وہ باب خلافت سے تعلق نہین
رکہتے زبور (۲۲) درس (۱۹) پر اے خداوند دور مت رہ اے میری توانائی جلدی

میری مدد کے لئے آ (۲۰) میری جان کو تلوار سے میری وحیدہ کو کتے کے ہاتھ سے بچا۔
ورس ۲۱ - بڑی جماعت میں مجھ سے تیری ستایش ہوگی میں اُنکے آگے جو اُس سے
ڈرتے ہیں اپنی نذر گزرانوں گا ۲۲ - وے جو حلیم ہیں کھاوینگے اور سیر ہونگے وے جو
خداوند کے طالب ہیں اُسکی ستایش کرینگے تمہارا دل ابد تک جیتا رہے (۲۷) ساری جہان
سراسر یاد آویگا اور وے خداوند کیطرف رجوع لاوینگے سب قوموں کے گھرانے تیرے
آگے سجدہ کرینگے (۲۸) کہ سلطنت خداوند کی ہے قوموں کے درمیان وہی حاکم ہے (۲۹) دنیا کے
سارے دولتمند ہاتھ کھاوینگے اور سجدہ کرینگے وے سب بھی جو خاک میں ملتے ہیں اُسکے
حضور جھکینگے اور وہ جنکی بحال نہیں کہ اپنی جان بچاوین (۳۰) ایک نسل ہوگی جو اُسکی
بندگی کریگی وہ خداوند کی ایک پشت گنی جائیگی - ناموں رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے
بیان میں پہلے باب میں معلوم ہوچکا ہے کہ یہہ بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور
وحیدنام پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہے اب شرح دوسون مابعد کی ضروری ہے
پس معلوم ہو کہ قرآن شریف میں سورہ حج میں فرمایا ہے وعد اللہ الذین اٰمنوا منکم وعملوا
الصالحات لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی
لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لایشرکون بی شیئا ومن کفر بعد ذلک فاولئک
ھم الفاسقون ترجمہ وعدہ دیا اللہ نے جو لوگ تم میں ایمان لاے ہیں اور کئے ہیں نیک
کام البتہ وہے حاکم کریگا انکو ملک میں جیسا حاکم کیا تھا اُن سے اگلونکو اور جماویگا انکو دین
اُنکا جو پسند کردیا انکو اور دیگا اُنکو اُنکے ڈر کے بدلے امن میری بندگی کرینگے شریک
نہ کرینگے میرا کوئی اور جو کوئی ناشکری کریگا اس پیچھے سو وے لوگ ہیں بے حکم اور اس تفسیر کے
نزدیک یہہ وعدہ بھی ہے جو اس زبور میں منقول ہے اور یہہ بعینہٖ گویا کہ ترجمہ زبور مذکور کا ہے
لیکن بسبب تغییرات کثیرہ کے اسقدر فرق ہوگیا ہے ورس (۲۶) سے شروع ہے اور فرماتا ہے
جو حلیم ہیں کھاینگے اور سیر ہونگے وے جو خداوند کے طالب ہیں اُسکی ستایش

کرنیکی اس درس مین خلافت کا ذکر کیا اور مقصود اس سے یہ ہی کہ خلافت نبوت مہاجرت
مین ہی ہوگی اور قرآن مجید مین بھی ارشاد فرمایا ومن یہاجر فی سبیل اللہ یجد فی الارض
مراغما کثیرا وسعۃ اور طالب خداوند مہاجر ہی للہ اور مہاجر ہی فتوحات الٰہی اور نعمائے الٰہی پر حمد
وثنائے الٰہی بجالائی درس ۲۷ سارے جہان کو سراسر یاد آویگا الخ مین رسالہ خاتمہ خیر الرسل کا
بیان ہے اور مقصود بیان وجہ خلافت عام ہی درس (۲۸) کہ سلطنت خداوندی کی ہی قوموں کے
درمیان وہی حاکم ہی گویا کہ ترجمہ لیستخلفنہم فی الارض کا ہی اور خلافت نبوت سلطنت خداوندی
ہی کی اسلئے کہ پورا پورا شریعت کیموافق جب عمل ہوا گویا وہی حاکم ہی درس ۲۹ دنیا کے سارے
دولتمند کہاوینگے اور سجدہ کرینگے گویا کہ لیکفنن لہم دینہم الذی ارتضی لہم کا ترجمہ ہی اور وہی سب بھی
جو خاک مین ملتے ہین اسکے حضور جھکینگے اور وہی جنکی مجال نہین کہ اپنی جان بچاوین گویا کہ
ولیبدلنہم من بعد خوفہم امنا کا ترجمہ ہی اور پہلے جزو مین تیمم کا بیان ہی درس ۳۰ ایک نسل
[illegible] بندگی کرینگی توصاف یعبدوننی لایشرکون بی شیئا کا ترجمہ ہی اور درس ۳۱
[illegible] الخ مین [illegible] ذالک فاولئک ہم الفاسقون کیطرف اشارہ ہی اور اس نسبت
سے خلافت خلفاء راشدین رضوان اللہ علیہم اجمعین کا پتہ ملگیا اور خلافت حضرت علی کرم اللہ
وجہہ کی بشارت بابلیہ کی اس جملہ سے وہان ہر شہر عرب لوگ خیمہ استادہ کرینگے ثابت ہی
اسلئے کہ قضیہ صفین مین آپنی جنہونکے مارنے سے بابل مین منع کیا اور خلافت حضرت امام حسن
وامام مہدی رضی اللہ عنہما کی بشارت حسنیہ کے اس جملہ سے کہ انہین تمام زمین کے
سردار مقرر کرینگا ثابت ہی اور بشارت ابجدیہ کی اس جملہ مین اُس سے بارہ سردار پیدا
ہونگے خلافت ان خلفاء ستہ حمد اور چہہ اور خلیفون سے خلافت نبوت کا ذکر ہی جو قیام
قیامت تک پورے ہوجائینگے۔ وللہ عاقبۃ الامور وصلی اللہ تعالے علے خاتم الانبیاء والمرسلین وعلی
آلہ واصحابہ اجمعین **دعاے مقبول** یا اللہ جل جلالہ وعم نوالہ تیرا ہزار ہزار شکر ہی
کہ تونے اپنی رحمت سے مجھ معدوم سے موجود کیا اور پھر اشرف المخلوقات مین پیدا کیا اور پھر

جامعہ عثمانیہ

انجمن

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
لی گئی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

۱۹۵۶/۵/۹